وما ارسلنك الا رحمة للعلمين
فوائد بدریہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری
در مطبع نجيبيه واقع مدراس مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب ہی تمام عالم کا اور درود و سلام محمد پر جو سردار ہین تمام
پیغمبرون کے اور انکی آل پر جو وسیلے ہین عاصیونکی نجات کیے اور انکے اصحاب پر جو ستارے ہین
برج ہدایت کیے بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہی بندہ گنہگار صبغۃ اللہ بن محمد غوث کان اللہ لہما
ولاسلافہما کہ نواب عالیجناب فلک رکاب عدل پرور داد گستر مسند آرا و زیادت و کامرانی
حامل لواء عظمت و جہانبانی خلاصہ خاندان انوریہ زبدہ سلسلہ فاروقیہ حاتم زمان رداء غربا و مسکینان
عمدہ دولت و دنیا و دین مدار ملک و ملت و مسلمین فخر امرا تاج روسا نواب محمد منور خان اعظم جاہ
سقی اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ اس عاصی کو زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائے کہ ایک کتاب سیر و
احوال میں اشرف موجودات خلاصہ کائنات سید انبیا سرور اصفیا شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے فارسی زبان میں ترجمہ کرے اور اسکے تین جلد اختتام کو پہنچانے
پاتے انتقال کئے پھر یہہ عاصی ایک رسالہ مختصر فارسی زبان میں تالیف کیا از بسکہ نواب صاحب مغفور نہایت کمال محبت و عقیدت
رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مین رکھتے تھے نہایت اشتیاق سے ہر جزو جو تیار ہوا کرتا تو اسکو

حرز جان مجوبہ کے مطالعہ فرماتے اور اسکو اپنے وظایف کے ساتھہ رکھکے ہر روز اسکو بطریق ورد
کے پڑھا کرتے کتاب حب الختام کو پہنچی تو مختصر رہنے کے سبب سے خواہشمند ہوئے کہ اسمین اور بھی مطالب
اور معجزے داخل کرکے بطور بسط کے لکھا اور ازراہ کمال عنایت و شفقت کے جو حال پر اس عاصی کے
رکھتے تھے بہت سی مرحمت کے کلمے فرمائے عاصی اس کتاب کو مبسوط لکھنے کے درپے تھا کہ اس
عرصے مین وہ یگانہ آفاق دار فانی سے ملک جاودانی کے طرف کوچ کئے انکی رحلت کے سبب سے نظرون
مین جہان تاریک ہوگئی اور رنج حسرت جا بجا کی پھر عاصی کا وہ ارادہ بھی ملتوی رہگیا لیکن چونکہ اللہ سبحانہ اپنے
فضل اور عنایت سے اس خداوند نعمت کے فرزند جگر بند یعنے آفتاب فلک عزت و جلال مطلع بدر اقبال
مدار ملک و ملت مرکز دایرہ دولت و عزت نواب والا جاہ محمد غوث خان بہادر دام اقبالہ و مجدہ کو ایام
طفلی مین مسند موروثی پر بٹھایا اور اس یتیم کے تئین ریاست اور حکمرانی کے سر کا طرہ کیا دل کا
پھول جو پژمردہ ہوا تھا نئے سر سے کھلا اور باغ خوشی و خورمی کا سرسبز ہوا اللہ تعالی اس رئیس نامدار کو
بحر جود و کرم کی اور منبع احسان و حسن شیم کا گردانے اور شفقت و عدالت کی توفیق دیکر اپنی راہ
مستقیم دکھاوے اور جہان کو اسکے سائے مین سکھہ چین سے رکھے آمین پھر دل چاہا کہ حسب خواہش اس غریق
رحمت کے رسالے کو بسط کرون لیکن دیکھا کہ بازار علم کا بہت کاسد ہوگیا ہے اور علم کے جاننے والے دنیا سے
گذر گئے اب کوئی کتاب زبان عربی یا فارسی مین تصنیف کیجئے تو کچھ فایدہ اسپر مترتب نہین جنکو ان زبانونکی معرفت
حاصل ہے انکے لئے بہت سی کتب موجود ہین اور اسکو خواہشمند بھی نہین پایا تب زبان ہندی مین یہہ
کتاب لکھنا شروع کیا تا عوام مومنون کو اس سے فایدہ حاصل ہووے اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے احوال سے واقف ہوکر انکی پیروی خوبی کے ساتھہ کرین اور اسکی تالیف کا سبب حقیقت مین
نواب مغفور تھے تو اللہ تعالی انکے روح کو بھی اسکا اجر پہنچاوے پھر معتبر کتابون سے مثل عیون الاثر
تالیف ابن سید الناس کی اور زاد المعاد تصنیف شیخ ابن القیم کی اور فتح الباری تصنیف حافظ العصر

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کی اور خصایص الکبری تالیف خاتمۃ المحدثین شیخ جلال الدین سیوطی کی اور
مواہب اللدنیہ تالیف شیخ قسطلانی کی اور مدارج النبوۃ تالیف شیخ عبدالحق دہلوی کی اور اسکے سوا
اور بہی معتبر کتابون سے اسکو جمع کیا اور اسکا نام **فواید بدریہ** رکہا اور اسکے مطالب کو چار باب مین حصر کیا
پہلا باب بیان مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے وفات تک **دوسرا باب**
حضرت کی صورت باجمال اور سیرت باکمال کے بیان مین **تیسرا باب** حضرت کی نبوت کے دلایل اور
معجزات مین **چوتھا باب** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب و حقوق وغیرہ مین جو امت
پر لازم ہین • **پہلا باب** بیان مین حضرت کی پیدایش سے **وفات تک** اس باب مین
دو فصل ہین **پہلا فصل** حضرت کے ابتداء خلقت سے **ہجرت تک** صحیح احادیثون مین آیا ہے
اول جو اللہ سبحانہ نے پیدا کیا سو **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا پہر اوسی نور سے لوح اور قلم اور عرش
اور کرسی اور بہشت اور دوزخ اور فرشتے اور جن اور انسان اور آسمان و زمین اور سایر مخلوقات پیدا کیا اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کئے بعد اول قلم کو پیدا کیا پہر لوح کو صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمرو
بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی خلق کے
تقدیرون کو آسمان و زمین کی پیدایش کے پچاس ہزار برس آگے لکہہ چکا اور عرش اسکا اسوقت پانی پر تہا از انجملہ
ام الکتاب یعنے لوح محفوظ مین جو لکہا سو یہہ تہا کہ **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہے خاتم الانبیا کا معنی
سب پیغمبرون کا مہر سو **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبرون کے مہر ہین انکے بعد کوئی پیغمبر نہین اور مسند
مین امام احمد کے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
مین اللہ کے یہان خاتم النبیین تہا اور آدم ہنوز اپنی مٹی مین پڑا ہوا تہا یعنے اسکے جسد مین روح نہین
بہری تہی اور امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالی بنی آدم کے صلبون سے انکی اولاد
نکالا اور انسے اقرار کروایا انکے جانون پر کہ کیا مین نہین ہون تمہارا رب تو سب بولے البتہ ہم قایل ہین اور

ان سبہون مین اون جو اقرار کنی سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے روایت ہی کہ اللہ تعالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو حکم کیا کہ دوسرے انبیا کے نورون کو دیکھے تو حضرت کا نور انکو ڈھانپ لیا تب انھون نے کہا ای رب یہہ کسکا نور ہی جو ہمکو گھیر لیا اللہ تعالی کہا یہہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہی اگر تم اسپر ایمان لاوگے تو مین تمکو پیغمبری دیونگا سب کہے ہم اسپر اور اسکی پیغمبری پر ایمان لائے اور اس آیت مین اسی طرف اشارہ ہے

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ

یعنے جب اللہ نے لیا اقرار پیغمبرونکا کہ جو کچھ مین نے تمکو دیا کتاب اور حکمت پھر آوے تم پاس ایک رسول کہ سچ بتاوے تمہارے پاس والی کو تو اسپر ایمان لاوگے اور اسکی مدد کروگے فرمایا کہ تمنے اقرار کیا اور اس شرط پر لیا میرا ذمہ بولے ہمنے اقرار کیا فرمایا تو اب شاہد رہو اور مین بہی تمہارے ساتھ شاہد ہون اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے مین اللہ تعالی کے یہان نور تہا آدم پیدا ہونیکے چودھ ہزار برس کے قبل اسکی اور اللہ تعالی جب آدم کو پیدا کیا انکی کنیت ابو محمد رکہا آدم علیہ السلام پوچھے ای پروردگار میری کنیت ابو محمد کر کسواسطے رکہا اللہ تعالی فرمایا ای آدم تو اپنا سر اٹہا کے دیکھ سو دیکھے ایک نور عرش کے سراپردے مین ہی آدم کہے ای رب یہہ کیا نور ہی اللہ تعالی کہا یہہ نور ایک پیغمبر کا ہی تیری اولاد مین اسکا نام محمد اگر وہ نہوتا تو مین تجہے پیدا کرتا اور نہ آسمان کو اور نہ زمین کو پھر اللہ سبحانہ اس نور کو آدم کی پشت مین رکہا اور نور آدم علیہ السلام کی پیشانی پر چمکتا تہا پھر اللہ تعالی ملائکہ کو حکم کیا آدم کو تحیت کا سجدہ کرو سب فرشتے حکم بجالائے مگر ابلیس سجدہ نکیا سو اللہ تعالی اسکو رسوا کر کر دور کیا اور اللہ تعالی آدم کو بہشت مین داخل کیا آدم علیہ السلام کو خوبہشن ہوی کہ اپنا کوی رفیق ہو سو اللہ تعالی آدم کے سوتے انکی بائین پسلی

سے حوا کو پیدا کیا آدم نیند سے ہوشیار ہوئے اور حوا کو دیکھ کر چاہے اُسپر ہاتھ دراز کرنا تو فرشتے
کہے ہان خبردار آدم علیہ السلام کہے کسلیے تم مجھے منع کرتے ہو اللہ تعالی تو اسکو میرے ہی واسطے پیدا
کیا فرشتے کہے تو اُسکا مہر ادا کرے تک اُس سے قربت نکرنا آدم علیہ السلام کہے مہر کیا ہی کہے
اللہ کے حبیب محمد بن عبد اللہ پر تین بار درود بہیجنا غرض اللہ تعالی اُن دونو پر بہشت کے میوے
سب حلال کیا مگر تاکید کیا گیہون کے جہاڑ پاس مت جاو پہر بہشت مین خوشی سے پہرنے لگے ابلیس کو
انہون کا حال دیکہہ کے حسد ہوا سو مکر و فریب سے بہشت مین داخل ہوا اور ایک کونہین بیٹہہ کے بلانا شروع
کیا آدم اور حوا اسکا رونا بلانا سنکے پوچہے تو کیا واسطے روتا ہی کہا مین تمہارے لیے روتا ہون
کہ تم مرجاوگے اور یہہ سب نعمتین تم سے چہوٹ جاینگے مگر ایک درخت بتاتا ہون اگر اسکو کہاوینگے تو
ہمیشہ جیتے رہینگے اور جہوٹے قسمان کہانے لگا کہ مین تمہارے بہلائی کیو اسطے کہتا ہون غرض بہوت
بہانہ کے اول حوا کو کہلایا حوا آپ کہا کے آدم کو بہی کہلانے سو اللہ تعالی غصہ ہو کے کہا اتنے
نعمتین ہمکو کفایت نہین کرتے تہے سو اس جہاڑ کا دانہ کہانے آدم کہے سچ ہی لیکن مجھے گمان نہا کہ تیرے
نام سے کوی جہوٹہہ قسم کہاوے اللہ تعالی کہا میری عزت اور جلال کی سون تجہے زمین پر اتارونگا
او تجہے عیش حاصل نہوگا مگر محنت سے اور حوا کو کہا تجہے حمل نہ ٹہہریگا مگر سختی سے اور نہ جنیگی مگر
سختی سے غرض دونو کو بہشت سے باہر کیا آدم سرندیپ مین پڑے اور حوا جدے مین آدم
علیہ السلام پشیمانی سے تین سو برس تک روتے تہے انکے اشک نہین سکے بعد اللہ تعالی آدم کو
چند کلمو کا الہام کیا اُسکے کہنے سے انکی تقصیر معاف ہوی بیہقی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آدم تقصیر کیے بعد کہے ای پروردگار
مین تجہہ سے سوال کرتا ہون محمد کیواسطے تو میری تقصیر معاف کر اللہ تعالی فرمایا آدم مین محمد کو تو
بیدا نہین کیا سو تو اسکو کیسا جانا آدم کہے ای رب جب تو مجھے اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنا روح

تیرے مین ہو کا مین سر اٹھا کے دیکھا تو عرش کے پایون پر لکہا ہوا ہی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین جانا تو اپنے نام پاس نہین لکہا مگر اسکو جو دوستر مین خلق ہی تیرے پاس اللہ تعالیٰ فرمایا ای آدم تو سچ بولا محمد میرے پاس بہت دوست ہی اب تو اسکے وسیلے سے سوال کیا تو تیری تقصیر مین معاف کیا اگر محمد ہوتا تو مین تجھے نہ پیدا کرتا پہر اللہ تعالیٰ آدم اور حوا کی تقصیر معاف کر کر عرفات کے جنگل مین ملایا حوا کو آدم سے بیس بار حمل ہوا اسمین بچے چالیس ہوئے اور شیث کو تنہا جنی شیث آدم علیہ السلام کے وصی اور ولیعہد ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آدم سے شیث کیطرف نقل کیا آدم شیث کو وصیت کئے کہ اس نور کو بجز پاک عورت کے کہین نہ رکہے اور شیث اپنے فرزند اونکو بہی ایسا ہی وصیت کئے اسیطور سے یہہ وصیت جاری تہی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اس نور کو عبد المطلب مین اور اونکے بعد انکے فرزند عبد اللہ مین لایا اور اس نسب شریف کو اللہ تعالیٰ جاہلیت کے حرام کرنیسے محفوظ کیا طبرانی حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آدم سے لے میری ماں تک جنی تک سب نکاح سے پیدا ہوئے اور حرام سے کوئی پیدا نہوا اور مسلم نے واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین کنانہ کو اور کنانہ کی اولاد مین قریش کو اور قریش کی اولاد مین بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے پسند کیا ۔

نسب کا سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہانتک سلسلہ مضبوط ہی اسکے بعد اسمعیل علیہ السلام تک کے سلسلہ مین اختلاف ہی غرض اسمعیل کے فرزند جو پیدا رہتے اونکے اولاد مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین جب نزار پیدا ہوا تو اسکا باپ دیکھا کہ اسکے پیشانی پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور چمکتا

بہت خوش ہوکے فقرا کو کھانا کھلایا اور مضر بہت خوش آواز تھا اور سیدھے اونٹوں
کو چلاتے وقت راگ گانا نکالا اور مومن تھا ابراہیم علیہ السلام کے ملت پر
اور الیاس کے پیٹ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حج کا تلبیہ لیتے ہوتے سو
آواز آتا تھا اور کعبے کو ہدی بھیجنا اسی نے شروع کیا اور مدرکہ کا نام عامر تھا یا عمر تھا ایکروز خرگوش کے
پیچھے دوڑ کے اسکو پکڑا سو اسکا باپ اسکو مدرکہ کرکر لقب کیا اور فہر کا لقب قریش کرکر بعضی
تاریخ والوں نے لکھا ہی انکے قول سے فہر کے اولاد میں جو ہو سو اسکو قرشی کہینگے کنانی بولینگے نضر
تاریخ والے اور اہل سیر کہتے ہیں قریش لقب نضر کا ہی نضر کے اولاد میں جو ہو سو اسکو قرشی کہینگے اور مرہ قریش
کو جمعہ کے روز جمع کرکر خطبہ پڑھتا تھا اور انکو پند و نصیحت کرتا اور اپنے اولاد میں پیغمبر آخر الزمان
ہوگا کرکر خبر دیتا اور اسکی پیروی کرو کرکر تاکید کرتا اور عبد المطلب کا نام شیبۃ الحمد تھا اسکو عبد المطلب
اسلئے کہتے ہیں انے اپنی والدہ کے ساتھ جاکے مدینے میں چند روز اپنے ماموں پاس رہا انکا باپ ہاشم
اپنے مرتے وقت اپنے بھائی مطلب کو کہا تیرا عبد یعنے غلام یثرب میں ہی اسکو اپنے پاس لے آ سو
شیبۃ الحمد کو عبد المطلب کہنے لگے بعضے کہتے ہیں مطلب مدینے کو جاکے اسکو ساتھ لے آیا اسکو لباس
درست نتھا سو راہ میں کوئی پوچھتا یہ کون لڑکا ہی تو کہتا هُوَ عَبْدِیْ یعنے وہ میرا غلام ہے
جب مکے میں لایا تب اسکو لباس فاخرہ پہنا کے ظاہر کیا کہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہی لیکن اول جو کہا تھا
وہی لقب اس پر جاری ہوگیا مطلب کے وفات کے بعد کعبے کی حجابت اور سقایت عبد المطلب کو قرار
پائی اور اسکا نام اطراف و اکناف میں مشہور ہوا اور قریش سب اسکے مطیع و منقاد تھے بہت تعظیم
و توقیر کیا کرتے تھے اسکو اپنا معتمد سمجھتے تھے اسکے بدن سے مشک کی بو آیا کرتی تھی اور اسکے
پیشانی پر نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا تھا قریش کو جب کوئی مہم درپیش ہوتی تو عبد المطلب کو تبرک
پہاڑ پر لیجاتے تھے اسکو وسیلہ گردانتے اللہ تعالی اس نور کی برکت سے وہ مہم آسان کرتا

اور اُسی وقت اَبرَہہ یمن کا حاکم حبش کے بادشاہ نجاشی کی طرف سے کعبے کو خراب کرنے آیا اُسکے آنے کا باعث یہہ ہوا کہ ابرہہ دیکھا حج کے موسم میں بہت لوگ کعبے کے زیارت واسطے آتے ہیں اُسنے نصرانی تھا سو ضد سے ایک گرجا صنعا میں بنایا اسکے در و دیوار میں سونا روپا لگایا اور موتی جواہر کا اسکو جڑاو کروایا اور جبر سے لوگوں کو اس گھر کی زیارت واسطے بلوایا کے لوگوں سے ایک شخص وہان جاکے دیول کی خدمت شروع کیا اور اپنا اعتبار انہوں میں بڑہایا آخر ایک روز قابو پایا کے اسمین پاخانہ پھرا اور اُسکے دیواروں کو نجاست لگا کے خراب کیا اور آپ وہان سے بھاگ گیا اَبرَہہ کو اس حرکت سے بہت غصہ آیا حبشیوں کی فوج لیکے کعبے کو توڑنے نکلا اُسکے ساتھ ایک سفید ہاتی تھا اُسکا نام محمود اور بھی بہت سے ہاتیاں تھے چنانچہ بعضے کہتے ہیں آٹھ تھے اور بعضے کہتے ہیں بارہ اور بعضے کہتے ہیں بارہ ہزار اور راہ میں عرب کے چند حاکمان اُسکے مقابلہ کو آئے سو اُنکو شکست دیا اور مکے کے نزدیک جا اُترا اور قریش کے تمام بکریوں اور اونٹوں کو لوٹ لیا اسمین عبد المطلب کے بھی چار سو اونٹ پکڑے گئے تب عبد المطلب قریش کو لیکے ثبیر پہاڑ پر گئے اُنکے پیشانی پر **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کے نور کا دائرہ چاند کے مثال چمکا اور اُسکا شعاع بیت اللہ پر چراغ سا پڑنے لگا عبد المطلب یہہ دیکھ کے کہا ای قریش اب چلو یہہ نور میرے سے جب پڑتا ہی تو ہمکو فتح ہوتی ہی پھر سب وہان سے پھرے اور عبد المطلب کو ابرہہ کے بعضے عہدوں سے معرفت تھی سو اُنکے واسطے ابرہہ کی ملاقات کو گئے ابرہہ دیکھ کر اُنکی بہت تعظیم و توقیر کیا عبد المطلب اپنے اونٹوں کو اس سے مانگے ابرہہ کہا تجھ سے بہت تعجب ہی کر تمہارا عبادت گاہ جس سے تمکو عزت ہی اُسکے ویران کرنے آیا ہوں سو تو اُسکے لئے کچھ نہ کہا اور اپنے اونٹوں کو مانگتا ہی عبد المطلب جواب دئے میں اونٹوں کا مالک ہوں اس لئے اپنے اونٹ مانگتا ہوں اس گھر کا مالک خداوند تعالی ہی وہی اپنے گھر کی محافظت کریگا تب ابرہہ نے اونکے اونٹوں کو دلوا دیا کہتے ہیں عبد المطلب جب ابرہہ کے پاس گئے اُسکا سفید ہاتی اُنکو دیکھتے ہی

سجدہ کیا حالانکہ وہ ہاتی دوسرے ہاتیون کے سا ابرہہ کو سلام بہی کبہی نہین کیا تہا غرض عبد المطلب
اپنے اونٹون کو لیکے مکے کو آئے دوسرے دن ابرہہ فوج لیکے مکے کی طرف چلا جب حرم کے پاس پہنچا وہ ہاتی
بیٹھ گیا بہت سے آنکس مارکے اٹہانا چاہے پر نہین اٹہا جب یمن کا قصد کرتے ہی تو ہاتی اٹہکے چلدیا اس
عرصے مین اللہ تعالی ایک پرندون کی جماعت دریا طرف سے بہیجا سو ہر ایک پرندے پاس تین تین پتہر
تہے مسور کے دال کے دانے برابر دو پتہر انکے دونون پنجون مین اور ایک پتہر انکی چونچ مین اور اون پتہرون
کو لشکر والون پر ڈالنے لگے جس پر وہ پتہر پڑتا تو وہ مرجاتا پھر تو تمام لشکر تلف ہو گیا مگر ایک شخص بچ
کے حبش کو بہاگا تو ایک پرندہ اُسکے سر پر لگا تہا اُسنے اپنے بادشاہ کو یہہ قصہ بیان کرتے ہی اسپر پتہر ڈالکے
ہلاک کیا اور ابرہہ کو آزار ہوکے اُسکے انگلیان جہڑ جہڑ کے مرگیا اس کے بعد عبد المطلب ایک خواب دیکہے
اس سے گہبرا کر قریش کے کاہنون کو خواب بیان کئے کاہن بولے اگر تیرا یہہ خواب راست ہو تو تیرے
پشت مین ایک شخص ہوگا اُسپر آسمان و زمین کے لوگ ایمان لاوینگے اور وہ شخص معروف و مشہور
ہوگا پھر انہون نے فاطمہ کو جو بیٹی عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم کی تہی نکاح کئے اُنسے عبد اللہ ذبیح
والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوئے صحیح قول یہہ ہے کہ یہہ خواب پیش از اصحاب
فیل کے قصے کے ہوا ہی اور عبد اللہ کو ذبیح اس لئے کہتے ہین کہ عبد المطلب انکو ذبح کرنا چاہے تہے
اور اسکا سبب یہہ تہا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبے کو بنائے اسکا متولی اسمعیل علیہ السلام کو کئے
اُنکے بعد اُنکے بڑے فرزند قیدار قایم مقام ہوئے اور انہین کے اولاد مین تولیت کعبے کی چلے آتی
تہی چند روز کے بعد اسمعیل کے اولاد مین اور انکے ننہال کے لوگ بنی جرہم مین مناقشہ بڑا آخر معاملت
گئے اور بنی جرہم کے پر مسلط ہوئے چند مدت کے بعد عمرو بن حارث جو بنی جرہم کا حاکم تہا بہت
ظلم اختیار کیا مسافرون کو ایذا دیتا اور کعبے کو آتے سو نذر نیاز اپنے تصرف مین لانا شروع کیا
عرب کے دوسرے قوم والے متفق ہو کے اس سے جنگ کو چلے عمرو نے جنگ کی مقاومت نہ کہ

یمن طرف بھاگا اور بنی اسمٰعیل کے سپرد کئے حجر اسود کو اور سونے کے دو ہرن کہ جو اسعد بادشاہ
کعبہ کو نذر بھیجا تھا اور چند ہتھیار وغیرہ کو جو کعبے میں تھے زمزم کے کنوے میں ڈال کے ایسا موند دیا
کہ پھر اسکا نشان باقی نہ رہا تب پھر بنی اسمٰعیل اپنی خدمت پر مقرر ہوئے مگر زمزم کا کنوا اسی دن سے مچھ گیا
جب حکومت کعبہ کی عبدالمطلب کو ہوی ایک روز خواب میں دیکھے کہ ایک شخص کہتا ہی کہ برّہ کو کھود پوچھے
برّہ کیا ہی کہ اسہی خواب سے چونک پڑے دوسرے روز بھی خواب میں کوئی کہتا کہ مضنونہ کو کھود
پوچھے مضنونہ کیا ہی کہ پھر ویسے ہی آنکھیں کھل گئیں تیسرے روز بھی خواب میں کسی نے کہا کہ زمزم
کھود کہے زمزم کیا ہی بولا کنوا ہی جسکا پانی نہیں گھٹتا اور پانی نہیں سوکھتا اور وہ سرخ چونٹوں کے نزدیک
ہی اور بوٹے کے درمیان جہاں کوا چونچوں کے بل کھودتا ہی وہاں ہی عبدالمطلب خواب سے بیدار ہوکر
مسجد حرام میں منتظر نشانیوں کے بیٹھے قضارا بازار میں ایک گائی کاٹی ہوئی ہاتھ سے بھاگی اور کعبہ کے
نزدیک جا گری وہیں تو اسکو وہاں ہی پچھاڑ کے کاٹنے اور گوشت لگے پھٹنے وہاں پڑا تھا اسکے پاس
کوا آکے بیٹھا اور کنکور کے چونچوں کی بل نکالا عبدالمطلب وہاں کھودنا شروع کئے قریش پوچھے یہ کیا
کھودتے ہو بولے زمزم کھودتا ہوں تھوڑا کھودنے بعد کنوے کی نشانی نمود ہوئے قریش کہنے لگے
اس کنوے میں ہمارا بھی حصہ ہی عبدالمطلب کہے تمکو کچھ تعلق نہیں مجھکو اسکے کھودنیکا اشارہ ہوا ہی
غرض باہم دیگر مناقشہ کرکے یہ ٹھہرائے شام کے ملک میں بنی سعد بن ہذیم کی کاہنہ پاس جاکر انصاف چکانا
پھر عبدالمطلب اور انکے بھائی بند اور قریش کے ہر قبیلے سے تھوڑے تھوڑے لوگ شام کی طرف نکلے
حجاز اور شام کے بیچ میں جہاں ایک بڑا جنگل تھا وہاں پہنچے عبدالمطلب کے پاس کا پانی ہو گیا سو قوم سے
پانی مانگے تو وے کہے ہم کو بھی احتیاج ہوگی اور کچھ نہ دئے عبدالمطلب کہے اگر اب ہم سب پیاس سے
مرجاویں تو گاڑنے والا کون ہی بہتر ہی کہ ہر ہر آدمی ایک ایک گڑھا کھود لے جو مرے سو اسکو اُس
گڑھے میں دفن کر دیا سب کے بعد کا ایک شخص ضایع ہوا بہتر ہی سب ضایع ہونے سے کہے حکم کے موافق

رہ گئے پیاس کے پھر عبدالمطلب کہ اسطرح سمجھا گویا ہاتھ سے موت کو پیتا ہی پھر ہم بھی پانی ڈھونڈ
ھنا جب دشمن کو سوار کر کے اٹھے تب عبدالمطلب کے اونٹ کے پانون کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ جاری
ہوا تو سب پانی پئے اور مشکون میں بھر لیے اور مخالفون کو بھی بلوا کے پانی پلائے پھر تو سب کہے ای
عبدالمطلب اب ہمکو تمہارے ساتھ کچھ خصومت باقی نہین جسنے تمکو ایسی بن پانی زمین مین پانی دیا زمزم
بھی تمہیں کو دیا ہی اور سب وہان سے پھر کے مکے کو آئے اور عبدالمطلب کوئے کو پورا کھودے تو چشمے
جرہم کا اسمین ڈالے گئے تہیں سو سب نکلیں اسوقت عبدالمطلب کو اعانت کے واسطے ایک ورہ
حارث نام کے سوا دوسرا نہتا اسوقت منت مانے اگر اللہ تعالی مجھے دس فرزند دیگا اور وہ دس
بھی جوان ہو کے میرے معین و مددگار ہونگے تو مین ایک فرزند کو اللہ کے راہ مین ذبح کرونگا
جب عبدالمطلب کو دس فرزند ہو کے جوان ہوئے تب ایک رات کعبے کے پاس سوتے ہوئے خوا
دیکھے کہ کوئی کہتا ہی ای عبدالمطلب تیری منت ادا کر تو نیند سے چونک کر اندیشہ مند ہوئے اور ایک
بکرا ذبح کر کے فقرا کو تقسیم کئے پھر خواب دیکھے کہ کہتا ہی اس سے بڑے کو ذبح کر تب اُنکے گائی
کاٹے پھر خواب دیکھے کہ اس سے بڑے کو کاٹ تو اونٹ کاٹے پھر خواب دیکھے کہ اس بڑے کو
کاٹ پوچھے اس سے بڑا کون ہی کہا تیرا فرزند جو تو منت کیا تھا عبدالمطلب بہت غمگین ہو کے اپنے
فرزندون کو جمع لئے اور یہہ کیفیت انکو کہے سب فرزندان کہے تم مختار ہو جسکو چاہو اسکو ذبح کرو
ہم راضی ہین عبدالمطلب خوش ہو کے قرعہ ڈالے قرعہ عبداللہ کے نام پر آئی تین بار قرعہ ڈالے تو انکے
ہی نام پر پڑا عبداللہ بہت خوبصورت اور بڑے فصیح اور باپ کے بہت پیارے تھے باین عبدالمطلب
انکا ہاتھ پکڑ چھری لے ذبح کرنے قربان گاہ کو چلے قریش اور بنی مخزوم جو عبداللہ کی ماکے قرابت والے
تھے سو مانع ہوئے اور کہے کہ حجاز مین ایک کاہنہ ہی سب کاہنون سے عقل و فراست زیادہ رکھتی ہی
اسکے پاس جا کے تجویز کرنا فرض ہے کہ اسکا اس معاملے سے اطلاع کئے وہ کچھ کہسان آدمی جن سے

پوچھ کے جواب دیوگی دوسرے روز گئے تو کہی کہ تمہارے یہان آدمی کا خون بہا کتنے اونٹ دیتے ہین
بولے دس اونٹ کہی دس اونٹ کو اور اسکو مقابلے کر کر قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون کے نام سے نکلے تو بہتر
اُنکو ذبح کرو اگر اس فرزند کے نام سے نکلے تو پہر دس اونٹ افزایش کرو ایسا ہی اونٹون کو افزایش کرتے جاؤ
جبکہ قرعہ اونٹون کے نام سے پڑے تو جانیو اللہ تعالی اونٹون کے فدیے سے راضی ہوا پھر لوگ ملے کو
مراجعت کئے اور دس اونٹ کو عبداللہ کے مقابلے مین کر کر قرعہ ڈالے قرعہ عبداللہ کے نام سے پڑا پھر
دس اونٹ اضافہ کئے تو بھی قرعہ عبداللہ کے نام سے پڑا غرض جب پورے سو اونٹ ہوے قرعہ اونٹون
کے نام سے پڑا عبدالمطلب کو شبہہ ہوا سو مکرر قرعہ ڈالے تو انہین اونٹون کے نام پر پڑا اب سو اونٹ
کو قربان کئے اور آدمی کا خون بہا اُس روز سے سو اونٹ مقرر کئے اسلام کا جب دورہ آیا تو انہی سو
اونٹ کو بحال رکہا اور اس روز سے عبداللہ کا لقب ذبیح ہوا اسی جہت سے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ابن الذبیحین کہتے ہین یعنے فرزند دو ذبیح کا ایک ذبیح اسمعیل علیہ السلام دوسرے ذبیح عبداللہ
مشہور یہی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کبہتن انکے بڑے فرزند اسمعیل کو قربانی کرنیکا حکم ہوا تہا مگر یہود کہتے
ہین کہ ذبیح اسحق علیہ السلام تہے اور ہمارے بعضے علما بہی ایسا ہی کہتے ہین لیکن یہہ قول ضعیف ہے اور ابن القیم
اپنی کتاب زاد المعاد مین اس قول کو دس وجہ سے رد کئے ہین غرض جبکہ عبداللہ کا حسن و جمال مشہور تہا
اور اس قصے سے بہی انکا نام زیادہ جبکا قریش کے رنڈیان انکے عاشق جمال اور طالب وصال ہو کر انکی
آمد و رفت کی راہ مین کہڑے رہ انکو اپنے طرف بلاتین لیکن اللہ تعالی انکو اپنے پردہ عصمت و عفت مین
محفوظ رکہا اور اہل کتاب کو چند علامتون سے ظاہر ہوا تہا کہ نبی آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام
عبداللہ کے صلب سے ظاہر ہوگا سو اس سے کمال عداوت رکہا کرتے اور انکے ہلاک کے درپے ہوتے
چنانچہ ایک روز عبداللہ شکار کو گئے تہے تو شام کے یہودیہ کی ایک جماعت تلواران لئے ہوے
انکے مارنے کا قصد کئے یکایک غیب سے چند سوار ظاہر ہو کے یہودیون کو دفع کئے وہب بن مناف

بھی اس روز حاضر تھا سو یہہ دیکھہ کے اپنی لڑکی بی بی آمنہ کو اسکے نکاح مین دینا مصمم کر کے بیٹھے
دوستون کی معرفت سے عبدالمطلب کو ترغیب دے عبدالمطلب کو بھی خواہش تھی کہ کوئی عورت
حسب نسب مین ممتاز اور عفت و عصمت مین بے مثال نکاح کیا چاہئے دیکھے کہ وہب کی لڑکی بی بی
آمنہ مین وے سب صفات موجود ہین انسے بیاہ کئے **روایت** ہی کہ ایک عورت بنی خثعم
کی کہانت کے علم مین خوب مہارت رکھتی تھی اور بڑی مالدار تھی عبداللہ کو دیکھہ کے کہی مجھے سو اونٹ
دیتی ہون آج کی ایک شب میرے پاس آ جا عبداللہ اس عورت سے ابرام کا حیلہ کر کے نکلے اور گھر
جا کے آمنہ پاس سوئے سو نور محمدی انسے نکل کر آمنہ مین آیا اور آمنہ حاملہ ہوے دوسرے روز عبداللہ
اس عورت کے یہان گئے تو اُسنے دیکھی کہ وہ نور عبداللہ کی پیشانی پر نہین پوچھی کیا تو دوسری عورت
پاس گیا تھا کہے میری بی بی آمنہ پاس گیا تھا وہ عورت کہی تیری پیشانی پر جو نور تھا سو مجھے ہونا کر جاتی
نہی پر وہ دوسری کے نصیب ہوا اب تیرے سے کچھ کام نہین اور عبداللہ کی عمر نکاح کے وقت
تیس برس کی تھی اور آمنہ کا نکاح ذی الحجہ کے مہینے ایام تشریق کے وسط مین ہوا اور جمعہ کی شب رجب
کے مہینے مین حمل ٹھہرا اور عبداللہ تجارت واسطے گئے سو راہ مین بیمار ہوے اور مدینے مین اپنے
ماموان بنی عدی بن النجار کے پاس ایک مہینہ رہکے انتقال کئے **احادیث** مین آیا ہی کہ جس شب
مین **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کا حمل ٹھہرا اللہ تعالی ندا کیا کہ عالم کو قدس کے نورون سے منور
کرو اور بہشت کے دروازے کہولو اور خوشبوئیون سے ملک ملکوت معطر کرو اور آسمانون مین
اور زمین مین بشارت دیا کہ **محمد** کا نور آجکی رات آمنہ کے رحم مین قرار پایا اور اس شب کی صبح کو
روے زمین کے بتان اوندھے پڑ گئے اور تمام سلاطینون کے تخت الٹ گئے اور شیاطین آسمان
پر جانے سے موقوف ہوئے اور مشرق کے پرندے مغرب کے پرندون کو اس بات کی بشارت دئے
اور قریش کے تمام جانوران اس شب کو پکار اُٹھے کہ **رسول اللہ** کا حمل ہوا وہ چراغ ہی دنیا

کا اور امام جی لگا اور اس ایام مین قحط تھا سو جاتا رہا اور روے زمین کے درختان باردار ہوے
اور بی بی آمنہ کو ایک شخص خواب مین آکے کہا تو حاملہ ہوی بہترین عالم کو اور حمل کے مہینون مین آسمان
و زمین مین آواز ہوتی تہی کہ خوش ہوجیو **ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم** کا ظاہر ہونا یمن و برکت
کے ساتھ قریب ہی اور حمل کے نون مہینون تک بی بی آمنہ کو درد وغیرہ شکایتین جو حاملہ کو ہوتی
ہین سو کچھ عارض نہ ہوے حمل کے بعد دو مہینون کے عبداللہ کا وفات ہوا تو فرشتے عرض کئے ای
ہمارے صاحب ای ہمارے الہ تیرا یہ نبی یتیم ہوا اللہ تعالی کہا مین اسکا والی ہون اور
نگاہبان سو تم اسکی پیدایش کو یمن و برکت جانو بی بی آمنہ کہتے ہین جب حمل چھے مہینون کا ہوا
ایک شخص خواب مین کہا ای آمنہ تو **سید العالمین** کو حاملہ ہوی ہی جب جنیگی تو اسکا نام
محمد کر رکھ جب دردزہ شروع ہوا کسی کو خبر نہوی عبدالمطلب کعبے کے طواف کو گئے تہے
اور مین گھر مین اکیلی تہی سو مجھے ایک تر آواز کوی چیز زمین پر گرنیکا آیا اور اس سے مجھے خوف
ہوا دیکھتی ہون کہ ایک سفید پرندے کا پر میرے دل پر پھیرے گیا اور سب اندیشے میرے دل سے
جاتے رہے اور درد موقوف ہوگیا اور مجھے تشنگی بشدت تہی دیکھتی ہون کہ ایک شخص پانی دودھ
سے بہی زیادہ سفید لیکے آیا مین اسکو لیکے پی ایک نور بہت بلند میرے لیسے روشن ہوا اور چند عورتان
اونچے اونچے عبدمناف کے بیٹون کے مانند مجھے گھیرے ہوے ہین مجھے تعجب ہوا کہ انہون کو میری
کیفیت کسطرح معلوم ہوئی وہ بی بیان مجھے کہے ہم آسیہ فرعون کی عورت اور مریم عمران کی بیٹی
ہین اور یہ حوران ہین اور مین لحظہ لحظہ زمین پر کوی چیز گرنیکا آواز سنتی تہی اس عرصے مین
دیباج کا کپڑا سفید رنگ آسمان و زمین کے درمیان کھچا گئے اور ایک شخص کہا وہ پیدا ہوگا تو
لوگون کی انکھ سے لیلیو اور چند مرد ہاتھون مین روپے کے آفتابے لیکر ہوا مین کھڑے ہین
اور پرندون کی ایک ٹکڑی جنکی چونچہ زمرد کی اور پنکھ نے یاقوت کے تہے میرے گود کو ڈھانک لیے

اور اللہ تعالی میری آنکھ روشن کیا اور میں زمین کے تمام مشارق اور مغارب کو دیکھا اور تین جھنڈے
ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک کعبے کے سطح پر کھڑے کئے ہیں پھر مجھے درد زہ ہوا سو محمد کو
جنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ جب انکو دیکھی تو سجدے میں ہی اور کلمے کی انگلیاں دونوں
اونکے آسمان طرف اٹھائے ہیں گویا کوئی شخص زاری اور عاجزی کرتا ہے بعد دیکھی کہ ایک
کا سفید ابر آکے انکو ڈھانپ لیا اور میری نظر سے غایب ہوگئے اور اسمیں سے آواز آیا کہ اسکو
پھراؤ مشارق اور مغارب میں اور لیجاؤ دریاؤں میں تا اُسکا نام و نشان جانیں اور اُسکی صورت
اور اوصاف معلوم کریں اور جانیں اُسکے ناموں سے ایک نام ماحی ہی یعنی مٹانے والا سو اُسنے
شرک کے نشانوں کو مٹا دیگا تھوڑے وقت کے بعد وہ ابر کا ٹکڑا جاتا رہا اور محمد کو دیکھی صلی اللہ
علیہ وسلم کہ ایک صوف کے کپڑے میں لپٹے گئے ہیں اور اُنکے نیچے ایک سبز نہالی ہی اور ہاتھ میں
موتی کے تین کنجیاں ہیں اور ایک شخص کہتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئے کنجیاں نصرت کے اور
کنجیاں باد کے اور کنجیاں نبوت کے اسکے بعد ابر کا ایک دوسرا ٹکڑا آیا اسمیں آواز گھوڑون
کی ہنہنات کا اور پکھیروں کی سنسنات کا اور آدمیوں کے بات کا آتا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو گھیر لیا اور ایک شخص کہا محمد کو تمام روے زمین پر پھراؤ اور جتنے ذی روح ہیں جنات انسان
فرشتے پرندے درندے سبھوں پر ظاہر کرو اور انکو دیو خلق آدم کا اور معرفت شیث کی اور شجاعت
نوح کی اور خلت ابراہیم کی اور زبان اسمعیل کی اور رضامندی اسحق کی اور فصاحت صالح کی اور حکمت
لوط کی اور بشارت یعقوب کی اور جمال یوسف کا اور شدت موسی کی اور صبر ایوب کا اور طاعت
یونس کی اور جہاد یوشع کا اور آواز داؤد کا اور حب دانیال کا اور وقار الیاس کا اور عصمت یحیی کی اور
زہد عیسی کا اور اسکو غوطہ دیو پیغمبروں کی اخلاق میں پھر وہ ابر جاتا رہا اور دیکھی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو ایک حریر کا لپٹا ہوا پکڑے ہیں اور اوس سے پانی ٹپکتا ہی اور ایک شخص کہتا ہی کہ واہ واہ

محمد تمام دنیا کا قابض ہوا اور اِس دنیا سے کوئی مخلوق باقی نہ رہا سب کے سب اُسکے قبضۂ اختیار مین آئے
پھر مین اُنکو دیکھی تو گویا چودھوین رات کا چاند ہے اور اُنسے مشک کی بو آتی ہے اور مین تین شخص کو دیکھی ایک کے
ہاتھ میں روپے کا آفتابہ ہے اور ایک کے ہاتھ میں زمرد کا سینی طشت اور ایک کے ہاتھ میں حریر کا سفید
کپڑا پھر محمد کو اُس آفتابے سے اُس طشت میں سات بار دھویا اور مُہر نکالکے دونوں شانوں کے درمیان
مُہر کیا اور اُس حریر مین لپیٹا اور اُٹھا کے ایک ساعت اپنے بازوؤں میں رکھکر پھر میرے حوالے کیا اور
عبدالمطلب سے منقول ہے کہ کہتے ہیں محمد کی ولادت کی شب کعبے کے پاس تھا جب آدھی رات ہوئی
دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم طرف جھک کے سجدے میں گیا ہے اور اُس سے یہہ آواز آیا کہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَبُّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى اب مجھے پروردگار بتوں کی اور مشرکوں کی نجاست سے پاک کیا
اور غیب سے آواز آیا کعبے کی قسم کہ کعبے کو پسند کیا اور اُسکو قبلہ بنایا اور اُسکو مسکن مبارک کیا اور کعبے
کے گرد جو بتان تھے سو اوندھے گئے اور ہبل کہ جو بڑا بت تھا اوندھا گر گیا اور ایک آواز آیا کہ محمد کو
اُمت جو اُسپر ابر رحمت اترا اور ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے گھر تمام روشن ہو گیا اور ایک نور چمکا اور آمنہ کو شام کے محلات
نظر آئے اور اکثر اہل سیر ایسا بات پر ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختون اور ناف کٹے
ہوئے پیدا ہوئے اور بیہقی روایت کیا ہے کہ حسان بن ثابت کہتے کہ میری عمر سات آٹھ برس کی
تھی ایک روز صبح کو ایک یہودی پکارا کہ ای یہود آئو تب سب جمع ہو کے پوچھے کیوں پکارتا ہے تو
کہا احمد پیدا ہوئے سو اُسکا ستارہ آج شب کو نکلا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
مکے ایک یہودی مکے میں رہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سو صبح کو کہا ای قریش
تمہارے یہاں شب کو کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے لوگ کہے معلوم نہیں کہا دریافت کرو کیونکہ آج رات شب کو
اِس اُمت کا نبی پیدا ہوا اور اُسکے دونوں شانوں مین نشانی ہے لوگ دریافت کر کر کہے کہ عبدالمطلب کے

فرزند عبد اللہ کو لڑکا پیدا ہوا ہی پھر وہ یہودی لوگوں کے ساتھ آکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا اور غش کھا کے گر پڑا اور بولا نبوت بنی اسرائیل سے گئی ای قریش اس لڑکے کو ایسی سطوت
ہوگی کہ تم سب پر غالب ہوگا اور مشرق سے مغرب تک اُسکا اشتہار ہوگا اور بھی ثابت ہوا
دوسرے سبب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے کسری کی حویلیوں کو زلزلہ ہوا اور اسکے چودہ
کنگرے گر گئے اور ساوے کا تالاب خشک ہوگیا اور ساوے کی ندی ہزار سال سے سوکھی تھی
سو جاری ہوئی اور فارس کا آتشکدہ جسکی آگ ہزار سال سے سلگی تھی سو بجھ گئی بیہقی روایت
کئے ہیں کہ جب کسری کے حویلیوں کو زلزلہ ہو کے اسکے چودہ کنگرے گر گئے کسری کو بہت ہول ہوا پر
دل کو مضبوط کر کر ظاہر نکیا آخر صبر نہو سکا تمام تاج پہنا اور تخت پر بیٹھکے ارکان دولت سے احوال
ظاہر کیا اس عرصے میں آتشکدہ بجھا سو اسکے سبب بھی معلوم ہوا اور اُسکے یہاں کا موبدان یعنی
قاضی القضاۃ خواب دیکھا سو کسری سے عرض کیا کہ بڑے سرکش اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچے ہیں
اور دجلے سے پار ہوکے ملکوں میں پھیل گئے ہیں بادشاہ پوچھا ای موبدان اس خواب کی کیا تعبیر
موبدان کہا عرب کے ملک طرف سے ایک حادثہ ہوگا کہ اس سے عجم کو بڑی مصیبت ہوگی کسری نے نعمان
بن منذر کو جو عرب کا حاکم تھا لکھا کہ کسی دانا شخص کو میرے پاس بھیج اس سے سوال کروں سو اسکا
جواب دیسکے نعمان نے عبد المسیح بن عمرو بن حسان غسانی کو بھیجا کسری اسکو ای سرگذشت بیان کیا
عبد المسیح کہا اس کا علم میرا ماموں جسکا نام سطیح ہی اور علم کہانت میں مشہور اور شام کے سرزمین میں رہتا ہے
سو اسکو ہوگا کہتے ہیں کہ سطیح کی عجیب و غریب شکل تھی اس کے بدن میں ہڈی نہیں تھی مگر سر کی ہڈی تھی اسکو
اپنے بیٹھنے کی طاقت نہ تھی اور ہاتھوں کی انگلیاں گوشت کے لوندے تھے اسکو کہیں لیجانا چاہے تو
کپڑے کو بیٹھنے کر لپیٹ کر لیجاتے اور اُسکا سر سینے پر تھا اور گردن نہ تھی چھ سو برس کی عمر ہوئی
تھی کچھ کشف پوچھے تو اول اسکو جوب ہوتا تب ہوشیار ہوکے خبر دیتا غرض کہ عبد المسیح کسری کے

حکم سے سطیح باہر گیا سطیح بیمار اور سکرات مین تھا عبد المسیح اسکو سلام کیا سطیح سر اٹھا کے کہا
عبد المسیح اونٹ پر سوار ہو کے سطیح پاس دوڑا آیا اور سطیح مرنیکو پہنچا تجھے بنی ساسان کا بادشاہ
خولیان گرے اور آتش بجھی سو دریافت کرنے اور موبدان کے خواب کی تعبیر جو سرکش اونٹان
گھوڑون کو کھینچے اور دجلہ پر کے شہرون مین منتشر ہوئے سو پوچھنے بھیجا ہی ای عبد المسیح جب
تلاوت بہت ہوگی اور چھری والا ظاہر ہوگا اور سماوے کی ندی بہیگی اور ساوے کا تالاب
سوکھیگا اور فارس کا آتشکدہ بجھیگا تو سطیح کے لئے شام کا ملک شام نہین اور دنیا ہی اسکی
بسنا نہین اور بنی ساسان کے راجے اور رانیان کنگرون کے شمار پر ہوگے اور جو ہونا ہی سو
ہوگا یہہ کہکر سطیح جان دیا اور عبد المسیح کسریٰ پاس حاضر ہو کے یہہ کیفیت بیان کیا کسریٰ کہا ہمارے
چودہ آدمی بادشاہ ہونے تک بہت عرصہ ہی اور بہت کام ہوتا ہی سو چار برس کے عرصے
مین انہون کے یہان دس شخص تخت نشین ہوے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فارس کا ملک فتح ہوا اور یزدجرد فارس کا بادشاہ
ہزیمت کہا کے خراسان طرف بھاگا اور چند مرتبہ لشکر جمع کر کے جنگ کیا آخر سنہ اکتیس
ہجری خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین مارا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کون سے
سال ہوئی سو اسمین اختلاف ہی مگر مشہور یہہ ہی کہ ابرہہ کی فوج غارت ہوی سو پچاس روز کے
بعد ربیع الاول کی بارھوین دوشنبے کے روز پیش از طلوع آفتاب پیدا ہوے کہتے ہین کہ نیسان
کا مہینا تھا اور آفتاب حمل کے برج کے بیسوین درجے مین تھا اور غفر ستارہ طالع تھا کہتے
ہین وہ اپریل کا مہینا تھا سنہ پانسو یکہتر عیسوی میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے
بعد ثویبہ نے ابی لہب کی باندی دودھ پلائی روایت ہی کہ جب رسول صلی اللہ
علیہ وسلم پیدا ہوے ثویبہ نے ابولہب کو خوشخبری سنائی ابولہب خوشی سے اسکو آزاد کیا

اور دودھ پلانے واسطے اسکو مقرر کیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوی
نبوت کا کئے ابولہب حضرت کا سخت دشمن ہوا آخر کافر ہی موا اور عباس رضی اللہ عنہ ابولہب
کو موئے بعد ایکبار خواب میں دیکھے کہ بہت بدحال ہے پوچھے تیرا کیا حال ہے کہا میں آتش میں جل
رہا ہوں مگر دوشنبے کے شبکو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان سے
پانی چاٹتا ہوں اس لئے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونے سے خبر سنکے ثویبہ کو
آزاد کیا اور دودھ پلانے مقرر کیا ای مومنو ابولہب کافر جسکی مذمت میں تبت کا سورہ
اتری اسکے عذاب میں جب تخفیف ہوتی ہے تو مسلمان جو حضرت کے امتی ہیں حضرت کی پیدائش
کی خوشی کریں تو ان پر کس قدر اللہ تعالی کی عنایت ہوگی سو سمجھ لیجے اور بات ایسی چلی آئی ہے کہ مسلمان مولد
کے مہینے میں کھانا پکاتے اور غربا کو کھلاتے ہیں اور مسکین محتاج کو حضرت کے نام سے خیرات کرتے اور خوشی مناتے
اور حضرت کی ولادت کا بیان پڑھتے اللہ تعالی انکو جزائے خیر دیوے لیکن ضروری ہے بدعتوں اور گناہ کے کاموں سے
جو عوام الناس نے نکالے ہیں باز رہیں جیسا ڈھول بجانا راگ گانا بلا ضرورت چراغان روشن کرنا وغیرہ کیونکہ ان کاموں
سے ثواب تو کہاں بلکہ گناہ گار ہو جاتے ہیں اللہ تعالی مسلمانوں کو نیک توفیق دیوے
اور بدعتوں سے بچاوے الغرض حضرت سات روز اپنی والدہ کا اور چند روز ثویبہ کا
دودھ پئے بعد حلیمہ سعدیہ حضرت کو دودھ پلانے مقرر ہوئے ابن اسحق اور بیہقی
وغیرہما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کا احوال جو روایت کئے ہیں سو انکا خلاصہ
لکھتا ہوں سنئے بنی سعد بن بکر کے قبیلے والی حارث کی بیٹی حلیمہ چند عورتوں کے ساتھ
مکے میں دودھ پلانے آئی ان ایام میں بنی سعد کی زمین میں قحط تھا اور حلیمہ کے ساتھ انکے
شوہر حارث بن عبد العزی اور ایک لڑکا تھا اور سواری کو ایک اونٹنی اور گدھی تھی اور دودھ
نہ ہونیکے باعث وہ لڑکا تمام شب سونے نہیں دیتا تھا تمام عورتاں لوگوں کے بچوں کو دودھ

بلانے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم ہی سنکر کوئی عورت حضرت کو دودھ
بلانے قبول نکرتی مگر حلیمہ اپنے شوہر سے کہے کہ سب عورتان بچون کو لیجاتین ہین اور مین خالی جانا
بہت برا معلوم ہوتا ہی بہتر ہے کہ اسی یتیم لڑکے کو لین غرض حلیمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے دیکھے سفید صوف مین لپٹے ہوے ہین اور نیچے سبز بچھالی ہی اور بدن سے
مشک کی بوآتی ہی حلیمہ دیکھکے بہت خوش ہوئے اور اپنا ہاتھ حضرت کے سینے پر رکھے حضرت
آنکھہ کھولکے دیکھے اور تبسم کئے اسوقت حضرت کی آنکھہ سے ایسا ایک نور نکلا کہ آسمان تک پہنچا
پھر حضرت کو گود مین لیکے دودھ پلانے سو حضرت ایک طرف کا دودھ پیکے دوسرے
طرف منھہ نہ لگائے حلیمہ سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی عادت تھی کہ
ایک طرف کا دودھ پیتے اور دوسرے طرف کا اپنے دودھ بھای واسطے چھوڑ دیتے
القصہ حلیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکے اپنے منزلگاہ کو آئے انکے شوہر بھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکے بہت خوش ہوئے اور خدا کو شکر کا سجدہ بجالانے اور اپنی
اونٹنی پاس جاکے دیکھے تو کاسے دودھ سے بھرے ہین دودھ نچوڑ کے سب فراغت سے
پئے حلیمہ کے شوہر یہہ دیکھہ کہے کہ ای حلیمہ تو بہت مبارک لڑکا لی جو ہم رات کو فراغت سے
آرام کئے پھر چند روز مکے مین رہے ایکبارگی سب کو حلیمہ دیکھے کہ ایک نور انکو گھیر لیا ہی اور ایک
شخص سبز پوشاک پہنکے انکے سرہانے کھڑا ہی حلیمہ اپنے شوہر کو بیدار کئے کہ دیکھہ یہہ کون کھڑا
ہی انکے شوہر کہے ای حلیمہ خاموش رہ اور یہہ باتین ظاہر مت کر جس دن سے یہہ لڑکا پیدا ہوا ہی
یہودکو کھانا پینا خوش نہین آتا غرض جب حضرت کو لیکے اپنے گانون طرف چلے تو انکی گدھی
سب جانورون سے آگے رہتی انکے ساتھہ کے لوگ کہے حلیمہ کیا یہہ وہی گدھی ہی حلیمہ جواب
دیتے ہان وہی ہی تو سب متحیر ہوتے جب بنی سعد کی زمین پر پہنچے تو حالانکہ وہان جانورون

کے واسطے کچھ چارا تھا لیکن حلیمہ کے بکریاں چر کے آئے تو پیٹ بھرا رہتا اور دوسروں کے جانور
بھوکے آئے تو چرواہوں کو کہتے حلیمہ کے جانور جہاں چرتے ہیں وہاں ہی چراؤ وے کہتے کہ ہم
وہاں ہی چراتے ہیں پر انکے جانوروں کا پیٹ بھرتا ہے اور دوسروں کے جانوروں کو کچھ نہیں
اسی طور پر دو برس سب فراغت سے گذرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت
جلد بڑھے دو برس کے ہوئے تو چار برس کے نظر آنے لگے اور جیسے جوابت کئے سو یہہ فرمائے
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا
اور حلیمہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کپڑوں میں پیشاب پاخانہ
نہ کئے اور ایک وقت معین پر قضاء حاجت فرماتے اور کسی وقت شرمگاہ ظاہر ہوتی تو پکارتے
اور میں جلد جا کے ڈھانپتی اگر میں ڈھانپنے میں تاخیر کرتی تو غیب سے ڈھانپے جاتی اور جب
چلنے لگے لڑکوں کو کھیلنے سے منع فرماتے اور آپ بھی نہ کھیلتے اور فرماتے ہمکو کھیلنے کیواسطے نہیں پیدا کئے ہیں
اور بھی روایت ہے کہ ہر روز دو سفید جانور آتے اور حضرت کے گریبان میں جا کے غیب ہو جاتے اور پھر
نہ نکلتے اور حضرت کی طرح میں رونا اور بدخلقی نہیں جیسا دوسرے بچے کرتے ہیں اور ہاتھ
کسی چیز پر رکھتے تو بسم اللہ کہتے حلیمہ کہتی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دور جانے
نہیں دیتی ایک روز میں غافل تھی اور میری لڑکی شیما کے ساتھ حضرت دوپہر کے سمے میں چلے
نکلے اور پاس میں مجھے ملے میں شیما کو کہی تو دھوپ میں انہیں دور کیا واسطے لیگئی شیما کہی اسکو
دھوپ نہیں لگی جہاں کہیں پھرتا تھا وہاں ابر سایہ کرتا تھا اور ایک روز حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حلیمہ کو کہے مجھے میرے بھائیوں کے ساتھ چراگاہ کو کیوں نہیں بھیجتے تا میں
بھی چراؤں پھر حلیمہ حضرت کے سر کے بالوں کو کنگی کر کے آنکھوں میں سرمہ لگا کے ہار گلے میں
پہنا کے گلے میں دفع نظر کے لئے جزع یمانی کا ہار ڈالے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس ہار

کو لوڑ کے پھیک دے اور فرمائے میرا پروردگار میرا نگاہبان ہی اور اپنے رضاعی بھائیوں کے
ساتھ چرانیکو گئے دوپہر کے وقت حلیمہ کا لڑکا ضمرہ روتا ہوا آکے کہا محمد پاس جلد جاؤ کیونکہ
ہم کہتر سے تھے یکایک ایک شخص آکے اسکو ہمارے بیچ میں سے اٹھالیگیا اور پہاڑ پر جا کے
اسکو سلایا اور اسکا پیٹ چیرا تو تب حلیمہ اور انکے شوہر ملکے دوڑ گئے دیکھے تو حضرت
پہاڑ پر بیٹھے ہیں اور آسمان طرف دیکھ رہے ہیں پھر اُن دونوں کو دیکھ تبسم کئے اور فرمائے
دو شخص آئے اور میرا پیٹ چیرے اور اُسمین سے کچھ نکال پھینک دئے پھر جیسا تھا ویسا ہی کئے
اور ایک روایت میں آیا ہی کہ تین شخص آئے ایک کے ہاتھ میں روپے کا آفتابہ تھا ایک کے ہاتھ
مین زمرد کا طشت برف سے بھرا ہوا تھا اور مجھے لیکے پہاڑ پر گئے اور آہستہ لٹا دئے اور میرا پیٹ
سینے سے ناف تک چیرے تو مین دیکھا کرتا تھا اُس سے مجھے کچھ درد نہوا اور ایک شخص پیٹ مین
ہاتھ ڈالکے آنتیں نکالا اور اُس برف سے اسکو دھویا پھر دوسرا آکے کہا اللہ تعالی جو فرمایا تھا
سو تو بجا لایا اب تو سرک جا اور اُسنے آکے اپنا ہاتھ میرے پیٹ میں ڈالکے میرا دل نکالا اور
اُسکو چیر کے اسمین سے ایک سیاہ نقطہ لہو سے بھرا ہوا دور کیا اور کہا ای حبیب اللہ تیرے مین
یہہ حصہ شیطان کا تھا سو اسکو دور کئے ہیں اور اسکے پاس کچھ چیز تھی سو اُس سے دل کو بھر دیا
اور اسکے ٹھکان پر اسکو رکھ دیا اور نور کے مُہر سے اسکو مہر کیا اب تک میں اسکی خنکی اپنے رگوں مین
اور مفصلوں مین پاتا ہوں تیسرا شخص آکے اسکو کہا اللہ تعالی ہمکو جو کہا سو تم کر چکے اور اپنا ہاتھ
میرے سینے پر پھیرا سو وہ زخم ملگیا اور کہا اسکو اسکے امت کے دس آدمیوں کے ساتھ تولو سو
مین بڑھ گیا اُسنے کہا چھوڑ دو اگر تمام امت کے ساتھ تولوگے تو وہ بڑھ جایگا پھر مجھے اٹھا کے
کھڑے کئے اور میرے سر کو بوسے دئے اور کہے ای حبیب اللہ مت ڈر اگر تیرے ساتھ جو
خوبیاں کرنا چاہتے سو جانتا تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں پھر وے سب اُڑھتے آسمان پر

چلا گئے حلیمہ حضرت کو لیکے بنی سعد کے منازل کو آئے لوگ کہے اسکو کاہن پاس لیجاؤ تا کہ دیکھے یہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانے مجھے کچھ آزار نہیں مرا جی بھلا چنگا ہی لوگ کہے اسکو
شیطان کا سایہ ہوا ہی غرض حلیمہ نے کاہن پاس لیگئے اور ما جرا بیان کئے کاہن کہا تم خاموش
رہو مین اس لڑکے کا احوال اسکی زبانی سنتا ہون کیونکہ وہ اپنے حال سے خوب واقف ہی اور
حضرت سے کیفیت پوچھا حضرت سب بیان کئے کاہن اُچھل کے کھڑے ہوا اور پکار کے
کہا ای عرب تمھارے بُرائی کے دن قریب پہنچے اس لڑکے کو مار دو اور اسکے ساتھ مجھے بھی مارو
اگر اسکو چھوڑ دوگے اور وہ بڑا ہوگا تو تمکو احمق ٹھہرائگا اور تمھارے دینون کو جھوٹھ کریگا اور
تمکو ایک رب طرف جسکو تم جانتے نہین بلائیگا حلیمہ یہ بات سنکے لڑکے کو اُس پاس سے کھینچ
لئی اور کہے سو تو بڑا احمق دیوانہ ہی اگر تو ایسا کہیگا سو معلوم ہوتا تو مین اسکو تیرے پاس
نہ لاتی ہم محمد کو نہ مارینگے اور تو اپنے مارے جانے کسیکو بلوالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اٹھا کے لے آئے اور حلیمہ سے روایت ہی کہ اُن دنون میں حضرت کو جس مکان میں لیجاتی وہان
اُنسے مشک کی بو آتی تھی پھر لوگ حلیمہ کو کہنے لگے اس لڑکے کو اسکے لوگون پاس دینا بہتر ہی مبادا
اسکو کچھ آفت پہنچے پھر حلیمہ حضرت کو لیکے مکے کے قریب پہنچے اور ایک مکان پر بٹھا کے قضاء حاجت
کو گئی جب فراغت پا کے آئی تو حضرت کو وہاں نہ پائی حلیمہ گھبراہٹ سے ادھر اُدھر دیکھے تو کہیں نہ پائے آخر
نا امید ہوکے اپنے ہاتھ سر پر رکھ پکارنے لگے کہ وَا مُحَمَّدَاہُ وَا وَلَدَاہُ یکا یک ایک بوڑھا
ہاتھ مین عصا لیکے حلیمہ پاس آیا اور کہا ای سعدیہ تجھے کیا ہوا جو ایسا پکارتی ہی حلیمہ کہے عبد المطلب کا
فرزند محمد جسکو مین ایک مدت دودھ پلا کے اُسکے باپ پاس دینے لیجاتی تھی سو گم ہوگیا ہی
اُسنے کہا تو رو مت مین تجھے ایک شخص کے پاس لیجاتا ہون اگر وہ چاہے تو تجھے اسکو دیگا حلیمہ بولے
مین تیرے صدقے وہ کون ہی سو بتلا اُنسے کہا یہان ایک بت ہی جسکا نام ہُبل اور بہت عالی قدر

بلند مرتبہ ہی وہ تیرا فرزند کہاں ہی سو جانتا ہی حلیمہ بولے اٹھو تو سنا ہین وہ لڑکا پیدا ہوتے
سب بتان اوندھی ہو گئے پھر حلیمہ کو وہ شخص بہ در ہبل پاس لے گیا اور اسکے گرد صدقے ہوا اور اپنی قصہ اسکو کہنا
ہبل اوندھا گر پڑا اور دوسرے بتان ان اسکے سرنگون ہوا اور اسکے اندر سے آواز آیا کہ ای بوڑھے تو ہمارے نزدیک سے
جا اور اس لڑکے کا نام ہمارے سامنے مت لے کیونکہ تمام بتان اور سب بتان اسکے ہاتھ سے ہلاک ہو دینگے سو اسکا خدا
اسکا نگاہبان ہی اسکو ہلاک نکریگا حلیمہ وہان سے نکل کے عبد المطلب پاس آئے عبد المطلب انکو دیکھ کے کہے ای حلیمہ
کیون تو بہت غمگین ہی اور تیرے ساتھہ محمد نہیں حلیمہ کہے ای ابو الحارث مین محمد کو خوب طرح سے لاتی تھی
سو مکے کے قریب ایک جاگے بیٹھا کے قضاء حاجت واسطے گئی تو محمد وہان سے گم ہو گیا ہر چند مین تلاش کی پر
پائی عبد المطلب صفا پر چڑھ کے پکارے ای غالب کی اولاد جلد آؤ سب قوم جمع ہوئی عبد المطلب کہے میرا لڑکا محمد گم
ہو گیا ہی سب ڈہونڈھنے لگے آخر نا پائے عبد المطلب کعبے کا طواف کر کر اللہ تعالی سے مناجات کرنے لگے
ہاتف سے آواز آیا لوگو غمگین مت ہو محمد کا خدا ہی اسکو نہ چھوڑیگا عبد المطلب کہے بھلا کہہ محمد کہان
ہی آواز آیا تہامہ کے بیابان مین جھاڑ کے نیچے کھڑا ہی عبد المطلب تہامہ کے بیابان کو گئے اثناء راہ مین
ورقہ بن نوفل ملے انھون بھی ساتھہ ہو گئے جب تہامہ کے بیابان مین آئے دیکھے سو کے درخت کے نیچے بیٹھکے اسکے توڑ
کو چنتے ہیں عبد المطلب دیکھ کے پوچھے تو کون ہی حضرت فرمائے میں محمد ہون فرزند عبد اللہ بن عبد المطلب کا
پھر عبد المطلب کہے مین تیرا دادا ہون اور اپنے اونٹ پر بیٹھا کے لے کو لے آئے اور بہت اونٹان درسوا لصدق
کئے اور حلیمہ کو بہت سا انعام دیکے روانہ کئے **دوسری** ایک روایت میں آیا ہی حلیمہ لے آئے ذنب وادی سرر
کو پہنچے تو وہان جنون کی ایک جماعت اسکے ہمراہ ہوئی وے لوگ حضرت کو گھور گھور دیکھنے لگے پھر
مہر نبوت کو دیکھے اور آنکھون کی سرخی کو دیکھہ کے پوچھے اسکے آنکھون کو کچھہ آزاری تو حلیمہ کہے کچھہ آزار نہین
لیکن یہہ سرخی ہمیشہ آنکھہ سے جاتی نہین وے کہے اللہ کی سوگند یہہ نبی ہی پھر وے لوگ چلے گئے اور حلیمہ حضرت
کو والدہ پاس لیکے مین لائے ازبسکہ حلیمہ کو حضرت کے قدم کی برکت سے بہت خیر و برکت تھی آمنہ سے کہے اس لڑکے

کو کہنے کی ہوا موافق ہو گی چندروز تیرے ملک میں رکھتی ہوں پھر آمنہ اجازت دی انہوں حضرت کو لیکے
منزل کو آئے ایک روز ذوالمجاز نام ایک بازار تھا وہاں ایک نجومی رہتا تھا لوگ بچوں کو وہاں لیجاتے حلیمہ بھی حضرت
کو اسکے پاس لیگئے جب حضرت کو دیکھا اور انکھوں کی سرخی کو نظر کیا اور مہر نبوت کو نگاہ کیا سو پکار اٹھا ای عرب
اس لڑکے کو قتل کرو کیونکہ وہ اگر بڑا ہوگا تو تمھارے دین والوں کو قتل کریگا اور بتوں کو توڑیگا اور تم سب
پر غالب ہوگا حلیمہ لڑکے کو اسکے پاس سے چھین لے آئے پھر بعد کسیکو پتا نہیں ہے ایکبار ایک نجومی آیا قوم کے بچوں کو
اسکے پاس لیگئے اور حلیمہ حضرت کو نہ لیگئے لیکن کچھ کام میں مشغول ہوئے کہ اس عرصے میں حضرت مسند دیکھے پاس
لگے نجومی دیکھ کے حضرت کو بلوایا حضرت اسکے پاس تشریف نہ لیگئے پھر نجومی سب جا حضرت کو بتانا مگر حلیمہ نے
نہ بتانے دیا آخر نجومی کہا یہہ لڑکا نبی ہے اور بعضی روایت میں آیا ہے کی حضرت کے سینے کو شق جو کئے سو حلیمہ دوسرے
بار لیگئے بعد ہوا تھا پھر حلیمہ اندیشے سے حضرت کو انکے والدہ پاس لاکے دئے تو عبداللہ کی باندی ام ایمن
حضرت کی خدمت کرتی تھی روایت ہے ام ایمن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھوکھ
پیاس کی شکایت نہیں کئے صبح ہوئی تو زمزم کا ایک پیالہ پیتے پھر تب تک کچھ نہ کہاتے اور اکثر صبح کو کھانا کھاؤ کہتے تو
فرماتے مجھے کھانے کی اشتہا نہیں جب عمر شریف حضرت کی چھے برس کو پہنچی آمنہ حضرت کو لیکے ننہال
والوں کو دیکھنے مدینے کو گئے اور بنی نجار جو قرابت والے تھے انہوں کے یہاں ایک مہینا رہیں اور ام ایمن بھی
حضرت کی خدمت میں تھے جب وہاں سے نکلے مدینے کے قریب ایک موضع جو ابوا نام تھا پہنچے تو آمنہ کا
انتقال ہوا روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے طرف ہجرت فرمائے تو لڑکائی کا جو احوال گذرا تھا سو بیان فرمائے اور نابغہ کے گھر کو دیکھکے فرمائے میری
والدہ مجھے لیکے یہاں اتری تھی اور بنی عدی بن النجار کے کنوے میں پیرنا سیکھا روایت ہے
ام ایمن رضی اللہ عنہا سے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکے آگے والدہ مدینے سے آتے تھے یہود حضرت کو
دیکھکے کہے یہہ لڑکا اس امت کا نبی ہے اور یہ شہر اسکی ہجرت گاہ ہے فایدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

والدین کی نجات میں اختلاف ہے بعضے علما کہتے ہیں انہوں کو نجات نہیں اور بعضے توقف کرتے ہیں نجات
ہے یا نہیں سو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے محققین کا مذہب یہ ہے کہ وہ ناجی ہیں پھر انکی نجات کے باعث میں سو انہیں
تین قول ہیں ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو زندہ کیا سو حضرت پر ایمان لائے چنانچہ
اس مضمون میں چند حدیثیں وارد ہیں اگرچہ وہ احادیث ضعیف ہیں پر سب طریقوں کو جمع کر کے دیکھنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی اصل ہے دوسرا قول انھوں اہل فترت میں ہیں جو قبل بعثت کے ہوئے ویسے لوگوں
کو واسطے ان کی نجات ہے اس دلیل پر اللہ تعالیٰ کا قول ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ
رَسُوْلًا یعنی ہم کبھی عذاب نہیں ڈالتے جب تک نہ بھیجیں کوئی رسول تیسرا قول یہ کہ والدین و اجداد
حضرت کے مومن تھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پاک پشتوں سے پاک رحم والیوں میں
آیا تھا اور کافر تو نجس ہے چاہیے کہ حضرت کے آبا میں کوئی کافر نہ ہوتا اگر اعتراض کریں کہ ابراہیم
علیہ السلام کے والد آذر کافر تھے چنانچہ قرآن میں مذکور ہے اسکا جواب یہ ہے کہ وہ انکے باپ نہ تھا بلکہ چچا
تھا چچا کو باپ کہنا عرب کا دستور ہے اور حافظ جلال الدین سیوطی نے یہ تینوں دلیلوں کو خوب کھول کے اپنے رسالوں
میں لکھی ہیں اور چھ رسالے تصنیف کئے ہیں اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دیوے غرض آمنہ کے وفات کے بعد نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے دادا عبد المطلب پالتے تھے اور اپنے فرزندوں سے انکو زیادہ چاہتے اور زیادہ تعظیم کرتے
تھے اور عبد المطلب کے واسطے مسند بچھتی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکے اوپر تشریف رکھتے لوگ
اگر منع کریں تو عبد المطلب کہتے میرے لڑکے کو چھوڑ دو کیونکہ وہ اپنے کو بزرگ سمجھتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ
ایسے مرتبے والا ہوگا کہ عرب میں کوئی ایسا نہ ہوا تھا اور نہ ہوگا اور مدلج والے عبد المطلب کو کہتے تھے کہ
اس لڑکے کی بہت حفاظت کرو کیونکہ ہم ابراہیم کے قدم سے جو مقام ابراہیم میں ہے کسی کے قدم کو مشابہ نہیں دیکھتے
مگر اسکے قدم کو اور عبد المطلب ام ایمن کو کہتے ہیں کہ تو اس لڑکے سے غافل مت ہو کیونکہ اہل کتاب
کہتے ہیں کہ وہ اس امت کا نبی ہے اور انکا برکت کی علامتیں ملحوظ ہوا سو عبد المطلب نے انکے اشارے سے

ابو قبیس پہاڑ پر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کاندھے پر چڑھا کے مینہ مانگے سو
اللہ تعالی نے مینہ برسایا اور قحط دفع کیا جب عمر شریف حضرت کی آٹھ برس کی ہوئی عبدالمطلب کا وفات
ہوا اور انکی عمر ایک سو دس برس کی تھی مرتے وقت اپنے فرزند ابوطالب کو جو حضرت کے سگے چچا تھے
عبداللہ میں اور انمیں بہت الفت تھی کفیل حضرت کا کئے تو ابوطالب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت
محافظت کرتے اور حضرت آئے بغیر کھانا نہ کھاتے اور اپنے سے جدا نہیں کرتے اور ایکبار عرب کے ملک
میں قحط ہوا قریش ابوطالب سے مینہ کی التجا کئے ابوطالب مینہ مانگنے نکلے انکے گرد قریش کے لڑکے تھے
اور انمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب کے سا چمک رہے تھے ابوطالب حضرت کو پشت کعبے طرف
کر کر مینہ مانگنے واسطے اشارہ کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آسمان طرف اپنی انگلی سے اشارہ
کئے تو آسمان پر کچھ ابر نہ تھا سو یکایک ابر کے ٹکڑے جمع ہوکے اسقدر مینہ برسا کہ میدان نالے بھر گئے اور
ابوطالب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایک قصیدہ کہے چنانچہ اسمیں کی ایک بیت
یہی ہے **بیت** وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِہٖ + ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ
یعنے گورے رنگ والا مینہ مانگے جاتا ہے اسکی ذات سے جو فریاد رس ہے یتیموں کا اور پناہ بیواؤں کی
جب عمر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہ برس کی ہوئی ابوطالب سفر کو نکلے شام
طرف تجارت کو نکلے بصری کے قریب جب پہنچے وہاں ایک راہب تھا جسکا نام بحیرا اور زہد و تقوی سے
ممتاز و موصوف اور نصاری کے علماء میں مشہور و معروف تھا اور شہر کے باہر ایک گرجے رہتا تھا قریش کا قافلہ
جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا ان پر سایہ کیا ہے جب حضرت درخت پاس تشریف رکھے تو وہ ابر کا
ٹکڑا حضرت پر سایہ کیا ہے بحیرا یہ دیکھ کے کہا یہ رسول ہے رب العالمین کا اسکو بھیجیگا اللہ تعالی رحمۃ للعالمین
دین کے بوڑھے اسکو پوچھے کہ تو کیا سمجھا تو کہا جب تم گھاٹ پر چڑھے اُنے کسی درخت پر یا پتھر پر
نہیں گذر لیکو واسکو سجدہ نہیں کئے اور یہ درخت پتھر نبی کے دوسرے کو سجدہ نہیں کرتے اور دیکھو ابر کا ٹکڑا

کہ ابر اُسپر سایہ کیا ہی اور اسکی نبوت کی علامت ایک مہر ہی اُسکے شانے پر اور حضرت کو تکنے لگا اور
مہر نبوت کو دیکھا اور ابوطالب کو قسمین دیا کہ تم اسکو لیکے آگے مت بڑھو کیونکہ رومیان اگر اسکو
دیکھین تو قتل کرینگے یہی گفتگو تھی کہ نو شخص روم سے آئے بحیرا نے پوچھا کہ تم کسواسطے آئے وے کہے
یاد رہان کہے ہین کہ اسی مہینے مین نبی نکلنے والا ہی سو ہر طرف لوگ کو روانہ کیے اور ہمکو اسطرف بھیجا ہے
بحیرا کہا اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ کرے تو کون اسکو پھیر سکتا ہی اور حضرت کی نبوت بدلائل
اُن پاس ثابت کیا اور بولا توریت انجیل زبور مین ایک نبی کا آنا مذکور ہی کر جو ہی سو وہ یہی ہی
اور انکو پھیر دیا اور ابوطالب کو چتا دیا کہ اس لڑکے کو یہود و نصاریٰ سے محافظت کرو کیونکہ یہہ لڑکا
پیغمبر آخر الزمان ہوگا اور اسکا دین تمام دینون کو منسوخ کریگا اور اسکو شام کے ملک طرف مت
لیجاؤ یہود اسکے بہت دشمن ہین پھر ابوطالب اپنا اسباب بصری مین فروخت کرکر مکے کو آئے جب
سن شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پچیس سال کی ہوئی تجارت واسطے شام طرف روانہ
ہوئے سبب اسکی کا یہہ ہوا کہ خویلد کی بیٹی خدیجہ چاہی کہ کسی امین پاس اپنا مال تجارت واسطے دیوے اور
قریش مین کوئی امانت دار زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نتھا اور سب حضرت کو
محمد الامین کہا کرتے خدیجہ نے حضرت سے منت کرنے لگی کہ تم میرا مال تجارت واسطے لیجاؤ سو نفع
حاصل ہووے تو تم اُس سے جسقدر چاہتے ہو سو لیو حضرت قبول فرما کے شام طرف روانہ ہوے خدیجہ اپنا ایک
غلام جسکا نام میسرہ اور اپنا ایک اقربا جسکا نام خزیمہ تھا حضرت کی خدمت واسطے ہمراہ کیے جب بصری کو
پہنچے ایک گرجے کے قرب درخت کے نیچے بیٹھے وہ درخت خشک اور بے برگ تھا بمجرد حضرت بیٹھنے کے
سبز اور باردار ہوگیا اُس گرجے مین ایک راہب تھا اسکا نام نسطورا یہہ حال مشاہدہ کرکے حضرت پاس آیا
اور کہا اس درخت کے نیچے بیٹھا سو نبی ہی اور حضرت کو لات و عزیٰ کی قسم دیکے پوچھا تیرا نام کیا ہے
حضرت خفا ہوکے فرمائے میرے پاس مت آگر ان بتونکا نام لیا مجھے خوش نہین لگتا اور حضرت کی انگھوٹھی

سرخی دیکھہ کے میسرہ سے پوچھا کہ یہہ سرخی کچھہ مرض کے سبب ہی میسرہ کہا نہین بلکہ اسکے پیدایش سے
ہی بحیرا نسطورا کے ہاتھہ مین ایک کتاب تھی سو اسمین دیکھتا تہا اور کہتا تہا قسم ہی اسکی جو عیسی پر انجیل
نازل کیا کہ یہہ وہی نبی ہی الغرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجارت کی جنس سب بصری مین فروخت کیے تو
اسمین بہت سا نفع حاصل ہوا جب مکے مین آئے خدیجہ دوپہر کے وقت اپنے بالاخانہ پر عورتون کے ساتھہ بیٹھی
تہے سو دیکھے کہ حضرت تشریف لاتے ہین اور حضرت کے سر مبارک پر دو پرندے سایہ کیے ہین اور میسرہ ہی حضرت کی خرق
عادات اور کرامات جو راہ مین مشاہدہ کیا تہا سو خدیجہ کو ظاہر کیا پھر بی بی خدیجہ کو آرزو ہوئی کہ اس شمع شبستان
رسالت کی آپنا گھر روشن کرے اور وہ عزت و شرف کا آفتاب اپنے منزل کو بیت الشرف بناوے اور وہ بی بی
بہت ہشیار تھی اور قریش مین حسب و نسب اسکا مشہور تھا اور مال و متاع بھی بہت سا رکھتی تہی اور قریش کے
اکثر اشراف اور مالدار لوگ اسکو نکاح کرنے واسطے پیام کیے تو کسیکو قبول نہین کرتی تہی سو کسی عورت کو حضرت
کی مرضی دریافت کرنے بھیجی وہ عورت آکے حضرت سے استمزاج کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین
شادی واسطے کچھہ ساز و ساماں نہین رکھتا ہون وہ عورت کہی اگر کوئی اشراف کی لڑکی مال و جمال مین ممتاز
رہے اور شادیکا سب سامان اپنے طرف سے مہیا کر دیوے تو آپ کو قبول ہے حضرت فرمائے ویسی کون ہے
وہ عورت کہی خدیجہ خویلد کی بیٹی ہی اگر آپکی مرضی مبارک ہو تو مین اسکی نسبت مقرر کروائی ہون حضرت
اسکو اجازت دیے اون نے آکے یہہ خوشخبری بی بی خدیجہ کو پہنچائی خدیجہ اسکو بہت غنیمت جانکے اپنے
والیون کو اطلاع کیے پھر قریش کے تمام اشراف جمع ہوئے اور ابوطالب خطبہ پڑھے اور خدیجہ کا چچا عمرو
بیٹا اسد کا نکاح کر دیا اور مہر مین بیس اونٹ باندھے اسوقت عمر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی پچیس برس کی تہی اور خدیجہ کی عمر چالیس برس کی جب عمر شریف پینتیس برس کی ہوئی قریش
کعبے کو جو ضایع ہوا تھا سے سر سے بنانے اور تمام عمدہ لوگ قریش کے اسکے پتھرون کو اٹھاتے تہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھانے مین شریک ہوے قریش اپنے عادت کے موافق کام وقت حیا

جب لنگ کھاندے پر ڈالتے تھے ویسا حضرت کو بھی عباس شفقت کی راہ سے کہے کہ تم بھی لنگ نکالو حضرت لنگ نکالنے کا ارادہ کئے کہ اس میں بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے کہنے لگے لنگ دو لنگ دیوا ور فرماتے ہیں کو غیب سے ندا ہوا کہ تیری ستر گاہ ڈھانپ پھر اسکے بعد کبھی ستر گاہ حضرت کی ظاہر ہوی جب کعبہ تیار ہوا حجرا سود رکھنے واسطے قریش جھگڑا شروع کئے ہر شخص چاہتا کہ آپ ہی رکھے اور قریب تھا کہ آپسمیں تلوار چلے آخر سب مقرر کئے کہ حرم دروازے سے جو پہلے آتا ہی سو اسکو حکم کرنا پھر پہلے جو آئے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے سب دیکھکے کہنے لگے امین آیا اور حضرت کے حکم پر راضی ہوئے حضرت اپنی چادر بچھا کے حجرا سود کو اسپر رکھکے فرمائے کہ ہر قبیلے سے ایک شخص آتا اور چادر کا پلو پکڑ کے اٹھانا پھر سب ویسا ہی پکڑ کے لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسکو اٹھا کے مقام پر لگا دئے جب ایام نبوت کے قریب پہنچے حضرت کو لوگوں سے گوشہ اختیار کرنا خوش آیا سو حرا کے پہاڑ پر جو جبل نور کر کے اب مشہور ہی جا کے عبادت الٰہی میں مشغول رہتے اور اپنے ساتھ توشہ لیجاکے اکثر وہاں رہتے اور خوابان بہت ہی سچی اور راست حضرت کو پڑنے لگے جب عمر شریف چالیس برس کی ہوئی آٹھویں کو ربیع الاول کی دو شنبے کے روز حضرت پاس فرشتہ یعنے جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت کو رسالت کی خوش خبری دئے اور پڑھو کر کہے حضرت فرمائے میں پڑھنے نہیں جانتا جبرئیل حضرت کو پکڑ کے دابے اور کہے پڑھو حضرت فرمائے میں پڑھنے نہیں جانتا پھر اول سے زیادہ قوت سے دابے اور چھوڑ کے کہے پڑھو حضرت فرمائے میں پڑھنے نہیں جانتا پھر اور قوت سے دابے اور کہے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ یعنے پڑھ اپنے رب کے نام سے جسنے بنایا آدمی لہو کے پھٹکے سے پڑھ اور تیرا رب بڑا اکرم ہی جسنے علم سکھایا قلم سے سکھایا آدمی کو جو نہیں جانتا تھا۔ بعضے روایت میں آیا ہے جبرئیل علیہ السلام ایک کتاب لائے جو بہشت کے حریر پر لکھی ہوئی تھی اور اسمیں موتی اور یاقوت کا کام

کیا ہوا تہا اور حضرت کو کہے پڑہو سو حضرت نے فرمائے مین پڑہنے نہین جانتا پھر جبرئیل حضرت کو
دابے اور پڑہائے غرض جبرئیل پڑہا کے گئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے اوٹہ کے اپنے
دولت سرا کا قصد کیے تو راہ مین کسی جہاڑ یا پتہر پر گذر ہے تو وہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه
کہتا تہا اور حضرت کا دل ہیبت سے دہڑکتا تہا اور محل مین آکے بی بی خدیجہ کو کہے کہ زَمِّلُوْنِی زَمِّلُوْنِی
یعنے مجہپر کپڑا اوڑہاؤ تو حضرت پر کپڑے اوڑہائے جب تسکین ہوئی بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے
اپنا احوال بیان فرماکے کہے کہ مجہے اندیشہ ہی کہ میرے جان پر کیا آفت آتی ہی بی بی خدیجہ کہے اندیشہ
مت کرو اللہ تعالی تمکو آفت مین نہ ڈالیگا اور اللہ تعالی تمہارے ساتہہ بجز نیکی کے اور کچہہ نکریگا
کیونکہ تم صلہ رحم کرتے ہو اور عیال کا بار اٹہاتے ہو اور کسب کرتے ہو اور مہمانون کی ضیافت کرتے ہو
اور حق کے کامون پر لوگون کی اعانت کرتے ہو اور یتیم کو جگہہ دیتے ہو اور راست بات کہتے ہو اور امانت مین
خیانت نہین کرتے ہو اور عاجزونکی دستگیری کرتے ہو اور فقیرون کے ساتہہ نیکی اور لوگون کے ساتہہ
خوش خلقی کرتے ہو پھر بی بی خدیجہ حضرت کو اپنے چچیرے بہائی ورقہ بن نوفل پاس لیگئے ورقہ
جاہلیت کے رسوم ترک کر کر دین نصرانی مین آیا تہا اور انجیل پڑہا کرتا تہا اور اسکو عربی مین ترجمہ
کیا تہا اور بہت بوڑہا تہا سو اسکو کہے تیرے بھتیجے کا احوال سن ورقہ حضرت سے احوال دریافت
کیا حضرت اپنا ماجرا بیان فرمائے ورقہ بولا یہہ وہ ناموس ہی جو موسی پر نازل ہوئی اور عیسی
جو ایک نبی آویگا کر کر بشارت دیئے تہے سو وہ یہی ہی کاش مین تب زندہ رہتا جب تیری قوم
تجہے نکال دیگی تو تیری مدد کرتا حضرت پوچہے کیا وے مجہے نکال دینگے ورقہ کہا کوئی نہ
لایا جو تو لایا مگر اسکے لوگ دشمن ہوئے اور ایذا پہنچائے یعنے سنت الہی جاری ہی کہ جو پیغمبر
ہوتا ہی تو اسکو قوم ایذا دیتے ہین پہر چند روز کے بعد ورقہ انتقال پایا اور وحی آنے
مین فترت یعنے تاخیر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کا غم ہوا یہان تک کہ

کئی بار پہاڑ پر گئے اور ارادہ کیا کہ اپنے تئیں وہاں سے گرا کر ہلاک کریں لیکن جب وہ ارادہ کرتے تو جبرئیل ظاہر ہو کے کہتے یا محمد تو سچا اللہ کا رسول ہے پھر حضرت کا دل تسکین پاتا اور الٹ کے آتے - ابن اسحق کہتا ہے کہ فترت وحی تین سال تک رہی اسکے بعد دم بدم وحی آنا شروع ہوا روایت کیے ہیں بخاری جابر رضی اللہ عنہ سے کہ بعد فترت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز جاتے تھے کہ آسمان طرف سے آواز آیا حضرت سر اٹھا کے دیکھے تو وہی فرشتہ جو حرا میں آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر معلق بیٹھا ہے حضرت گھبراہٹ سے گھر میں تشریف لائے اور فرمائے زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ تو حضرت پر چادر ڈالی پھر یہ آیتیں اترے یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ یعنے ای لحاف میں لپیٹے کھڑا ہو پھر ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور گندگی کو چھوڑ دے اسکے بعد وحی پی در پی آنا شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ حضرت پر نماز فرض کیا صبح کو دو رکعت شام کو دو رکعت پھر جبرئیل بہت ہی خوش صورت سے آکے حضرت کو کہے یا محمد اللہ تعالیٰ تجھے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ تو ہمارا رسول ہے جن و انس طرف سو انکو دعوت کرتا جا کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے پھر جبرئیل اپنا پاؤں زمین پر مارے وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہوا جبرئیل اس سے وضو کر کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو سکھائے اور نماز پڑھکے حضرت کو نماز کی تعلیم کیے اور اول حضرت پر ایمان لائے سو بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تھے انکے بعد علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو ہنوز بالغ نہیں ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرورش پاتے تھے انکے بعد زید بن حارثہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنی فرزند تھے ایمان لائے انکے بعد ابوبکر صدیق اور انکا غلام بلال اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اپنا اسلام آشکارا کیے اور لوگوں کو اسلام طرف دعوت کرنے لگے چنانچہ انہی کی ترغیب سے عثمان بن عفان اور زبیر بن العوام اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ اسلام لائے انہوں کے بعد عبداللہ بن مسعود اور ابو عبیدہ بن جراح اور ارقم بن ابی الا[illegible] مظعون اور انکے بھائی قدامہ اور عبداللہ

بن مظعون اور عبیدہ بن الحارث اور سعید بن زید اور فاطمہ بنت الخطاب وے چند شخص غرض تین برس تک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخفی دعوت کرتے تھے بعد اسکے آیت نازل ہوئی کہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ یعنے پھر کھولکر سنادے جو تجکو حکم ہوا اور دھیان مکر شرک والونکا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علانیہ دعوت شروع کئے اور قریش حضرت کے متعرض نہین ہوتے تھے چوتھے سال نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بتون کی مذمت اور انکی عبادت کرنیوالون کی حماقت بیان فرمانے لگے قریش اسپر حضرت سے مخالفت شروع
کئے اور ایذا کے درپے ہوئے اور مسلمانون کو عذاب دینا شروع کئے اور ابو طالب حضرت کی حمایت مین آئے تو بنی ہاشم
مین و قریش مین عداوت ہوگئی اور بنی ہاشم اور بنی مطلب سارے حضرت کے تائید مین ہوگئے مگر ابو لہب حضرت کا چچا
دشمنون کے ساتھ موافقت کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین جاکے کہتے کہ ای لوگو اللہ کی عبادت
کرو اور اسکا شریک نہ ٹہراؤ تو ابو لہب حضرت کے پیچھے پکارتا کہ ای لوگو یہہ تمکو اپنے آبا کا دین چھوڑ کر کہتا ہی
سو اسکے نزدیک مت آؤ اور حضرت کو بعضے تو مجنون اور بعضی کاہن اور بعضی جادوگر ٹہرائے جب حج کا موسم قریب
آیا تب قریش جمع ہو مشورت کئے کہ اب عرب کے قبایل اطراف سے جمع ہونگے اور اس شخص کا چرچا تو ضرور ہوگا تو البتہ
لوگ اس پاس آوینگے اور اسکا کلام سنکر البتہ معتقد ہوجاوینگے سب اتفاق سے اسپر ایک عیب لگادین تاکوئی اسکے
نزدیک نجاوینگے تو بعضے کہے اسکو کاہن ہی بولنا ولید بن مغیرہ جو سب سے بڑی عمر والا اور بہت عاقل تہا سو
بولا ہم بہت سا کاہنون کو دیکھے ہین مگر اسکا کلام کاہنون کے سجع وغیرہ سے کچھ نسبت نہین رکھتا اگر لوگ
سنے تو تمکو جھوٹا ٹہراوینگے اور بعضی کہے اسکو دیوانہ بولنا ولید کہا ہم جانتے ہین کہ وہ دیوانہ نہین
اسکا حال دریافت کرو تو جنون کے سا کچھ نہین پایا جاتا ہی اور بعضی کہے اسکو شاعر کہنا ولید بولا ہمکو شعر کے بہت
اقسام معلوم ہین لیکن اسکا کلام شعر سے کچھ مناسبت نہین رکھتا اور بعضی کہے اسکو ساحر کہنا ولید بولا
ہان اسکی خوبی و لطافت سحر سے باہر ہے وہ جو کلام لاتا ہی سو اسمین ایک حلاوت اور رونق ہی اور اس
کلام کو دلون مین ایسی بڑی تاثیر کہ باپ بیٹے مین اور بہائی بہائی مین اور عورت مرد مین جدائی ڈالتا ہے

اسلئے اسکو ساحر کہیں تو ممکن ہی نہیں تو سب کچھ سوچکر تمام قبیلوں میں مشہور کیے کہ وہ ساحر ہے غرض کفار حضرت کے اور مسلمانوں کے درپے ہوئے چنانچہ ایکبار عقبہ بن ابی معیط لعنۃ اللہ علیہ حضرت کے گلے میں کپڑا ڈال کے گلا دابا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے اسکو دفع کیے اور ایکبار اونٹ کا بوجھ لا کے حضرت سجدے میں جاتے ہی پیٹھ پر رکھ دیے اور فقرا ضعفا جو ایمان لائے تھے انکو لوہے کے بکتر پہنا کے دہوپ میں ڈالتے اور بلال کو دہوپ میں ڈالکر گرم پتھر انکے سینے پر رکھتے اور انکو جانور کے پوست میں ڈال دیکے کوٹتے اور بلال اَحَدٌ اَحَدٌ یعنے اللہ ایک ہی ہی کرکر پکارتے اور عمار اور انکے باپ یاسر اور انکی ماں سمیہ کو اقسام کا عذاب دیتے یہانتک کہ سمیہ اور یاسر کو جان مارے اور اسی سال کفار حضرت سے شق القمر کا معجزہ طلب کیے سو حضرت اپنی انگلی سے اسکے طرف اشارہ کیے تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا یہہ معجزہ اور اسکے سوائے دوسرے معجزے معجزوں کے بیان میں انشاءاللہ ہم ذکر کرینگے **پانچویں سال بعثت** کے ایذا زیادہ ہوی اسلئے نبی **صلی اللہ علیہ وسلم** صحابہ کو حکم کیے کہ حبش طرف ہجرت کریں بموجب حکم کے رجب کے مہینے میں گیارہ بارہ مرد اور چار پانچ عورت حبش طرف روانہ ہوے سب سے اول عثمان بن عفان اپنی بی بی رقیہ کو لیکے روانہ ہوے حبش کا بادشاہ مسلمانوں کی بہت عزت کیا چند روز کے بعد حبش میں مشہور ہوا کہ مسلمانوں میں اور کفار قریش میں صلح ہوا ہے یہہ کیفیت سنکے حبش سے پھر مکے کو آئے تو دیکھے کہ وہ خبر غلط تھی پھر دوسرے بار حبش کو ہجرت کیے تو اور بھی بہت سے مسلمان ہجرت کیے اور رسول **اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** مدینے کو ہجرت کیے تک جو مسلمان مکے میں ایذا دیکھتا تو حبش طرف نکل جاتا **چھٹویں سال بعثت** کے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چچا رسول **خدا صلی اللہ علیہ وسلم** کے ایمان لائے انکی قوت و شجاعت مشہور تھی اسلئے قریش کو بہت سی ہیبت ہوی چنانچہ ابو جہل لعین کے سر پر کمان مارکے اسکا سر توڑ دیے بعد تین روز کے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام لائے انکے اسلام لانے سے چالیس مسلمان پورے ہوے اور عمر رضی اللہ عنہ کفر کی حالت میں بہی کبہی رسول **اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کو کچھ ایذا نہیں پہنچائے ایکروز ابو جہل کہا کہ

قریش محمد تھے ہمارے خداؤں کو بد بولتا ہے اور ہمکو احمق بناتا ہے اور ہمارے بزرگوں کو دوزخ میں جانے والے کہتا ہے
جو شخص محمد کو مارے تو میں اسکو سو اونٹ اور ہزار اوقیہ دیونگا یہ سنکے عمر تلوار لیکے جلد نکلے ایک شخص بنی
زہرہ کے قبیلے والا راہ میں ملکے بولا اے عمر تو کہاں جاتا ہے عمر بولے میں محمد کو مارنے جاتا ہوں وہ کہا پھر تو بنی ہاشم
اور بنی زہرہ کے ہاتھ سے کیسا بچیگا عمر کہے تو بھی شاید صابی ہوا ہے اور اپنا دین چھوڑ دیا ہے وہ شخص کہا
تیرے بہنوئی اور بہن بھی صابی ہوئے اور تیرے دین کو ترک کئے عمر غصے سے اپنی بہن کے یہاں چلے راہ میں
ایک گائے ذبح کرتے تھے سو اسکو دیکھنے واسطے کھڑے ہوئے تو اسکے پیٹ میں سے یہ آواز آئی کہ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو کہ کے ہو کہتا ہے بہتر بات ہے عمر وہاں سے ایک بتوں کے
سندے پر گذرے انمیں سے آواز آئی کہ ای جسیم لوگو تم خفیف العقل کیا واسطے ہوئے احکام کو جو طرف
کبوں نسبت کرتے ہو میں دیکھتا ہوں تو تم جانور میں کیا ہیں رو برو دیکھتا ہوں سو تم نہیں دیکھتے دیکھو نور
چمکتا ہے اور تاریکی کو دور کر رہا ہے کیا بڑا پیشوا ہے جو کفر کے بعد اسلام اور صلہ رحم کو لایا عمر کہے واللہ
مجھی کو ارادہ کیا پھر ضمار کر کے ایک بت تھا سو وہاں گئے اسکے پیٹ میں سے آواز آیا شعر تُرِکَ
الضِّمَارُ وَکَانَ یُعْبَدُ وَحْدَهُ + بَعْدَ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ + یعنے ترک کیا
ضمار جو کہ معبود بنا تھا بعد نماز پڑھنے کے نبی محمد کے ساتھ اِنَّ الَّذِیْ وَرِثَ النُّبُوَّةَ
وَالْهُدٰی + بَعْدَ ابْنِ مَرْیَمَ مِنْ قُرَیْشٍ مُهْتَدِیْ + مقرر وہ جو وارث ہوا نبوت اور
ہدایت کا مریم کے بیٹے کے بعد قریش سے ہدایت دینے والا ہے سَیَقُوْلُ مَنْ عَبَدَ الضِّمَارَ
وَمِثْلَهُ + لَیْتَ الضِّمَارَ وَمِثْلَهُ لَمْ یُعْبَدِ + اب کہیگا وہ جو عبادت کرتا تھا ضمار اور اسکے
امثال کو کاش ضمار اور اسکے مثل عبادت نہ کئے جاتے فَاصْبِرْ اَبَا حَفْصٍ فَاِنَّکَ اٰمِنٌ + یَاْتِیْکَ
عِزٌّ غَیْرُ عِزِّ بَنِیْ عَدِیْ + سو صبر کر اے ابو حفص پس تحقیق تو ایمان لانیوالا ہے ملیگی تجکو عزت
بنی عدی کی عزت کے سوا لَا تَعْجَلَنْ فَاَنْتَ نَاصِرُ دِیْنِهٖ + حَقًّا یَقِیْنًا بِاللِّسَانِ

وَبِالْغَيْبِ یہ تو جلدی مت کر کیونکہ تو اسکے دین کو مدد کرنیوالا ہی بیشک یقیناً زبان سے اور ہاتھ
سے عمر یہ سنکر کہے واللہ میرا ہی ارادہ کیا ہی پھر اپنے بہن کے یہان آئے اسکے گھر مین خباب بن الارت
رضی اللہ عنہ طٰہٰ کا سورہ پڑھتے تھے سو عمر کا آواز سنکے چھپ گئے عمر گھر مین آکے کہے یہان کچھ آواز
آتا تھا سو کیا تھا کہے ہم باتان کر رہے تھے عمر کہے شاید تم صابی ہوئے انکے بہنوی سعد بن زید کہے ای عمر اگر
تیرے دین کے سوا حق اور دین ہوئے تو عمر خفا ہو کے انکو مارے عمر کی بہن چھڑانے آئے تو انکو بھی مارے انکا سر
پھوٹ کے خون جاری ہوا انہون رونے لگے اور غصگی سے کہے ان ہم مسلمان ہوئے اب تو کیا کرتا ہی سو کر
پھر عمر کا غصہ کچھ تسکین پایا پلنگ پر جا کے بیٹھے دیکھے وان ایک جزو دھرا ہوا ہی اسکو لیکے دیکھنا چاہے
انکے بہن کہے تو کافر اور ناپاک ہی اس کتاب کو نہ چھینا مگر پاک آدمی پھر عمر وضو کر آئے اسمین طٰہٰ کا سورہ
لکھا ہوا تھا سو پڑھنے لگے جب اس آیت کو پہنچے اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ
الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنے مقرر مین اللہ ہون کسی کی بندگی نہین سوا میرے بندگی کر اور نماز کھڑے کر
میرے یاد کو تب عمر کہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون محمد بندے
ہین اسکے اور رسول بعد کہے محمد کہان ہین مجھے بتاؤ خباب جو پوشیدہ تھے نکل کے کہے ای عمر مین تجھے بشارت
دیتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھنے کے شب کو دعا مانگے یا اللہ دین کو قوت دے عمر بن الخطاب
سے یا ابو جہل بن ہشام سے سو مین سمجھتا ہون کہ وہ دعا تیرے حق مین مقبول ہوئی پھر عمر کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر کئے عمر اپنا ایمان ظاہر کئے اور مسلمانان خوشی سے تکبیر کہے عمر وہان سے
نکل کے لوگون کو کہنے لگے کہ مین مسلمان ہوا تو لوگ انکو مارنے لگے انہون بھی لوگون کو مارتے تھے
آخر سب پر عمر غالب ہوئے اور لوگ انکا خیال چھوڑ دئے ساتوین سال قریش دیکھے کہ حمزہ اور عمر
اسلام لانے سے دین کو قوت ہوئی سو حضرت کو قتل کرنا چاہے ابو طالب انکا ایک شعب یعنے درا
تہا سو اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیجا چھوڑے اور تمام بنی ہاشم و بنی مطلب کو وہان جمع کئے

غرض قریش یہہ دیکھہ کے آپسمین ایک عہدنامہ لکھے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب مین کوئی نکاح کرنا اور انکے سات
خرید وفروخت وغیرہ کرنا اور انسے مصالحت کرنا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے
حوالے کرین اور محرم کے غرے کو یہہ عہدنامہ لکہہ کے کعبے مین لٹکا دئے تو دو برس تک نہایت انہونپر تکلیف تھی
اور انکو کوئی چیز میسر نہین ہوتی تہی مگر چوری چھپی سے دسوین سال قرابتداری ہاشم اور بنی مطلب کے
انکی تنگی دیکہہ کے چاہے کہ وہ عہدنامہ توڑین پر مفسدان اسکو توڑنے نگے کر اقرار کرنے لگے غرض اپنین
نزاع ہوا ابو طالب نے کہے محمد مجھے خبر دیا ہی کہ اللہ کے حکم سے اس عہدنامہ مین جو ظلم کے اور قطع رحم کے باتان
تھے سو اسکو دیمک کھا گئی ہی لیکن اللہ و رسول کے نام کو چھوڑدی اگر محمد اس بات مین جہوٹا ہی تو اسکو جو چاہے سو کرو
اگر سچا ہی تو اس عہدنامہ کو توڑڈالو پہر اس عہدنامہ کو لائے تو دیکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فرمائے
تہے ویسا ہی دیمک چر گئی تہی قریش شرمندہ ہوئے با این ہمہ ابوجہل اور اسکے تابعدار عہدنامہ توڑنے کو
بہت سی سعی کئے لیکن دوسرے جماعتان ہتہیار باندھکے بنو ہاشم و بنو مطلب کو شعب سے نکالے اسکے چند
روز کے بعد ابو طالب کا وفات اور تین روز کے پیچھے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وفات ہوا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونون کے وفات سے بڑا غم ہوا پہر بعد تہوڑے دنون کے بی بی سودہ زمعہ
کی بیٹی کو اور بی بی عایشہ ابی بکر صدیق کی بیٹی کو نکاح کئے بعد تین مہینے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زید بن حارثہ کو ہمراہ لیکے طایف کو تشریف لیگئے اور ایک مہینا وہان رہ کے ثقیف کے قبیلے
کو اسلام کی دعوت کئے وہ ایمان نہ لائے اور انکے نادانان پتھرے مار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاؤن کو زخمی کئے تو حضرت وہان سے نکلے اور راہ مین بطن نخلہ کر کے ایک جگہہ تہی سو وہان اُترے تو
نصیبین کے جن آکے ایمان لائے اگیارہوین سال حج کے ایام مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عقبے کے پاس کھڑے ہو کے لوگون کو دعوت کرتے تہے تو چہہ شخص خزرج کے قبیلے والے مدینے کے
باشندے حضرت پاس آئے حضرت انکو دعوت کئے اور قرآن پڑہ کے سنائے اور فرمائے اللہ تعالی

مجھے رسالت دیکے بہیجا ہی اگر میری متابعت کروگے تو تمکو دنیا و آخرت کی سعادت حاصل ہوگی وہ
لوگ مدینے کے یہود سے سنا کرتے تھے کہ نبی آخر زمان کی بعثت کا زمانہ قریب ہی وہ حضرت کا جمال باکمال مشاہدہ
کرکر اور قرآن کا طور بشر کے کلام کے سا نہیں ہے سمجھکر باہمدیگر مشورت کئے اور کہے اللہ کی سوگند یہہ وہی پیغمبر ہی
جو یہود کہا کرتے تھے بہتری یہہ کہ ہم جلد ایمان لانا تا دوسرے ہم پر سبقت نکریں سو ایمان سے مشرف ہوکے
حضرت کی بیعت کئے اور وے چھے شخص تھے اسعد بن زرارہ اور عوف بن الحارث اور رافع
بن مالک اور قطبہ بن عامر اور عقبہ بن عامر اور جابر بن عبد اللہ بن رباب اس بیعت کو بیعت عقبہ اولی کہتے
ہیں یعنے عقبے کی پہلی بیعت بارھوین سال ربیع الاول کے مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو معراج ہوا اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت بیت اللہ میں آرام کرتے تھے جبرئیل آئے اور حضرت کو ہشیار کرکر
شکم چیرے اور دل نکال کر دھوئے اور ایمان و حکمت سے بہر دئے پہر اسکے مکان پر رکہکے شکم کو درست
کئے اور ایک سفید جانور خچر سے کوتاہ اور گدھے سے بلند اور ایک قدم میں نظر کی دور کی مسافت
طی کرنیوال جسکو براق کہتے ہیں لاکے حضرت کو اسپر سوار کرکے بیت المقدس کو لیگئے اور جس حلقے سے کہ
انبیا براق کو باندہا کرتے تھے وہین باندہے اور مسجد میں جا دو رکعت نماز پڑہے بعد جبرئیل دو ظرف
حاضر کئے ایک میں شراب تہی اور ایک میں دودھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ کا
برتن لیلئے تو جبرئیل کہے تم فطرت یعنے دین کو اختیار کئے اگر شراب لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہوتی
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے آسمان طرف لیگئے اور دروازہ کہلانا چاہے
وہان پوچہا تو کون ہی کہے جبرئیل ہوں پوچہا تیرے ساتہہ کون ہی کہے محمد ہی پوچہا کیا
انکو بلائے ہیں کہے ہان تب دروازہ کہولا دیکھے کہ وہان آدم علیہ السلام ہیں جبرئیل کہے یہہ تمہارا
باپ آدم ہی انکو سلام کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کئے آدم سلام کا جواب دئے
اور مرحبا کہے اور دعا میں دئے پہر دوسرے آسمان پر لیگئے وہان کے دربان بہی ویسا ہی

سوال و جواب کئے اور ہر آسمان پر جاتے تو دربانوں سے وہی سوال و جواب ہوتا تہا اور ہر آسمان پر
وہاں کے مقیم پیغمبر سے ملکے سلام کرتے تو وہ جواب سلام کا دیتے اور مرحبا کہتے اور دعا کرتے تہے چنانچہ دوسرے
آسمان پر عیسی مریم کے فرزند اور یحیی زکریا کے فرزند علیہم السلام دو نون خلیرے بہائیون ہوا ی
اور تیسرے آسمان پر یوسف علیہ السلام اور پیغمبر حسن تہے آدہا حسن عطا کئے تہے اور چوتھی آسمان
پر ادریس علیہ السلام اور پانچوین آسمان پر ہارون علیہ السلام اور چہٹوین آسمان پر موسی علیہ السلام جب
موسی علیہ السلام حضرت کو دیکہے تو رونے لگے ای موسی کیا واسطے روتا ہی کہے ای رب اس لڑکے
کو تو میرے بعد بہیجا سو میری امت سے اسکی امت کے لوگ زیادہ بہشت مین جاوینگے اور ساتہوین آسمان
پر ابراہیم علیہ السلام پیٹہ بیت المعمور کو لگائے تہے بیت المعمور ایک مسجد ہی جسمین ہر روز ستر ہزار
فرشتے عبادت واسطے جاتے ہین اور نکلنے بعد پہر نہین جاتے پہر وہان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
سدرۃ المنتہی کے طرف لیگئے وہ بیر کا درخت ہی اسکے پتے ہاتی کے کان کے مانند ہین اسکے بیر
مٹکے کے برابر اور وہان سے چار ندیان نکلی ہین دو بہشت کو جاتی ہین اور دو دنیا مین بہتے ایک نیل
دوسری فرات اور وہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امر الہی سے وہ چیز ڈہانپ لئی جسکا بیان
نہین ہو سکتا اور جبرئیل کا مقام اسی جاے پر تمام ہوا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر پہنچے
جو وہان قلمون سے لکہنے کا آواز آتا تہا اور اللہ تعالی حضرت سے جو جو وہان وحی کرنا تہا کیا اور حضرت
پر اور انکی امت پر پچاس نماز رات دن مین فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے پہر کے
جب موسی علیہ السلام پاس پہنچے موسی حضرت سے سوال کئے کہ اللہ تعالی تمہاری امت پر کیا فرض کیا حضرت
فرمائے رات دن مین پچاس نماز موسی علیہ السلام کہے اللہ تعالی پاس جاکے تخفیف چاہو تم ہاری امت
اتنے نمازون کی طاقت نہ رکہیگی اور مین بنی اسرائیل سے بہت تجربہ حاصل کیا ہون تب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الٹ کے گئے اور اللہ تعالی سے تخفیف چاہے تو پانچ نماز کم کیا جب موسی پاس آئے تو

کہے اور تخفیف چاہو پھر حضرت جاکے تخفیف چاہے تو پھر پانچ نماز کم کیا پھر موسیٰ پاس آئے تو موسیٰ
کہے اور تخفیف چاہو غرض موسیٰ پاس بار بار آئے اور انکے کہے موافق تخفیف چاہتے تھے یہانتک کہ پانچ
نماز باقی رہ گئے اور اللہ تعالیٰ فرمایا یا محمد ہر روز رات دن میں پانچ نماز ہیں ہر نماز کو دس نماز کا ثواب
ہے پس ثواب کے روسے پچاس نماز ہوے پھر جب موسیٰ پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام کہے اور تخفیف چاہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے میں بہت بار جاکے تخفیف چاہا اب مجھے جاتیکو شرم
آتی ہے میں ان نمازوں پر راضی ہوں اور انکو قبول کیا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ
کہے چلے تو منادی آواز دیا میرے فرض کو جاری کرچکا اور میرے بندوں پر تخفیف کیا جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم دوسرا ہیں تشریف لائے اور صبح ہوی حضرت بہت متفکر ہوے کہ یہہ کیفیت لوگوں
کو کہوں تو جھٹلاینگے اور کنارے جاکے مغموم بیٹھ رہے اسمیں ابو جہل آیا اور مسخری سے پوچھا
لیا کہ کیا تازی خبر ہے سو حضرت یہہ قصہ بیان کئے وہ مردود بولا شب کو بیت المقدس تک جاکے
پھر اب یہاں موجود ہے تب حضرت فرمانے ہاں وہ بولا میری قوم کو بلاتا ہوں انکے روبرو تو
یہہ قصہ کہیگا حضرت فرمانے البتہ کہونگا اس شقی نے پکارا کہ ای کعب بن لوی کی اولاد جلد
آؤ سو سب جمع ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے روبرو وہ کیفیت بیان فرمانے کوئی
تو مسخری سے تالیاں بجانے لگا اور کسینے تعجب سے سر پر ہاتھ رکھا اور بعضے بولے وہاں
کے مسجد کا نقشہ بیان کرو اور اسکو دروازے کتنے ہیں سو کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو تو گئے سو وقت دروازے وغیرہ سوجھا اور مسجد کا نقشہ دیکھنا اتفاق نہوا تھا متحیر ہوے
اس میں جبریل علیہ السلام مسجد اقصیٰ کو حضرت کے روبرو لاکے رکھدئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اسکو دیکھتے تھے اور نقشہ بیان فرماتے تھے لوگ جو پوچھتے تھے سو کہے واللہ نقشہ تو پورا بیان
کیا ہے اور بعضے کافراں کہے ہمارا قافلہ کہاں تھا سو بیان کر حضرت فرمانے وہ قافلہ فلانے

مقام میں تھا اور اناج لے آئے ہیں اور اُنکے ساتھ ایک اونٹ پر دو خرجی ہیں ایک سفید ایک سیاہ
اور میں جب قافلے کے برابر پہنچا اونٹ مجھے دیکھ کے جھجکے اور حلقہ میں گئے اور وہ اونٹ گر گیا اور
ایک اونٹ گم ہو گیا تھا سو اسکو فلانا شخص لایا وہ قافلہ فلانے روز آویگا اور میں قافلے کے لوگوں
کو سلام کیا سو وے کہنے لگے یہہ آواز محمدؐ کی ہے پھر قریش اُس قافلے کے منتظر تھے کہ وہ قافلہ پہنچا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فرمانے تھے قافلے کے لوگ ویسا ہی خبر دینے اور جب شب
معراج کی ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی انہوں بولے محمد جو کہے سو سچ کہی اُس روز سے
اُنکا لقب صدیق ہوا اور اسی سال ماہ ذی الحجہ میں مدینے سے بارہ شخص آئے سوائیں پانچ شخص
سال گذشتہ کے آئے ہوئے تھے چنانچہ ابو اُمامہ اسعد بن زُرارہ اور عوف بن حارث جسکو
عوف بن عفرا بھی کہتے ہیں اور رافع بن مالک اور قُطبہ بن عامر بن حُدیدہ اور عُقبہ بن عامر بن
نابی اور نئے سات شخص مُعاذ بن عفرا اور ذکوان بن عبد قیس اور عُبادہ بن صامت اور ابو عبدالرحمن
بن یزید بن ثعلبہ اور عباس بن عُبادہ بن نضلہ اور ابو الہیثم بن التیہان اور عویم بن ساعدہ
حضرت کی بیعت کئے اور مدینے کو روانہ ہوئے اور اس بیعت کو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کی تعلیم کو مُصعب بن عُمیر کو انہیں روانہ کئے انہوں نے مدینے کو پہنچکے
چالیس آدمی کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھے اور مدینے والوں کو اسلام طرف دعوت کرنے لگے
ایک روز اسعد بن زُرارہ مصعب کو اپنے ساتھ لیکے بنی عبد الاشہل کے ایک باغ میں جا کے
بیٹھے اور تلاوت قرآن شروع کئے سعد بن معاذ جو اسی قبیلے کے سردار تھے اور ہنوز ایمان
مشرف نہیں ہوئے تھے آپ نے بھیجے اُسید بن حضیر کو کہ یہہ شخص ہمارے ضعیف آکے
لوگوں کو بگاڑتا ہے تو جا کے منع کر میرا خالہ زاد بھائی اسعد بن زرارہ اسکے ساتھ ہونیکے باعث
میں منع نہیں کر سکتا اُسید اپنا حربہ لیکے گئے اور مصعب کو غصہ کرنے لگے مصعب کہے تم ذرا

بیٹھ کے پہر یہ بات سنو اگر بہتر ہی تو قبول کرو نہین تو مجہے منع کرو اُسید کہے تو راہ کی بات
بولا پہر اپنا حربہ گاڑ کے بیٹھے مصعب قرآن کے آیات پڑہکے سنائے اُسید کہے یہہ بہت نیک
بات ہی پہر اسلام لا کے اپنی قوم پاس آئے اور سعد بن معاذ کو کہے مین جا کے اس شخص کا احوال
دریافت کیا وہ کچہ خراب بات نہین کہتا ہی ان میں اسکو منع کیا ہون لیکن بنی حارثہ اسعد بن
زرارہ کو مارنا چاہتے ہین سعد غصے سے حربہ لیکے چلے اور انکے پاس جا کے غصہ کرنے لگے
مصعب کہے مین جو کہتا ہون سو اسکو انصاف سے سنو اگر پسند خاطر ہو تو قبول کرو نہین تو
تمکو جو ناپسند معلوم ہوتا ہی سو کرو سعد کہے تو حق بولا پہر اپنا حربہ گاڑ کے بیٹھے اور مصعب
شروع کیے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنَاهُ
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهٗ فِیْ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِیٌّ حَكِيْمٌ اَفَنَضْرِبُ
عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِيْنَ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَبِیٍّ فِی
الْاَوَّلِيْنَ ۔ قسم ہی اس واضح کتاب کی کہ ہمنے رکہا اسکو قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجہو
اور یہہ بڑی کتاب میں ہم پاس ہی اونچا محکم کیا پہر دینگے ہم تمہارے طرف سے نصیحت موڑکر اس
سے کہ تم لوگ حد پر نہین رہتے اور بہت بہیجے ہین ہمنے نبی پہلون مین پہر سعد یہ سنتے ہی اسلام
لائے اور اپنی قوم پاس آکے کہے ای بنی عبد الاشہل میں تمہارے بیچ کیسا ہون کہے تم ہمارے
سردار ہو اور بڑے عقلمند اور ہوشیار سعد کہے تمہارے مردون اور عورتون سے بات کرنا
مجہہ پر حرام ہی جب تک تم اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان نہ لاوگے پہر مغرب نہین ہوی
تک بنی عبد الاشہل کے سب مرد و زن اسلام سے مشرف ہوے مگر ایک شخص عمرو بن ثابت
نے جسنے اسوقت ایمان نہ لایا مگر احد کے جنگ کے روز ایمان لا کے شہید ہوے پہر مصعب
اسعد بن زرارہ کے یہان رہتے اور اسلام کی دعوت کرتے تہے اکثر لوگ مدینے کے

جنہون کو اوس اور خزرج کہتے ہین ایمان سے مشرف ہونے اور کوئی گہر خالی نہ رہا جس مین چند مرد و عورت مسلمان نہ ہو روایت کئے ہین بخاری اپنی تاریخ کی کتاب مین کہ سعد بن معاذ اسلام لانیکے چند روز کے اگے کہے ہین ہاتف سے آواز آیا **شعر** فَاِنْ یُّسْلِمِ السَّعْدَانِ یُصْبِحْ مُحَمَّدٌ ؛ بِمَكَّةَ لَا یَخْشٰی خِلَافَ مُخَالِفِ ؛ یعنے اگر اسلام لاوین دونون سعد تو رہیگا محمد مکے مین بے اندیشہ کسی دشمن کی دشمنی سے لوگ سمجھے شاید دو سعد سے قبیلہ سعد ہزیم کا جو قضاعہ مین تہا اور قبیلہ سعد بن زید مناۃ کا جو تمیم مین تہا سو مرادی پہر ہاتف پکارا فَیَا سَعْدُ سَعْدَ الْاَوْسِ كُنْ اَنْتَ نَاصِرًا ؛ وَیَا سَعْدُ سَعْدَ الْخَزْرَجِیْنَ الْغَطَارِفِ ؛ یعنے ای سعد اوس کے اور ای سعد جو اعزہ خزرجون کے ہو تم مددگار اَجِیْبَا اِلَی دَاعِی الْهُدٰی وَتَمَنَّیَا ؛ عَلَی اللّٰهِ فِی الْفِرْدَوْسِ مُنْیَةَ عَارِفِ ؛ قبول کرو تم ہدایت طرف بلانے والے کو اور چاہو اللہ سے بہشت کے نعمتون کو جیسا جاننے والا چاہتا ہی **تیرہوین سال** ماہ ذیحجہ مین مدینے کے ستر آدمی سے زیادہ حج کو آئے اور مصعب بہی انکے ہمراہ تہے اور تشریق کے راتون مین پہاڑ کے درے مین عقبے کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنا مقرر ہوا پہر اس شب کو تمام مدینے والے جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا عباس کو ہمراہ لیکے وہان تشریف لیگئے اور عباس ان ایام مین ایمان سے مشرف نہین ہوئے تہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت مضبوط کرنے آئے تہے پہر عباس مدینے والون کو کہے ای اوس و خزرج محمد ہمارے قبیلے مین جو ہے سو تمکو معلوم ہی اور ہم آجتک اسکی تائید کرتے آئے وہ اپنے شہر مین اپنی قوم مین عزت سے ہی لیکن چاہتا ہی تمہارے ساتھ رہے ہر چند ہم اسکو منع کئے کہ تمہارے ساتھی نہ ہو پر وہ باز نہ آیا اگر تمکو اسکے ساتھ وفاداری اور موافقت کرنا مسلم اور مستحکم ہی تمکو اپنی ذات سے اعتبار ہی کہ جو وعدہ کروگے سو وفا کروگے تو بہتر ہی نہین تو ابہی کہہ دون

تا آخر کو پشیمان ہو دین اور ہمکو اپنا دشمن کر لین انصار کہے تم جو بولے سو معلوم ہوا اب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے بیچ جو عہد لینا منظور ہی سو لے لیوے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم چند آیت قرآن شریف کے تلاوت کئے اور اللہ تعالی کیطرف دعوت کئے اور اسلام لانے پر
ترغیب دینے بعد فرمانے ہین تم سے عہد لیتا ہون کہ تم جیسا اپنی عورت بچون کی محافظت کرتے
ہن ویسا ہی میری محافظت کرنا تب ابن معرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست
مبارک پکڑ کر عرض کیے یا رسول اللہ ہمارے آبا و اجداد سے سپاہگری چلی آتی ہے اور ہمارے جنگ زبان
شہرۂ آفاق ہیں ہم آپکی محافظت ویسا ہی کرینگے اسین ابو الہیثم بن التیہان کہے
یا رسول اللہ ہمارے اور یہود مین دوستی و مصالحت ہی اب ہمکو تو اُنسے قطع دوستی اور مخالفت
کرنا ضرور ہوگا پہر شاید آپ فتح و نصرت پانے بعد ہمکو چھوڑ کے اپنی قوم پاس جاوینگے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کر کے فرمانے ہین تمہارا ہون اور تم میرے ہو جان کے ساتھ جان
اور تن کے ساتھ تن ہی زندگی تمہارے ساتھ ہی اور موت بھی تمہارے ساتھ تمسے
جو جنگ کرین تو اُسکے ساتھ جنگ کرون اور جو صلح کرین تو اسکے ساتھ صلح کرون الغرض انصار
سب بیعت کئے اس بیعت کو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہین اور حضرت انہون میں سے بارہ شخص کو
قوم کا سردار بنانے جب بیعت تمام ہوی اور انصار مدینے کو روانہ ہوئے کفار مکے کے ہاتھ
جانے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو فرمانے ہین تمہاری ہجرت گاہ کو
خواب مین دیکھا ہون کہ خرمستان ہی مجھے گمان ہوا کہ وہ یمامہ ہی یا ہجر نکالکے دیکھا تو
وہ یثرب ہی یہ سنکے اکثر لوگ جو مکے میں تصدیع پاتے تھے یثرب کو یعنی مدینے کو ہجرت
کئے کہتے ہیں اول جو ہجرت کئے سو ابو سلمہ بن عبد الاسد جو حبش کو جاکے مکے کو آئے تھے انکے
بعد عامر بن ربیعہ اور انکی عورت لیلی بعد عبد اللہ بن جحش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہوپھی کے

بہائی اپنے تمام لوگوں سمیت بہر تو لا اون کی تیاری کے نگران جانے لگا اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہ بیس شخص کے ساتہہ ہجرت کئے ہے ہین کہ لوگ مکے سے چہپ کے جاتے تہے مگر جب عمر
رضی اللہ عنہ جانا چاہے تلوار باندہکر اور ہاتہہ مین تیر کمان لیکر کعبہ کا سات بار طواف کئے
اور مقام ابراہیم پاس دو رکعت نماز پڑہے اور کئے کہ بدلوں مین جو جو ان کو اپنا خدا سمجہتے ہین
اور کعبے کے گرد کفار بیٹہے تہے سوا ان کے کہ جو چاہتا ہی کہ اپنا لڑکا یتیم اور اپنی عورت رانڈ
ہو سو میرے مقابلے مین آوے کسیکو جرأت نہوی کہ انکو کچہہ کہین بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ بہی ہجرت کے مستعد ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جلدی مت کر امید ہی
کہ مجہے بہی ہجرت کا حکم ہوگا اور وہ موافق رہیگا القصہ قریش جان لئے کہ مسلمانوں کو بڑی
ترقی بڑہی اور ان کے واسطے انکو ایک مکان ہی تہہ اب شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بہی جاوینگے اس لئے کچہہ تجویز کے درپی ہوے چنانچہ قصی بن کلاب کے گہر مین جسکو دار الندوہ
کہتے اور مشورت کے واسطے وہان جمع ہوا کرتے تہے سب جمع ہوے ابلیس بہی اپنے تئین ایک بوڑہے
بزرگ کی صورت بناکے آیا اور دروازے پر بیٹہے سوالوں کہے کہ کون بزرگ ہو بولا مین
نجد کا شیخ ہون سنا کہ تم مشورت کرتے ہو سو مین بہی آیا ہون تا تمہاری مشورت سنون بعضی
کہے محمد کو بیڑیان ڈالکے قید کرنا تا اسی قید مین مرجاوے جیسے سابق مین چند شاعرون کو
البابی کہے تہے شیخ نجدی کہا یہہ تجویز مناسب نہین کیونکہ تم اسکو کتنا ہی مخفی قید کروگے تو اسکے
دوستان اس کا سراغ لگا کے شبخون کرکے اسکو چہڑا لیجاوینگے ایک شخص کہا اسکو ہمارے
شہر کے باہر کردینا وہان کچہہ ہی ہو ہمکو کام نہین شیخ نجدی بولا یہہ بہی کچہہ بات نہین کیونکہ تمکو
تو محمد کی خوش تقریری اور شیرین سخنی اور اسکی تاثیر معلوم ہی جب کسی عرب کے قبیلون مین جاکے انسے
کلام کریگا اردوے اسکے تابع ہوجاوینگے تو انکو لیکے تمہارے سے لڑیگا اور تم پر غالب آکے

جو جا ہے سو کر گذرئیگا ابو جہل کہا مین ایک تجویز کیا ہون کہ ہر قبیلے سے ایک ایک جالاک جوان
کو جو سب مین عزیز رہے جمع کرنا اور انہون کے ہاتون مین بہتر تلواران دینا اور وہ سب
اتفاق سے محمد کو قتل کرنا اور مارنے مین سبہونکا ایک ہی ہاتہ رہنا اس صورت مین محمد کا خون
سب قبیلون پر ہوتا ہی پس عبد مناف کا قبیلہ تمام قبیلون کے ساتہ مقابلہ کرنا ممکن نہین
اسکے وارثی لاچار ہو کے اسکا خون بہا چاہینگے تو ہم اسکے دیت دیدینگے شیخ نجدی کہا یہہ تجویز بہت مناسب ہی تو
لوگ ان سب نکل کے جمع ہو کر اسکا ارادہ کئے جبرئیل علیہ السلام آکے حضرت کو کہے آجکی شب تم نے بچہونے پر مت سو جب
شب ہوی کفار قریش حضرت کے دروازے پر جمع ہوئے اور حضرت کے سونیکا انتظار کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی
رضی اللہ عنہ کو کہے تو میری چادر اوڑھکے میرے بچہونے پر سو اور درست تجکو انسے کچہ ایذا نہ پہنچیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک مشت مٹی لیکے انکے سرون پر پہینکے اور یٰسٓ کا سورہ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ تک پڑہتے
ہوے دولتسرا سے نکلے تو کفار حضرت کو نہین دیکہے ایک شخص جو انہون کے ساتہ نہین تہا
آیا اور کہا تم یہان کیا واسطے بیٹہے ہو محمد تو تمہارے سرون پر مٹی ڈالکے چلا گیا تب سرون
پر ہاتہ پہراکے دیکہے تو مٹی ہے گہر مین جہانکنے لگے اور علی مرتضی کو بچہونے پر دیکہہ کے کہے
کہ محمد بچہونے پر سوتا ہی جبکو دیکہتے ہین تو وہ علی ہی اُنسے پوچہے محمد کہان ہی وہ کہے
مجہے معلوم نہین پہر اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اذن دیا کہ مدینے کو ہجرت
کرا اور ابو بکر کو رفاقت مین رکہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ
اسبابت سے اطلاع کئے اور لوگون کی امانتان وغیرہ جو آپ پاس تہے سو اسکو ادا کرو کر کر فرمائے
اور دوپہر کے وقت دہوپ سخت تپتی تہی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گہر کو چادر سر پر اوڑہکے
تشریف لے گئے اور فرمائے یہان کوئی لوگ ہو تو انکو نکال دو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض
کئے یہان غیر نہین تمہارے ہی لوگ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجہے ہجرت

کرنیکا حکم ہوا ہی ابوبکر عرض کئے مین آپکی رفاقت مین رہونگا حضرت فرمائے بہتر ہے پھر
ابوبکر دو اونٹ چارسو درم کو خرید کر چار مہینون سے اُنکو چارا دالکے پالتے تہے سو
حاضر کئے اور کہے یا رسول اللہ اُن مین سے آپ ایک کو قبول کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے مین اُسکو قیمت سے لیونگا اور نون سو درم کو ایک ناقہ جسکا نام قصوا تہا خرید
کئے اور بنی دیل کے ایک شخص جسکا نام عبداللہ بن اُرَیقط اور اپنی قوم کے دین پر اور بڑا امانت
دار تہا اور راہون کی خوب شناخت رکہتا تہا نوکر رکہکے اسکو تاکید کئے کہ تین روز کے بعد
اونٹون کو ثور کے پہاڑ پر حاضر کرین پھر ابوبکر کے گہر کے لوگ جلد جلدی سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم واسطے توشہ تیار کرکے دئے اور توشہ باندھنے ابی بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی بی بی
اَسمَا اپنی دامنی آدھی پہاڑ کے دئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ ثور کے پہاڑ مین ایک غار رہتا سو اسمین چھپے پنجشنبے کے روز ربیع الاول کے غرہ
کو نکلے اور ابی بکر کے فرزند عبداللہ کو جو جوان اور ہشیار تہے تاکید کئے کہ مکے مین دن کیوقت
رہکے سنکو آگے قریش کے اخبار بولا کرین اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پاس پانچ ہزار درم تہے سو اسکو
ساتھ لئے اثناء راہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پتھر اور کانٹون سے زخمی
ہوے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کو اپنے کاندہے پر بیٹھا کے غار پر لیجا کے چھوڑے
اور اول آپ غار مین جا کے اسکو جہاڑے اور ایک مشت نمبت چادر اوڑہے تہے سو پہاڑ کے غار
مین کے سوراخون کو بند کئے تو ایک سوراخکو کپڑا بس نہ آیا سو اسکو اپنی ایڑی لگا کے مضبوط کر کر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر بلائے حضرت اندر جا کے ابی بکر کی زانوی پر سر رکہکے
سوئے اُس سوراخ مین سانپ تہا سو ابوبکر کو کاٹا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار
ہونیکے خوف سے حرکت نکئے آخر آنکہون سے اشک جاری ہو کر چہرہ مبارک پر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے جگے حضرت ہوشیار ہوکے پوچھے تو عرض کیے یا رسول اللہ میرے ماباپ تم پرسے
فدا مجھے سانپ کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب اسکو لگائے سو زہر اتر گیا اور
اس غار پر ایک جھاڑ کیکر کا اُگا اور مکڑی اُس کے منہہ پر جالا بنی اور جنگلی کبوتر آکے انڈے ڈالا
اور قریش حضرت کو ڈھونڈھنے لگے تو ایک قیافے والا پانون کے نشان پر غور کے پہاڑ تک
پتا نکالا وہان سے نشان گم ہوگیا سو کفار غار کے پاس پہنچے بعضے چاہے کہ غار مین دیکھین
اُمیہ بن خلف بولا وہان نہ ہوگے کیونکہ یہ جالا محمد کی پیدایش کے قبل کا معلوم ہوتا ہی اگر غار
مین جاتے تو جالا ٹوٹ جاتا اور انڈے پہوٹتے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگون کو غار
پاس دیکھکے گبھرائے اور کہے یا رسول اللہ اگر مین مارے جاؤن تو کیا مضایقہ کہ ایک شخص
مارے گیا اگر آپ مارے جاینگے تو امت ہلاک ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تو غم نکہا اللہ ہمارے ساتھ ہی پہر اللہ تعالی اُنپر اپنی تسکین اُتارا اور کفار حضرت کو وہان
نہین سمجھکے پہر گئے اور حضرت اُس غار مین جمعہ شنبہ یکشنبہ تین روز رہے عبد اللہ بن ابی بکر
شبکو غار پاس انکے رہتے اور سحر کے وقت نکلکے مکے کو جاتے اور مکے کی کیفیت انکے بولتے
اور عامر بن فہیرہ ابی بکر کے غلام بکریان چراتے اور شبکو دودھ لاکے پلاتے تیسرے روز وعدے
کے موافق عبد اللہ بن الاریقط اونٹون کو حاضر کیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
ابو بکر صدیق اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما اس رہ بتانیوالے کے ساتھ دوشنبے کے شبکو وہان سے
چلے انے دریا کے ساحل طرف کا رستہ لیچلا تمام روز اور تمام شب اور دوسرے روز آفتاب گرم
ہوے تک چلتے تہے بعد ایک مقام پر اترے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم آرام فرمانے ایک پتھر کے سایے کے نیچے جہاڑ جھوڑکر بچھونا کیے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اُسپر آرام کیے بعد ایک چرواہا بکرون کو لایا سو اسکے پاس سے دودھ مول لیے

اور ٹھنڈھا ہونے اس مین پانی ڈالے اور حضرت کے روبرو حاضر کئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دودھ پئے پہر کوچ کرکر قدید مین پہنچے ایکعورت جسکا نام اُم معبد تہا سو اسکے ڈیرے
مین اترے اور دودھ یا گوشت مول لینا چاہے وہ عورت کہی قحط ہونے سے اپنے یہان کچھ
نہین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے کر خیمے کے کونے مین ایک بکری ہی ام معبد سے پوچھے
یہہ بکری کیسی ہی بولی یہہ لاغری کے باعث چرنے نجا سکتے رہگئی ہی حضرت فرمائے اگر تو اجازت
دیوے تو مین اسکا دودھ نچوڑونگا بولی مین صدقے اس مین دودھ کہان ہی اگر ہو تو نچوڑو
حضرت بکری منگوا کے اسکا پاؤن پکڑے اور اللہ کا نام لیکے اسکے کاس کو ہاتھ لگائے اور ایک
بڑا برتن منگوا کے بہت سا دودھ نچوڑے اور تمام خیمے والون کو پلانے بعد اپنے ہمراہیون
کو پلائے سب کے بعد آپ پئے پہر دوسرے بار نچوڑے تو خیمے کے تمام باسن بہردئے اور وہان سے
روانہ ہوئے بعد ام معبد کا شوہر ابو معبد اپنے دُبلے بکریون کو ہنکاتا ہوا آیا اور باسنون مین دودھ
بہرا ہوا دیکہہ کے بہت متعجب ہوا اور کہا یہ دودھ کہان سے آیا گہر مین کوی دودھ والی
بکری تو نہین ام معبد کہی ایک شخص مبارک قدم کا آیا اور اسکا چہرا ایسا اور اسکے شمایل ایسے تہے سو
انّنے اس بکری سے دودھ نچوڑا ابو معبد کہا یہہ قریش کا صاحب ہی جو اسکو ڈہونڈہتے ہین اگر مین
ہوتا تو اسکے تابع ہوتا کہتے ہین کہ پہر ام معبد اور اسکا شوہر دونون مدینے کو ہجرت کئے اور اسلام
سے مشرف ہوئے اور وہ بکری اٹہارہ برس دودھ دیتی رہی اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین جو
بڑا قحط ہوا تہا اور اس سال کو عام الرمادہ کہتے ہین سو صبح شام اس بکری کا دودھ نچوڑ کر پیا کرتے تہے
روایت ہی اسما رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے بعد
کتنے روز تک کچھ کیفیت معلوم نہوی بعد ایک روز ہاتف سے آواز آیا شعر جزی اللہ
رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهِ ✤ رَفِيقَيْنِ حَلَّا خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدِ ✤ یعنے جزا دیوے اللہ

پروردگار لوگوں کا اپنی نیک جزا دونوں رفیق کو جو اترے خیمے میں ام معبد کے هُمَا نَزَلَا
بِالْبِرِّ ثُمَّ تَرَحَّلَا ؛ فَافْلَحَ مَنْ اَمْسٰى رَفِيقَ مُحَمَّدٍ ؛ وے دونوں اترے خوبی کے ساتھ
پھر روانہ ہوے سو مراد کو پہنچا جو ہوا رفیق محمد کا فَيَالَ قُصَيٍّ مَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكُمْ ؛
بِهٖ مِنْ فِعَالٍ لَا تُجَازٰى وَسُوْدَدٍ ؛ پھر ای قصی کی اولاد کیا دور کیا اللہ نے سبب انکے
نکلنے کے تمھارے سے وے کام اور سرداریاں جو بدل نہیں رکھتے تھے لِيَهْنِ بَنِيْ
كَعْبٍ مَقَامُ فَتَاتِهِمْ ؛ وَمَقْعَدُهَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ بِمَرْصَدٍ ؛ سو مبارکباد دیا جاوے
بنی کعب کو رہنے سے اپنی قوم کے جوان عورت کے اور اسکے بیٹھنے سے مومنوں کے تاک میں
سَلُوْا اُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَاِنَائِهَا ؛ فَاِنَّكُمْ اِنْ تَسْاَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدِ ؛
یعنے پوچھو تمہارے بہن سے اسکی بکری اور برتن کے حال سے پھر مقرر اگر تم پوچھو گے
بکری سے تو گواہی دیگی دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ ؛ لَهٗ بِصَرِيْحٍ ضَرَّةُ الشَّاةِ
مُزْبِدٍ ؛ منگوایا اس سے بانجھ بکری سو دے نکلا اس بکری کے تھن دودھ کف بھرا ہوا
فَغَادَرَهَا رَهْنًا لَدَيْهَا لِحَالِبٍ ؛ يُرَدِّدُهَا فِيْ مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوْرِدٍ ؛
یعنے پھر چھوڑ دے اس بکری کو اسی کے پاس اسی حال سے جو آنے جانے والے کے لئے دودھ
نچوڑتے رہے بی بی اسماکہے یہ آواز آنے سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے طرف روانہ ہوے اور کفار قریش اشتہار دے کہ جو کوی محمد کو اسیر کر کر لے آوے
یا اسکو قتل کرے تو اسکو سو اونٹ دینگے سو سراقہ بن مالک بن جعشم اپنی قوم بنی مدلج میں
بیٹھا تہا کہ ایک شخص آکے کہا میں دریا کے ساحل پر چند لوگ کو جاتے دیکھا میرا گمان ہی کہ
وہ محمد ہی تہا سراقہ کہتا ہی کہ میں دل میں سمجہا کہ وہ محمد ہی ہے مگر یہ بات لوگوں کو معلوم
ہو تو بہت سے لوگ اسکو لے آنے جاوینگے سمجھ او نٹوں کی لالچ سے اس شخص کو کہدیا

کر وہ محمد نہین بلکہ وے فلان فلان تھے جو ہمارے رو برو سے گئے پھر سراقہ مجلس مین تہوڑا ٹہیرکے اُٹہا اور گہر مین جا کے باندی کو کہا میرا گہوڑا لیجا کے فلانی ٹیک کے تلے کہڑا کر اور آپ نیزہ لیکے گہر کے اوپر سے اُتر کر نیزہ دبایا ہوا ٹیک پاس جا گہوڑے پر چڑھ دوڑاتا ہوا نکلا اور راہ مین حضرت کو ملا پایا اور اتنا قریب ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہنے کا آواز سننے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر کے نہین دیکھتے تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اکثر پہر پہر کے دیکھہ رہے تھے سو سراقہ کو دیکھہ کے عرض کئے یا رسول اللہ ہمکو پکڑنے لوگ آ چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ڈر مت اللہ ہمارے ساتھہ ہے جب بہت ہی قریب پہنچا یہانتک کہ اُسکے اور حضرت کے درمیان دو تین نیزونکا فاصلہ رہا حضرت دعا کئے اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ یعنے یا اللہ تو ہمکو اس سے کفایت ہو جیسا تو چاہتا ہی تو گہوڑے کے سامنے کے دونون پاؤن زمین مین دہسگئے اور اُنے گہوڑے پر سے گر گیا پھر اُنہیکے گہوڑے کو ڈانٹ کے نکالا پہر سوار ہو کے حضرت کا قصد کیا گہوڑے کے چارو پاؤن زمین مین دہسگئے سراقہ فریاد کیا اور حضرت سے امان مانگنے لگا اور کہا مین سمجہا ہون کہ تمہاری دعا سے یہہ ہوا ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائے اور سراقہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا سراقہ کہتا ہی تب مین دل مین سمجہا کہ عنقریب حضرت کا امر ظاہر ہوگا اور عرض کیا آپ کو جو لاوے سو اسکو سو اونٹ دینا کر کر قریش مقرر کئے ہین اور قریش جو جو تجویز کئے تہے سو بیان کیا اور اپنے پاس کا توشہ اسباب لیو کر کر باعث ہوا حضرت فرمائے کچہہ درکار نہین مگر یہہ ہماری خبر کسی سے مت ظاہر کر سراقہ عرض کیا مجھے ایک امن کا کاغذ لکہہ دیو حضرت عامر بن فہیرہ کو حکم کئے تو ادہوڑی پر امن نامہ لکہہ کے عنایت کئے اور وہان سے روانہ ہوئے سراقہ صبحکو جاتے وقت حضرت کے مخالفون سے تہا سو تین پہر کو پہر کے

آتے وقت دوستون مین ہوگیا اور راہ مین جسکو ملا تو اُس سے کہتا تہا مین محمد کو ڈہونڈ چکا اور اب تم جانا کچہ احتیاج نہین اور جانیوالون کو پہر لیجاتا تہا اسی قصے مین سراقہ ابوجہل سے جسکی کنیت ابوالحکم تہی مخاطب ہوکے کہتا ہی **شعر** أَبَا حَكَمٍ وَاللّٰهِ لَوْ كُنْتَ شَاهِدًا ، لِأَمْرِ جَوَادِي إِذْ تَسِيخُ قَوَائِمُهُ ، یعنے ای اباحکم اللہ کی سوگند اگر تو دیکہا ہوتا حال میرے گہوڑیکا جب دہسگئے زمین مین اسکے پاؤن عَلِمْتَ وَلَمْ تَشْكُكْ بِأَنَّ مُحَمَّدًا ، رَسُولٌ بِبُرْهَانٍ فَمَنْ ذَا يُقَاوِمُهُ ، تو جانتا اور شک نکرتا کہ مقرر محمد رسول ہی دلیل کے ساتہہ سو کون اسکا مقابلہ کرے اور سراقہ مکہ فتح ہونے بعد اپنی قوم کو ہمراہ لے لے کے مسلمان ہوے القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے نکلے سو خبر مدینے والون کو معلوم ہوی تو ہر روز مسلمانان صبحکو نکل کے حرہ کر کر ایک مقام ہی سو وہان منتظر کہڑے ہوتے اور آفتاب گرم ہوے بعد اپنے گہرون کو پہرتے ایک روز بہت دیر تک انتظار کر کر پہرے تب ایک یہودی اپنے کچہ کام کے واسطے ٹیلے پر سوار ہوا تہا سو دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہین بے اختیار ہوکے پکارا اے بنی قَیلہ تم جسکی انتظار کرتے تہے سو آتا ہی یہہ سنکے بنی قیلہ یعنے اوس و خزرج ہتہیار لئے ہوے حضرت کی خدمت مین پہنچے اور حضرت کے ہمراہ رکاب ہوے اور حضرت قبا مین بنی عمرو بن عوف پاس کلثوم بن الہدم کے گہر مین اُترے اور مدینے کے لڑکے بچے سب رسول اللہ آئے رسول اللہ آئے کر کر خوشی کرنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین دوشنبے کے روز ربیع الاول کی بارہوین کو داخل ہوئے ۔

فصل دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے وفات تک کا بیان

ہجرت کی معنی لغت مین وطن چہوڑنا ہی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وطن مکہ چہوڑ کے

مدینے کو تشریف لیگئے سو اسکو ہجرت کہتے ہیں بعضے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے کو پہنچے بعد تاریخ لکہنا ربیع الاول کے مہینے سے شروع کئے لیکن مشہور یہہ ہی کہ عمر
رضی اللہ عنہ کے خلافت میں سنہ مقرر ہوا اور ہجرت کے باعث اسلام کو ترقی ہوئی کر اسنہ
کو ہجرت سے شروع کئے اگرچہ ہجرت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی پر عرب محرم کو شروع
سال لیتے تہے اور مدینے کی روانگی کا تہیہ بہی تدہی سے تہا اس لئے سال ہجری محرم سے
مقرر کئے پہلا سال ہجری اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں مسجد
بنائے اور جماعت سے علانیہ نماز پڑہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے نکلے
بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ حضرت کے تمام امانتان وغیرہ ادا کر ہجرت کئے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے بعد تیسرے روز مدینے کو پہنچے اور قبا میں اترے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں چودہ روز رہکے پہر جمعہ کے روز دن چڑہے بعد وہان سے
نکلے اور راہ میں رانونا کر ایک مقام تہا اور اسمین بنی سالم بن عوف رہتے تہے سو
وہان نماز جمعہ پڑہکے پہر سوار ہوے اور مدینے طرف روانہ ہوے پہر انصار کے ہر قبیلے والے
اپنے گہروں میں اترنیکی خواہش کرنے لگے حضرت فرمائے اپنی اونٹنی خدا کیطرف سے مامور ہوی ہے
اسکی راہ چہوڑ دیو جہان بیٹہیگی وہی مقام ہی اور حضرت بہی اسکی مہار چہوڑ دئے اور چلنے واسطے
حرکت بہی نہین دیتے تہے وہ اونٹنی سیدہے باین طرف دیکہہ رہی تہی آخر مالک بن نجار کے گہرون
کے مقابل آگے مسجد کے دروازے پر بیٹہہ گئی اسوقت وہان مسجد نہی ایک مربد یعنے خرما جمع کرنیکا موضع
تہا ملک سے دو یتیم لڑکے سہل اور سہیل نام رافع کے فرزندون کے پہر اونٹنی اس مقام سے اٹہکے تہوڑے
دور تک جا جہان اول بیٹہی تہی تہان آکے بیٹہی اور اپنی گردن زمین پر رکہکے آواز کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہی مقام ہی اور اسپر سے اترے وہان ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا

گہر بہت قریب تہا حضرت اپنا اسباب لگے گہر مین بہیجکے آپ بہی انہی کے یہان رہے ابو ایوب چاہتے
کہ حضرت بالاخانے پر تشریف رکہے لیکن حضرت نیچے کے درجے مین اُترے بعد ایک روز کے ابو ایوب
بہت باعث ہو کے عرض کئے آپ بالاخانے پر تشریف رکہنا کیونکہ آپ پر ملایکہ اور وحی اُترتی ہی اور
مجہے اوپر رہنے سے نیند خوش نہین آتی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تشریف فرمانے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس مربد کو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیسون سے دس دینار دیکے خرید فرمائے
وہان خرمیکے چند درخت اور مشرکون کے قبور تہے اور جابجا گڑہے بہی سو قبرون کو کہود پہکوا دئے اور
زمین ہموار کرکے خشت تیار کئے اور سارے اصحاب انکے بنا کرنے مین کام کرتے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ بہی خشت سبکے ساتہ اٹہاتے تہے دیوار تیار ہوی بعد خرمیکے درختون کو
کاٹ کے ستون کئے اور شاخ اور پتون سے چہت بنائے اور قبلہ بیت المقدس طرف کئے مسجد کا
پایہ تین گز کا اور بلندی ساتہ گز کی تہی اور مسجد کے بازو سے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کیواسطے
ایک گہر اور بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے واسطے ایک گہر تیار کئے اور مسجد مین مسکینون کو رہنے
ایک صفہ بنائے وہان کے رہنے والون کو اہل صفہ کہتے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے مین تشریف لائے بعد اپنے لوگون کو لے آنے اپنے متبنّی زید بن حارثہ کو اور اپنے غلام ابو
رافع کو مکے کیتین روانہ کئے سو وے جاکے حضرت کے دونو صاحبزادیان فاطمہ زہرا اور ام کلثوم
اور حضرت کا محل بی بی سودہ زمعکی بیٹی اور زید کے فرزند اسامہ کو اور ام ایمن کو لے آئے اور عبد اللہ
بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اپنے لوگون کو بہی انہون کے ساتہ بہی لے آئے پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابی ایوب کے گہر سے نکل کے اپنے دولتسرا مین تشریف لیگئے ابی ایوب کے گہر مین جملہ
سات مہینے رہے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سال یہود سے عہد و پیمان لئے
کہ مسلمانون کے ساتہ آشنائی دوستی رکہنا اور مخالفون سے سازش نہ کرنا اور یوسف علیہ السلام کے

اور ثانا دے عبداللہ بن سلام کر ایک یہودی حضرت سے ملاقات کرکے چند چیزونکا سوال
کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا جواب دئے تو وہ سنکر ایمان لائے اور کہا یا رسول اللہ
یہود بڑی جہوٹی قوم ہی مین ایمان لایا سو سنین تو جہوٹہہ کہینگے آپ میرا اسلام ظاہر ہونیکے پیشتر
اُنسے پوچہا کرین کیسا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود کو بلوا کے وعظ و نصیحت کئے
اور اسلام لاؤ کر ارشاد فرمائے یہود کہے تم رسول ہو سو ہم نہین جانتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہے
عبداللہ بن سلام تمہارے مین کیسا ہی کہے بڑا عالم ہی اور بڑے عالم کا بیٹا اور ہمارا پیشوا ہی اور پیشوا
کا بیٹا حضرت فرمائے اگر عبداللہ بن سلام ایمان لاوے تو تم بہی ایمان لاؤگے کہے خدا کی پناہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار فرمائے تو ایسا ہی جواب دئے پہر عبداللہ بن سلام کو جو چہپے
بیٹہے تہے بلوائے عبداللہ بن سلام آکے کلمۂ شہادتین پڑہے اور یہود سے کہے کہ تم یقین جانتے ہو
محمد اللہ کا رسول ہی تم خدا سے ڈرو اور محمد پر ایمان لاؤ یہود کہنے لگے عبداللہ بن سلام ہمارے
مین بڑا جاہل ہی اور بڑے جاہل کا بیٹا اور ہمارے مین بڑا خراب آدمی ہی خراب آدمی کا بیٹا
اور اُسی سال نماز کے واسطے اذان دینا مقرر ہوا حقیقت اسکی یہہ ہی کہ پہلے لوگ نماز کو نماز کے
لئے بیٹہے تو لوگون کو وقت معلوم ہونے کے باعث وقت پر پہنچتے نہ تہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صحابہ سے پوچہے وقت معلوم ہونے کیا کرنا بعضے کہے نصاری کے سریکا ناقوس
بجانا بعضے بولے نرسنگا پہونکنا یہود کے مانند بعضے کہے آتش روشن کرنا لیکن ان سبہون مین
کفار سے مشابہت ہوتی ہی کرکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند نہ فرمائے سو ایک صحابی
جنکا نام عبداللہ بن زید بن ثعلبہ خواب مین دیکہے کہ ایک شخص ناقوس لیجاتا ہی کہے کہ یہہ ناقوس
مجہے بیچ اُنّے پوچہا تو اسکو لیکے کیا کریگا کہے نماز کیوقت اسکو ہم بجایا کرینگے وہ کہا نماز کیواسطے
اس سے بہتر ایک چیز تجہے سکہاتا ہون اور اذان سکہایا اور اقامت بہی سکہایا عبداللہ خواب سے

ہوشیار ہوکے حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور یہہ خواب بیان
کیے حضرت فرمانے یہہ خواب حق ہی اور بلال کا آواز بہت بلند ہی تم بلال کے ساتہہ کہڑے ہوکے
اسکو ان الفاظ کی تلقین کرو تو بلال اذان دے اور اسی سال سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اسلام
سے مشرف ہوے حقیقت انکی یہہ ہی کہ انکی عمر دو سو پچاس کی ہوی تہی اور اپنے ملک سے دین کی
تلاش میں نکلے تھے اور نصاریٰ کے علما پاس نصرانی دین قبول کیے تہے تو انکی زبانی معلوم کیے
تہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا قریب ہی در مولد حضرت کا مکہ اور ہجرت گاہ مدینہ ہی سو
دریافت میں نکلے تہے بعضے حرامیان انکو پکڑ کے مدینے کے یہود پاس بیچے تو مدینے میں رہتے
تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے سو سلمان حضرت پاس آئے اور ایک طبق
میں خرما ڈالکے حضرت کے روبرو رکھے حضرت پوچھے یہہ کیا ہی بولے صدقہ ہی حضرت فرمائے
اٹھالے کہ ہم صدقہ نہیں کہاتے سلمان اسکو لیگئے اور دوسرے روز پھر طبق میں خرما لاکے حضرت
کے روبرو رکھے حضرت پوچھے یہہ کیا ہی سلمان کہے یہہ ہدیہ ہی آپ کے لئے پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صحابہ کو حکم فرمائے کہ اسکو کہائے اور سلمان حضرت کی پشت مبارک پر مہر نبوت
تہا سو دیکھکے اسلام لائے حضرت انکو یہود ہی سے مول لیکر آزاد کئے اور اسی سال
ربیع الآخر کی بارہویں کو سنیچر کے روز ظہر اور عصر اور عشا کی نماز چار چار رکعت فرض ہوی
اور اسی سال رجب کے مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار میں بہائی
بندی کی دوستی لگائے سو مہاجرین کے پینتالیس آدمی تہے اور انصار کے پینتالیس آدمی تہے یہہ لوگ
بالکل مگر بہائیوں کے سا الفت دوستی رکہا کرتے تہے اور اسوقت میراث وارثوں کو بانٹنے کا
حکم نہیں ہوا تہا سو اسی دوستی سے مرے پر وارث ہوتے تہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مدینے میں تشریف لانے بعد وہاں کے اکثر لوگ ایمان لائے اور چند لوگ کافر رہگئے

اور چند شخص ظاہر مین ایمان لائے باطن مین منافق بن یہود کے ساتھ ملکے مسلمانون کی ایذا کے
درپے ہوئے اور یہود کو یقین تھا کہ محمد اللہ کا رسول ہے پر بدبختی سے ایمان نہ لائے چنانچہ
حیی اور یاسر فرزندان اخطب یہودی کے جو قوم کے سردار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کے اپنے گھرون کو گئے اور نہایت متفکر و مغموم بیٹھے یاسر نے حیی کو پوچھا
کہ یہ شخص پیغمبر آخر الزمان ہے کہ جسکی تعریف ہم توریت مین دیکھے ہین حیی بولا اللہ کی قسم
وہی ہے پوچھا کیا تجھکو یقین ہے بولا واللہ وہی ہے پوچھا اب تیرے دل مین کیا ارادہ ہے
بولا جب تلک کہ مین زندہ رہون اُسکی عداوت مین قصور نکرون اور اسی سال کفار سے
جہاد کرنیکا حکم ہوا پھر رمضان کے مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ کو تیس آدمیکا سردار کر کر اور سیف البحر کنارے قریش کے ایک قافلہ کو غارت
کرنے کہ جس مین تین سو آدمی تھے اور انکا سردار ابوجہل تھا روانہ کئے پھر صحابہ دریا کے کنارے
اُنسے مقابل ہو جنگ کے تہیے مین تھے کہ مجدی بن عمرو جہنی دونون جماعتون کے درمیان آکے
جنگ نہ ہونے دیا تو صحابہ جنگ ترک کر کے مدینے کو آگئے اور شوال کے مہینے مین عبیدہ بن حارث
کے ہمراہ ساٹھ آدمی کر کے اور مسطح بن اثاثہ کے ہاتھ مین سفید نشان دیکر رابغ کے طرف کفار کے
دو سو آدمی کے قافلے کو غارت کرنے کہ جسکا سردار ابوسفیان تھا روانہ کئے لیکن قافلہ نکل گیا
اور جنگ کا اتفاق نہ ہوا آور اسی شوال مین بی بی عائشہ کا زفاف ہوا اُنکی عمر اسوقت نو برس
کی تھی بی بی عائشہ کہتے ہین کہ مکے سے آئے بعد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ خبیب بن یساف کے
گھر مین جو سنح مین تھا رہتے تھے اتفاقاً مین تپ زدہ ہو گئی اچھی ہوئی بعد مرض سر کے بال جھڑ
جاکے چھوٹے چھوٹے بال نکلے تھے اور مین اکیلے زیور باندھکے لڑکیون کے ساتھ جھولتی تھی
میری والدہ آکے جلد مجھے کنگھی کے اور مانگ نکالے درست ہوئے اور جلد گھر کو لیگئے اور دروازہ

پرجا کے ٹہوڑا توقف کئے تو چھینے سے دم جو آتا تھا سو تسکین پایا پہر گہر مین لیگئے دیکہی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین اور انصار کے مردان عورتان جمیع ہین والدہ مجھے لیجا کر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود مین بیٹھانے اور لوگ مبارکباد دینے لگے پہر لوگ نکل گئے
اور حضرت میرے سے ملے اور سعد بن عبادہ کے یہان سے ایک قدح دودہ کا آیا تہا سو اسکو ولیمہ
یعنے شادی کا کہانا کئے اور ذی قعدہ کے مہینے مین سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ بیس آدمی کر کر اور
سفید نشان مقداد بن عمر کے ہاتھ مین دیکر خرار مین روانہ کئے تا قریش کے قافلے کو غارت کرین سو
پانچوین روز وہان پہنچے پر کفار انہون کے ایکدن قبل وہان سے جا چکے تھے دوسرا سال ہجری
اس سال محرم مین بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا اور
صفر کے مہینے مین وَدّان کا غزوہ ہوا اور اسکو اَبوا بہی کہتے ہین یہہ پہلا غزوہ ہے جس مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف لیگئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نشان حضرت حمزہ کے ہاتھ
مین دیکر اور مدینے مین سعد بن عبادہ کو نایب کر کر ساٹھ آدمی کے ساتھ نکلے مگر اتفاق جنگ کا
نہ ہوا اور بنی ضمرہ صلح کئے اس شرط سے کہ حضرت سے جنگ نکرینگے اور مخالفون کی اعانت مین
نہ رہینگے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پندرہوین روز مدینے کو تشریف لائے اور ربیع الاول مین
بُواط کا غزوہ ہوا وہ ایک موضع ہے رضوی کے جانب مین سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے مین سایب بن عثمان کو نایب کر کر دو سو آدمی سے قریش کے قافلے کو جسکا سردار امیہ
بن خلف تہا غارت کرنے نکلے لیکن جنگ کا اتفاق نہ ہوا اور جمادی الاولی مین عشیرہ کا غزوہ
ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابو سلمہ بن عبد الاسد کو نایب کر کر اور حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین نشان دیکر دیڑہ سو آدمی سے اور ایک قول ہے دو سو آدمی کے ساتھ روانہ
ہوئے تا قریش کے قافلے کے آڑے آوین لیکن نہین پہنچے کہ قریش کا قافلہ شام طرف روانہ ہوا

اور اسی قافلے کو شام سے پھر کے آتے وقت متعرض ہونے نکلے سو جنگ بدر ہوا انشاء اللہ
عنقریب اسکا بیان آئیگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ہی مدلج سے صلح کئے اور
مدینے کو تشریف لائے اور دس دن وہاں نہیں رہے کہ کرز بن جابر فہری مدینے کے اونٹوں کو
لوٹ لیگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ کو مدینے میں نایب کر کر اور علی مرتضی
کے ہاتھ میں نشان دیکر روانہ ہوئے اور بدر کے قریب سفوان وادی تک پہنچے لیکن کرز بن جابر
دستیاب نہوا پھر کے مدینے کو آئے اور جمادی الاخری میں قبلہ کعبے طرف مقرر ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں تشریف رکھتے تھے کعبے کی ایسی جہت میں کھڑے ہوتے کہ مواجہہ
بیت المقدس اور کعبے کا حاصل ہوتا مدینے کو تشریف لائے بعد وہ صورت نہ بن سکی
بیت المقدس طرف متوجہ ہوتے اور قبلہ کعبے کیطرف ہونا کہ بہت آرزو کرتے اور وحی
نازل ہونے آسمان طرف اکثر دیکھتے سو مدینے کو آئے بعد سولھویں مہینے میں یہ آیت نازل
ہوی قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ یعنے ہم دیکھتے ہیں پھر پھر جانا
تیرا منہ آسمان میں سو البتہ پھیر دیگے تجھکو جس قبلے طرف تو راضی ہی اب پھیر منہ اپنا مسجد الحرام
طرف اور جس جگہ تم ہوا کرو پھیرو منہ اسیکے طرف در یہ آیت نازل ہوی سو روز سے نماز میں
منہ کعبے کیطرف کرنا مقرر ہوا اور رجب کے مہینے میں عبد اللہ بن جحش کو آٹھ آدمی کے ساتھ
روانہ کئے اور خط لکھ دئے اور فرمائے کہ یہاں سے دو منزل جا کے اس خط کو کھول اور
اس میں جدھر جانا لکھا ہی ادھر جا اگر لوگ جانے راضی نہو دیں تو جبر مت کر عبد اللہ بن
جحش بموجب حکم کے دو منزل جا کے اس خط کو کھولے تو اسمیں یہ لکھا تھا کہ موضع نخلہ جو مکے
اور طایف کے درمیان ہی سو اسمیں قریش کے قافلے کے منتظر رہو اور انکی کیفیت ہمکو اطلاع کرو

خط کا مضمون دیکھا سب راضی ہے چلے جب نجران کو پہنچے سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن
غزوان کے سواری میں ایک اونٹ تھا سو گم ہو گیا تو سردار سے رخصت لیکے اونٹ کی تلاش میں رہے
دوسرے لوگ رجب کی انتیسویں کو اس مقام پر پہنچے تو وہاں قریش کا ایک قافلہ جاتا دیکھے مسلمانان باہمدیگر
مشورت کئے کہ اگر ہم انسے جنگ کریں تو شہر حرام کی حرمت ٹوٹتی ہے اگر جنگ نہ کریں تو قافلہ ہاتھ سے جاتا
رہتا ہے آخر واقد بن عبداللہ تیر چلائے تو قافلے کا سردار عمرو بن الحضرمی کو جا لگی اور وہ مارا گیا اور دو شخص
عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کیسان اسیر ہوئے اور باقی کفار بھاگ گئے مسلمانان قافلے کا اسباب
لے لئے اوس وقت غنیمت کو بانٹنے کا حکم نہیں آیا تھا پر عبداللہ بن جحش اپنی رائے سے غنیمت
کا خمس یعنے پانچواں حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے رکھکے باقی غنیمت اپنے ساتھ
کے لوگوں کو تقسیم کئے جب مدینے کو پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونپر ملامت کئے اور
زمانے میں تمکو جنگ کا حکم نہیں دیا تھا اور خمس کو اور قیدیوں کو قبول نہیں کئے اور دوسرے
مسلمانان بھی اونپر طعن و ملامت کرنے لگے اور سریہ والوں پر اس حرکت سے بہت
ملال ہوا اور اندیشہ مند ہوئے کہ اللہ تعالی اس فعل پر کیا عذاب نازل کرتا ہے اور قریش بھی طعن
شروع کئے کہ محمد اور اسکے لوگ حرام مہینے میں خون ریزی کئے اور مال لوٹے اور لوگوں کو اسیر
کئے کئی مسلمانان جواب دینے لگے کہ وہ حرام مہینے میں نہ کئے بلکہ وہ شعبان کا مہینا تھا تب
اللہ تعالی یہ آیت نازل کیا يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ
وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ
عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ یعنے تجھے پوچھتے ہیں حرام کے مہینے کو اس
میں لڑائی کرنی تو کہہ لڑائی اسمیں بڑا گناہ ہے اور روکنا اللہ کی راہ سے اور اسکو نہ ماننا اور
مسجد الحرام سے روکنا اور نکال دینا اسکے لوگوں کو وہاں سے اس سے زیادہ گناہ ہے اللہ کے

یہان اور دین سے پچلانا مار ڈالنے سے زیادہ مسلمانون کو اس آیت کے نازل ہونے سے
خوشی ہوئی اور غنیمت اور قیدیون کو قبول کیے پھر قریش اپنے قیدیون کو چھڑانا چاہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے ہمارے یہان کے دو شخص ہنوز نہین آئے ہین وے آئے تک ہم
ان قیدیون کو نہ چھوڑینگے اگر تم انکو قتل کروگے ہم بھی انکے بدلے انکو قتل کرینگے بعد سعد اور عتبہ
خیریت سے آئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن دونون اسیرون کو چھوڑ دئے ایک
قیدی حکم بن کیسان اسلام لا کے حضرت کی خدمت مین رہا اور بیر معونہ کے جنگ مین شہید
ہوا دوسرا قیدی عثمان بن عبد اللہ مکے کو جا کے کافر ہوا اور شعبان مین حکم ہوا کہ رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہوا تو
سب رمضان کا چاند دیکھکر روزہ رکھے اور رمضان کی سترہوین کو جمعہ روز بدر کا جنگ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو خبر پہنچی کہ ابوسفیان شام کے ملک کو تجارت کے لیے گیا تھا سو آتا ہی اور اسکے ساتھ قریش کا مال و متاع
بہت ہی قافلے کے ستر آدمی ہین اور اسباب کے ہزار اونٹ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو فرمائے اس
قافلے کا قصد کرین تو شاید اللہ تعالی تمکو غنیمت دیگا اور مدینے مین ابولبابہ انصاری کو نایب کرکر اور
مہاجرین کا نشان علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ مین اور انصار کا نشان حباب بن المنذر کو
دیکے جھنڈا دل پر قیس بن صعصعہ مازنی کو اور برنغار پر زبیر کو اور جونغار پر مقداد کو مقرر فرماکر
رمضان کی بارھوین کو شنبے کے روز مدینے سے نکلے اور کفار کے قافلے مین تھوڑے لوگ رہے
سے جنگ کی نوبت نہ ہوگی سمجھکر اکثر لوگ جنگ کا سامان پورا نہ کیے اور ہمراہ حضرت کے ستر اونٹ
اور تین گھوڑے تھے مدینے سے ایک میل پر آگے ابی عنبہ کے کنوے پاس لشکر کی موجودات لیے تو
تین سو تیرہ آدمی تھے اور تھوڑے لوگون کو کم عمر ہونے باعث پھیر دئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جنگ کی تیاری کرتے ہین سنکر ابوسفیان بہت ہراسان ہوا اور ضمضم بن عمرو غفاری
کو اجرت دیکے مکے کو روانہ کیا تا قریش کو اطلاع کرے کہ محمد تمہارے قافلے کا متعرض ہونے والا ہے

تم ہماری جلد کمک کرو اور حضرت بدر کو پہنچنے کے آگے ابوسفیان جا چکا اور ضمضم نے کو پہنچکے
اونٹ کے کان کاٹا اور اسکی پالان پہیرایا اور اپنی قمیص پہاڑ کے پکارا کر اے قریش تمہارا اسباب
جو ابوسفیان کے ساتھ تھا سو اسکو محمد غارت کرنیوالا تھا شاید ابتک غارت کرچکا ہوگا تم جلد
اپنے قافلے کی کمک کرو تو قریش جنگ کا ساز و سامان مہیا کر کے جلدی سے روانہ ہوئے جسکو
طاقت نہ تھی سو اپنے عوض کسیکو مزدوری دیکے بہجوایا اور قریش کے عمدہ لوگ تمام جنگ کو
نکلے مگر ابولہب اپنے عوض عاص بن ہشام بن المغیرہ کو جو ابولہب کے چار ہزار درم دینا تھا سو
معاف کرکر روانہ کیا جملہ نو سو پچاس آدمی تھے سو انمین ایک سو سوار گھوڑوں کے اور سات
سو اونٹ کے اور امیہ بن خلف جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اسکو قتل کرینگے تب امیہ کہا تھا کہ محمد جہوٹہہ بات نہیں کہتا ہے
سو اسی اندیشے سے جنگ کو نکلنے ابا کیا ابوجہل کہا تو اس بیابان کا سردار ہی لوٹنا آوے
تو اکثر لوگ رہجاوینگے اگر مرضی نہ آئے پر ہو تو ایک دو منزل آکے الٹ جا آخر اسکا اصرار دیکہ کے
عقبہ بن ابی معیط عود سوز مین آتش اور عود ڈال کے امیہ کے روبرو جو مسجد الحرام میں اپنی قوم پاس
بیٹھا تھا لا رکھا اور کہا اے ابا علی تو عورت ہی بخور لیتا ہے امیہ عقبہ کو گالیاں دیکے جنگ کو
نکلا امیہ کی عورت اسکو نکلتا دیکھ کے کہی کیا تو سعد بولا سو بات بھول گیا تو امیہ کہا میں ایک دو
منزل جا کے الٹ آتا ہوں اور ہر منزل میں پہر نیکا ارادہ کرتا تو اسکو بہوتہ بہانہ کے دوسری منزل
لیجاے غرض اسکو کشاں کشاں لیگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روحا کو پہنچے خبر آئی
کہ قریش بڑی جمعیت سے کمک واسطے نکلے ہیں حضرت صحابہ سے مشورت کئے کہ ہم قریش کے قافلے
کے متعرض ہوویں یا کمک آئے ہوا لوںکا مقابلہ کریں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھکہڑا ہو حضرت
کو خوش آنیوالی بات عرض کئے پہر عمر رضی اللہ عنہ بھی ویسا ہی کہے پہر مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ

انہنے عرض کیے یارسول اللہ آپکو اللہ تعالی کہ جہان جانیکا امر کیا ہی ادہر چلیے ہم آپ کے ہمراہ ہین
واللہ ہم موسی کی قوم کے سے نہ کہینگے اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا
قَاعِدُوْنَ یعنے تو جا اور تیرا رب یہہ دونون لڑو ہم یہان بیٹھے ہین بلکہ ہم کہتے ہین ۔
اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ یعنے تو جا اور تیرا رب یہہ
دونون لڑو ہم بہی تمہارے ساتہہ ہوکے لڑتے ہین یارسول اللہ اگر آپ حبش کی دار السلطنت
کو جسے برک الغماد کہتے ہین چلے تو ہم ہمراہ ہین حضرت انکے حق مین دعا دیکے پہر فرمانے
ای لوگو تم لیا مشورت دیتے ہو اس فرمانے سے حضرت کو انصار کی مرضی دریافت کرنا منظور تہا
کیونکہ بیعت کے وقت کفار سے جنگ کرنیکا عہد نہ ہوا تہا بلکہ یہہ تہا کہ مدینے کو آنے بعد اپنی
زن و فرزند کو جیسا محافظت کرتے ہین ویسا ہی حضرت کی محافظت کرنا یہہ سعد بن معاذ انصار
کے سردار عرض کئے یارسول اللہ شاید آپ ہماری مرضی دریافت کرتے ہو سو ہم آپ پر ایمان لائے
اور رسالت کی تصدیق کئے اور جو لائے سو اسکو حق جانے اور اپکی اطاعت کرنے پر عہد کئے
جدہر ارادہ ہی ادہر چلیے ہم آپکے ہمراہ ہین قسم ہی اسکی جو اپکو رسول برحق کیا اگر آپ دریا مین
کودے تو ہم بہی کود پڑینگے ہمارے سے کوئی شخص پیچہے نہ ہوگا دشمن سے مقابلہ کرنے مین ہمکو
کچہہ اندیشہ نہین جنگ مین ہم بڑے صابر ہین اور مقابلے مین مردانہ اللہ تعالی کی برکت پر روانہ
ہونا ہم کو امید ہی کہ اللہ تعالی ہمسے ایسا دکہاویگا جو آپکی آنکہہ ٹہنڈی ہو حضرت یہہ سنکے خوش
ہوے اور فرمانے قریش کی دونو جماعتون سے ایک کا وعدہ مجہہ سے اللہ تعالی کرچکا ہی واللہ
انکے مردے پڑنے کی جگہہ مین دیکہہ رہا ہون پہر وہان سے کوچ کرکر نکلے اور بدر جو ایک قریہ
مدینے سے چار منزل پر تہا وہان پہنچے تو قریش بہی وہان تک آچکے تہے جب قریش مکے سے
نکلے تو پہلی منزل مین ابوجہل لوگون کے واسطے دس اونٹ نحر کیا دوسرے روز عسفان مین [illegible]

بن امیہ نون اونٹ نحر کیا تیسرے روز قدید مین سہیل بن عمرو دس اونٹ نحر کیا قدید سے
ایکطرف دریائی راستہ چلے سو راہ بہول کے ایک روز مقام کئے تو اس روز شیبہ بن ربیعہ
نون اونٹ کاٹا پہر پانچین روز جحفے کو پہنچے تو عتبہ بن ربیعہ دس اونٹ نحر کیا چھٹویں
روز ابوا کو پہنچے تو مقیس جمحی نون اونٹ نحر کیا ساتوین منزل بن عباس دس اونٹ نحر کئے
آٹھوین منزل بن حارث بن عامر بن نوفل نون اونٹ نحر کیا نوین روز بدر کو پہنچے تو ابو البختری
دس اونٹ نحر کیا اور دوسرے روز مقیس جمحی نون اونٹ نحر کیا تیسرے روز جنگ شروع ہوا تو
ساتھ کے توشے کہائی اور ابو سفیان بدر کے قریب پہنچکے راہ چھوڑ ساحل کی راہ لے
قریش پاس قاصد روانہ کیا کہ ہمارا قافلہ بچھ گیا ہی تم تو ہمارے قافلے واسطے نکلے تہے
اب الٹ جانے ابو جہل کہا ہم بدر کو پہنچہ کے تین روز وہان رہینگے اور اونٹان نحر کرینگے
اور شراب پی گا بجا وہان سے نکلینگے تا تمام عرب کے قبیلون پر ہماری ہیبت پڑے بنی زہرہ
کہے ہم قافلے کی محافظت کو آئے تہے اب وہان جانا صرف اوقات ضایع کرنا ہی اور
تمام بنی زہرہ الٹ گئے اور ابی طالب کے فرزند طالب ور دوسرے مین قضیہ ہو گیا تو
قریش کہے واللہ بنی ہاشم تم اگرچہ ہمارے ساتھ ہین پر دل تمہارا محمد کے ساتھ ہی طالب خفا
ہوکر بہوت لوگون کے ساتھ ملکے کو الٹ گیا اور قریش بدر مین پرے کے ناکے پر ریگ تو دے
اودے کے نیچے اترے اور مسلمانان ورے کے ناکے پر جو ریتی کی زمین تہی اترے تو
آدمی اور جانور کے پاون زمین مین دہستے تہے اور کفار سبقت کر کے بدر مین ایک کنوا تہا
سو سکو اپنے علاقے کر لئے اور مسلمانون کو پانی نہ تہا سو شیطان بعضون کے دلون مین یہہ
وسوسہ ڈالا کہ ہم کہتے ہین کہ ہم حق پر ہین اور ہمارے ساتھ رسول اللہ ہین دیکہو مشرکان
پانی پر غالب ہوگئے اور ہم پیاسے اور محدث اور جنب ہین اور ہمارے دشمنان انتظار کر رہے

ہین جب ہم تشنگی سے بیطاقت ہوجاوین توجیسا چاہین ویسا ہم حکم کرین تب اللہ تعالی
مینہہ برسایا نالے مین پانی بہنے لگا مسلمانان پانی پئے اور وضو بنائے اور غسل کیے اور جانورون
کو پانی پلائے مشکون کو بھر لئے اور زمین ریگ کی سخت ہوگئی دلونسے وسوسہ جاتا رہا اور قریش
اُترے سو زمین پانی پڑھنے سے کیچڑ ہوا پاؤن پھنسنے لگے اور حباب بن المنذر رضی اللہ عنہ عرض
کئے یا رسول اللہ اس مقام مین جو اُترے ہین سو اللہ تعالی کے حکم سے ہی یا اپنی راے اور جنگ
کے داؤگھاؤ سے حضرت فرمائے یہہ امر الٰہی نہین ہے اپنی رای سے اُترا ہون حباب عرض کئے یا
رسول اللہ یہہ موقع مناسب نہین یہانسے بڑھکے کنوے کے قریب اُترنا اور ایک گڑھا کھود کے
اسکو مینہ باندھنا تمام پانی کنوے کا بھگلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو بہت
مناسب تجویز کیا اور وہان سے کوچ کر کر پانی کے قریب اُترے اور گڑھا کھودے تو سب پانی اُس
مین آیا اور سعد بن معاذ حضرت کو تشریف رکھنے ایک منڈوا باندھکے دئے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو پہنچے سو روز شام کے وقت علی مرتضی اور زبیر بن العوام اور سعد بن
ابی وقاص اور اُنکی سواے چند شخص کو کیفیت دریافت کرنے روانہ کئے تو قریش کے دو سقے اسلم اور
یسار گرفتار ہوے سو اُنکو حضرت پاس حاضر کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین مشغول
تھے صحابہ اُنسے کیفیت دریافت کرنے لگے وہ بولے ہم قریش کے سقے ہین صحابہ اُنکی بات راست نہ سمجھ کے
کہنے لگے راست کہو کہ تم ابوسفیان کے سقے ہو وے کہے نہین پھر اُنکو مارنے لگے تو بولے کہ ہان ہم ابوسفیان
کے سقے ہین پھر پوچھے تم کسکے سقے ہو کہے قریش کے پھر اُنکو مارنے لگے غرض اُنسے پوچھتے تم کسکے سقے ہو
اگر قریش کے ہین کہے تو اُنکو مارتے اور ابوسفیان کے ہین کہے تو چھوڑ دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نماز سے فارغ ہوکے فرمائے کہ وے سچ کہین تو تم اُنکو مارتے ہو اور جھوٹ کہین تو ہاتھ رکھتے
ہو سمجھے تب وے قریش کے سقے ہین اور اُنسے پوچھے قریش کہان ہین تو بولے اُس ٹیکرے کے نیچے ہین پوچھے

وہ کتنے لوگ ہین کہے ہمکو شمار معلوم نہین مگر جماعت بڑی ہی حضرت پوچھے روز کتنے اونٹ نحر
کرتے ہین کہے ایکروز نون اونٹ ایکروز دس اونٹ حضرت فرمائے نون سو اور ہزار کے مابین ہین
پوچھے عمدہ لوگ کون کون ہین کہے عُتبہ بن رَبیعہ اور شَیبہ بن ربیعہ اور ابوالبَختری بن ہشام اور
حکیم بن حزام اور نوفل بن خویلد اور طعیمہ بن عدی بن نوفل اور حارث بن عامر بن نوفل اور نضر بن حارث
اور زمعہ بن الاسود اور ابوجہل بن ہشام اور امیہ بن خلف اور نبیہ بن حجاج اور منبہ بن حجاج اور سہیل بن عمرو اور
عمرو بن عبد وُد یہہ سنکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مکہ اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری
طرف بہیکا ہی اور قریش صبحکو نکلے سو دیکہکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے یا اللہ
قریش اپنے غرور و تکبر سے تیری دشمنی اور تیرے رسول کی تکذیب کرتے نکلے ہین اب تو نصرت
دینے کا جو وعدہ کیا ہی سو اسکو پورا کر ادہر قریش عمیر بن وہب جمحی کو مسلمان کسقدر ہین سو
دریافت کرنے بہیجے عمیر گہوڑے پر سوار ہو مسلمانون کے لشکر کے گرد پہر اور قریش کو جا کہا
کہ تین سو آدمی سے کچہہ کم و زاید ہوگے لیکن پہر جا دیکہتا ہون کہ کمین مین بہی کچہہ فوج ہی یا نہین
اور اطراف و نواحی سب دیکہکے جا بولا کہ اسکے سوائے کچہہ فوج نہین لیکن مین دیکہتا ہون کہ
بلا موت کو اتہائی ہی اور یثرب کے اونٹون پر زہر قاتل سوار ہی اور اُن قوم کو اپنے تلوارون
کے سوائے کچہہ پناہ و قوت نہین ہی اُنکا ایک ایک آدمی ہمارے ایک دو شخص کو مارے سوائے نہ مریگا
پہر اتنے لوگ مارے گئے بعد جینے سے کیا پہل پاؤگے آپ اسکی کچہہ تجویز کیجئے حکیم بن حزام یہہ
سنکے عتبہ بن ربیعہ پاس آگے بولا ای ابوالولید تو قریش کا سردار بزرگ ہی اور جنگ کرنے
سے کچہہ حاصل نہین اگر تو قوم کو جنگ کرنے سے پہیر لیجاویگا تو ابد تک تیرا نام نیکی
سے یاد کرینگے تب عتبہ کہڑے ہو کے خطبہ پڑہا اور بولا ای قریش اس جنگ مین ہمکو کیا فایدہ
اگر تم محمد کو اور اسکے ساتہہ والون کو مارے تو اپنے ہی بہائی بند کو مارے اور ایک دوسریکا

منہہ دیکہنا بدجائیگا کیونکہ کسی کا بہتیجا مارے جائیگا کسیکا بہانجا کسیکا بیٹا کسیکا
قرابتی پس ہم الٹ جانا اور محمد کو چہوڑ دینا تا دوسرے عربوں کے ساتہہ مقابلہ ہوجاوے اگر محمد
مارے پڑے تو تمہارا مقصود حاصل اگر غالب آجاوے تو اُسکی عزت تم سبہوں کی عزت ہے
پہر حکیم نے ابوجہل پاس جاکے اسکو بہی ویسا ہی کہا اور عتبہ کے خطبہ پڑہنے اور نصیحت سے بہی اطلاع
کیا ابوجہل غصے سے بولا محمد کو اور اُنکے لوگوں کو دیکہہ کے عتبہ کا پہیپہا پہول گیا ہے یعنے وہ
نامردی لیا ہے اور ہم یہانسے نہ پہرینگے جب تک اللہ ہمارے اور محمد کے درمیان حکم نہ کرے لیکن عتبہ
دیکہا کہ محمد اور اسکے ساتہہ والے اونٹوں کو کہاتے ہیں اور انکے ساتہہ عتبہ کا بیٹا بہی ہے تو سو تمکو اس
بات سے ڈراتا ہے اور عامر بن الحضرمی کو کہلا بہیجا کہ عتبہ تیرا حلیف لوگوں کو پہیرا جاتا ہے اور
تجہکو اپنے بہائی عمرو مارے جانیکا بدلہ لینا ضرور ہے تب عامر برہنہ ہوکے پکارا واعمراہ واعمراہ
کفار کو اُسکے پکارنے سے حمیت دامنگیر ہوئی اور جنگ واسطے مستعد ہوگئے اور عتبہ ابوجہل کا کلام سنکے
غصہ ہوا اور بولا کسکا پہیپہا پہولا ہے سو یہی جو تم زرد الیکو اب معلوم ہوجائیگا ابوجہل کو پیلی جوتڑوالا
اسلئے بولا اسکی جوتڑ کوڑہ کے باعث سفید تہی سو اُسکو زعفران سے رنگا کرتا تہا غرض عتبہ پہننے
واسطے خود منگوایا اسکا سر بہت بڑا رہنے کے باعث لشکر میں کسیکا خود اُسکے سر برابر نہ ہوا آخر
سر پر رومال لپیٹ کے میدان میں نکلا اُسکے ساتہہ اُسکا بہائی شیبہ اور اُسکا بیٹا ولید بہی نکلے
اور کہنے لگے کون آتا ہے سو آوے پہر مسلمانونکے بہادروں میں سے عوف بن عفرا اور معوذ بن عفرا و
عبداللہ بن رواحہ اُنکے مقابلے میں آئے وے پوچہے تم کون لوگ ہو کہے ہم انصار ہیں بولے ہمکو تمہارے
سے کام نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارکے کہے ای محمد ہمارے سے مقابلہ
کرنے ہماری قوم کے برابر کے لوگوں کو بہیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبیدہ بن حارث اور
حمزہ اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو حکم فرمائے کہ تم جاؤ جب یے بزرگان گئے تو انہوں نے پوچہے

تم کون ہو کہے فلانے فلانے بولے ہان برابر کے بہاے ہان ہین پہر عُبیدہ عُتبہ کے اور حمزہ شیبہ کے
اور علی ولید کے مقابلے مین آئے حمزہ اور علی شیبہ کا اور ولید کا کام تمام کئے اور عبیدہ اور
عتبہ دونون کا ہاتہہ چلا سو دونون زخمی ہو گرے اس مین حمزہ اور علی دوڑ کے عتبہ کا کام
تمام کر ڈالے اور عبیدہ کو اوٹھا کے اپنے لشکر مین لا لئے پہر دونون لشکر باہم قریب ہوئے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو تاکید فرماتے تہے کہ مین حکم کئے تک کفار پر حملہ
مت کرو اگر وے تمسے نزدیک ہون تو تیران مار کے ہٹا دیجو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کافرون کی کثرت دیکہہ کے منڈوے مین تشریف لیگئے حضرت کے ہمراہ ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے سوائے کوئی نہتھا حضرت قبلے طرف متوجہ ہوکے ہاتہہ اٹھا دعا مانگنے لگے اور دعائے
یا اللہ اگر یہہ ٹکڑی مسلمانون کی مار جاوے تو پہر زمین پر تیری عبادت کدہی نہوگی یا اللہ تو اپنا
وعدہ پورا کر اور مجھے رسوا مت کر اور یہان تک دعا مانگے کہ حضرت کے کاندہے پرسے
چادر گر پڑی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چادر اٹھا کے حضرت کے کاندہون پر ڈالے اور کہے
یا رسول اللہ اب دعا بس کرو یقین ہی کہ اللہ تعالی جو آپ سے وعدہ کیا ہی سو اسکو پورا کریگا
اس عرصے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند کا کچہہ جہپکا آگے بیدار ہوئے تو تبسم
کرتے ہوئے نکلے اور فرمائے ای ابو بکر خوش ہو اللہ کے یہان سے نصرت آئی یہہ دیکہہ جبرئیل آیا ہی
اور اسکے دانتون پر غبار ہی اور اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ
لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنے جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہنچا
تمہارے پکار کو کہ مین مدد بہیجونگا تمہاری ہزار فرشتے لگاتار آنیوالے پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم منڈوے سے یہہ آیت پڑہتے ہوئے نکلے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ
یعنے اب شکست کہاویگا سبلی اور بہاگینگے پیٹہہ دیکر اور جبرئیل علیہ السلام ہزار فرشتے آدمیون کی

صورت سے ابلق گہوڑون پر سوار سر کو سفید شالان باندھے ہوئے لیکے نمود ہوئے بعد حق اللہ
تعالی جو کمک بہیجا تو میکائیل ہزار فرشتے لیکے آئے اور اسرافیل ہزار فرشتے بعد اسکے پہر دو ہزار فرشتے
آئے سو کل پانچہ ہزار فرشتے تہے لیکن اول کے ہزار فرشتے ہی جنگ کئے اور قریش جب مکے سے
نکلے تو انہین اور بنی بکر مین مخالفت رہنیکے سبب سے قریش کو اندیشہ ہوا کہ بنی بکر شاید ہماری پیچہے
سے کہین آجاوے تب ابلیس بنی کنانہ کا سردار سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت لیکے آیا اور بولا
مین تمہارے ساتہہ ہون تم بنی بکر و کنانہ سے کچہہ اندیشہ نکرو اور شیطانون کی فوج سمیت جہنڈا لیا
ہوا منزل بمنزل آتا تہا اور جنگ کے روز ایک شخص کا ہاتہہ پکڑ کے کہتا تہا آج تم پر کوئی غالب ہوگا
کہ مین تمہارا رفیق ہون جب جبریل علیہ السلام کو دیکہا ہاتہہ چہڑا کر اپنی ایڑیون پر الٹے پاؤن پہرا
وہ شخص کہنے لگا سراقہ کہان جاتا ہی بولا مین وہ دیکہتا ہون جو تم نہین دیکہتے مین ڈرتا ہون
اللہ سے اللہ کا سخت عذاب ہی اور مسلمانون مین عمر کا مولا مہجع تیر لگکے شہید ہوئے تہے
اور حارثہ بن سراقہ حوض مین پانی پیتے ہوے تیر کہا جام شہادت پئے تہے ایسے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکے لوگون کو حکم فرمائے کہ اب جنگ شروع کرو اور انکو ترغیب
دینے لگے عمیر بن الحمام ہاتہہ مین خرمالئے کہاتے تہے سو پہینک دیکے تلوار کہینچے اور کافرون مین
دہس کے انکو مار کے شہید ہوئے اور عوف بن عفرا بہی بہت سے کافرون کو مار کے آخر شہید ہوے
اور امیہ بن خلف مین اور عبدالرحمن بن عوف مین بڑی دوستی تہی سو عبدالرحمن چاہے
کہ امیہ کو بچاوے لیکن بلال مکے مین اسکے ہاتہہ سے بہت ایذا پائے تہے سو پکارنے لگے امیہ
بن خلف کفر کا سر ہے تو مین نہین بچتا تو مسلمانان تلواران لیکے حملہ کئے اور امیہ کو قتل کئے
اور عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہی کہ اپنے دونو بازو پر انصار سے دو لڑکے جوان
معوذ اور معاذ عفرا کے بیٹے کہڑے تہے سو ایک نے مجہے پوچہا ابوجہل کون ہی مین اسکو کہا تو

کسلیے دریافت کرتا ہی کہا میں سنا ہوں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب
مین بڑی بے ادبی کرتا ہی اگر میں اسکو پاؤں تو اسکے سامنے سے نہ ٹلوں جبتک کہ وہ یا میں
نہ مروں اور دوسرا لڑکا بہی ویسا ہی پوچہا تہوڑے وقت کے بعد مین ابوجہل کو دیکہا کہ لوگوں
مین پہر رہا ہی تو ان دونوں لڑکوں کو بتلا دیا کہ ابوجہل یہی ہے تب وے دونو شاہین شکار
پر ٹوٹتے سرنگا اسپر حملہ کیے اور اسکو گہایل کر کے خاک پر گرا دئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو آکے عرض کیے ہم ابوجہل کو مار ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ
بن مسعود کو فرمائے کہ ابوجہل کا کیا حال ہے سو دیکہہ آؤ عبداللہ بن مسعود جا کے دیکہے تو اسکا
جان حلق مین کہیل رہا ہی عبداللہ بن مسعود جو کہ مین اُسکے ہاتہہ بڑی ایذا دیکہے تہے سو
اسکو کہے کی اللہ تعالی تجہے رسوا نہین کیا بولا کیا ہوا کہ ایک آدمی کو مار ڈالے اور تو کچہہ
زیادہ نہوا لیکن مجہے بڑا افسوس ہی کہ ان کہنیوں کے ہاتہہ سے مین مارا گیا کاش دوسرا
کوی مارا ہوتا ابن مسعود اس لعین کی چہاتی پر چڑھ کے سر کاٹ ڈالے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لا رکہے حضرت اللہ کا شکر کئے اور فرمائے اس امت کا
فرعون تہا سو موا اور ابوجہل کا بیٹا عکرمہ نے معاذ بن عفرا کے ہاتہہ پر تلوار کا ایک ہاتہہ
جہاڑا کہ انکا ہاتہہ کٹ کے تسما باقی رہگیا معاذ حضور مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے گئے حضرت اُنکے ہاتہہ پر اپنا لعاب مقدس لگائے تو انکا ہاتہہ اچہا ہوگیا پہر
جنگ مین شریک ہوگئے اور لڑائی مین عکاشہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انکو ایک لکڑی دئیے سو وہ تلوار ہوگئی پہر عکاشہ جیتے تک اُسی تلوار سے جنگ
کرتے تہے اور ملائکہ جو حاضر ہوئے تہے سو انکو آدمیوں کے قتل کا ڈہب معلوم نتہا اسلئے اللہ تعالی
اس آیت سے انکو تعلیم کیا فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ یعنے

پھر تم مارو انکی گردنوں کے اوپر اور کاٹو انکے پور پور پھر فرشتے جسکو مارتے تھے انکی گردنوں پر
اور باندھوں پر فقط سیاہ داغ رہتا تھا اور صحابہ کفار پر وار کرتے تھے تو پیشتر از انکی تلوار لگنے کے
فرشتے کے مارے اکثر کفار مر کے گر پڑتے تھے اور ایک مسلمان ایک کافر کو مارنے پیچھے دوڑتا تھا یکایک
آواز آیا اَقْدِمْ حَیْزُوْمْ یعنے ای حیزوم تو بڑھ پھر ایک کوڑا مارنیکا آواز آیا تو وہ کافر
گر پڑا اور اسکا منہ اور ناک کوڑے کے مارے پھٹ جاو ان کا رنگ سیاہ ہو گیا تھا جب جنگ
گرم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشت کنکر اٹھا کے قریش طرف پھینکے اور کہے
شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنے منہ برے ہوا صحابہ کو حکم کیے کہ ان پر حملہ کرو تو کفار کو ہزیمت ہوئی
ستر شخص مارے گئے اور ستر شخص بند میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تاکید
فرماتے تھے کہ تم بنی ہاشم کو قتل مت کرو کیونکہ وے جبر سے آئے ہیں سو عباس اور ابی طالب کے فرزند
عقیل اور حارث بن عبد المطلب کے فرزند نوفل بھی بند میں آئے اور عباس کو ابو الیسر اسیر کئے تھے
لوگ عباس سے پوچھے تمکو ابو الیسر ایسا دبلا آدمی کیسا اسیر کیا اگر تم چاہتے تو اسکو ایک ہاتھ میں اٹھا
لیتے کہے کیا کروں میں اور وہ ملتے ہی وہ میرے انکھوں میں خندمہ پہاڑ کے برابر آنے لگا اور مجھے پکڑ لیا
اور قیدیوں کو باندھ کے لانے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیے تو عباس کو بہت جکڑ کے باندھے
تھے سو شبکو انکے کراہنے کا آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت کو نیند نہ آئی اور
انصار یہہ سنکے انکو کھولدے پھر فتح کے بعد حضرت حکم کیے کہ کافروں کے مردوں کو بدر کے
کنوے میں ڈالو تو سب کو کھینچ کے اجاڑ کنوے میں ڈالدے مگر امیہ بن خلف پھول گیا تھا اسکو
اسمیں نہ ڈالکے مٹی میں داب دئے اور مسلمانوں سے جو وہ شخص شہید ہوئے انمیں مہاجرین چھ
تھے اور انصار آٹھ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے لوگوں کو خوشخبری سنانے عبد اللہ
بن رواحہ اور زید بن حارثہ کو روانہ کیے مدینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

صاحبزادی بی بی رقیہ کا وفات ہوا تھا سو لوگ اُنکے دفن سے فراغت پا پھرے تھے کہ زید
مدینے مین پہنچکے فتح کی خبر دئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے بعد تین روز تک
بدر مین مقام کر مدینے طرف پھرے اور بندیوانوں کو اور غنیمت کو ہمراہ لیلئے مگر وادی صفرا
مین پہنچکے نضر بن الحارث قیدی کو اور عرق الظُبیۃ مین پہنچکے عقبہ بن ابی مُعیط قیدی کو قتل
کئے باقی دوسرا اسیرون کو مدینے مین لے آئے اور صحابہ سے مشورت کئے کہ ان اسیرون کو کیا کیا
چاہیے عمر رضی اللہ عنہ کہے کہ ان سبھون کو قتل کرنا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے انہون
سے پیسے لیکے چھوڑ دینا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیسے لیکے چھوڑ دئے تو یہہ آیت
عتاب کی اتری لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
یعنے اگر نہوتی ایک بات کہ لکھ چکا اللہ آگے تو تمکو آپڑتا اس لینے مین بڑا عذاب اور عباس سے
سونے کے سو اوقیے فدیہ لئے عباس کہے مین مسلمان تھا لیکن قریش جبر سے مجھے لے آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر تم سچ کہتے ہو تو تمکو اللہ تعالی جزا دیگا لیکن
ظاہر مین تو تم ہم پر آئے تھے اور عباس اپنے ساتھہ سونے کے سو اوقیے لائے تھے سو جنگ مین
اُن پاس سے جو مین لئے تھے تو عباس چاہے کہ ان پیسون کو بھی فدیہ مین شمار کرنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہمارے دشمنون کی اعانت کیواسطے پیسے لانے تھے اسکو ہم
اسمین گنینگے عباس کہے کیا میرے سے اتنے پیسے لیکے مجھے قریش پاس بھیک مانگنے لگاتے
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جنگ کو آتے وقت جو سونا ام الفضل کے
حوالے کئے تھے سو کیا ہوا عباس کہے تمکو وہ پیسے ہین سو کیسا معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے مجھے اللہ تعالی خبر دیا عباس کہے مین گواہی دیتا ہون کہ تم صادق ہو کیونکہ
یہ پیسے جو مین دیا سو کسیکو اُس پر اطلاع نہ تھی اور مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ ایک ہی در

نقشہ ٹھہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابولبابہ بن عبد المنذر کو نایب
کرکر اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ مین نشان دیکر اُنسے لڑنے نکلے یہود یہان خوف
سے قلعے مین جلکے دروازے بند کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلعے کا محاصرہ
کیے پندرہ روز تک محاصرہ تھا بعد اللہ تعالی اُنکے دلون مین مسلمانونکا رعب ڈال دیے سے
عاجز ہوکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین عرض کیے آپ جیسا فرماتے ہین ویسا
ہمکو قبول ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبکو قتل کرنا چاہے تب عبد اللہ بن اُبی
بن سلول جو یہود کا دوست تھا سو سفارش کرنے لگا حضرت اُنکا اسباب اور ہتھیار چہین
لیکے اُنکو زن و فرزند سمیت شہر بدر کیے اور اسی سال ذی الحجہ مین غزوۂ سویق ہوا سبب
اسکا یہہ ہی بدر کے جنگ کے بعد ابوسفیان قسم کیا تہا کہ جب تک محمد سے بدلا نلیوے
آپ عورت پاس نجاوے اور سر کے بالون کو تیل نہ لگاوے اس لئے دوسو آدمی کے ساتھہ آکے
مدینے سے تین کوس پر عریض پاس اُترا اور خرمے کے چند درخت جلا دیا اور ایک انصاری کو
قتل کیا اور اپنی قسم ادا ہوی کرکر روانہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے آنے اطلاع
پاکے مدینے مین بشیر بن عبد المنذر کو نایب کرکر دوسو آدمی کے ساتھہ اسکا پیچھا کیے کفار
کو حضرت کے نکلنے سے ہیبت ہوی سو بوجا کم ہونے کیواسطے ستو کے بوشے ڈال ڈالکے
بہاگ گئے تو وہ ستو مسلمانان کے خرچ مین آیا اسی لئے اس غزوے کا نام غزوۃ السویق
کرکے مشہور ہوا کہ عربی مین ستو کو سویق کہتے ہین مگر حضرت اُنکا تہوڑے دور تک پیچھا کرکر
پانچوین روز مدینے مین داخل ہوے ... اسی مہینے مین عید الاضحی کی نماز اور قربانی مقرر ہوی
اور علی مرتضی حضرت بی بی فاطمہ سے تیسرا سال ہجری ربیع الاول کے مہینے مین
محمد بن مسلمہ کے ساتھہ چند آدمی دیکے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے روانہ کیے وہ یہودی

بدر کا جنگ ہوے بعد مکے کو جا کے وہان کے لوگون کو حضرت سے جنگ کرنے پر ترغیب دینا
اور مسلمانون کی عورتون کے حق مین بیتان بنانا ہجو کرنا شروع کیا تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم زمانے کعب بن اشرف کو کون مار یگا محمد بن مسلمہ کہے کہ مین مارتا ہون لیکن
اس سے کچہہ بنا کے کہنا ضرور ہوگا اسکی اجازت دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زمانے جو دلین آتی سو کہہ پھر محمد بن مسلمہ اور ابو نایلہ اور عباد بن بشر اور حارث بن اوس
اور ابو عیص بن جبر ملکے روانہ ہوئے اور اسکے یہان جا کے اخلاص سے باتان کرنے لگے
باتون باتوان مین اسے کہے کہ محمد کے آنے سے ہمارے شہر مین بڑی بلا ہوی کہ تمام عرب سے
ہمکو عداوت ہوگئی اطراف سے اناج وغیرہ آنا موقوف ہوا لوگون کا قوت چلنا دشوار ہے
کعب یہہ سنکے کہا مین تمکو اول ہی جتا دیا تہا پر تم نمانے یہہ تو کیا آیندہ اس سے زیادہ تم
ملول ہوگے پھر یہ لوگ کہے کہ ہمکو کچہہ اناج ضروری قرض دے کہا قرض دیتا ہون لیکن
کچہہ چیز گرو رکہو کہے کیا رکہنا بولا تمہارے بچون کو گرو دیو کہے بچون کو گرو مین ڈالنا بہت
عیب ہے کہ لوگ کہینگے تم وہی ہیں جو من دومن اناج کے لئے گروی پڑے تہے بولا تمہارے
عورتون کو گرو رکہو کہے تو بہت حسین ہے تیرے پاس عورتون کو کیسا رکہنا یہہ بہت فضیحتی
کی بات ہے لیکن ہم ہتیار گرو رکہتے ہین کہا بہتر ہے پہر یہہ صاحبان شب کو ہتیار لیکے
اسکے یہان گئے اور گہر پر جا کے پکارے اٹہکے انکا قصد کیا اسکی عورت کہی اتنی شب کو کہان
جاتا ہے کہا وہ میرا دودھ بہائی ابو نایلہ اور فلانے فلانے شخص ہین عورت کہی تو مت جا
ان کی آواز سے لہو ٹپکتا ہے کہا کرم کرنے والے کو نیزے سے مارنے بلائین تو قبول کرنا ہے
پھر اٹہے باہر آکر باتان کرنے لگا اسمین ابو نایلہ کہے واہ تیرے پاس کیا خوشبوتی ہے کہا میری
عورت عطر بنانے آتی ہے سو اُسنے بنائی ہے کہے مجھے سونگنے دے کہا کیا مضایقہ سونگو سو

سو گئے پھر ذرا سا ٹھہر کر کہے کہ پھر سو گیا چاہتا ہون تو اُننے سر جھکایا بالون کو اسکے مضبوط پکڑ کے لوگون کو اشارہ کئے تو تلواران کھینچکے اُس پر ہاتان چلانے اور اسکا سر کاٹ لئے اور حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لا رکھے یہہ پہلا سر ہے جو اہل اسلام کے ہاتھ لگتے حضور مین آیا اور اسپر تلواران چلاتے وقت آپسمین سے کسی کی تلوار حارث بن اوس کو لگی تو وے چلنے سے عاجز ہوے سو انکو اٹھا کے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے زخم پر تھوکے تو وہ زخم درست ہوگیا اور اسی مہینے مین غطفان کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ ثعلبہ اور محارب کی قوم ذی امر مین جمع ہوئے ہین تب حضرت مدینے مین عثمان رضی اللہ عنہ کو نایب کر کر چار سو پچاس آدمی سے بارھوین کو نکلے جب اس مقام پر پہنچے کفار حضرت کے آنے پر مطلع ہو کے بہاک کے پہاڑون مین چھپگئے پھر وہان مینہ برسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے نکالکے سوکنے ڈالے اور آپ جہاڑ کے سایہ مین آرام کئے ایک شخص کا فرون سے دعثور نام تلوار کھینچ کے حضرت کے سرانے آیا اور بولا تجہے آج کون بچائیگا حضرت فرمانے اللہ بچائیگا سو جبرئیل علیہ السلام اسکے سینے پر مارے تلوار اسکے ہاتھ سے گرگئی حضرت وہ تلوار اٹہالیکے فرمانے تجہے اب کون بچائیگا اُس نے کہا کوی بچانیوالا نہین تو حضرت اُسکی تقصیر معاف کئے اور اُنّے اسلام لایا اور حضرت بارھ روز کے بعد مدینے مین داخل ہوے اور جنگ نہوا اور اسی مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی بی بی ام کلثوم کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا اور ربیع الآخر مین بحران کا غزوہ ہوا اسکو بنی سلیم کا غزوہ بہی کہتے ہین حضرت کو خبر پہنچی کہ بحران کے قریب فرع مین بنی سلیم جمع ہوئے ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب مقرر فرما کے تین سو آدمی کو لیکے نکلے حضرت کے نکلنے کی خبر سنکے کفار بہاگ گئے جنگ ہوا

حضرت دسوین روز مدینے مین تشریف لائے اور جمادی الاخری مین زید بن حارثہ کا
سریہ روانہ کئے کیونکہ قریش بدر کا جنگ ہوئے بعد مارے اندیشے کے شام کو اس راہ سے جانا
موقوف کر کر عراق طرف سے جانا اختیار کئے سو تجارت کو جا کے آتے ہین کر کر خبر پہنچی جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید کو سو آدمی کے ساتھ روانہ کئے سو قردہ مین پہنچ کے قافلے
پر گرے کفار اسباب چھوڑ کے بھاگ گئے تو وہ اسباب مسلمانون کے ہاتھ لگا روپے کے باسنون کا
وزن فقط تیس ہزار درم تھا مدینے کو لا کے سب اسباب کی قیمت کئے اور خمس میں ہزار درم نکالے
باقی جنگ کو گئے سو لوگون مین تقسیم کئے اور شعبان مین حضرت عمر کی بیٹی بی بی حفصہ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور رمضان کی پندرہوین کو امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا
ہوئے اور شوال مین احد کا غزوہ ہوا بدر کے جنگ مین قریش کی ہزیمت ہوئی اور انکے اکثر
عمدہ لوگ مارے گئے سو ابوجہل کا بیٹا عکرمہ اور ربیعہ کا بیٹا عبد اللہ اور ان کے سوائے دوسرے
لوگ جمع ہو کے تجویز کئے کہ محمد سے جنگ کیا جائے اور ابوسفیان کے ساتھ تجارت کا مال جو
محافظت سے آیا تھا سو اسمین سے کچھ لشکر کے اخراجات کیواسطے دینا تب سب
اتفاق کر کر اپنا مال اصل لئے اور منافع جنگ کے ساز و سامان کیواسطے دئے تجارت کے ہزار
اونٹ تھے اور مال پچاس ہزار دینار کا تھا اور دینار کو دینار نفع آیا تھا غرض قریش اور
بنی کنانہ اور تہامی کے اکثر لوگ مستعد ہوئے تین ہزار جنگی آدمی نکلے ان مین سات سو بکتر
پوش اور دو سو سوار اور تین ہزار اونٹ اور پندرہ عورت تھے اور حضرت عباس یہ اخبار
لکھ کے جلد مدینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس روانہ کئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مسلمانون کو جنگ کی تیاریکا حکم فرمانے پھر کافرون کی فوج مدینے کے قریب
عینین پہاڑ پاس آ کے اتری سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شوال کی دسوین کو

جمعہ کے دن لوگوں کو فرمانے میں خواب دیکھتا ہوں کہ گایاں ذبح ہوتے ہیں اور ایک
نر بکری کو مارا ہوں اور میری تلوار ذوالفقار کا دانت جھڑا ہے اور میں اپنا ہاتھ مضبوط
بکتر میں ڈالا ہوں سو گایاں ذبح ہونیکی تعبیر میرے طرف کے چند لوگ شہید ہو گئے اور
تلوار کا دانت جھڑنا سو میری قرابت والا کوئی شخص شہید ہوگا اور نر بکرے کو مارنا سو
مخالفوں کا کوئی سردار وہ یا مارے جائیگا اور ہاتھ مضبوط بکتر میں ڈالنا سو مدینہ ہے کہ
ہم شہر میں رہنا جب دشمنان شہر کے اندر داخل ہو دیں تو گھروں پر سے انکو تیر و پتھر
سے مارنا عبد اللہ بن اُبی بن سلول جو منافقوں کا پیشوا تھا یہی بات پسند کیا لیکن صحابہ
میں چند جوانمرد جو بدر میں حاضر نہیں ہوئے تھے سو اپنی جوانمردی معلوم ہونا کر کے عرض کرنے
لگے کہ ہم شہر میں رہیں تو کافراں کہینگے کہ ہم سے ڈر کے میدان میں نا آئے بہتر ہے کہ
میدان میں نکلکے مقابلہ کرنا اور حضرت کے نکلنے پر بہت باعث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے فراغت پا کے لوگوں کو نصیحت کئے اور جنگ کے وقت صبر کرنا
اور بہت سی کوشش کرنا کر کے تاکید کئے اور یہہ بھی فرمادئے کہ اگر تم صبر کروگے تو تمکو فتح
ہوگی اور جنگ کو نکلنے کے واسطے تیار رہو اور آپ عصر کی نماز جماعت سے پڑھ کے محل
میں تشریف فرمائے پھر لوگ نکلنے کی خوشی کرنے لگے سعد بن مُعاذ اور اُسید بن حضیر لوگوں
کو کہے کہ تم نکلنے واسطے جو جد ہوئے سو بہت بجا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی جیسی مرضی تھی ویسا ہی کرنا غرض لوگ منتظر تھے کہ اس عرصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بکتر پہنکے تلوار باندھکے نکلے لوگ نادم ہوکے عرض کئے یارسول اللہ ہمکو آپکی مخالفت
کرنا کسی وقت میں روا نہیں حضور کی مرضی مبارک جیسی ہی ویسا ہی کرنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے کہ نبی کو نہیں پہنچتا کہ پہنے سو بکتر کو پھر نکالے جب تک کہ اللہ تعالی اُنکے

اور دشمن کے بیچ فیصلہ کرے پھر مہاجرین کا نشان مُصعب بن عُمیر کے ہاتھ میں اور اسکا
نشان اُسید بن حضیر کے حوالے اور خزرج کا نشان حباب بن منذر کے پاس دیے اور مدینے
میں ابن ام مکتوم کو نایب کیے اور ایک ہزار کی جمعیت سے نکلے شوط کو جب پہنچے عبداللہ
بن ابی بن سلول جو بڑا منافق تھا کہا میری بات نہ سنے ہم مفت میں جان کیا واسطے دیں اور
اپنے تین سو تابعدار کو لیکے پھر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سحر کو وقت اُحد پہاڑ کے
دامن میں جا اترے اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرکے بکتر پر دوسرا بکتر پہنے اور سر پر
خود رکھے اور عبداللہ بن جبیر کے ہمراہ پچاس تیرانداز دیکے پہاڑ کے جانب میں ایک موقع پر کھڑا
کرکر فرمائے ہمکو میں جب تک نہ بلواؤں تم یہاں سے مت سرکو اگرچہ ہم سب مارے جاویں یا ہمکو
جانور لیکے پرواز کریں یا ہم غالب ہو کے دشمنوں کو کھندل دیں بعد صفاں آراستہ کرکر
مقابلے میں آئے اور کفار عینین پہاڑ کے پاس مدینے کے مقابل اترے تھے سو نشان طلحہ بن
ابی طلحہ کے حوالے کیے اور میمنہ پر خالد بن ولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو متعین کر مقابلے
میں کھڑا رہے کفار کیطرف سے اول جنگ شروع کیا سو ابو عامر اوس کے قبیلے والا تھا جو
پیش از بعثت کے عبادت بہت کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں کرکے کہا کرتا
اور بعد حضرت پر ایمان نہ لا کے قریش کی رفاقت اختیار کیا تھا اور حضرت اسکو فاسق کہا کرتے
سو اوسکے پچاس غلام لیکے مکے کو گیا اور قریش کو جنگ کرنے پر ترغیب دیا اور انسے وعدہ کیا
کہ میری قوم سے جب ملاقات کروں تو ان سبہوں کو میری طرف پھیر لیوں جب صفاں کھڑے
سو دیکھا تو پکارا ای اوسیو میں ابو عامر ہوں اوسیاں کہے ای فاسق اللہ تیری آنکھ ٹھنڈی
نہ کرے یہ سنکے کہا میری بعد میری قوم بگڑ گئی اور وہ اور اسکے ساتھ کے غلاماں تیروں
سے اور پتھروں سے مسلمانوں کو مارنے لگے مسلمان بھی اسکو تیراں لگے مارنے ابو عامر جنگ

کی تاب نلا کے بہاگا ہند عتبہ کی بیٹی اور دوسری عورتان دف بجا کر دلیر ہو کے میدان پر چڑہنے
لگی پھر جنگ گرم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین ایک تلوار تہی سو
فرمایا اس تلوار کو لیکے کون اسکا حق ادا کریگا کئی شخص اسکو لینا چاہے پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انکے حوالے نہین فرمانے بعد سماک بن خرشہ جو ابو دجانہ کر کے مشہور تہے عرض کئے
یا رسول اللہ اس تلوار کا حق کیا ادا کرنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے دشمنون کے
مقابل ہو کے اتنا جنگ کرنا کہ وہ خم جاوے انہون نے عرض کئے یا رسول اللہ مین اسکا حق ادا
کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلوار کو انکے حوالے کئے وہ بڑے جوانمرد تہے ایک
سرخ پٹکا نکال کے اپنے سر پر باندہے یہہ دیکہہ کے انصار کہنے لگے ابو دجانہ موت کے
واسطے مستعد ہوا ہی پھر یہہ صاحب کافرون کے مقابل ہو کے لڑنے لگے قریش کا نشان بردار طلحہ
بن ابی طلحہ پکارا میرے سے کون مقابلہ کرتا ہی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نکلکے اسکو قتل کئے اور حضرت
خواب مین تکر بکرے کو مارے تہے سو اوس سے یہی شخص مراد تہا پھر کافرون کا نشان اسکا
بہائی عثمان لیا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسکو تلوار کا ایک ہاتہ لگانے سو اسکا ہاتہ اور بازو اور
پسلیان کٹکے پھیپہا نظر آنے لگا اور نشان ابو سعد بن ابی طلحہ لیا اسکو سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ
تیر مار کے قتل کئے مسافع بن طلحہ نشان لیا تو اسکو تیر مار کے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ قتل کئے
پھر حارث بن طلحہ نشان لیا تو اسکو بہی عاصم قتل کئے بعد کلاب بن طلحہ لیا تو اسکو زبیر رضی اللہ عنہ
قتل کئے پھر جلاس بن طلحہ لیا اسکو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر ارطاۃ بن شرحبیل
لیا اسکو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قتل کئے پہر شرحبیل بن ابی قارظ لیا اسکو کسینے مارا پھر صواب
کر کرا ایک غلام تہا سو لیا تو اسکو قزمان قتل کیا کافرون مین بڑا ایک شجیع تہا سو ابو دجانہ کے
مقابلے مین آیا ابو دجانہ اسکو قتل کئے اور حنظلہ رضی اللہ عنہ ابو سفیان کے مقابلے مین آئے شداد

بن اوس کین سے اکے انکو شہید کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے حنظلہ کو فرشتے
غسل دیتے ہین انکی عورت سے انکا احوال دریافت کئے تو کہے وہ جنب تہا جنگ ہوتا ہی
سنکے غسل نہ کرکے جلدی سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے اسی واسطے فرشتے
اسکو غسل دیتے ہین اور حمزہ رضی اللہ عنہ چند شخص کو مار کے عبد العزی کا بیٹا سباع جسکی ماں مکے مین
عورتون کی ختنہ کیا کرتی ہی سو اسکو بولے بظر کاٹنے والی کا بیٹا ادہر آ اونے مقابل ہوا حضرت
حمزہ اسکو قتل کئے وحشی بن حرب جبیر بن مطعم کا غلام تہر کے پیچہے چہپ کے حمزہ کو تکتا بیٹہا تہا
سو اپنے داو مین آتے ہی حضرت کو حربہ پہینک کے مارا سو شکم سے پار ہوا آپ کو شہید کیا غرض حضرت
حمزہ اور علی مرتضی اور طلحہ اور ابو دجانہ اور نضر بن انس اور سعد بن الربیع رضی اللہ عنہم جنگ مین
بہت کوشش کئے شجاعت کا داد دئے آخر اللہ تعالی مسلمانون کو فتح دیا کافرون کی ہزیمت
ہوئی اور بہاگنے لگے بعضی لوگ غنیمت لوٹنے طرف متوجہ ہوئے وے تیر اندازان کہ جنکو حضرت درے
سے کافران نہین آنے واسطے کہڑے کروائے تہے اور دو تین بار کافران ادہر سے اینکا قصد کئے
تو وے انکو تیران مار کے ہٹا دئے تہے سو کہنے لگے کہ اب فتح ہوا ہم یہان کیا واسطے رہنا
چلو ہم بہی انکے شریک ہووین عبد اللہ بن جبیر انکے سردار کہے کہ تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیا تاکید کئے تہے تم یہان سے نکلنا مناسب نہین وہ لوگ نہ مان کے نکلے اور عبد اللہ
بن جبیر دس آدمی سے رہگئے اور وے تیر اندازان قریب ہوتے سو دیکہہ کے ابلیس پکارا پیچہا
سنبہالو مسلمانان انہون کو غنیم کے لوگ سمجہہ کے مارنے لگے اتنے مین پہاڑ کا راستہ
خالی دیکہہ کے خالد بن ولید مشرکون کی برنغار کی فوج اور عکرمہ جرنغار کی فوج لیکے ادہر سے
آئے اور ان دس شخص کو قتل کرکے سر پر پہنچے دونون لشکر مخلوط ہو گئے اور اپنا شعار بہول
گئے اور مصعب بن عمیر جو مسلمانون کا نشان اٹہاتے تہے انکو ابن قمئہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ہیں سچ کے مارا اور پکارا ہیں محمد کو مارا ہون لوگون میں نہایت اضطراب ہوا ایک جماعت بہاگ کے مدینے کی راہ لئے چنانچہ حضرت عثمان بہی انہیں میں تہے اور بعضی لوگ کہے اب ہمارا ایمان کیا کام ہے اپنی قوم پاس جاکے انکی وساطت سے قریش سے امان لیںا اور جنکا ایمان قوی تہا وہ کہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے جاوے تو کیا ہوا تاہم ہمارے دین واسطے لڑنا ضرور ہے کر کر جنگ سے ہاتھہ نرکہے اور عمر فاروق اور چند مہاجر و انصار ایک مقام پر ایکبارہو کے مقابلہ کرتے ہوے کہڑے رہے اور ابوبکر صدیق اور ابوعبیدہ اور چند صحابہ اپنے اپنے مقام پر ثابت قدم رہکے جنگ کرنے لگے اور ایک فرشتہ مصعب کی صورت سے وہ جہنڈا اٹہا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مہاجرین سے دو شخص تہے طلحہ اور سعد اور انصار سے سات شخص ابو دجانہ اور حباب بن المنذر اور عاصم بن ثابت اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ پہر ابوبکر اور علی اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر اور ابوعبیدہ اور مالک بن سنان آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ستر زخم لگے اور عتبہ بن وقاص پتھر پہینکا سو حضرت کو لگکے روبروکا دندان مبارک ٹوٹ گیا اور عبداللہ بن شہاب زہری کے مارسے حضرت کی پیشانی پہوٹ کے خون جاری ہوا حضرت فرمائے کیونکر بہلائی پاوگی قوم جو اپنے نبی کے ساتھہ یہہ کام کیے سو اللہ تعالی حضرت کو ایسا کہنے سے منع کیا اور یہہ آیت نازل کیا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ یعنے تیرا اختیار کچہہ نہیں یا انکو توبہ دیوے یا انہر عذاب کرے کہ وے ناحق پر ہیں پہر بعد حضرت خون کو پونچتے تہے اور فرماتے تہے خدایا میری قوم کو بخش کیونکہ وے جانتے نہیں اور فرمائے خون اس لئے پونچتا ہون کہ اگر زمین پر میرے

خون کا کوئی قطرہ پڑے تو آسمان سے انپر عذاب پڑیگا اور ابن قمئہ کے مارے سے رخسار
مبارک زخمی ہوا اور خود کے دو کڑیان انمین دہنسگئے اور ابو عامر فاسق جو پیش از جنگ
کے گڑہے کہود دیا تہا انمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گر گئے علی مرتضی رضی اللہ عنہ
حضرت کا دست مبارک پکڑنے اور طلحہ پیچہے لگے اتہانے سے حضرت سیدہے ہوکے کہڑے ہوے
مالک بن سنان رضی اللہ عنہ حضرت کی پیشانی پر کا لہو چوسے سو حضرت انکو فرمانے
میرا لہو جس کے خون کے ساتہہ ملیگا تو اسکو آتش دوزخ نہ لگیگی اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ وہ دونون کڑیون کو اپنے داتون سے کہینچ کے نکالے سو انکے دو دانت
گر گئے اور کعب کی بیٹی ام عمارہ بہی جنگ کئی اور اسکی گردن کو ایک زخم لگا اور ابو دجانہ
حضرت کے روبرو کہڑے تہے جب کوئی تیر مارا تو اپنے اوپر لے لیتے اور حضرت سعد بن
ابی وقاص کو تیران اٹہاکے دیا کرتے تہے اور فرماتے تہے مار میرے ما باپ تیرے پرسے
فدا ہیں اور قتادہ بن نعمان کی آنکہہ مارے سے نکل پڑی اسکو لیکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئے حضرت اپنے دست مبارک سے اُس انکہہ کو لگادئے پہر اول سے بہتر انکہہ آئی
اور کلثوم بن الحصین کی حلق مین تیر لگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنا لعاب شریف
لگائے تو وہ درست ہوگیا اور تفرقے کے بعد اول جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو پہچانے سو کعب بن مالک تہے رضی اللہ عنہ دیکہے کہ چشم مبارک خود کے نیچے سے چمک رہے
ہین سو خوشی سے پکارے ای مسلمانان خوش ہو دیکہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زندہ ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہے خاموش رہو پہر مسلمانان حضرت کو دیکہہ کے
جمع ہونے لگے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے ساتہہ پہاڑ پر چڑہنے
واسطے چلے ابی بن خلف حضرت زندہ ہین سو سنکے حضرت طرف جلدیا اور کہتا تہا

کہ محمد کہاں ہی اُن بچا تو مین نہین بچتا چند صاحبان اُسکو مار نیکا قصد کیے حضرت
انکو منع کیے اور فرمائے اسکو آنے دو جب قریب پہنچا حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ کے
پاس سے حربہ لیکے اُسکے ہنسلی کے اتر پر جو خود بکتر کے درمیان سے دستا تہا مارے وہ ملعون گہوڑے
پر سے گر گیا اور بہت بیقراری کرنے لگا بولنے لگا مین مرتا ہون لوگ کہے زخم تو کچہ زیادہ نہین لگا
اتنی بیقراری کیون کرتا ہی کہا محمد مجہے مکے مین کہتا تہا کہ تجہے مارونگا اللہ کی قسم اگر مجہہ پر
تہوکتا تو مین مرجاتا اور اس زخم کا درد ذوالمجاز کے تمام لوگون پر بانٹے تو سب مرجاوینگے
اسی درد سے سرف کو پہنچکے مرگیا اور کافرون کی ایک جماعت پہاڑ پر چڑہنا چاہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ کفار ہم سے اوپر ہونا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین
کی ایک جماعت ساتہہ لے انکو مار اتارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر چڑہنا چاہے
تو بکترون کے بوجہے اور زخمون کے تعب سے چڑہہ نہین سکے آخر طلحہ رضی اللہ عنہ بیٹہے سے
حضرت انکی پشت پر پاؤن رکہکے سوار ہوے اور فرمائے طلحہ اپنے واسطے جنت واجب کر لیا اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز بیٹہے کے ادا کیے اور ابوسفیان کی عورت عتبہ کی بیٹی ہند
اپنے ساتہہ کے عورتون کو لیکے مسلمانون کی ناک کان کاٹ کے ار پرائی اور حضرت حمزہ رضی اللہ
عنہ کا پیٹ چیر کے کلیجا چابی اور ابوسفیان نمود ہوکے پوچہا کیا ان لوگون مین محمد ہی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جواب مت دو پہر پوچہا کیا انہون مین ابی قحافہ کا بیٹا ہی حضرت
فرمائے جواب مت دو پہر پوچہا کیا انہون مین خطاب کا بیٹا ہی حضرت فرمائے جواب کہو
پہر کوی جواب نہ دینے سے کہا کہ یے سب مارے گئے اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے عمر رضی اللہ
عنہ خاموش نہ رہ سککے کہے ای عدو اللہ تو جہوٹا ہی کہ جنکے نام لیا سو وے سب جیتے ہین
تجہے رسوا کرنیوالون کو اللہ باقی رکہا ابوسفیان اپنی دیو کی تعریف مین بولا اُعْلُ هُبَلْ

اُعْلُ هُبَلْ یعنے ہبل دیوا اونچا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے جواب کیون نہین
دیتے عرض کئے ہم کیا جواب دین فرمائے کہو اَللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلْ اللہ بہت اونچا اور بڑا ہی
پہر بولا لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَكُمْ یعنے اللہ ہمارا رفیق ہی اور تمکو رفیق نہین اور ابوسفیان
کہا یَوْمٌ بِیَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ یعنے یہ روز بدر کے روز کے درعوض ہی اور جنگ کے
نوبت ہی اور تم دیکھو گے مردون کے ناک کان کٹے ہوے حالانکہ مین اُسکا حکم نہین کیا
اور وہ کام مجھے بُرا بہی نہ لگا اور عمر رضی اللہ عنہ کو کہا تمسے کچھ کہتا ہون ذرا ادہر آؤ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے جا کے سنو کیا کہتا ہی عمر جاتے ہی قسم دیکے پوچھا
مجھے کہو کیا محمد مارے گیا کہے حضرت سلامتی سے ہین اور تو باتان کرتا ہی سو سنتے
ہین ابوسفیان کہا کہ ابن قمئہ کہتا تہا کہ محمد کو مارا ہون لیکن مجھے اُسکی بات سے تیری بات
کا اعتبار ہی بعد ابوسفیان وہان سے پہرا اور جاتے جاتے یہہ کہہ دیا اب ہمارا تمھارا مقابلہ
بھی اگلے سال ہی حضرت فرمائے کہو بہتر ہی جب کفار وہان سے نکلنے کا تہیہ کیے سو مسلمانون
کو اضطراب ہوا کہ شاید مدینے کو جاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ
عنہ کو فرمانے تم جاکے دیکھو کہ اگر وے اونٹون پر سوار ہو کے گہوڑون کو کنارے کرتے ہین تو
مکے کا قصد ہی اگر گہوڑون پر سوار ہو کے اونٹون کو چہوڑ دیتے ہین تو مدینے کو جاتے ہین قسم ہے
اُسکی جو میرا جان اُسکی قدرت مین ہی اگر مدینے کو جاینگے تو مین بہی جا کے اُنکا مقابلہ کرونگا
علی مرتضی رضی اللہ عنہ دیکھ کے آکر عرض کیے کہ اونٹون پر سوار ہین اور گہوڑون کو بازو سے
رکہے ہین اور مکے کا راستہ لئے ہین جب جنگ سے فراغت ہوی لوگ اپنے مردون کی تلاش
کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سعد بن الربیع کا کیا حال ہی سو دریافت
کرو ایک صاحب انصار کے اُنکو دیکھنے گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ زخمان لگے پڑے ہین اور کچھ

جان باقی ہی وہ صاحب کہے مجھے تمکو دیکھنے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہیجے ہین سعد کہے میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرکے کہو اللہ تعالی آپکو نیک جزا دیوے اور انصار کو کہو کہ تمہارا ایک شخص بہی زندہ ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمن حملہ کرے سوا اسکو دفع نکرے تو اللہ تعالی کے یہان اسکا عذر مقبول نہ ہوگا یہہ کہے سو تہوڑے وقت مین انکا روح قبض ہوا اور وہ کیفیت حضور مین حضرت کے وہ صاحب عرض کئے حضرت انکو بہت دعا دئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کو دیکھنے واسطے نکلے سو انکا پیٹ چیرے ہوئے اور ناک کان کاتے ہوے دیکہے اور فرمائے مجھے کسی مقام مین اتنا غصہ نہ آیا جو یہان آیا ہی اللہ کی قسم اگر قریش پر دستیاب ہوگا تو اسکے درعوض انکے ستر آدمی کو مثلہ کرونگا اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ یعنے اور اگر بدلا دو تو بدلا دو اُس قدر جتنی تمکو تکلیف پہنچی اور اگر صبر کرو تو یہہ بہتر ہی صبر والون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین صبر کیا اور انکے بدلے سے درگذرا اور شہیدون کو دیکہکے فرمائے یا اللہ مین گواہ ہون انکا اور فرمائے یہہ سب لوگون کے واسطے قبران علاحدہ علاحدہ کہودنا دشوار ہی دو دو شخص کو ملاکے ایک قبر مین دفن کرو اور جنہے قرآن زیادہ پڑہا ہی اسکو آگے کرو اگر صفیہ کا غم زیادہ ہوتیگا اور لوگون مین سنت جاری ہونیکا اندیشہ نہوتا تو مین حمزہ کو دفن نکرتا ویسا ہی اسکو چہوڑ دیتا تا پرندون اور درندون کے پیٹ سے اسکا حشر ہووے پہر حضرت حمزہ کو اور انکے بہنجے عبداللہ بن جحش کو ایک ہی قبر مین دفن کئے اور انس بن النضر پر اتنے زخم لگے تہے کہ وہ پہچانے نہین جاتے تہے مگر انکی بہن انکے انگلیون کو دیکہکے سمجھی اور مصعب جنکا باپ عمیر تہا اللہ

سو دنیا کا خیال نہ کرکے وہ سب مال ترک کر مسلمان ہوئے تھے سو اسی جنگ میں شہید ہوئے
انکے بدن پر ایک چادر سے زیادہ نہ تھا سر ڈھانپے تو پاؤن دستے پاؤن ڈھانپے تو سر دستا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکا یہہ حال دیکھہ کے انکھون مین اشک بھر لائے اور فرمایے چادر
سر پر اوڑھاؤ اور پاؤن پر گھانس ڈالو اور مدینے مین خبر مشہور ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مارے گئے بی بیان سبکے وان سے دیکھنے نکلے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی تشریف لائے اور
اور حضرت کے زخمون کو دھونے لگے علی مرتضی رضی اللہ عنہ ڈھال مین پانی لے آتے تھے لہو بند نہین ہوتا
سو دیکھکے بی بی حصیر جلاکے اسپر ڈالے اور کفار کے تیئیس آدمی جہنم مین داخل ہوئے اور ایک شخص
ابو عزہ اسیر ہوا وہ مردود بدر کے جنگ مین اسیر ہوا تھا تو اسکو دوسرے بار جنگ مین نہ آنا کر
شرط لیکے چھوڑ دئے تھے آخر شرط پر نہ رہ کے پھر آیا تھا سو اسیر ہو کے کہنے لگا یا محمد میرے بیٹیون
کو پالنے مجھے چھوڑ دے حضرت فرمائے کیا تجھے اسلئے چھوڑون کہ مکے کو جاکے موچھون پر تاؤ دیکر
لوگون مین بولتا پھرے کہ مین محمد کو دو بار دغا دیکے آیا ہون مومن ایک سوراخ سے دو بار نہین
کٹا لیتا پھر اسکو قتل کر ڈالے اور ابن قمئہ حضرت کو مارتے وقت یہہ کہا تھا خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ
قَمِئَۃَ یعنے یہہ مارلے مین قمئہ کا بیٹا ہون حضرت اسکو کہے اَقْمَاكَ اللهُ یعنے اللہ تجکو ذلیل کرے
جنگ سے گئے بعد ابن قمئہ اپنے بکریون کو چرانے پہاڑ پر گیا سو ایک بکرا اسکو ٹکر مارکے پہاڑ پر سے
گرا دیا تو اسکے اعضا ٹوٹ کے مرگیا الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہیدون کو دفن
کرکے پھرے راہ مین حضرت کی پھوپھی بنت جحش کی بیٹی حمنہ ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انسے بی بی سے کہے تیرا بھائی عبد اللہ مارا گیا بی بی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ الخ سکے پیچھے
بعد حضرت فرمائے تیرا ماموں حمزہ بھی شہید ہوا انہون نے ایسا ہی کہی بعد فرمائے تیرا شوہر مصعب مارے
گیا یہہ سنتے ہی صبر نہ لاکے بی اختیار رونے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دیکھو عورت کو

مردے سے کیا الفت رکہتی ہی بہائی اور ماموں مرے سو سکے صبر کئی پر مرد موا سو سکے صبر نہ کر سکی اور
حمزہ کی لڑکی فاطمہ راہ پر آگے کہڑے ہوئی اور لوگان نکریان باندہے آتے سو دیکہہ کے اپنے والد
بزرگوار کو تلاش کئی تو نہ دیکہی اور صدیق رضی اللہ عنہ کو پوچہی میرا باپ کہان ہین لڑ دستے نہین
صدیق کی انکہہ انسک سے بہر آئی پر اسکو جواب ایسا کہے کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لاتے ہین جب حضرت کی سواری پہنچی اپنے باپ نہین سو دیکہہ کے جانور کی باگ پکڑی اور
عرض کئی یا رسول اللہ میرا باپ کہان ہی حضرت فرمائے مین تیرا باپ رہونگا وہ کہی اس بات سے
خون کی باس آتی ہی اور رونے لگی صحابہ بہی اسکو دیکہہ کے رونے لگے کہی یا رسول اللہ میرا باپ
کیسا شہید ہوا سو بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہینی اگر مین اسکا احوال
بیان کرون تو تجہے برداشت نہ آئیگا اس غریب کا رونا اور بلبلانا زیادہ ہوا اور بنی دینار کے
قبیلے والی ایکعورت راہ مین منتظر کہڑی تہی لوگ اُسکو اطلاع کئے تیرا باپ اور بہائی اور مرد شہید
ہوئے تو کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین سو مجہے کہو لوگ جواب دئے حضرت خیر سے
آئے ہین سو حضرت کو دیکہہ کے کہی یا رسول اللہ تمہاری سلامتی کے آگے دوسرے مصیبتان کچہہ نہین
جب حضرت عبد الاشہل کے گہرون پر سے گذرے تو عورتون کے رونے اور بلبلانے کا آواز آیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ بہی رو کے فرمائے مگر حمزہ پر کوئی رونے والا نہین سعد بن معاذ اور اُسید
بن حضیر یہہ بات سنکے اپنی قوم کی عورتون کو تاکید کئے کہ تم جاکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے چچا پر رو و بلبلاؤ سو وہ سب بی بیان مسجد کے دروازے پر آگے حضرت حمزہ پر بلبلانے لگے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم انکا آواز سنکے پوچہے کیا ہی وہ عرض کئے حمزہ پر روتے ہیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم انکو دعا دیکے رخصت کئے اور اس روز سے مردے پر بلبلانے سے منع
فرمائے اور اس جنگ کے دوسرے روز حمراء الاسد کا غزوہ ہوا اس کا سبب یہہ تہا کہ قریش کے کفار جنگ

سے پہر کر چلے تو راہ مین ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا کہ فتح جو ہوتے ہوے انکو چہوڑ کے آنا
بہت نادانی ہے انہون کے سب سردار موجود ہین آیندہ بہی جنگ کے واسطے مستعد ہو جاوینگے ہم انکی
بستی مین جاکے بار ثانی سبہون کو قتل کرنا یہہ کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی
حضرت یکشنبے کے روز صبح ہی لوگون کو حکم کئے کہ جنگ کے واسطے مستعد ہو کے جلد نکلنا اور کلکے
روز جو شخص جنگ مین حاضر تہا وہی آنا دوسرا نہ آنا مسلمانان باوجود قلت کے اور زخمی رہنیکے
جنگ کو نکلنے جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کر کر
کلہی کا نشان جو اسکو ہنوز کہولے نہ تہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ دیکر ستر آدمی سے جو
کل کے روز جنگ کئے تہے نکلے طلحہ رضی اللہ عنہ کو ستر زخم لگے تہے اور انگلیون پر زخم تہے
اور ہاتہہ ضایع ہوا تہا اور عبد الرحمان بن عوف کو بیس زخم سے زیادہ تہے اور ایسے ہی اکثر
لوگ زخمان کہائے تہے لیکن خدا اور رسول کا حکم نہ ٹال کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
ہوئے اور حمراء الاسد مین جو مدینے سے ساتہہ میل پر تہا جاکے اترے اور تاکید کئے شبکو چولہے
بہت سلگاؤ تا کافرون پر رعب پڑے سو پانسو چولہا سلگائے پہر خزاعہ کی قوم کا ایک
سردار معبد بن ابی معبد اسکا نام ہنوز ایمان نہ لایا تہا باوجود اُن اور اسکی تمام قوم حضرت
کی دوستی مین تہی سو حضرت سے ملاقات کر کر ابو سفیان پاس گیا اور روحا مین اس سے
ملاقات کیا دیکہا تو انکا ارادہ پلٹ کے آنیکا ہی اُنسے کہا مین دیکہا محمد کو بڑی جمعیت سے
آتا ہی انکے جو لوگ جنگ مین حاضر نہین ہوئے تہے سو وہ بہی پشیمان ہو کے بدلا لینے آتے ہین
ابو سفیان کہا کیا سچ ہی تو بولے واللہ سچ کہتا ہون تو یہان سے نکلے نہین تک انکے
گہوڑے نمود ہونگے ابو سفیان کو نہایت اندیشہ ہوا اور وہان سے کوچ کر کر آگے روانہ
ہوا اور اپنے اُس ارادے سے باز آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام مین تین روز

رکھے چوتھے روز مدینے کو تشریف لانے چوتھا سال ہجری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو معلوم ہوا کہ خویلد کے بیٹے طلیحہ اور سلمہ حضرت سے جنگ کرنے لوگون کو جمع کرتے ہین سو محرم کے
غرے کو ابو سلمہ بن عبد الاسد کے ساتھ ڈیڑھ سو آدمی دیکے روانہ کئے اور تاکید فرمائے تم راہ
کترا کر جا کے انکو غارت کرو یہہ لوگ ویسا ہی جا کے انکے جانورون کو لوٹ لئے تین شخص انکے اسیر
ہوئے باقی بہاگ گئے اور محرم کی پانچوین کو دوشنبے کے روز عبد اللہ بن اُنیس کو روانہ کئے اور
فرمائے تم عرنہ کو جاؤ وہان خالد ہذلی کا بیٹا سفیان لوگون کو مسلمانون سے جنگ کرنے جمع
کر رہا ہے اسکو قتل کرو عبد اللہ بن اُنیس عرض کئے اُسکی نشانی کیا ہے حضرت فرمائے نشان یہ ہے
کہ تو اُسکو دیکھتے ہی تجھ پر اسکی ہیبت ہوگی عبد اللہ نکلکے اس مقام کو پہنچکر اس سے ملاقات کئے
عبد اللہ کو کسیکے دیکھنے سے خوف نہین ہوتا تہا سو اسکو دیکھتے ہی انکو خوف ہوا غرض سفیان
نے انکو دیکھکے پوچھا تو کون ہے کہے مین خزاعہ کے قبیلے والا ہون سنا ہون کہ تو محمد سے جنگ
کا ارادہ رکہا ہے سو مین آیا ہون تا تیرا شریک ہون انکے باتان اسکو خوش لگے سو انکو اپنے
پاس رکہا فرصت کا وقت دیکھکے اُسکا سر کاٹ لیکے بہاگے اور ایک غار مین جا کے چھپے مکڑی
اُسکے منہہ پر جالا باندہی لوگ جستجو کر کر گئے بعد عبد اللہ نکلکے مدینے کو آئے اور اُسکا
سر حضرت کے روبرو رکہے اور صفر کے مہینے مین عضل اور قارہ کے قبیلے والے چند شخص آ کے
عرض کئے ہماری قوم مسلمان ہوئی ہے انکی تعلیم واسطے کسی کو روانہ کرنا سو حضرت عاصم
بن ثابت کے ساتھ نو شخص کو روانہ فرمائے عسفان کے نزدیک پانی جسکا نام رجیع تہا پہنچے
ہذیل کے قبیلے والون کو انکے آنے پر اطلاع ہوئی سو سو شخص تیرانداز ڈہونڈنے نکلے اور مدینے
کے خرمے کے تخم کو دیکھ کے کہے یہ یثرب کے خرمے کے تخم ہین وہ لوگ یہان ہی ہونگے اور صحابہ
ایک غار مین چھپکے تھے سو انکو گھیرے کے کہنے لگے ہم تمکو مارتے نہین تم ہمارے پناہ مین آؤ

عاصم اور چہہ شخص کہے ہم کافرون کی پناہ مین نہین آتے کفار انکو سمجہانے لگے آخر راضی نہین ہوئے
سو دیکہے انکو تیرون سے قتل کئے باقی کے تین شخصکو عہد کرکے نکالے غار سے نکلے بعد کمانون
کے چلے اُتار کر انکو باندہنا چاہے اِن تینون صاحبون مین سے ایک صاحب کہے یہہ پہلی دغا ہے
مین تمہارے پناہ مین نہین آتا اُسکو بہی مارے خُبَیبؓ اور زید بن الدِّثنہ دو شخص بیچگئے سو انکو لیجا کے
مکے مین بیچے اور عاصم رضی اللہ عنہ مرتے وقت دعا کئے یا اللہ میرے بدن کو کافرونکا ہاتہہ مت
لگنے دے اور ہماری خبر تو اپنے رسول کو پہنچا جبرئیل آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع
کئے حضرت لوگون کو اُسیوقت انکے احوال پر اطلاع دئے اور عاصم کافرون کے بڑے سردار کا سر
کاٹے تہے تو اُس کافر کی ماندر کہی تہی کہ اگر وہ ہمارے دستیاب ہو تو اسکی کہوپری مین شراب
پیونگی اور اُسکا سر جسنے لادیا تو اسکو سو اونٹ دیونگی اس لیے کافران چاہے کہ انکا سر کاٹ
لین لیکن اللہ تعالی شہد کے مکہیون کو بہیجا تا عاصم کے گرد آکے جمع ہوئے اور انکے پاس کوئی
نہ جاسکا کہے کہ پہر آکے لیجا دینگے سو اللہ تعالی پانی کی سیل بہیجا اور انکا جسد پانی کے ساتہہ
جاتا رہا اور خُبَیب بن عَدی بدر کے جنگ مین حارث بن عامر بن نوفل کو مارے تہے سو انکو
مکے مین لیجا کے حارث بن عامر کے بچون پاس بیچے اور زید بن الدِّثنہ امیہ بن خلف کو مارے
تہے سو اُسکا بیٹا صفوان خرید کیا اور اُن دونون کو قید مین رکہکے حرام مہینے گذرے بعد
انکو قتل کئے حارث کی بیٹی کہا کرتی تہی مین خبیب سے بہتر قیدی نہین دیکہی لوہے کے بیڑیون
نہا اور انگور کہایا کرتا تہا حالانکہ وہ انگور کا موسم نہین تہا مگر اللہ اسکو غیب سے دیتا تہا
القصہ خبیب کو مارنے لیے کے حرم سے باہر نکالے تو خبیب رضی اللہ عنہ کہے مجہے چہوڑو مین
نماز پڑہتا ہون پہر دو رکعت نماز پڑہکے کہے مین زیادہ نماز پڑہتا لیکن تم سمجہینگے کہ موت سے
ڈر کر نماز پڑہتا ہی اس لئے نہ پڑہا اسکے بعد کافرون کے حق مین یہہ بددعا کئے اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ

عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًا یعنی یا اللہ تو انکو گن اور انکو جدا جدا
اور انکے کسیکو مت چھوڑ بعد بیہ بیتان کہے فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ؛ عَلٰی
اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ ؛ یعنے مجھے روا نہین جب مین مارا جاؤن مسلمان کسی
پہلو پر رہون تو ہی اللہ ہی کے واسطے میرا مرنا وَذَالِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاْ ؛
یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٖ ؛ اور بیہ مرنا اللہ کی رضامندی مین ہی اگر چاہے تو
برکت دین جسد کے کئے ہوئے ٹکرون مین اور کہے یا اللہ اس احوال سے اپنے رسول کو اطلاع
کر کافران انکو دار پر چڑھاتے وقت کہے کیا تجھے خوب لگتا ہی تیرے عوض مین محمد کو ہم
دار پر کھینچے اور تو اپنے گھر مین رہتا خُبیب رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ اگر مین گھر مین
رہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤن مین ایک کانٹا چبھے تو مجھے خوب
نہ لگیگا بیہ سنکے ابو سفیان کہا مین کسیکے اصحاب کو نہین دیکھا جو اسکو دوست رکھین
جیسا محمد کے اصحاب اسکو دوست رکھتے ہین اور موے بعد انکا جسد ویسا ہی دار
پر رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن اُمیّہ ضمری کو روانہ کئے سو انہون
آکے دار پر چڑہکے خبیب کو اسپر سے اتارے اور زمین پر رکھے تھوڑے وقت کے
بعد دیکھے تو خبیب کا جسد غیب ہوگیا اور اسی مہینے مین منذر بن عمرو کا سریہ روانہ
ہوا انکی روانگی کا باعث بیہ ہوا ابو براء جسکا نام عامر مالک کا بیٹا اور مشہور ملاعب
الاسنہ مدینے کو آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو ایمان لانے پر ترغیب دئے
اُسنے ایمان نہ لاکے عرض کیا آپ کے طرف سے چند لوگ کو نجد کیطرف روانہ فرما دے تو
مجھے امید ایسی ہی کہ وہان کے لوگ مسلمان ہوگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
مجھے اندیشہ ہی نجد والون سے ابو براء کہا آپکے طرف سے جانیوالون کو کچھ اندیشہ نہین مین

انکا جانی ہون سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر قاری کو منذر بن عمرو کے ہمراہ روانہ
کیے وہ لوگ نکلکے گئے اور عسفان کے درمیان بیر معونہ مین جاکے اترکر عامر بن طفیل عامری پاس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا عنایت نامہ حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کے ہات مین دیکر روانہ کیے وہ شقی
بدبخت حضرت کا عنایت نامہ نہ دیکھکے حرام کو قتل کیا اور اپنی قوم بنی عامر کو کہا کہ ان تمام لوگون کو مارنے
چلو بنی عامر کہے انھوں کو ابو برا اپنی پناہ مین لیا ہی ہم انہونکو نہ مارینگے پھر عامر عُصَیّہ اور رِعْل کے
قبیلے والون کو جمع کرکر ان ستر آدمی کو گہیر لیا یہہ بہی تلوار ان کہینچ کے سیدہے ہوے اور جنگ مین
سب شہید ہوے مگر کعب بن زید نجاری رضی اللہ عنہ زخمی ہوکے پڑے تہے سو بچ گئے اور عمرو بن اُمیہ
ضمری اور منذر بن محمد اونٹون کو چرانے گئے تہے سو بہی بچ گئے اور دیکہے کہ لشکر کی طرف پرندے
اُترہے ہین کہے یہہ جانور اُترنا آفت سے خالی نہین جاکے دیکہنا انکا کیا حال ہی اور آگے دیکہے
تو سب مرکے لہو مین ڈوب رہے ہین منذر بن محمد کہا اب کیا تجویز کرنا عمرو کہا ہم جاکے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کرنا منذر بن محمد کہا منذر بن عمرو مارے گئے سو مقام مین زندہ رہکے
جینا مجہے آرزو نہین سو آپ ہی جنگ کرکے شہید ہوا اور عمرو بن اُمیّہ اسیر ہوا عامر اسکی پیشانی
کے بال کترکر آزاد کیا عمرو وہان سے نکلکر قَرْقَرَہ کو پہنچے وہان بنی عامر کے قبیلے والے دو شخص آکے
اُترے تہے سو عمرو انہون کو قتل کیے بعد معلوم ہوا کہ ان دونون شخص کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم امان دئے تہے پہر عمرو بہت نادم ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب انہون
کی کیفیت معلوم ہوئی فرمانے یہہ ابو برا کا کام ہی مجہے اول ہی اندیشہ تہا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک مہینے تک نماز مین رِعل اور ذَکوان اور بنی لحیان اور عُصَیّہ کی قوم پر بددعا کرتے
تہے اور اسی جنگ مین عامر بن فہیرہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام شہید ہوا سو عامر بن
طفیل نے عمرو بن اُمیّہ ضمری سے پوچہا یہہ کون شخص تہا جو مرے بعد مین دیکہا اسکی لاش کو

اسمان پر لیجا پھر اُتار لانے کہتے ہین کہ شہیدون کو دفن کرتے وقت عامر بن فہیرہ کی لاش کو
دہونڈنے تو نملی کیونکہ انہا لیا انکو دفن کئے جب یہہ کیفیت ابو برا کو معلوم ہوی بہت نادم ہوکے
ربیعہ بن عامر بن مالک کو جاکے ترغیب دیا کہ تو عامر بن طفیل کو قتل کر سو ربیعہ عامر کے ران مین
نیزہ مارا عامر گہوڑے پرسے گر گیا اور اپنے لوگونکو کہا یہہ ابو برا کا فتنہ ہی اگر مین مرجاؤن تو
میرا خون میرے چچا کو بخشدیا تم اس سے بدلا نہ لیو اگر مین جیون تو میرے راے مین جو آویگا سو کرونگا
اور ربیع الاول مین بنی نضیر کا غزوہ ہوا اسکا سبب یہہ تہا کہ وے دو شخص جنکو عمرو بن اُمیہ نا
مین مارے تہے سو انکو امان تہا کہ حضرت دیت دلانا چاہے دیت تو قبیلے والے دیتے تہے اگر قبیلہ
نہو تو حلیفان دینیکا دستور ہی اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر یہود پاس تشریف
لیگئے اور انکو فرمائے عمرو بن اُمیہ دو شخص کو خطا سے مارا اور اُن تہارا حلیف ہی دیت دینے
مین تم اُسکی اعانت کرو یہود اسکو قبول کئے اور باہم جمع ہوکے کہنے لگے محمد دیوار کے نیچے بیٹھا ہی
ایسا قابو پھر نہ ملیگا اب گہر پر چڑہکے اُن پر بڑا سا پتھر ڈالنا تا ہمکو انکے ہاتھ سے نجات ہو
سلام بن مشکم جو یہود کا بڑا تہا کہا اللہ تعالی اسکو اس ہمارے ارادے پر مطلع کریگا پھر ہمارے
اور اسکے بیچ جو عہد و پیمان ہی سو توٹ جائیگا ہرگز یہہ کام مناسب نہین سب اُسکی بات نہ مانکے
عمرو بن جحاش کو گہر پر چڑہائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے اللہ تعالی
خبردار کیا تو وہان ابو بکر اور عمر اور علی وغیرہ رضی اللہ عنہم جو بیٹھے تہے انکو حضرت فرمائے مین
قضاء حاجت واسطے جاتا ہون اور وہان سے نکل کر مدینے کو تشریف لانے صحابہ حضرت کا
انتظار دیر تک کرکر بعد حضرت کو ڈہونڈنے نکلے ایک شخص راہ مین ملکے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف فرمائے صحابہ حضرت کے خدمتمین حاضر ہوے حضرت
فرمائے یہود ایسا ارادہ کئے تہے اسلئے مین وہان سے نکل آیا اور محمد بن مسلمہ کی زبانی انکو کہلا بہیجے

تم ہمارے ساتھہ باوجود عہد رکھنے کے یہہ ارادہ کئے سو تم نہایت دغا کئے میں تمکو دس روز کی مہلت
دیتا ہوں اُسمین تم اپنے معاملے صاف کرکر نکل جاو نہین تو مین تمکو قتل کرونگا یہود جانے واسطے مستعد
ہوئے لیکن عبد اللہ بن ابی بن سلول جو بڑا منافق تہا انکو دم دیا کہ مین دو ہزار آدمی کے ساتہہ تمہاری
کمک کرتا ہوں سو اسکے بل سے حضرت کو جواب کہے ہم یہان سے نہین نکلتے تمہارے ہاتہہ سے کیا ہوتا ہے
سو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کرکر فوج لیکے نکلے اور چھے روز اُن کو
محاصرہ کئے اللہ تعالی یہود کے دلونمین رعب ڈالا اور منافقون کی کمک سے ناامید ہوئی تو عاجزی کرنے لگے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حکم کئے کہ اونٹون پر جس قدر اسباب اٹہانے جاتا ہی اُسقدر لئے جانا باقی اسباب
اور ہتہیار نہ لیجانا یہود اس حکم پر راضی ہوکے چھے سو اونٹ اسباب لیگئے تین تین شخص مین ایک
ایک اونٹ تہا باقی اسباب زمین باغات بچاس بکتر بچاس خود تین سو تلوار حضرت کے خالصہ مین
آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند قطعے زمین کے اپنے اخراجات واسطے رکہکے باقی زمینات
مہاجرین مین بانٹ دئے اور انصار اپنے گھر ان زمینات جو مہاجرین کو دئے تہے پہر وہ انہون
کو پہیر دئے اور انصار پر مہاجرین کی اخراجات سے تکلیف تہی سو دفع ہوئی اور یہود کے دو شخص
یامین بن وہب اور ابو سعید بن وہب یہود کی موافقت نہ کرکے ایمان لائے حضرت انکے اسباب
کو ہاتہہ نہ لگائے اور اسی مہینے مین شراب حرام ہوئی اور جمادی الاولی مین بی بی رقیہ کے
فرزند حضرت عثمان سے عبد اللہ نام انکی عمر چھے برس کی تہی انتقال پائے اور اسی مہینے مین
ذات الرقاع کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی انمار اور ثعلبہ کے قبیلے
والے فوجان جمع کرتے ہین سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوذر غفاری کو مدینے مین
نایب کرکر چار سو آدمی کی جمعیت سے نجد کیطرف متوجہ ہوئے اور غطفان کی زمینان مین نخل
کرکر ایک موضع تہا وہان پہنچے تو جنگ ہوا کافران ڈرکے بہاگے انکے چند عورتان اسیر ہوے

مسلمانون کو اندیشہ ہوا کہ نماز پڑہتے وقت کافران یورش کرتے ہین سو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خوف کی نماز پڑہے اور پندرہوین روز حضرت مدینے مین داخل ہوے اور
راہ مین ایک شخص کافر جسکا نام غورث تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے سوتے
دیکہکے حضرت کے سرہانے آیا اور جہاڑ پر حضرت کی تلوار لگی تہی سو اسکو کہینچلے کہا اب تجھے
کون بچائیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ بچائیگا تو تلوار اسکے ہاتہہ سے گر گئی
حضرت اسکو اُٹہا لئے وہ شخص عاجزی کرنے لگا حضرت اسکی تقصیر معاف کئے اور اسی غزوہ سے
آتے وقت جابر بن عبد اللہ کا اونٹ سست ہوا تہا سو حضرت اسکو چہڑی سے مارے
پہر جلد ہوکے سب اونٹون کے آگے رہنے لگا اور لوگون کے پاؤن کو پیادہ چلنے کے باعث زخم ہون
لگے تو اُسپر چیتہڑیان باندہتے تہے چیتہڑیون کو تو رقاع کہتے ہین اسلیئے اِس غزوہ کا نام ذات الرقاع
ہوا اور اسی جنگ سے آتے وقت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم گیا تو اسکو ڈہونڈنے
مقام کئے وہان پانی نہتا وضو کی حاجت ہوی سو تیمم کرنا کر آیت اُتری بعد اونٹ کو اُٹہانے مین
اُسکے پیٹ کے نیچے سے بی بی کا ہار نکلا اور شعبان مین بدر الموعد کا غزوہ ہوا اُس کا
سبب یہہ ہی کہ اُحد کے جنگ مین ابو سفیان کہا تہا کہ سال آئندہ بدر مین ہم مقابلے کو آوینگے
اور حضرت بہی اسکو قبول کئے تہے جب وعدے کے دن قریب ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مدینے مین عبد اللہ بن رواحہ کو نایب کر کر اور نشان علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ مین
دیکر ایکہزار پانسو آدمی کی جمعیت سے نکل کے بدر کو پہنچے اور ابو سفیان قریش کو لیکے مر الظہران
کیطرف سے مجنہ کو پہنچا اور مسلمانون کا رعب اُسکے دلین پڑنے سے قریش کو کہا اِس سال خشک
سالی کا طور معلوم ہوتا ہی قحط کے ایام مین جنگ کو جانا مناسب نہین اب پہر جاؤ آئندہ مقابلہ
ہورہیگا تب سب پہر کے چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹہہ روز انکی انتظار فرماکر

بعد مدینے کو تشریف لائے اور اسی مہینے مین حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی ؛
اور رمضان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خزیمہ کی بیٹی بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو
نکاح کیے اور شوال مین ابی امیہ کی بیٹی بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نکاح کیے اور ذی القعدہ مین حجش کی بیٹی بی بی زینب کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نکاح کیے انکے نکاح کی دعوت مین لوگ کھانا کھا کے باتان کرتے ہوے حضرت کے
دولتخانے مین بیٹھے سو عورتون کو چھپنے کا حکم ہوا اور اسی سال فاطمہ بنت اسد رضی اللہ
عنہا والدہ علی مرتضی کی انتقال پائے اور بی بی زینب بنت خزیمہ کا انتقال بھی اوسی سال
ہوا اور ایک یہودی اور یہودیہ زنا کرے تھے سو انکو حضرت کے خدمت مین حاضر کیے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہود سے پوچھے توریت مین زنا کا کیا حکم ہے کہے منہ کالا کر اونٹ
کے دم طرف منہ کیے بٹھلا کر شہر مین پھرانا حضرت فرمائے تم جہوٹھہ کہتے ہو توریت مین یہ حکم
نہین اور توریت منگوا کے دیکھے تو اسمین لکھا ہے کہ رجم کرنا پھر تب ان دونون کو سنگسار
کرکے مارے اور اسی سال زید بن ثابت کو حضرت فرمائے کہ یہود سے اکثر نوشت وخواند کا
اتفاق ہوتا ہے اور انکے سخن کا اعتماد نہین تم انکا خط لکھنا سیکھو بموجب حکم کے زید نے
پندرہ روز مین وہ خط لکھنا سیکھے پانچوان سال ہجری ربیع الاول مین دُومَۃُ الجندل
کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی دُومَۃُ الجَندَل جو مدینے سے
پندرہ ۱۵ روز کے راہ پر ہے اور دمشق مین اور اسمین پانچ روز کا فاصلہ ہے سو وہان
لوگ جمع ہو کے راہ زنی کرتے ہین اور مدینے کا بھی قصہ رکھتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مدینے مین سباع بن عرفطہ کو نایب کرکے ہزار ۱۰۰۰ آدمی سے پچیسون ۲۵ کو نکلے شب کو چلتے
اور دن کو راہ جنگل کے جنگل مین اترتے دومہ کے قریب پہنچکے انکے جانورون کو جو وہان

سواسکو اپنے تین ریاست نہوئی سو جدا ہے کے سبب سے ایپ کہتا ہی اپ سکی باتکا
خیال نہ فرمانا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دن اور تمام شب راہ چلکے دوسرے
روز دہوپ خوب گرم ہوی بعد اترے بہت چلکے ماندے ہوے تہے زمین پر اترتے
ہی سو گئے اتنا کچھ زیادہ محض اسواسطے چلے تا لوگون کے دلون سے فتنے کی بات دفع
ہوجاوے پھر وہان سے نکل کے حجاز طرف کی راہ لئے اور ایک پانی پر جا اترے باد ایسی
شدت سے چلا لوگ کو گہبراہٹ ہوئی حضرت فرمائے کچھ اندیشہ مکرو ایک بڑا کافر مرنے
کے واسطے چلا ہی جب مدینے کو آئے تو معلوم ہوا کہ اس روز رفاعہ بن زید بن تابوت جو
مسلمانونکا بڑا دشمن تہا سو موا اور عبد اللہ بن ابی جو زید کو جہٹلایا تہا انکو سچا کرنے
اللہ تعالی سورہ منافقون نازل کیا عبد اللہ بن ابی کے فرزند پکے مسلمان تہے سو یہ کیفیت
سنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کے عرض کئے یا رسول اللہ مین سنا ہون
کہ آپ میرے باپ کو قتل کرنا چاہتے ہین اگر مرضی مبارک اسکے قتل پر ہو تو مجھے ارشاد
فرمانا مین اسکا سر کاٹ کے حاضر کرتا ہون اگر دوسرا کوی میرے باپ کو قتل کرین تو
میرا دل نہ چاہیگا کہ میرے باپ کو قتل کیا سو شخص لوگون مین پہرتا رہے پہر کافر کے لئے
ایک مسلمان کو قتل کرون تو مین دوزخین جاونگا حضرت فرمائے مین میرے باپ کو نہ مارونگا
بلکہ جب تک وہ زندہ ہے اسکے ساتھہ ملایمت کرتا رہونگا یہہ حادثہ ہونے بعد عبد اللہ
بن ابی کچھ نالایق بات بولا تو اسکی قوم ہی اس پر لعن طعن کیا کرتی یہہ سنکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو فرمائے اگر تم کہے سو روز ہم اسکو قتل کرتے تو مدینے کے تمام لوگ
مین اضطراب ہوتا اب اگر اسکی قوم کو کہون تو وہی اسکو مارینگی اور جب حضرت
مدینے کے نزدیک پہنچے عبد اللہ بن ابی کے فرزند اکے اپنے باپ کو مدینے مین نہ جانے دیے

روک دے اور کہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن نہ دیگے مین
تجھے نہ چھوڑونگا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجازت دنے تہ اسکو
چھوڑے اور اسی سفر مین لوگ بی بی عائشہ پر بہتان کیے سو اللہ تعالی انکی پاکی اور برات
مین سورہ نور کے دس آیت نازل کیا اور سنہ پانچ مین خندق کا غزوہ ہوا سبب اسکا یہہ
تہا کہ یہود کے چند عمدہ لوگ مثل سلام بن مشکم اور حیی بن اخطب وغیرہ مکے کو جاکے قریش
کو ترغیب دئے اور کہے کہ اِسدفعہ تم ہم ملکے ایسا جنگ کرنا کہ مسلمانان کا بیخ و بنیاد
باقی نہ رہے اور غطفان کے قبیلے والون کو بہی جاکے ترغیب دئے ابو سفیان قریش کے
چار ہزار کی جمعیت سے نکلا اور نشان عثمان بن طلحہ کے حوالے کیا انکے ہمراہ تین سو گھوڑے
دیڑہ ہزار اونٹ تہے جب مرالظہران کو پہنچے سفیان بن عبد شمس بنی سلیم کے سات سو
آدمی کو لیکے شریک ہوا اور طلحہ بن خویلد بنی اسد کو لیکے ملا اور عیینہ بن حصن بنی فزارہ کے
ہزار آدمی سے داخل ہوا اور مسعود بن رخیلہ بنی اشجع کے چار سو آدمی کے ساتہہ ہمراہ ہوا
اور حارث بن عوف بنی مرہ کے چار سو آدمی سے کمک کیا اور متفرق قبیلون کے لوگ بہی جمع
ہوے غرض ابو سفیان دس ہزار کی جمعیت سے مسلمانون کا قصد کرکے چلا یا یہ جماعتان
جنگ کے لئے آنے سے اِس جنگ کو غزوہ احزاب بہی کہتے ہین کیونکہ احزاب کا معنی عربی مین
جماعتان ہینا پہر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کیاس ارادے پر مطلع
ہوکے مسلمانون کو حکم کیے کہ جنگ کے واسطے مستعد ہوجاوین اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو
نایب کرکر تین ہزار مسلمان سے نکلے مہاجرین کا نشان زید بن حارثہ کے ہاتہہ دئے اور
انصار کا نشان سعد بن عبادہ کو عنایت کیے اور سلع پہار پاس اترے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ادہر کی کا خیمہ دئے کافرون کی جمعیت بڑی زہنے کے

باعث صحابہ کو تشویش ہوئی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہے عجم مین دستور ہی کہ مخافت رب
تو شہر کے گرد خندق کھودتے ہین چونکہ مدینے کے اطراف مین اکثر عمارتان تہے مخالفون کو
اس جانب سے گذرنا ممکن نہ تہا مگر سلع پہاڑ طرف میدان تہا سو اسطرف خندق کہودنا شروع
کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کی پیمایش کر کر دس دس ہاتھ کے چالیس ہاتھ کہودنا مقرر کئے
اور آپ بہی انکے ساتہہ کھودا کرتے تہے اور مٹی اٹھاتے ایک روز بڑا پتھر آیا اسکو پہوڑنے سے
سب عاجز ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اترکے اسپر سبل مارے تو بالو کے سا
ہو گیا اور مسلمانون کو قوت سے نہایت تصدیع تہی ایکروز بشیر بن سعد کی بیٹی اپنے باپ
اور ماموکے واسطے ایک لپ خرما لیکے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکہہ کے فرمانے
کہ وہ کیا ہی سو یہان لے آ وہ بی بی خرما لا کے حضرت کے ہاتہہ مین ڈالی وہ بہت ہی تہورا تہا جو
حضرت کا دست مبارک اس سے نہ بہرا بعد کپڑا اچہا کے اسکو اسمین ڈالے اور لوگون کو کہے
ناشتا کرنے آؤ سو تمام کہانیکو جمع ہوئے اور سب پیٹ بہر کے کہانے پہر وہ جتنا تہا سو ویسا ہی
باقی تہا اور ایکروز جابر رضی اللہ عنہ ایک بکری کاٹ کر اور تہوڑا سا آٹا روٹیان پکانے اپنی
عورت کے حوالے دیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین حاضر ہوئے اور عرض کئے مین کچہہ
کہانا پکایا ہون آپ اور ایک دو شخص آنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین ندا کئے
جابر ضیافت کیا ہی جلد آؤ اور انکی عورت کو کہلا بہیجے مین آنے تک روٹیان مت پکاؤ
آپ تشریف لاکے اس پر دعا پڑہے اور روٹیان پکانیکا حکم کئے پہر تو دس دس آدمی کو کہانے کے
روانہ کرتے تہے ایسا ہی پندرہ سو آدمی کو کہدائے کہانا جیسا تہا سو ویسا ہی تہا القصہ
بیس پچیس روز کے عرصے مین خندق تیار ہوئی بعد ابو سفیان قریش کو لیکر مجمع السیول مین
جرف اور زغابہ کے بیچ مین دس ہزار کی جمعیت سے اترا اور غطفان آکے احد کے جانب مین

نضیر تھی پاس اُترے اور حیی بن اخطب بنی قریظہ پاس جا کے درغلانا تو وہ بھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد کئے تھے سو توڑے مسلمانوں کو نہایت تشویش ہوئی
دم ناک میں آیا عورتوں کو مدینے کے گڑھوں میں مضبوط جگہہ رکھے اور بنی قریظہ کے اندیشے سے
سلمہ بن اسلم کے ہمراہ دو سو آدمی اور زید بن حارثہ کے ساتھ تین سو آدمی دیکے مدینے کی حفاظت
کے واسطے روانہ کئے اور انکو تاکید فرمائے کہ تکبیر پکار کے کہا کرو تا کافروں پر رعب ہووے اور عباد
بن بشر کے ساتھ چند لوگ کو متعین کئے تا شب کے وقت لشکر کی محافظت کیا کریں مسلمانوں کا یہہ حال
دیکھ کے منافقان بولی ٹھولی شروع کئے اور کہنے لگے کہ محمد تو ہم سے وعدہ کیا کرتے تھے کسریٰ اور
قیصر کے خزانے ہمکو ملینگے اب تو ہمارا یہہ حال ہوگیا قضاء حاجت واسطے جانا دشوار ہوگیا اور بنی قریظہ
عہد توڑے سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو انکے
پاس بھیجے سو آکے عرض کئے کہ بنی قریظہ عہد توڑے اور عضل و قارہ کے لوگ رجیع میں خبیب کے
ساتھ جیسا دغا کئے تھے ویسا ہی یہہ بھی دغا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنکر چادر
اوڑھکے دیر تک لیٹے لوگوں کو کمال اندیشہ ہوا بعد حضرت اُٹھکے فرمائے اب خوش ہو اللہ تعالی
ہمکو فتح دیگا دوسرے روز صبحکو کفار جنگ کے واسطے آئے سو دیکھے کہ درمیان خندق ہے بہت
متعجب ہوکے کہے کہ ہمکو معلوم نہیں سو یہہ نیا داؤ نکالے جنگ تو نہیں ہوا مگر جانبین سے
تیر پھر چلتے تھے اور ایک مہینے کے قریب محاصرہ تھا ایکروز نوفل بن عبد اللہ بن مغیرہ خندق
پر سے گھوڑا اڑا کے آنا چاہا سو خندق میں گر کر مر گیا قریش پیغام کئے کہ اسکی لاش ہمکو دیویں
تو ہم دس ہزار درم دیتے ہیں حضرت فرمائے وہ بھی نجس تھا اور اسکی قیمت بھی نجس ہے ہمکو اُس
کے دام نہیں چاہئے تمہارا مردہ ہے تم نکالکے دفن کرو اور ایک روز عمرو بن عبد ود اور عکرمہ
بن ابی جہل اور ہبیرہ بن ابی وہب وغیرہ گھوڑوں کو اڑا کے آئے عمرو بن عبد ود بڑا شجیع تھا

ہین محمد سے جدا ہوا ہین ایک کیفیت سنا ہون اگر میرا نام نہ بتاو یگے کہ کر شرط کرین تو کہتا ہون
ابو سفیان متجد ہوکے دریافت کرنے لگا کہ وہ کیا بات ہی نعیم کہے مجھے معتبر خبر پہنچی کہ بنی قریظہ
اپنے کئے پر پشیمان ہوکے محمد کو کہلا بھیجے کہ ہم عہد توڑے سو بہت بیجا کئے لیکن اس تقصیر کے
دعوض ہم قریش کے چند عمدہ لوگون کو پکڑ کے تمہارے حوالے کرتے ہین تم انکو قتل کرو باقی
لوگون کو تم ہم ملکے مارینگے چنانچہ محمد مین اور یہود مین اس بات کا قول و قرار ہو چکا ہی مین تمکو جتا دیتا
ہون اگر یہود تم سے لوگون کو گرو مانگینگے تو تم ہرگز مت دیو اور وہان سے غطفان پاس جا کے قریش
کو اپنے سر کا انہون کو بھی کہے قریش اور غطفان شنبے کی شب کو عکرمہ بن ابی جہل اور چند عمدہ لوگ کے
بنی قریظہ پاس بھیجے کہ ہمکو یہان رہنے سے نہایت تصدیع ہی سرمے سے جانور ضایع ہوتے ہین
دانہ اناج ہم پہنچانا دشوار ہی صبح ہی جنگ کے واسطے نکلتے ہین اور انکے ہمارے بیچ فیصلہ کر دیتے ہین تم
بھی مستعد ہوکے اس جانب سے نکلو بنی قریظہ کہے سبان شنبے کا روز ہی ہم جنگ نہین کر سکتے اسکے
سوائے تمہارا اعتماد ہمکو نہین چند عمدہ شخص کو ہمارے یہان گرو رکھو قریش سنکے کہے نعیم سچ کہا تھا اور
انکو کہلا بھیجے ہم گرو نہین دینے تمہاری اگر مرضی ہووے شریک ہو نہیں تو ہمارا تمہارا عہد و پیمان باقی
نہین غرض انہین مخالفت ہوگئی بحمد اللہ تعالی قریش پر باد صبا بہیجا انکے خیمے گرنا دیگچان اوندہے ہونا
آتش بجہنا شروع ہوا اور اللہ تعالی انکے دلون مین رعب ڈالا جبرئیل علیہ السلام آکے حضرت کو اطلاع
کئے کہ اللہ تعالی انپر باد صبا مسلط کیا اب وہ رہ نہین سکتے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے اسوقت جاکے قریش کی خبر کون لائیگا شب بہت تاریک تھی ہوا نہایت سرد اور سر دشمن
کا اندیشہ کوئی جانے واسطے جرات نہ کیا تین بار فرمائے لیکن کوئی جواب نہ دیا آخر حذیفہ بن یمان
کو پکار کے فرمائے تم جاو حذیفہ عرض کئے سرما بہت ہی اور مخالف کے لوگ مجھے دیکہین تو اسیر کرلین
حضرت فرمائے تجھے سرما نہ لگیگا جاو اور انکے واسطے دعا کئے حضرت کی دعا کی برکت سے انکو سرما اور

بارے کچھ ایسا سبب ہوا کہ گویا حمام میں چلے جاتے تھے قریش کے لشکر میں پہنچکے دیکھے کہ ابوسفیان
لوگوں کو کہتا ہے کہ جانور ضائع ہوئے بنو قریظہ پھر گئے اب ہم یہاں رہنے سے بچھا و سوار ہی میں
روانہ ہوتا ہوں تم بھی نکلو اور اپنے اونٹ پر آ چلکے بیٹھا اسقدر اسکو ہیبت ہو گئی بیٹھے بعد
اونٹ کا بندن کھولا یہہ دیکھکے حذیفہ رضی اللہ عنہ پھرے تو راہ میں انکو سواران ملکے کہ تمہارے
صاحبکو جاکے کہدو کہ اللہ تعالی انکو کفایت کیا اور قریش بھاگے سو سنکر غطفان بھی بھاگ گئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آیندہ سے ہم قریش پر جاوینگے وے ہم پر نہ آوینگے سو ویسا ہی
ہوا اس جنگ میں مسلمانوں کے چھہ شخص شہید ہوئے کافروں کے بھی پانچ چھے آدمی موئے ذی القعدہ
کی تئیسویں کو چہار شنبے کے روز حضرت مدینے میں داخل ہوکے ہتھیار کھول کر غسل کئے کہ اتنے میں
میں جبرئیل علیہ السلام استبرق کی پگڑی باندھکے اور خچر پر دیباج کا زین پوش ڈالکے دحیہ کلبی کے شکل
سے آئے اور حجرہ شریف کے دروازے پر رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت اضطراب سے
دوڑے بی بی عائشہ بھی کون ہے سو دیکھنے پیچھے گئے سو حضرت خچر پر تکا لگا کے اس شخص کا سخن سنے
اونے بات کر کے چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دولتسرا میں تشریف لاکے جنگ کا سامان پہنلے
مستعد ہوئے بی بی عائشہ پوچھے یہہ کون تھا حضرت فرمائے تم کیا اسکو دیکھے بی بی عرض کئے ہو دیکھی
حضرت فرمائے کس سے شبیہ تھا کہے دحیہ کلبی سے حضرت فرمائے وہ جبرئیل تھا آکے کہا تم ہتیار کھولے ہم تو نہیں
کھولے حضرت فرمائے پھر کیا حکم ہے کہا بنی قریظہ سے جنگ کو چلنے خدا کی قسم میں جاکے انکو چکنا چور
کرتا ہوں جیسا انڈا پتھر پر ہوتا ہے یہہ سنکے حضرت باہر تشریف لائے اور لوگوں میں منادی کردئے جو کوئی
خدا اور رسول کے حکم کا مطیع و منقاد ہو تو عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں اور علی مرتضی کے ہاتھ نشان
دیکر اول بہیجے اور ابن ام مکتوم کو نایب دیئے اور آپ بھی روانہ ہوئے راہ میں دیکھے تو لوگ تیار ہو جا رہے ہیں پوچھے
نہیں کسے معلوم [illegible] خچر پر گئے اور ہم جاویں کا حکم کیا حضرت فرمائے وہ دحیہ نہیں تھا جبرئیل علیہ السلام تھا

غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما کے بنی قریظہ کے کنوے پاس اُترے عصر کی
نماز کا وقت ہوا تو بعضے صحابہ نماز نہ پڑھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تھے
کہ عصر کی نماز نہ پڑھنا مگر بنی قریظہ مین پھر اُس نماز کو عشا کی نماز پڑھکے قضا کئے اور بعضی صحابہ نماز
راہ مین وقت پر پڑھلئے کیونکہ حضرت کا ارادہ اس مقولے سے جلد نکلنے کا اشارہ تھا القصہ حضرت
تین ہزار آدمی کے ساتھہ اُنکو محاصرہ کئے لشکر مین چھتیس گھوڑا تھا اور یہود قلعے کے دروازے
بند کرکے بیٹھے اور حُیَی بن اخطب جو یہہ فساد برپا کیا تھا اسی قلعہ مین سٹر گیا یہود محاصرے سے
تنگ آئے بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد سب یہودیون کو جمع کرکر کہا مین تین بات بولتا ہون
اُسمین سے ایک کو پسند کرو تمکو یقیناً معلوم ہی محمد سچے رسول اللہ کا ہی توریت مین ایک
نبی کا آنا ضرور ہے کرکر جو لکھا ہی سو وہی ہی اُسپر ایمان لاؤ امن پاؤگے کہے ہم توریت کو کدہی
نہ چھوڑینگے اُس نے کہا اگر یہ بات نہین سنتے ہو تو عورت بچون کو مار کے محمد سے مقابلہ کرو اگر ہم
سب مارے جاوین تو بہتر ہی کہ عورت بچو کی کچھہ فکر نہین اگر ہم غالب آئین تو نئے عورتین کرلینگے
کہے یہہ سب غریبون کو ناحق مار کے بعد ہم جینا کچھہ لطف نہین کہا یہہ بھی نہ مانے تو آج شب شنبہ ہی
اور ہم آج جنگ کرینگے کرکر محمد اور اُنکے اصحاب بیفکر ہین سو ہم اُنپر شبخون کرکے اُنکو مارنا کہے اگلے
لوگ شنبے کی حرمت توڑے سو اُنکا کیا حال ہوا سو خوب جانتے ہو ہم بھی اگر اسکی حرمت توڑین تو
کدھی بھلا نہ ہوگا کعب بولا تمہارے مین کا کوئی شخص ماں جنی سو روز سے کیا ایک شب بھی ہوشیار
رہا غرض اسکی کوئی بات نہ مانے آخر تنگ آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجے اَبُولُبابَہ
بن عبد المنذر کو ہمارے پاس بھیجے تو ہم اُس سے مشورت کرینگے پھر ابولبابہ جاتے ہی اُنکے مرد اور عورتان
بچے سب ملکے رونے لگے اور کہے ہم محمد کے حکم پر اُترنا کیا مناسب ہی اَبُولُبابَہ کو اُنکے حال پر نہایت ترس
آئی سو کہے اُترو اور اپنے ہاتھ سے گلے طرف اشارہ کئے یعنے محمد کے حکم پر جب تم اُترینگے تو تم سمجھو گلا

ذبح ہوگا ابو لبابہ کہتے ہیں میں توبہ بولا لیکن ہنوز میرے پاؤں زمین سے اپنے نہیں کہ میں سمجھا
خدا اور رسول کی میں خیانت کیا سو اَبُو لُبَابَہ وہانسے نکل کے سیدھا مدینے کو گئے اور اپنے پاؤں میں
بیڑیاں سنگین ڈالکے تھام سے مسجد کے اپنے تئیں باندھے اور کہے یہاں سے میں نہ جاؤنگا جب تک
کہ میری توبہ خدا تعالی پاس مقبول نہ ہووے اور یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک انتظار کھینچکے
دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ اَبُو لُبَابَہ مسجد میں استون سے بیٹھا ہی حضرت فرمائے اگر میرے پاس
آتا تو میں اسکے لئے مغفرت مانگتا اب وہ ایسا کر چکے بعد میں اسکو چھوڑ نہیں سکتا اللہ تعالی ہی
اسکی تقصیر معاف کرنا ابو لبابہ کھانا پینا چھوڑ دئے انکے آنکھ سے بینائی کان سے سماعت
جاتی رہی نماز کے وقت انکی لڑکی آکے زنجیر کھولتی بعد پھر ویسا ہی باندھتے سو پندرہ سولہ روز کے بعد
انکا توبہ مقبول ہو کے اللہ تعالی کے یہاں سے تقصیر معافی کا حکم آیا القصہ بنی قریظہ کو بار روز کا
محاصرہ رہا لاچار ہو کے حکم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنا قبول کئے بنی قریظہ
اوسیون کے حلیف تھے سو اوسیان حضرت کی خدمتمیں سفارش کرنے لگے کہ خزرج کے حلیف بنی
قینقاع کے ساتھ جیسا کئے ہمارے حلیفوں کے ساتھ بھی ویسا ہی کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے تمھارے میں ایک شخص کو مختار کرو اسنے جو کہا سو ویسا ہی کرنا سب کا اتفاق اوسیون
کے سردار سعد بن معاذ پر ہوا اور انہوں غزوۂ احزاب میں زخمی ہونے سے اس وقت حاضر نہیں
تھے سو انکو بلوائے جب سعد آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کہے کہ تمہارے
سردار طرف اٹھو پھر لوگ سعد سے کہنے لگے بنی قریظہ تمھارے حلفا ہونے سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تمکو مختار کئے سعد کہے تم کیا خدا سے عہد اس بات کا کرتے ہو کہ جو میں کہوں سو اسپر
عمل کرینگے انصار کہے ہمکو قبول ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جانب میں تھے
ادھر ادب سے نہ دیکھکے سعد کہے ادھر کے لوگوں کو بھی قبول ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمائے قبول جب سعد کہے میں حکم کرتا ہوں کہ تمام مردوں کو قتل کرنا اور عورت بچے مال متاع باندھ
لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ سات آسمان کے اوپر سے جو حکم کیا سو
وہی حکم تو کیا پھر سب قلعے پر سے اُتار کے ذی الحجہ کی پانچویں کو مدینے میں لا کر حارث کی بیٹی کے گھر میں
قید کیے اور بازار میں گڑھے کھود کے اُنمیں کے جوانوں کو جو سات سو آدمی کے قریب تھے وہان
قتل کیے جب آگے تھوڑے تھوڑے لوگوں کو ہانکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجانے لگے
تو یہودا اپنے بڑے کعب بن اسد سے پوچھے کہ ہمکو کسواسطے لیجاتے ہونگے بولا کیا ہر جاگہہ تم نہیں سمجھتے
کیا دیکھتا نہیں بلاتا سو ان چھوڑتا نہیں جاتا سو وہ آتا نہیں بس واللہ یہہ قتل کرنے لیجاتے ہیں
جب اُن سبھوں کے قتل سے فراغت ہوئی بعد حیی بن اخطب کو ہاتھ گردن پر باندھے ہوئے
لے آئے گلابی رنگ کی قبا پہنا تھا اور مرے بعد اسکو کوئی نہ پہنا کر جبارہ کے دھجیان کر دیا تھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کے کہا میری عداوت سے تیری پر میں ملامت نہیں کرتا لیکن
اللہ جسکو ذلیل کرنا چاہے تو وہ خوار ہوتا ہے پھر لوگوں کو دیکھ کے کہا اللہ کا ارادہ ایسا ہی تھا
مقدر میں بنی اسرائیل پر لکھ چکا تہا اس میں کچھ غم نہیں پھر گردن دیکے بیٹھا اُسکی گردن
مارے اور اُنکے اسباب میں ڈیڑھ ہزار تلوار تین سو بکتر پانسو ڈھال اور عورتان بچے انسان بکریان
بہت سے تھے سب میں سے خمس نکال کر باقی مراج کر کر حصوں میں تقسیم کیے اور ریحانہ معہونہ
کی بی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکے اپنے تصرف میں لائے بعضی روایتوں میں آیا ہے
اُسکو آزاد کر کر حضرت نکاح کیے اور ذی الحجہ میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا اکحل کا زخم
سو گئے تھے سو انہوں اپنے کو شہادت ہونا کر پھر دعا مانگے تو زخم پھٹ کے وفات پائے
سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکی موت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا عرش ہلنے
لگا اور ستر ہزار فرشتے اُنکے جنازے کے ساتھ جانے کے لئے اُترے اور اُنکے جنازہ کو فرشتے

اٹھا لیکے چلے اور اسی سال بلال بن حارث مزنی بنی مزینہ کے چار سو آدمی کے ساتھہ آکے اسلام لایا
چھٹا سال ہجری محرم کی دسوین کو محمد بن مسلمہ کے ہمراہ تیس سوار دیکے بنی ابی بکر بن کلاب کا قرطا
قبیلہ جو مدینے سے سات منزل پر تہا سو وہان روانہ کئے تو شب کو چلتے دن کو چھپتے آخر انکو غارت
کئے چند شخص مارے گئے باقی بہاگ گئے تین ہزار بکری دیڑہ سو اونٹ غنیمت ملی پھر اوسی مہینے کی انتیسوین کو
مدینے مین داخل ہوے راہ مین ثمامہ بن اثال سردار یمامی کا جو اسیر ہوا تہا اسکو لا کے تہام سے باندہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پوچھنے آئے کیا ارادہ ہی اگر میرے تئین مارو گے تو خون والیکو مارے
اور اگر بخش دوگے تو احسان فراموش نکرونگا اگر مال چاہتے ہو تو جو مانگئے سو مانگو دیتا ہون دوسرے
روز حضرت پھر پوچھے تو وہی جواب دیا تیسرے روز بھی سوال کئے ویسا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ثمامہ کو چھوڑ دیو تب ثمامہ مسلمان ہوا اور ربیع الاول مین بنی لحیان کا غزوہ
ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کرکر دو سو آدمی کی جمعیت
سے نکلے ہمراہ بیس گھوڑے تہے عسفان کے قریب پہنچتے ہی کفار بہاگ گئے حضرت وہان دو روز
مقام فرماکر اطراف و جوانب مین لوگ روانہ کئے انکا سراغ نہ لگا وہان سے نکلکر عسفان مین
اترے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سات سوار دیکے قریش پر رعب پڑنے روانہ کئے
اور فرمائے کراع الغمیم تک جاکے آؤ غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چودہوین روز مدینے
مین داخل ہوے اور اسی مہینے مین ذی قرد کا غزوہ ہوا اسکو غابہ کا غزوہ بہی کہتے ہین اس
کا سبب یہہ تہا عیینہ بن حصن چالیس آدمی سے مدینے کے قریب پہنچکر دو شخص کو قتل کیا اور بیس
اونٹ پکڑ کے لیگیہ وہان کہین سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ جا نکلے دیکھے تو یہہ لوگ اونٹان لیجاتے
ہین سلمہ غنیم آیا آیا کر چلانے اور خود انکا پیچھا کئے اور تیرون سے انکو مارنا شروع کئے سلمہ بڑے
دوڑ بال پیچھے کافران انکا قصد کرین تو بہاگتے اور وہ پھرے تو انکا پیچھا کرتے غرض تمام دشمن

کو اون سے چہین لئے اور انکے بچہ بیٹے اور لڑکے بہی انکے ہاتہ لگے تب عیینہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم چند سوار روانہ کئے سو وہ بنی کنانہ کو پہنچے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون
کو جمع ہونے منادی کئے یا خیل اللہ ارکبی یعنی ای خدا کی جماعت سوار ہو مقداد بن اسود خود بکتر
پہنکے تلوار کہینچکے سب سے اول حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہن کے نیزے پر نشان
باندہکے ہراول پر روانہ کئے اور سعد بن عبادہ کے ہمراہ انصار کے تین سو آدمی دیکے مدینے کی حفاظت
واسطے مقرر کئے اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نایب کرکے جہاد سیتی روانہ ہوئے اور ذی قرد کو پہنچے
ایک رات دن مقام کئے سات سو شخص حضرت کے شریک تہے سو سو آدمی پر ایک اونٹ کہاتے
اور سعد بن عبادہ لوگون کے کہانے کیلئے دس اونٹ اور کہجور کے چند بستے روانہ کیے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم قاصد ونکو اطراف مین روانہ کئے سو معلوم ہوا کہ مخالف کے لوگ بہاگ گئے پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پانچوین روز مدینے کو تشریف لائے اور اسی مہینے مین عکاشہ بن محصن کو چالیس
آدمی کے ساتہ غمر کو بنی اسد پر روانہ کئے تو کفار بہاگ گئے دو سو اونٹ انکے ہاتہ لگے اور اسی مہینے
مین محمد بن مسلمہ کے ساتہ دس آدمی دیکے مدینے سے جبل پر ذی القصہ کو روانہ کئے جب رات کو کفار مطلع
ہوکے سو آدمی انکو گہیر لئے اول تیرون سے مارے بعد نیزہ لیکے حملہ کئے محمد بن مسلمہ کے سب ساتہی مسلمان
شہید ہوئے ایک مسلمان راہ کا جاننے والا محمد بن مسلمہ کو جان سے دمکہ مدینے کو پہنچایا اور ربیع الآخر
مین حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے ہمراہ چالیس آدمی دیکے پہر ذی القصہ کو روانہ کئے تو جب شبخون مارے
کفار بہاگ گئے انکا اسباب و جانوران لیکے مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین زید بن حارثہ کو بنی سلیم پر
جموم کیطرف روانہ کئے تو کفار بہاگ گئے انکے عورتان اور جانور جو اسیر ہوئے سب لیکے مدینے کو آئے
اور جمادی الاولی مین زید بن حارثہ کے ساتہ ستر سوار دیکے مدینے سے جانب ذی العیص کو بہیجے
تو وہان سے جاکے قریش کا قافلہ جو تجارت کرکے جاتا تہا سو سبکو غارت کئے تمام اسباب ہاتہ آئے انکے بہت

تھا اور اس قافلے کے چند لوگ اسیر ہوئے جناب ابو العاص بن الربیع جو داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا تھا بھی اسیر ہو کے آیا اور اپنی عورت بی بی زینب بنت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیا
زینب رضی اللہ عنہا صبح کی نماز پڑھے بعد پکار کے کہے میں ابو العاص کو امان دی ہوں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو امان ہم دی سو مجھے اطلاع نہ تھی تو جسکو امان دی ہم بھی اسکو امان دیے
پھر اسکو چھوڑ دیے اور اسکے اسباب پھیر دیے ابو العاص مکے کو جا کے سبکے امانتان ادا کیا اور سب
آ کے ایمان لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی عورت بی بی زینب کو انکے حوالے کیے اور جمادی الاخری
میں زید بن حارثہ کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکے مدینے سے چھتیس ۳۶ میل پر بنی ثعلبہ پر بھیجے ایک چشمہ پر
جسکا نام طرف تھا پہنچکے انکو غارت کیے تو کفار بھاگ گئے بکریاں اور بیس اونٹ انکے ہاتھ لگے اور
چوتھے روز مدینے کو آئے اور اسی مہینے میں زید کو وادی القری طرف حسمی کو روانہ کیے سبب اسکا یہ تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دحیہ بن خلیفہ کو قیصر روم پاس روانہ کیے تھے سو قیصر انکو خلعت وغیرہ
دیے پس لوگ کہ حسمی کو جب پہنچے بنی جذام انکا اسباب لوٹ لیے بدن پر ایک کپڑا چھوڑ دیے بنی ضبیب کو
معلوم ہوئے بھی وہ اسباب انسے چھین کر دحیہ کو دیے دحیہ مدینے کو پہنچکے حضرت کو اطلاع کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ کے ہمراہ پانسو آدمی دیکے انپر روانہ کیے اور انکے ساتھ دحیہ کو بھی تو انکو چلتے
رات چھپتے سو وہاں پہنچکے انپر صبح میں گرے تو چند لوگ انکے مارے گئے باقی بھاگ گئے اور انکی سو عورت اور ہزار اونٹ پانچ ہزار
بکریاں ہاتھ لگی سو انکے پیچھے کو لاکے زید بن رفاعہ و چند لوگ بنی جذام کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں جا کر
اپنے مسلمان ہونے اور اپنا اسباب غارت کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی کو زید پاس بھیجے تا
سب اسباب پھیر دیں زید نے جب سنے تمام اسباب پھیر دیے اور رجب میں زید بن حارثہ لوگوں کا مال
بیچنے تجارت واسطے چلے وادی القری میں بنی فزارہ کے ساتھ مقابلہ ہوا چند لوگ مسلمانوں کے شہید ہوئے زید
جسمی ہوئے اور انکا اسباب لے گئے زید نے قسم کھائے میں اس قوم سے بدلا نہ لیکے تک عورت پاس نہ جاونگا اور شعبان میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف کو اپنے روبرو بٹھا کے اپنے دست مبارک سے انکو پگڑی باندھے
اور دومۃ الجندل کو بنی کلب پر روانہ کیے اور فرمائے وہ لوگ اگر ایمان لاویں تو انکے سردار کی بیٹی سے نکاح کر
عبد الرحمن دومہ کو پہنچکے تین روز رہے اور انکو اسلام کی دعوت کیے انکا سردار اصبغ بن عمرو کلبی جو نصرانی
تھا ایمان لایا اور اکثر لوگ مسلمان ہوئے مگر جو شخص ایمان نہ لائے جزیہ دینا قبول کیے اور اصبغ کی لڑکی تماضر
کو عبد الرحمن نکاح کر کے مدینے کو لائے اور اسی مہینے میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے تین سو آدمی کے ساتھ
فدک کو بنی سعد بن بکر پر جو مدینے سے چھ روز کی راہ پر تھے اور خیبر کے یہودیوں کی کمک واسطے تیاری
کر رہے تھے روانہ کیے سو فدک کے قریب تھے پہنچکے انکے جانوروں کو غارت کیے بنو سعد بھاگ گئے انکے پانسو
اونٹ دو ہزار بکری غنیمت ملی اور رمضان میں زید بن حارثہ کے زخمان درست ہونے بعد پھر وادی القری کو روانہ
کیے انکو چلے انکو جیسے [illegible] ان پہنچکے گھیر لئے انکی سردار ایک عورت نہایت بوڑھی تھی جسکا نام ام قرفہ اور
اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتی سو اسیر ہوئی تو اسکو رسی سے دو اونٹوں کے بیچ باندھکے
چروا دیے اور ام قرفہ کی لڑکی کو مدینے میں لائے اور اسی مہینے میں عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چار
شخص کو [illegible] ابو رافع یہودی کو جو مسلمانوں کا بڑا دشمن تھا قتل کرنے روانہ کیے وہ خیبر کے قلعے میں رہتا تھا یہ
لوگ پوشیدہ جا کے شہر کے قریب رہے عبد اللہ بن عتیک نے ساتھ والوں کو کہے تم یہاں رہو میں قلعہ پہ
جانے کی کچھ تدبیر کرتا ہوں سو قلعے کے پاس گئے قضا را ایکا گدھا گم ہو گیا تھا سو اسکی تلاش میں بہت مشعلے
لیکے قلعے میں سے باہر جاتے وقت عبد اللہ پیشاب کو بیٹھے سا چھپنے وہ لوگ سمجھے یہ بھی ہمارے ساتھ کا
سو پکارے کہ دروازہ بند ہوتا ہے جلد آؤ غرض بھیس بدلا کے قلعے میں گئے اور کنجیاں کھونٹی میں دیکھ لئے
بعد سب لوگ کو سونے کے آپ نکل کر کنجیاں اٹھا لئے اور دروازوں کو اندر سے موندتے ہوئے اس کے مکان پر
پہنچے تو وہ بہت رات تک باتیں کر کر سو رہا تھا اور گھر میں اندھیری تھی اس لئے اسکو پکار جواب دیتے ہی
آواز کے تلوار جا کے اسکو مارے دہشت تو تیغ مار دیا اور وہ ملعون پکارنے لگا کہو مجھے کسنے مارا

عبد اللہ آواز بدل کے گویا اسکی کمک واسطے آئے ہیں پکارا پوچھے ابو رافع کیا ہی بولا دیکھ کسینے ابھی مجھے مارا پھر
آواز کے شمار پر جاکے اسکو مارا اور تلوار اسکے پیٹ پر رکھ کے اتنا دبائے کہ اسکے ہڈیاں ٹوٹنے سو آواز آیا
وہانسے پھرکے آتے وقت سیڑیاں ہو گئے سیڑھی کے پاؤں دھرنا جا ہے سو گر گے پاؤں ضایع ہوا پگڑی نکالکے
اسکو باندہے اور قلعے کے نیچے جاکے بیٹھے اور کہے اسکی موت محقق ہوئی تک یہیں بیٹھے رہونگا صبح ہی اسکا
بلانے والا پکارا حجاز کا تاجر ابو رافع موا یہ سنکے عبد اللہ نے لوگوں پاس آئے اور جلد وہانسے روانہ ہوے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سنائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاؤں پر اپنا
دست مبارک پھیرے تو درست ہوگیا اور رمضان میں قحط ہوا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا
مانگے مینہ برسا اور شوال میں عبد اللہ بن رواحہ کو خیبر طرف روانہ کئے سبب یہ تھا کہ ابو رافع مارے
گئے بعد یہود سب اتفاق کرکر اسیر بن رزام کو بڑا بنائے اسنے لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
جنگ کرنے پر رغبت دینا شروع کیا اور بنی غطفان کے یہاں جاکے انسے کمک چاہا یہ کیفیت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھ دو شخص دیکے روانہ کئے کہ تم وہاں جاکے کیفیت
دریافت کرکر آؤ عبد اللہ وہاں جاکے مفصل احوال دریافت کرکر حضرت سے آ اطلاع کئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھ تیس شخص دیکے روانہ کئے سو اسکے یہاں جاکے کہے ہم تیرے پاس کچھ غرض
سنانے آئے ہیں ہمکو امان دے اسنے انکو امان دیا سو کہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے تئیں یہاں بھیجے
ہیں تو اگر انکی متابعت کرے تو تجھی کو خیبر پر مقرر فرمائینگے اسیر اسکو قبول کرکر تیس یہودیوں کو لیکے نکلا ہر یہودی
کے ساتھ ایک مسلمان بٹھایا قرقرہ کو جب پہنچے اسیر انکے ساتھ آنے سے نادم ہوا اور اپنا ہاتھ عبد اللہ بن انیس
کی تلوار پر ڈالا عبد اللہ نے اونٹ کو سرکا لیکے کہے ای عدو اللہ کیا تو ہمارے ساتھ دغا کرنے پر ہی دوسرے
بار بھی انکے تلوار پر ہاتھ ڈالا عبد اللہ اسکو قتل کئے اور اسکے ساتھ والوں کو بھی مارے مگر ایک شخص انکا
بچکے بھاگ گیا اور مسلمانوں سے کوئی نہ موا اور اسی مہینے میں کرز بن جابر کو عرنیین پر بھیجے سبب اسکا یہ تھا

کہ عرینہ قبیلے کے چند شخص مدینے کو آکے اسلام لائے اور مدینے کی ہوا اپنے مزاج کے موافق نہیں کر حضرت کی اجازت
سے نکلے حضرت انکو اونٹوں کا دودھ پینے اجازت فرمائے سو سرکار کے اونٹ مدینے کے باہر چرتے تھے انکا
دودھ پینا شروع کئے تو بیماری دفع ہو گئی بدن میں قوت آگیا چرواہے کو مارکر اونٹاں لیکے بہاگ گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکو پکڑ لانے کرز کے ساتھ بیس سوار دیکے روانہ کئے پھر سب اسیر ہو کے آئے انکے آنکھوں میں
سلائی پھیرا تان ہاتاں پاواں کاٹ حرے کی جانب میں ڈالدئے وے اسی حالت سے موئے انکو اسطور مارنیکا
سبب یہ تہا کہ وہ مردود ان چرواہے سات السابیح سلوک کیئے تھے اور اسی ایام میں عمرو بن امیہ ضمری کو
ابو سفیان کے قتل واسطے روانہ کئے کیونکہ ابو سفیان ایک شخص کو خرچ دیکے روانہ کیا تہا کہ تو مدینے کو جاکے
محمد کو قتل کر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اسکے دیکھکے حضرت فرمائی یہہ شخص
دغا کرنے آیا ہی اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اسکی لنگ پکڑکر کہینچے تو اسمیں سے خنجر نکلی گہبرا کے کہا میری
تقصیر معاف کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرمائے اگر تو سچ کہا تو تجھے چھوڑ دیتا ہوں اسنے
اپنے آنیکا سبب کہدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو چھوڑ دئے انـنے ایمان لایا اور عمرو بن
امیہ اور سلمہ بن اسلم کو کہے تم مکے کو جاؤ اگر قابو ملا تو ابو سفیان کو قتل کر دیو دونو صاحبان مکے کو
گئے عمرو بن امیہ بیت کو طواف واسطے نکلے معاویہ انکو دیکھکے لوگونکو اطلاع کیا کفار اندیشے سے جمعیت
کرنے لگے یہ دونو صاحبان وہاں سے بہاگ گئے اور راہ میں تین کافروں کو قتل کئے اور ایک کو اسیر کرکے لائے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انکی لطف سیکے تبسم کئے اور ذوالقعدہ میں حدیبیہ کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں
ابو رہم کو نایب کر کر پندرہ سو آدمی کی جمعیت سے ذوالقعدہ کے غرہ دوشنبے کے روز عمرے کیا ادیسے نکلے بجز تلوار کے
سوا دوسری ہتیار کچھ نلیے اور ذوالحلیفہ کو پہنچکے عمرے کا احرام باندہے اور قربانی کے اونٹ کے گلو میں نعل لٹکا دیے
نشان کئے اور بنی خزاعہ سے ایک جاسوس مکے کو روانہ کئے جب غدیر الاشطاط کو پہنچے جاسوس خبر لایا کہ
قریش بہت قبیلوں کو جمع کرکر جنگ کا ساز و سامان مہیا کر ذی طوی میں اترے ہیں اور حضرت کو

مکے مین نہ چہورنے پر عہد کئے ہین اور خالد بن ولید دو سو سوار سے کراع الغمیم مین اترا ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے مشورت کئے اور فرمائے قریش کی اعانت کئے سو قبیلے والون کے عیال و
اطفال پر جا کے انکو غارت کرنا مناسب ہے یا نہین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ
ہم مکے کو طواف واسطے عمرے کی نیت باندھ کے نکلے ہین کسی سے جنگ کرنے نہین آئے ہم سیدہا مکے کو
جانا اگر کوئی مانع ہوئے تو اس سے جنگ کرنا حضرت فرمائے بہتر اور وہان سے چل پڑے پہر حضرت
فرمائے خالد جو راہ مین اترا ہی اسکو چہوڑ کے دوسری راہ چلو سو دوسری ایک راہ جو بہت ویران ہی چلے
انون کو بہت تصدیع ہوئی قریش کے ہراول لشکر آئے پر بالکل خبردار نہوئے مگر لشکر کا غبار دیکھنے سے
انکو معلوم ہوا پہر چلا جا کے قریش کو اطلاع کئے لشکر جب ثنیۃ المرار کو پہنچا حضرت کی سواری کی اونٹنی
قصوا بیٹھ گئی لوگ کہنے لگے قصوا ماندی ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قصوا ماندی نہین
ہوئی وسکو یہ عادت بہی نہین لیکن اصحاب الفیل کو جسنے روکا تہا اُس نے قصوا کو بہی روکا ہی پہر اُجہی
[illegible] اسکی قسم اللہ تعالی کے حرمتون کی تعظیم کی جو بات قریش کہین تو مین اسکو
مان لونگا اور قصوا کو ڈانٹے اُٹہہ کے جلدی مکے سے ٹون ٹیل پر حدیبیہ مین اترے وہان پانی نہونے
سے لوگ سخت پیاسے رہے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ترکش سے ایک تیر نکال کے دیئے اور
فرمائے سوتے مین اتر کر اسکو چبہو دو سو چبہاتے ہی پانی جوش کہا کے ابلنے لگا تمام لوگ فراغت پائے
اس عرصے مین بدیل بن ورقا اپنی قوم خزاعہ کے چند شخص کو لیکے آیا اور قریش جو منصوبہ کئے ہین سو
بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہم کسیکے جنگ واسطے نہین آئے مخصوص عمرہ کر کر جانا
منظور ہی [illegible] جنگون کے باعث قریش بہت لاغر ہوے اگر مرضی ہو تو چند روز کی مہلت دیتا ہون
اور [illegible] لوگون سے معاملہ کرتا ہون اگر مین غالب ہون تو تمہاری مرضی چاہے تو میرے تابع ہون نہین تو
آرام ہوجئے اگر [illegible] نہ مانے تو میرے بدن پر سر رہے تک مین اس دین کے واسطے جنگ کرونگا اللہ تعالی

اپنے امر پر غالب رکھیگا بدیل جاکے قریش کو کہا مین محمد کے پاس جاکے آیا ہون وہ ایک بات کہتا ہی اگر تم
مرضی ہو تو کہتا ہون احمقان کہنے لگے اسکی کچھ بات ہم نہین سننے عقلمندان پوچھے وہ کیا بات ہی سو بدیل
جو کچھ سنا تھا سو بیان کیا عروہ بن مسعود ثقفی بولا یہہ بہت خوب بات ہے اسکو قبول کرنا اور مجھے
اجازت دین تو مین انکے پاس جاتا ہون غرض وہ آیا سو اسکو بھی ویسا ہی فرمائے عروہ کہا ای محمد اگر
تو اپنی قوم کو مستاصل کریگا تو ایسا کوئی نہ کیا تھا سو تو کیا اگر دوسرا کچھ ہو تو اقسام کے لوگ تیرے
پاس جمع ہین سو تجھے چھوڑ کے بھاگینگے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خفا ہو کے کہے لات کی فلان چباؤ کیا ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کے بھاگینگے سمجھا ہی عروہ پوچھا یہہ کون ہی کہے ابو بکر ہی بولا
اسکا احسان مجھ پر ہی سو اسکا بدلہ مین نہین کیا ہون والا مین اسکو جواب دیتا اور عروہ باتین کرتے
وقت بعضے عربون کی عادت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پکڑنا چاہتا عروہ کا چچیرا
بھائی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خود پہنکر تلوار لئے ہوئے خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کھڑے ہوئے تھے سو اسکے ہاتھ پر تلوار کے نعل سے مارتے اور کہتے تیرا ہاتھ سرکا عروہ پوچھا یہہ کون ہی
کہے مغیرہ ہی بولا ارے دغاباز تو دغا کیا سو اب تک اسکا مین چپہ دے رہا ہون مغیرہ جیہ کافرون کو
مار کر انکا مال لیکے بھاگے تھے اور مدینے مین آکے مسلمان ہوئے سو اسکا الضما دیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے مین اسکا اسلام قبول کیا ہون مال سے ہمکو کچھ کام نہین پھر عروہ صحابہ کو کوری
انکھہ سے دیکھنے لگا کہ حضرت کے روبرو نہایت ادب سے بیٹھے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھوکے تو حضرت کے تھوک کو نیچے پڑنے نہین دیتے جسکے ہاتھہ مین پڑا تو اُننے اپنے بدن پر منہہ پر ملتا ہے
اور کچھ کام فرمائے تو اُسکو کرنے دوڑتے اور وضو کئے تو اُس پانی کو لینے ایک پر ایک گرتے اور بات
پکار کے نہین کرتے اور تعظیم سے حضرت کیطرف نظر بھر کے دیکھتے نہین غرض انکا طریقہ دیکھکر عروہ گیا اور
اپنے لوگون کو جاکے کہا مین بادشاہون کے دربار گیا ہون کسریٰ قیصر نجاشی کی مجلس دیکھا ہون لیکن

کسیکی تعظیم ایسی کرتے نہیں دیکھا جیسا کہ محمد کے لوگ اسکی تعظیم کرتے ہیں اور جو دیکھا سو بیان کیا اور بولا محمد بہتر
بات کہتا ہے اسکو البتہ ماننا بہتر قریش کیطرف سے حلیس بن علقمہ آیا حضرت وہ آتا سو دیکھکے فرمائے یہہ شخص ہدی کی
بہت تعظیم کرتا ہے اونٹونکو اسکے روبرو کرو اور لبیک کہو وہ بھی یہہ احوال دیکھکے گیا بعد مکرز بن حفص آیا لیکن کچھ
لوگ آنے سے صلح کا کچھ طور نہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش پاس اپنے طرف سے عمر کو بھیجا چاہے عمر عرض کئے
کہ میرا وہاں کوئی قرابتی نہیں میری سختی انکے دلونمیں نقش ہے سب سے بڑے دشمن ہیں میرے سے عزیز رکھنے والوں پاس
عثمان ہیں انکے قرابتی بھی وہاں بہت ہیں انکو بھیجنا مناسب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ
عنہ کی زبانی کہلا بھیجے کہ ہم طواف واسطے آئے ہیں تمہارے سے جنگ کرنے نہیں آئے عثمان روانہ ہوئے راہ
میں انسے ابان بن سعید بن العاص ملکے انکو امان دیا اور اپنے ساتھ تھا کے مکے کو لیگیا عثمان جاکے حضرت کا
پیام قریش کو پہنچائے ابو سفیان کہا تم چاہتے ہو تو کعبے کا طواف کرو عثمان کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طواف نہیں کئے تک میں طواف نہ کرونگا قریش عثمان کو مجبور کرکے اپنے پاس رکھے یہاں لشکر میں شہرت ہوئی
کہ کافران عثمان کو قتل کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر عثمان کو مارے ہیں تو ہمیں جنگ کئے سوائے
یہاں سے نجاوینگا اور لوگوں کو بیعت کرو کرکر فرمائے تو سب لوگ ببول کے درخت کے نیچے بیعت کئے یعنی انسے عہد لئے
کہ جنگ سے نہ پھرنا اور جنگ میں اپنا جان دینا اول بیعت ابو سنان اسدی کیا بعد دوسرے صحابہ کئے سب کی
بیعت واقع ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست چپ نکالکے سیدھے ہاتھ پر مارا اور فرمائے یہہ عثمان کے
طرف سے بیعت ہوئی اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالی یہہ بیعت کرنیوالونکے شان میں یہہ آیت
نازل کیا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ
مَا فِي قُلُوْبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا یعنے اللہ تعالے
خوش ہوا ایمان والوں سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھ سے اس درخت کے نیچے
پھر جانا جو انکے جی میں تھا پھر اتارا ان پر چین اور انعام دیا انکو ایک فتح نزدیک قریش

اس بیعت پر مطلع ہوکے سہیل بن عمرو کو صلح واسطے روانہ کیے جب دور سے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے سہیل آتا ہے اب تمہارا کام سہل ہوگا وہ آیا تو بہت جواب سوال ہوا آخر صلحنامہ لکہنا
مقرر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی کو فرمائے تم صلحنامہ لکہو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
سہیل کہا جسکو ہم نہیں جانتے سالوں کے دستور کے موافق لکہو بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ آپ بہی لکہا حضرت فرمائے
اور بہی لکہو یہہ نوشتہ ہے مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰہِ کے صلح کا سہیل کہا اگر تم خدا کے رسول ہو کر کہو و یقین ہوتا
تو ہم جنگ کاہیکو کرتے محمد بن عبداللہ لکہو حضرت فرمائے وہ باتی لکہو علی بولے جسے میں لکہہ چکا اب نہ لاونگا
اور وہ تکرار کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نوشتے کو لیکے اپنے دست مبارک سے مٹائے پہر
اسمیں محمد بن عبداللہ لکہے صلح دس برس کا ٹہہرا اس طور پر کہ ایک دوسرے کا متعرض نہونا مسلمانوں میں کا
کوئی شخص بہاگ کے قریش کے یہاں جاوے تو اسکو پہیر نہ دینا اور قریش کا کوئی آدمی اپنے والیوں کے بی اذن آوے
تو اسکو پہیر دینا اسی بات پر عہد کرا چلی اس عرصہ میں ابوجندل سہیل کا بیٹا بہاگ کے بیڑیوں کے ساتہہ آیا
سہیل اسکو طمانچہ مارکے اپنی طرف کہینچا اور بولا پہلا شرط یہی کہ اسکو پہیر دینا آخر حضرت اسکو پہیر دیے
اور جلیاں میں اسکے کہنے ان لگے ابوجندل پکارنے لگا کیا میں مسلمان ہو کے آیا ہوں سو مجہے بہی کافروں
کے حوالے کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے صبر کرو اللہ تم لوگوں کی کچہہ راہ کردیگا اور یہہ
بہی صلحنامے میں لکہے کہ دلوں سے صاف رہنا یعنی مکر حسد و بغض عداوت نکرنا اور جو چاہے محمد کے عہد میں
رہے اور جو چاہے قریش کے ذمے میں یہہ سنکے خزاعہ کہے ہم محمد کے ذمے میں رہینگے بنو بکر کہے ہم قریش کے ذمے میں
اور یہہ بہی لکہے کہ اس سال تم پہر جانا سال آئندہ آوین تو ہم شہر خالی کر دیگے تم اپنے لوگوں کو لیکے آنا اور تین روز
سے زیادہ نرہنا اور ہتہیار رکہے دوسری میان میں لانا یہہ عہد تمام ہوئے بعد اس پر گواہی ابوبکر صدیق کی اور
عمر فاروق و علی مرتضی اور عبدالرحمن بن عوف اور عبداللہ بن سہیل اور سعد بن ابی وقاص اور محمد بن
مسلمہ کی رضی اللہ عنہم اور مکرز بن حفص کی مشرکوں کیطرف سے لکہے گئی بعد سہیل کو اور اسکے ساتہہ کے

مشرکون کو جانے نہ دیکے رہے اور فرمائے عثمان نے کہ تمکو چھوڑونگا اور عثمان انکے بعد انکو چھوڑ کے
صلح سے فراغت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو کہی احرام کہول دیو لوگ اندیشے لگے
اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر پر ملال آیا محل سرا مین سدھارے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
حضرت کا ملال دیکھکے عرض کیئے یا رسول اللہ آپ اول احرام کہولو حجامت کروا و اونٹون کو نحر کروا انکو دیکھکے
لوگ بہی احرام کہولینگے تب آپ باہر تشریف لاکے اونٹون کو نحر کیئے اور حجامت لئے حضرت کو دیکھکے تمام
لوگ احرام توڑے حدیبیہ مین اٹھارہ انیس روز کا مقام ہوا بعد وہان سے پھرے مکے مین داخل نہوئیسے صحابہ
کو نہایت رنج ہوا کراع الغمیم کو جب پہنچے اِنَّا فَتَحْنَا کا سورہ انکے خاطر تسلی واسطے اترا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے بعد چند روز کے بعضے عورتان بھاگ کے مدینے کو آئے سو کافران انکو
طلب کیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو ایسا جواب دیئے کہ صلح مردونکو پہیر دینے کا تہا عورتون کو
پہیر دینا صلح مین داخل نہین بعد مردون سے ایک شخص اسکا نام ابو بصیر بھاگ کے آیا اسکے وارثان
خط لکہ دیکے دو شخص کو روانہ کیئے کہ اسکو پہیر دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بصیر کو بلا کے کہئے تم جو اقرار
صلح کے سو تمکو خوب معلوم ہی صلح کا خلاف کرنا درست نہین اب تم انکے ہمراہ جانا آیندہ اللہ تعالے
تم لوگون کی کچھہ راہ کردیگا اور انکو اون دونو آسامیکے ذمے کردئے جب ذو الحلیفہ کو پہنچے ابو بصیر اُن دونو
شخصون کے ساتھہ دوستی کی باتان کرتے کرتے کہے کہ تمھاری تلوار بہتر ہے وہ بولا ہان بہتر ہی اور اسکی کاٹ بہت
خوب ہے ابو بصیر تلوار کو کہینچ لئے دیکھتے دیکھتے انہی سے ایک ہاتھہ چلا کے اسکو جان سے مارے دوسرا بہاگ کے مدینے
کی راہ لیا حضرت دور سے اسکو دیکھکے فرمائے یہہ گھبراہٹ سے آتا ہی سو حاضر ہوا اپنا ماجرا عرض کرتا تھا کہ
اس عرصہ مین ابو بصیر بہی آئے اور عرض کیئے یا رسول اللہ آپ اپنے ذمے سے بری ہوے اور اللہ تعالی مجھے نجات دیا
حضرت فرمائے اسکے ساتھہ چند لوگ ہو تو جنگ کی آتش خوب سلگا یگا ابو بصیر اندیشہ کیئے کہ مین اگر یہان
رہون تو مجھے کافرون کے حوالے کر دینگے سو مدینے سے نکلکر قریش کی آمد و رفت کی راہ مین ساحل بحر عیص مین جا رہے

کافروں سے بچا کر ادھر نکلا تو اس کا ہو لیے اور جتنے مسلمان قریش کے قید میں تھے سو بھاگ بھاگ کے
ابو بصیر ہی کے ساتھ جمع ہونے لگے اور سہیل کا بیٹا ابو جندل بھی بھاگ کر ستر آدمی کے ساتھ آئے انکا یہ ساتھ
اور اسلم اور جہینہ اور غفار کے چند شخص بھی مسلمان ہو کر انہوں میں جا ملے تھے سو قریش تنگ ہوئے اور شام کو جاتے
سوداگر کے قافلوں کو غارت کرنے لگے قریش تنگ ہو کر ابو سفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ
کیے کہ تمکو خدا کی اور قرابت کی قسم عہدنامہ میں وہ شرط جو لکھے تھے سو اسکو توڑنا اور مکہ میں بھیجا جاتا
ہے لے جاؤ ہم اسکو طلب کرتے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم [illegible] ابو بصیر
کمال [illegible] ابو جندل وغیرہ
انکے جنازے پر نماز پڑھکے [illegible] مدینہ میں آئے اور اسی سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہوں
کو نامے ایلچیوں کے ہاتھ سے روانہ کیے چنانچہ مصر کے بادشاہ مقوقس پاس حاطب بن ابی بلتعہ کو بھیجے اور شام کے
بادشاہ حارث بن ابی شمر غسانی پاس شجاع بن وہب کو روانہ کیے اور روم کے بادشاہ قیصر پاس دحیہ بن خلیفہ
کو روانہ فرمائے اور فارس کے بادشاہ کسریٰ پاس عبد اللہ بن حذافہ کو بھیجے اور یمامہ کے حاکم ہوذہ بن علی پاس سلیط بن عمرو
کو اور حبش کے بادشاہ نجاشی پاس عمرو بن امیہ ضمری کو اور اسی سال حج فرض ہوا اور اسی سال اوس بن صامت
اپنی عورت خولہ سے ظہار کیا تھا سو [illegible] سورہ مجادلہ میں اور [illegible] رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ [illegible] نماز پڑھے اور اسی سال گھوڑوں کی دوڑ [illegible]
مسابقت کیے اور اسی سال [illegible] والدہ ام رومان کا انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آپ قبر میں اترے [illegible] اور اسی سال ابو ہریرہ ایمان لائے ۔ ساتواں سال ہجری
محرم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اطلاع کیے کہ ہم خیبر کی جنگ کو نکلتے ہیں لوگ جنگ
کو نکلنے کی تیاری کرنا جسکو دنیا غرض ہے ہمارے ہمراہ نہ آنا سو کسی منافق کو ہمراہ نہ آنے دیے اور مدینہ میں
نمیلہ بن عبد اللہ لیثی کو نائب مقرر فرمائے اور دو سو سوار اور چار سو پیدل نکلے اور ہراول پر عکاشہ بن محصن

کو گئے اور عصر نامی ایک موضع تہا سو وہان جا اُترے اور وہان ایک مسجد بنائی پھر وہانسے نکلکر صہبا پر سے
ہوتے ہوئے رجیع میں آکر اُترے غطفان کے قبیلے والے یہود کی کمک واسطے نکلے تھے سو حضرت اپنے شہر کو غارت
کرنے آئے ہیں سمجھ کر مارے خوف کے کمک کر اپنے مقامون کی محافظت واسطے پھر کر آگئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے نکلکر خیبر طرف متوجہ ہوئے خیبر بڑا شہر تھا مدینے سے بتمس گو بر شام کے
جانب میں اور اسمیں دس قلعے تھے کُتَیبہ ناعم صعب شق قموص وطیح نطاۃ براسلالم ابی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تب کے وقت وہان پہنچے یہود کو اطلاع نہ تھی صبح ہی پہاوڑ ٹوکرے
لیکر نکلے لشکر کو دیکھکے قلعے میں جا کر دروازے بند کئے سلّام بن مشکم یہود کا سردار لوگون کو جنگ کیلئے
تیار کیا حضرت بھی صحابہ کو جنگ کا حکم کئے پہلے قلعہ ناعم فتح ہوا اس میں مال ذخیرہ بہت سا ہاتھ لگا
بعد ابی الحقیق کا قلعہ قموص فتح ہوا اس میں عورتان بہتیں چنانچہ صفیہ حیی بن اخطب کی لڑکی بھی
اسی میں تھی سو دحیہ کلبی کے حصے میں گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسکو لیکے دحیہ کو اسکے دو
دو باندیاں دئے اسکے بعد نطاۃ کا قلعہ فتح ہوا لوگون کو رسد نہونیکے باعث تکلیف ہوی سو گدھون کو
کاٹ کے پکانے لگے کسی نے آکے حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ گدھون
کو کھانے کے لئے پکاتے میں حضرت خاموش رہے دوسرے بار بھی آکے عرض کیا کہ گدھون کو کھا جاتے ہیں پھر
بھی خاموش ہوگئے تیسرے بار آکے عرض کیا یا رسول اللہ گدھے سب فنا ہوگئے تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تاکید سے فرمائے گدھون کو مت کھاؤ تو لوگ تمام پھینکدئے القصہ ایک ایک قلعہ فتح کئے صعب کا
قلعہ فتح ہونیکے قبل بنی سہم قبیلے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمتمین آکے عرض کئے یا رسول اللہ
ہمپر بہت سختی گذرتی ہے ہمارے ہاتھ میں کہانیکو کچھ نہیں آپ کچھ عنایت فرماؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بھی کچھ نہ تہا سو دعا مانگے یا اللہ تو ان لوگونکا حال خوب جانتا ہی اور انمیں کچھ طاقت نہیں اور انکو
دینے واسطے میرے پاس بھی کچھ نہیں سو جس قلعے میں کھانا چربی بہت ہی فتح کر دو حضرت کی دعا کی برکت سے

دوسرے روز منذر بن الحباب کے ہاتھ سے صعب کا قلعہ فتح ہوا ور جو اب باقی تھا تمام مسلمانوں کے ہاتھ آیا
اور بڑا کا قلعہ بہت قلعی تھا یہود سب پتھر اور تیر مارنے لگے یہاں تک کہ ایک تیر لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کپڑے کو لگی حضرت کنکر ایک مشت اٹھا کے قلعے پر پھینکے قلعے کو زلزلہ ہوا گئے اسکا حصار زمین میں دھنس
گیا تو مسلمانان اسکو فتح کئے مرحب یہودی نہایت شجیع تھا اپنے مقابلے واسطے بلایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے اسکے مقابلے میں کون جاتا ہے تو علی مرتضی جا کے اسکو قتل کئے اسکے بعد مرحب کا بھائی
یاسر نکلا اسکے مقابلے واسطے زبیر رضی اللہ عنہ نکلے زبیر کے والدہ بی بی صفیہ پھپھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی آگے عرض کئے یا رسول اللہ میرا لڑکا تو مارا جائیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہیں بلکہ اس یہودی کو وہ ماریگا ویسا ہی زبیر اسکو قتل کئے اور بھی ایک قلعہ فتح کرنے ابو بکر صدیق
کو روانہ کئے بہت جنگ ہوا شام ہوگئی دوسرے روز عمر کو روانہ کئے اس روز بھی جنگ ہے تا مابعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے صبح میں ایک شخص کو روانہ کرونگا کہ جسکو اللہ اور اسکا رسول
دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کو اور رسول کو دوست رکھتا ہے تو وہ فتح کریگا صبح ہوئی تو لوگ سب
منتظر تھے کہ کسکے تئیں فرماتے ہیں حضرت پوچھے علی کہاں ہے لوگ عرض کئے انکی آنکھ کو آشوب ہے
اسلئے حاضر نہیں ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی کو بلوائے انکی آنکھ میں اپنا لعاب لگائے
تو اوسی وقت آنکھ درست ہوگئی اور انکے ہاتھ میں نشان دیکے فرمائے تم جاؤ اول انکو ایمان لانے کی دعوت کرو
اگر قبول نکریں تو جنگ کرو علی مرتضی قلعے کے پاس جاکے پتھر میں نشان گاڑا اور یہود بھی مقابلہ میں آئے
لڑنے لگے آخر ڈھال علی مرتضی کی ضایع ہوئی سو قلعے کے دروازے کا ایک پٹ اکھاڑ لئے اسکو ڈھال
بنائے بعد فتح کے اس پٹ کو آٹھ شخص لوٹانا چاہے سو لوٹا نسکے تمام قلعے فتح ہوگئے وطیح اور سلالم باقی
رہے انکو پندرہ سولہ روز کا محاصرہ رہا آخر یہود کہنے لگے ہمکو جان سے چھوڑو ہم قلعے تمہارے سپرد کرتے
ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسے ایسا عہد لئے کہ سونا روپا ہتھیار ہمکو دیڈالنا اور دنت اٹھانے

نہ یا اسباب ہر شخص لیجانا اور اسباب بجز نہ چھپانا اگر اسکا خلاف کرین تو عہد و امان باقی نہین پھر
یہود قلعے مسلمانون کے حوالے کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنانہ بن ابی الحقیق اور ربیع بن ابی الحقیق بیٹے
پوچھے ابو الحقیق کا خزانہ زیور تہا سو کیا ہوا کہے جنگون مین تمام خرچ ہوا حضرت فرمانے اگر وہ خزانہ
نکلے تو تمہارا امان باقی نہین اور فرمائے فلانے ویرانے مین گاڑا ہی اسکو لے آؤ وہ خزانہ وہان نکلا
تو ان دونون کو قتل کیے اور دوسرے یہودیون کو وہان سے نکالنا چاہے تو عرض کیے اس زمینون کی زراعت
کا ڈھب ہمکو معلوم ہی اگر ہمارے سپرد کرین تو آدھا محصول تمکو دیا کرینگے حضرت اسکو قبول فرماکے انہین کو
باقی رکھے اور یہہ فرمائے کہ ہم جبتک چاہین تمکو رکھینگے بعد نکال دینگے خیبر کے قلعونکا یہہ حال سنکر فدک کے یہود
صلح کا پیغام محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وساطت سے کیے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسے صلح کیے
کر آدھا محصول ہمکو دینا اور ہم جب چاہین تو تمکو نکال دینگے ان جنگون مین مسلمانون سے پندرہ شخص
شہید ہوے اور یہود کے ترانوے (۹۳) آدمی مارے گئے اور جب جنگ سے فراغت ہوی مسلمانونکا ضبط و نسق ہوا
حارث یہودی کی بیٹی زینب سلام بن مشکم کی عورت بکرے کے گوشت مین زہر ڈالکر حضرت کو بھیجی حضرت
ایک ٹکڑا نگلے اور فرمائے یہہ گوشت کہتا ہی کہ اپنے مین زہر ہی اسکو کوی مت کہاؤ لوگ پھینکدے مگر
بشر بن البراء جو فرمانے کے اول ہی کہا چکے تہے سو اوسی وقت موے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام
یہودیونکو جمع کرکر پوچھے تو پہلے انکار کیے پھر حضرت انکو غیب کی دوسری بات پر اطلاع دیے سو سکنے
اقرار کیے پھر انسے پوچھے تم کیا واسطے زہر ڈالے تو عرض کیے کہ اگر تم جہوٹے ہو تو ہمکو نجات ہوگی اگر نبی
ہو تو اسکا کہانا تمکو ضرر نہ دیگا پھر اس عورت کو بشر کے درعوض قتل کیے اور غنایم لوگون مین تقسیم کیے سوار کو
دو حصے پیدل کو ایک حصہ دیے اور بی بی صفیہ کو حضرت اپنے نکاح مین لائے اور اوسی جنگ مین کچلی والے
درندون کو کہانیسے منع کیے اور تاکید کیے غنیمت تقسیم ہونے تک اسکو نہ بیچنا اور سبھی باندیون کو استبرا
ہونے تک وطی نکرنا اور جعفر بن ابی طالب اور انکی کشتی والے حبش سے حضرت کی خدمتین اسی مقام مین آکے ملے

اور ابوہریرہ اور انکی قوم دوس بھی اسی مقام میں آکے ملے اور حجاج بن علاط سلمی بھی نے اسلام لاکر عرض
کیا یا رسول اللہ میرا مال اسباب لوگ تمام مکے میں ہیں وہاں کے لوگوں پر تجارت کا مال لگا ہے سو تو اس
لینے جاتا ہوں کچھ بات بنا کے کرونگا آپ مجھے اجازت فرماتا حضرت نے فرمایا مضائقہ نہیں ابھر حجاج
مکہ کو گئے ثنیۃ البیضا پاس قریش کے لوگ حضرت کی اخبار دریافت کرنے لگے سے تھے اور انہوں مسلمان ہو
نیکی انکو اطلاع نہیں سو انسے دریافت کیے محمد خیبر کو جو گیا تھا سو کیا ہو حجاج نے کہا سنی کیفیت مجکو خوب
معلوم ہے تم سنے تو بہت خوش ہوگے پھر یہ سب انکے اونٹ کے ہمراہ ہوئے حجاج نے کہا محمد کے تمام لوگ مارے
پڑے اور محمد اسیر ہوا وہاں کے لوگ اسکو آپ مار کے تمہارے پاس بھیجا ارادہ کیے ہیں تا اسکو یہاں قتل کریں
قریش سنکے بہت خوش ہوے اور تمام مکے میں اسکی منادی کیے پھر حجاج نے انکو کہا میرا مال کو شتاب جلد
وصول کرکے میرے حوالے کرو میں خیبر کو جلد جاکے محمد کا مال وہاں ارزاں ملتا ہے سو خرید کرونگا تا میرے قبل دوسرے
تاجران نہ لیویں یہ سب ملکے انکا مال دئے یہ خبر کہیں عباس کو معلوم ہوی سو انکو نہایت غم ہوا بیٹھے جگہ سے
اٹھنا انکو دشوار ہوگیا عباس اپنے غلام کو حجاج پاس بھیجے حجاج کہا میرا مال وصول کرکر تمہارے سے علیحدہ
ملاقات کرکے مفصل کیفیت بیان کرونگا سو جاتے وقت عباس سے ملاقات کرکے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
خیبر کو فتح کیے تمام غنیمتاں انکے حضرت کے ہاتھ لگے اور انکے سردار کی بیٹی اپنے نکاح میں لائے اور میرا مال
یہاں تھا سو وصول کرنے حضرت سے اجازت لیکے آیا ہوں میں گئے بعد تین روز تک تم یہ کیفیت کسی سے
مت کہو حجاج مدینے کو گئے سو تیسرے روز حضرت عباس بہتر کپڑے پہنکر اور خوشبو لگا کر ہاتھ میں عصا لیکر
کعبے کا طواف کرنے آئے قریش دیکھ کر کہنے لگے ابوالفضل کیا مصیبت کا غم معلوم ہوتا اگر اسطور سے نکلے ہو
عباس نے کہا ہرگز نہیں تم جو سنے ہو سو محمد خیبر کو فتح کیے اور انکا سب اسباب غنیمت ملا اور خیبر کا تمام ملک انکے حصار میں
آیا اور وہاں کے حاکم کی بیٹی کو نکاح کیے قریش نے پوچھے تمکو یہ کون کہا فرمائے تمکو جسنے خبر دیا تھا وہی شخص محمد
کہا اور وہ مسلمان ہوے اپنا مال لینے آئے تھے سو لیکے محمد کے ساتھ ملنے گیا قریش سنکے کہے دیکھو ہمسے کیا دغا کیا

اگر وہ رہتا تو اسکو اسکا مزہ ہوتا بعد پانچ سات روز کے فتح کی خبر عباس کے موافق آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیبر کا بندوبست کر کے وہان سے نکلے جب صہبا کو پہنچے تو بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا پاک ہوئین سو حضرت اُن سے ملے اور لوگون کو کھانے
دعوت کئے اور اُس مقام میں حضرت تین روز مقام کئے جب صفیہ کے ساتھ نکلے حضرت خیمے میں رہے تو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تلوار
لیکے خیمے کے گرد شبکو حضرت کی محافظت کرتے رہے صبحکو حضرت ابو ایوب کو دیکھ کے فرمائے کیون تم یہان ہو ابو ایوب
عرض کئے یا رسول اللہ آپ اس عورت کے مرد اور باپ و قوم والون کو قتل فرمائے اور یہہ تازہ ایمان لائی تھی شاید اُس عداوت سے کچھ
بیوفائی کرے اس لئے مین آپکی محافظت کے واسطے یہان رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو دعا دئے یا اللہ ابو ایوب جیسا
میری محافظت کیا تو اسکی محافظت کر غرض بعد اس مقام سے نکلکے روانہ ہوئے اور اُسی جنگ سے آتے وقت رات چلکے پچھلی
شبکو اُترے اور بلال رضی اللہ عنہ کو جگا دینے مقرر کئے سو اللہ تعالی سبھون پر نیند بھیجا جاگے نہین یہانتک مگر
آفتاب نکلے بعد پھر نماز قضا کئے اور جمادی الاخری مین وادی القری کو پہنچے اور وہان کے لوگونکو اسلام کی دعوت کئے
اسلام نہ لائے جنگ کرنے پر مستعد ہوئے اور چند لوگ اُنہون کے مقابلہ کرنے آئے سو مارے گئے چار روز اُنکو محاصرہ کر کر بیٹھے
یہود خوف و ہراس سے عاجز ہو کر قلعہ مسلمانان کو حوالے کئے سو خیبر کے لوگون کے ساتھ جو معاملہ کئے سو اُنہون کے ساتھ بھی ویسا ہی کئے
اور عمرو بن سعید بن العاص کو وہان کی عملداری دئے خیبر وغیرہ کا احوال سنکر تیما کے یہود حضرت سے مصالحت کر کر جزیہ دینا قبول
کئے سو اُنکا مال و اسباب بچ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور شعبان مین عمر رضی اللہ
عنہ کے ساتھ تیس آدمی دیکر تربہ کو روانہ کئے سو شب کو چلتے اور دنکو چھپتے جب وہان پہنچے ہوازن کی قوم خبر پا کے
بھاگ گئے اور اسی مہینے مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ فوج دیکے بنی فزارہ پر روانہ کئے سو وہان پہنچکے اُنکو
غارت کئے اور ایک عورت اُنکی نہایت خوبصورت تھی سو اُسکو سلمہ بن الاکوع کو بخشین دئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اُس عورت کو اُن سے مانگ لیکر مکے کو بھیجے اور چند مسلمان کافرون کے یہان اسیر تھے سو اُنکو چھڑوائے اور اسی مہینے مین بشیر بن
سعد انصاری کے ہمراہ تیس آدمی دیکر فدک کی جانب مین بنی مرہ پر روانہ کئے سو جا کے اُنکے جانورونکو غارت کر کے مدینے
کی راہ لئے کافران اطراف کے قبیلے والونکو جمع کر کر مسلمانونکی پیچھا کر کر بشیر بھی اپنی گروہ لیکے مردانگی سے اُنکا مقابلہ

کیے آخر مسلمانوں کے پاس کچھ تیر نہ رہے اور تمام لوگ شہید ہوگئے بشیر بھی زخمی ہو گرے کافران انکے جانوروں کو
لیگئے بعد بشیر وہاں سے اٹھ کر فدک کو یہود پاس آئے وہاں دم لیکے مدینے کو پہنچے اور رمضان میں غالب بن عبد اللہ
لیثی کے ہمراہ ایکسو تیس جوان دیگر نجد کی طرف میفعہ کو روانہ فرمایا یہ گئے انکے جانور غارت کر کر مدینے کو لائے اور اسی جنگ میں
زید بن حارثہ کے فرزند اسامہ رضی اللہ عنہ ایکشخص کو لا الہ الا اللہ کہتے پر اسکو مارا سو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سنکر نہایت خفا ہوئے اسامہ نے کہا وہ ڈر کر بولا تھا حضرت نے فرمایا کیا تو اسکا دل چیر کر دیکھا اور شوال میں بشیر بن
سعد کے ہمراہ تین سو جوان دیگر یمن اور جبار کو بنی فزارہ پر روانہ کئے وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ غطفان مدینے پر
دھاوا کرنے کے واسطے جمع ہو رہے ہیں اور عیینہ بن حصن بھی انکی کمک کو انکا ارادہ رکھتا ہے سو یہ لوگ جا کے
انکو غارت کیے تو کفار بھاگ گئے اور ذوالقعدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں ابو رہم غفاری
کو نائب کر دو ہزار کی جمعیت انمیں سو گھوڑوں کے تھے عمرۃ القضیہ یعنے سال آیندہ اگلے عمرہ کا کہ جو صلح ہوا تھا
اسکو ادا کرنیکے لیے نکلے اور جنگ کے تمام ہتیار خود بکتر نیزے وغیرہ ہمراہ لئے اور ہدی کے ساٹھ اونٹ تھے جب ذوالحلیفہ کو پہنچے
سواروں پر محمد بن مسلمہ کو سردار فرما کے آگے روانہ کیے اور ہتیاروں کو بھی انہی کے ہمراہ کئے اور آپ صحابہ کے ساتھ عمرے کا احرام باندھکر
لبیک کہتے چلے اور محمد بن مسلمہ سواروں کو لیکے مر الظہران کو پہنچے قریش وہاں رہتے تھے سو حضرت کے آنیکی خبر سنکر مکے والوں کو
اطلاع کیے انکو نہایت گھبراہٹ ہوگئی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر الظہران کو پہنچے اور بطن یاجج میں جو مکے سے
نہایت قریب ہے اور کعبے کے بت وہاں سے نظر آتے ہیں تمام جنگی اسباب رکھے اور اوس بن خولی انصاری کو دو سو مقرر کیے
اور اسکی محافظت واسطے دو سو آدمی کو متعین کیے قریش مکہ خالی کر کر پہاڑوں پر جا بیٹھے حضرت عمرے کے مراسم ادا کر کر دو سو
آدمی کو جو عمرہ ادا کر چکے تھے اسباب کی محافظت واسطے روانہ کیے تا وہاں کے سو لوگوں کی بدلی کریں غرض تین روز
تک حضرت مکے میں رہے بعد قریش حویطب بن عبد العزی اور سہیل بن عمرو کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
روانہ کیے کہ تمہارے وعدے کے ایام تمام ہوئے صلح کے بموجب نکلنا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور سرف میں
پہنچکر بی بی میمونہ کو نکاح کیے اور ذی الحجہ میں ابن ابی العوجا سلمی کے ساتھ پچاس آدمیوں کو بنی سلیم پر روانہ کیے

کافرون کو اطلاع ہوئی تو وہ بھی جمع ہو کر جنگ کو آئے دونون فوج کا مقابلہ ہوا کافر بہت تھے اکثر لوگ مسلمان
کے شہید ہوئے اور بہت لشکر زخمی ہوئے سو انکو اٹھا کے لے آئے اور صفر کے مہینے مین غزوے کو مدینے مین پہنچے اور اسی سال حبش مین ابو سفیان
کی لڑکی ام حبیبہ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا حبش کے قافلے کے ساتھ وہ بی بی بھی تشریف لائین
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے آنے بعد انسے ملے ۔ **آٹھوان سال ہجری** محرم مین خالد بن ولید اور عمرو بن
العاص مدینے کو آ کے اسلام سے مشرف ہوئے عمرو بن العاص کے اسلام کا باعث یہ ہوا کہ اس نے غزوہ احزاب کے بعد اپنے
دوستون کو جمع کر کے کہا محمد کا کام روز بروز عروج پر ہے میرا ارادہ ہے کہ یہان سے نکلکے حبش مین نجاشی پاس رہنا
اگر محمد غالب آئے تو اسکے ہاتھ تلے رہنے سے نجاشی کے یہان رہنا بہتر ہے اگر ہماری قوم غالب آئی تو میری عزت وقدر
جو ہے سو ہے اسکے دوستون نے اس بات کو پسند کیا غرض ہدیا لیکے جو تحفے بہت پیارے تھے حبش کو گیا اسی ایام مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی پاس روانہ کئے تھے سو اسکو ابن العاص نے دیکھا اور اسکو انکا بہت رشک ہوا ابن العاص
نے اپنے ساتھ والونکو بولا مین نجاشی پاس جا کے اسکو قتل کرواتا ہون سو بادشاہ کے دربار مین حاضر ہو کے عادت موافق اسکو
سجدہ کیا اور تحفے سب گذرانا نجاشی بہت خوش ہوا ابن العاص ذریعہ پا کے عرض کیا آپکے حضور جو فلانا شخص ہے وہ
ہمارے بڑے دشمن کا ایلچی ہے ہمارے اکثر اشراف عمدہ لوگون کو قتل کیا ہے بادشاہ اگر اس شخص کو میرے
حوالے کئے تو مین اسکو قتل کرونگا نجاشی غصہ ہو ابن العاص کی ناک پر ایک ایسی گھونسا مارا کہ سمجھا ناک ٹوٹ پڑی اور کہا
اسکے یہان جبرئیل ناموس اکبر آتے ہین اسکے ایلچی کو تو مارا چاہتا ہے عمرو بن العاص گھبرا کے کہا کیا سچ وہ پیغمبر ہے
بادشاہ کہا اے سہمی کیا شک ہے موسی جیسا فرعون پر غالب آئے ویسا ہی یہ اون پر غالب ہونگے ابن العاص عرض
کیا مین آپکے پاس اسلام لاتا ہون اور اسکے ہاتھ مین ہاتھ دیکے اسلام لایا اور اپنا اسلام لوگون مین ظاہر نہ کر کے چند روز وہان
رہکر حدیبیہ کی صلح کے بعد وہان سے مدینے کے ارادے سے نکلے راہ مین خالد بن ولید جو مکے سے آتے تھے ملاقات ہوئی
انکے اسلام کا باعث یہ تھا کہ جب حدیبیہ کا صلح ہوا خالد اندیشہ کر کر دیکھے کہ قریش مین اب کچھ قوت و قدرت باقی نہین اور
نجاشی پاس جانا بھی مناسب نہین کیونکہ وہ بھی محمد کا تابع ہو گیا ہے قیصر پاس جا کے نصرانی ہونا پھر کیسے کہ مصر کو جا سکے

اپنے ہی شہر مین رہنا بہتر ہے یہ کیون غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ ادا کرنے واسطے
مکے کو تشریف لائے خالد شہر چھوڑ کے نکل گئے انکے بھائی ولید بن ولید مسلمان ہوئے تھے سو انہے بھائی خالد کو مکے مین
ڈھونڈھے تو نہ پائے پھر خالد کے نام خط لکھے اسکا مضمون یہ تھا بھائی جان تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت یاد کرتے
ہین اور فرماتے ہین خالد ایسا شخص نہین جسکو اسلام کی حقیقت اب تک پوشیدہ رہے اگر مسلمان ہوکے اپنی شجاعت دین کی تقویت
مین خرچ کرے تو اسکے حق مین بہتر ہے اور ہم اسکو دوسرون پر مقدم رکھینگے بھائی اب تو جلد آ اس دولت کو اپنے ہاتھ سے جانے
مت دے اس خط کا مضمون دیکھنے سے خالد کو اسلام لانے کی رغبت ہوئی خالد نے مدینے کو جانیکا ارادہ مصمم کر کر صفوان بن امیہ
پاس گئے اور اسکو کہے اب ہم ایک تو لے کے سا ہو گئے اور محمد کا اقتدار سب بڑھ گیا انکی خدمت مین جا کے اسلام لاتے مین تو دنیا
و آخرت کی خوبی حاصل ہوتی ہے اور انکی عزت سو وہ ہماری عزت ہے صفوان نہایت انکار کیا اور بولا قریش سب مسلمان ہو گئے
مین اکیلا باقی رہون تو بھی ایمان نہ لاؤن بعد عکرمہ بن ابی جہل کے پاس جاکے اسکو بھی بلائے نے بھی انکار کیا خالد جی
مین کہے چند روز مین مکہ فتح ہو جائیگا اور یہ لوگ لاچار ہو کے خواہ مخواہ ایمان لاوینگے ابھی مین کیون نہ جاؤن غرض ہجرت کر کے
مکے سے نکلے مدینے کو پہنچے تو وہان عمرو بن العاص سے ملاقات ہوئی ابن العاص پوچھے کہان جاتے ہو خالد کہے راہ
سیدھی ہے اور وہ شخص نبی برحق ہے ہم کب تک کو مین بیٹھے رہین اب مسلمان ہونے جاتا ہون ابن العاص کہے مین بھی
مسلمان ہونے جاتا ہون اور یہ دونون ملکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اول خالد جا کے اسلام لائے بعد عمرو بن
العاص اسلام لائے کہتے ہین کہ عثمان بن طلحہ حجبی بھی انہین کے ساتھ گئے ایمان لائے اور یہ لوگ ایمان لائے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ اپنے جگر کے ٹکڑون کو تمہاری طرف ڈالا اور صفر مین غالب بن عبد اللہ لیثی کے ساتھ بیس
آدمی کے شمار دیکر بنی الملوح پر کدید کو روانہ کئے سو انھون نے جانورون کو پکڑ لیکے پھر آتے ہین صبح کفار سب متفق ہو کے انکا
تعاقب کئے وہ موسم بارش کا تھا اور آسمان برابر بھی تھا لیکن اللہ تعالے پانی کی ایک سیل بھیجا دونون قوم کے
درمیان پانی حائل ہوا کفار الٹے پھرے مسلمانان جیتے مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین زبیر بن العوام کے ہمراہ دو سو
آدمی دیکر فدک کو جہان بشیر بن سعد کے ساتھ والے مارے پڑے تھے روانہ کر دیا تھا اور نشان بھی انکے نام سے باندھے

کہ اس عرصہ مین غالب جنکا بیچ کے آئے سو انہین کو پیر لشکر کرکے روانہ فرمائے تو وہان پہنچکے انپر شبخون کرے
سو انکے بہت لوگ مارے گئے اور چارپائے غنیمت ملے اور ربیع الاول مین شجاع بن وہب اسدی کے ہمراہ چوبیس آدمی دیکے
بہیجے پانچ روز پر ہوازن کی قوم طرف جو کسی پر رہتے تھے روانہ کئے تو جاکر انپر شبخون کرے وہ لوگ بھاگ
گئے انکے اونٹان بکریان غنیمت ملے پھر پندرہ دن روز مدینہ مین داخل ہوے اور غنیمت تقسیم کئے تو فی نفر پندرہ اونٹ ملے
اور اسی مہینے مین کعب بن عمیر غفاری کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکے وادی القری کے پرے شام کے علاقہ مین ذات اطلاح کو
روانہ کئے دیکھے کافرونکی جمعیت بڑی ہی انکو اسلام کی دعوت کئے وے قبول نکرکے جنگ پر مستعد ہوے اور انکو تیر مارنے لگے
مسلمانان بھی سینے کو سپر کرکے انکا مقابلہ کئے اور سب شہید ہوئے مگر ایک شخص زخمی ہوکے بچ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اکی اطلاع کیا حضرت بہت شاق ہوا اُن پر بڑی فوج روانہ کرنا چاہے لیکن معلوم ہوا کہ وہ قوم اس
مقام کو چھوڑکے دوسرے طرف چلے جارہے ہین سو فوج کی روانگی موقوف ہوئی اور جمادی الاولی مین اُمرا کا سریہ روانہ کئے اسکا سبب یہ
تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حارث بن عمیر ازدی کو خط دیکے روم کے بادشاہ کے پہان روانہ کئے شام کے علاقہ مین موتہ کو
جب پہنچا شام کا حاکم شرحبیل بن عمرو غسانی پکڑ کے اسکو قتل کیا چونکہ ایلچی کو قتل کرنا قانون نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تین ہزار آدمیکو انسے جنگ کرنے روانہ کئے اور لشکر کی سپہ سالاری زید بن حارثہ کو دئے اور فرمائے اگر زید کام آوے تو
سردار جعفر ہو وہ بھی کام آوے تو عبد اللہ بن رواحہ ہی اگر وہ بھی کام آوے تو مسلمان کسیکو دیکھکے اپنا سردار کرنا اور سفید نشان
باندھکے زید کو حوالے کئے اور انکو تاکید کئے کہ حارث جس مقام پر مارا پڑا وہان جاکے کافرونکو اسلام طرف دعوت کرو اگر ایمان
لاوین اور جزیہ دینا بھی قبول کرین تو اللہ تعالی سے مدد مانگ کر جنگ کرو اور انکو رخصت کرنے آپ ثنیۃ الوداع تک
تشریف لیگئے پھر صحابہ سب لشکر کے امراکو رخصت کرنے لگے اور کہنے لگے اللہ تمہارا نگہبان رہے اور تمہاری بلا دفع کرے
اور خیر سے لاکے ملاوے عبد اللہ بن رواحہ انکو جواب مین کہے لٰکِنَّنِیْ اَسْئَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً ؕ وَضَرْبَةً ذَاتَ
فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا ؕ یعنے لیکن مین مانگتا ہون اللہ سے بخشش اور ایک بہت کشادہ جو پھینکتا ہی کف
اَوْ طَعْنَةً بِیَدَیْ حَرَّانَ مُجْهِزَةً ؕ بِحَرْبَةٍ تُنْفِذُ الْاَحْشَاءَ وَالْکَبِدَا ؕ یعنے یا زخم جو کاری ہے

نکلی وہ جو کاری ہے زمینے جو دھنستا ہے پٹ اور جگر میں حتی یقال اذا مرّوا علی جدثی ؛ ارشدہ
اللہ من غاز وقد رشدا ؛ یعنے یہانتک کہ جب جاوے گئے میری قبر پر کہ حق کی راہ بتایا اسکو اللہ کیا
غازی تھا کہ سو راہ نیک پایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ لوگوں کو فرما چکے کہ فلانے کے بعد فلانا امیر ہو تو وقت
حضرت کے مجلس میں نعمان بن مہضی یہودی بھی حاضر تھا سو کہا بنی اسرائیل کے انبیا جب کہیں لشکر روانہ فرماتے اور کہتے فلانا
مارا جاوے تو امیر فلانا ہے وہ مارا جاوے تو فلانا ہے سو وہ سب مارے جاتے اگر محمد سچ اللہ کے رسول ہیں تو یہ سب امیران
مارے جاوینگے القصہ لشکر مسلمانوں کا شام کے علاقہ میں معان کو پہنچا جاسوسوں نے خبر لائی کہ نصاریٰ کا بادشاہ ہرقل لاکھ آدمی
سے جنگ کے واسطے بلقا کی سرحد پر مآب میں اترا ہے غسانی لخم اور جذام وغیرہ قبائل کے لوگ جمع کر کر لاکھ آدمی
کی جمعیت سے جنگ کرنے پر مستعد ہے یہ سنکر مسلمان دو روز معان میں مقام کئے اور یہ ٹھہرائے کہ کافروں کی جمعیت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا کہ کمک زیادہ بھیجئے یا کچھ دوسرا حکم کرینگے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہے
واللہ جسکو تم مکروہ جانتے ہو اُسی کو طلب کرنے نکلے ہو یعنے شہادت اور ہم جنگ کرتے ہیں سو ہمکو قوت ہے باہم اور فوج بہت سی کر
نہیں کرتے محض دین کی قوت سے جو ہمکو اللہ تعالیٰ کرامت کیا ہے لڑا کرتے ہیں ایسا ہی کیا سب آگے روانہ ہوا اور اُنسے مقابلہ
زیادہ خوبیوں سے ایک ملیگی غالب آوینگے یا شہید ہونگے غرض سبکو ہمت دیکے لیچلے اور عبد اللہ بن رواحہ راہ میں یہی ذکر کرتے
تھے کہ اب شہید ہوا چاہتا ہوں ایک اونٹ پر بیٹھے جاتے تھے سو ناقہ کو خطاب کر کے یہ بیان کہنے لگے اِذَا اَدَّیتِنِی
وَحَمَلتِ رَحلِی ؛ مَسِیرَۃَ اَربَعٍ بَعدَ الحَسَاءِ ؛ جب تو مجھے پہنچا دیگی اور اُٹھا لیگی میری سواری چار روز
کی راہ حسا کے بعد فَشَانُکِ اَنعُمٌ وَخَلَاکِ ذَمٌّ ؛ وَلَا اَرجِع اِلیٰ اَہلِی وَرَائِی ؛ پھر تیرا حال بہتر ہے اور
چھوٹ جاویگی تیرے مذمت اور پھر کر نہ آؤں میں اپنے لوگوں میں پیچھے وَجَاءَ المُسلِمُونَ وَغَادَرُونِی ؛
بِاَرضِ الشَّامِ مُنتَہِی الثَّوَاءِ ؛ اور آگئے مسلمان اور چھوڑ دیگئے مجھے شام کی زمین میں جو نہایت دور ہے
وَرَدَّکِ کُلُّ ذِی نَسَبٍ قَرِیبٍ ؛ اِلیٰ الرَّحمٰنِ مُنقَطِعَ الاِخَاءِ ؛ اور چھوڑ دیگی تجھے تمام نزدیک کے
قرابت والے اللہ کیطرف بستی قطع کر کر هُنَالِکَ لَا اُبَالِی طَلعَ بَعلٍ ؛ وَلَا نَخلٍ اَسَافِلُہَا رِوَاءُ ؛

جگہ میں پروا نہ کرو نہ کاٹو میوے کے درخت پھولے پھلے کو اور نہ خرمے کے درخت کو جو اسکے نیچے پانی ڈالا کرتے ہیں عبداللہ بن ارقم
جو انکے ساتھ سواری میں بیٹھے تھے اور یتیم رہے تھے کہ باعث عبداللہ بن رواحہ کی پرورش میں تھے سو سسکنے رونے لگے عبداللہ بن
رواحہ انکو دلسے غصہ کیئے اور کہے تجھے کیا اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کریگا اور تو اونٹ پر بیٹھکے جائیگا الغرض لشکر جب
بلقا کی سرحد میں داخل ہوا تو روم کا لشکر مشارف میں جمع تھا مسلمان جا کے موتہ میں خیمہ ڈالے اور رومیوں نے زربفت حریر
کا لباس پہنے گھوڑوں پر سونے روپے کا ساز ڈالکے اقسام کے ہتھیار بوچھے باندھکر انکی کثرت سے آئی کہ جسکو انتہا نہیں تھا
مسلمان بھی اپنی فوج آراستہ کر کر برنغار پر قطبہ بن قتادہ عذری کو کیے اور جونغار پر عبایہ بن مالک کو مقرر کر کر انکے
مقابلے میں گئے اسقدر جنگ ہوا آخر زید بن حارثہ نیزوں کے ماروں سے شہید ہوئے اور نشان کو جعفر بن ابیطالب لیکے جنگ کو
مستعد ہوئے دونوں لشکر جب باہم مصطف ہو جعفر گھوڑے پر سے اتر کر اسکے پانوں مارکے جنگ شروع کیئے سیدھا ہاتھ اڑ گیا
بائیں ہاتھ میں نشان لیئے وہ بھی کٹ گیا تو چھاتی سے لگائے آخر شہید ہوئے انکے بدن پر نوے زخم سے زیادہ لگے تھے بعد عبداللہ
بن رواحہ نشان لیئے اور گھوڑے کو آگے بڑھا کے اترنا چاہے تو دل میں اترنے کا ارادہ کرکے کچھ تردد ہو گیا انہوں نے اپنے نفس کو
ملامت کیئے اور گھوڑے پر سے اترے اس میں انکے چچیرے بھائی کچھ گوشت لا کے کہے تم ان ایام میں کچھ کھائے نہیں ہو اگر
اسکو کھاتے تو تقویت ہوگی اسکو لیکے ایک ٹکرا توڑکے کھانے کو تھے کہ انہیں لوگوں میں اضطراب ہوا وہ گوشت پھینک کے
اپنے کو کہے افسوس تو ابھی دنیا میں ہی اور تلوار کھینچکے آگے ہوئے اور جنگ کرکے وہ بھی شہید ہو گئے انکے بعد ثابت بن ارقم عجلانی
نشان لیئے اور لوگوں کو کہے تم کسی امیر کو تجویز کرو لوگ کہے تمہیں ہو میں نہیں ہوتا لیکن دوسرے کی تجویز کرو سب کے
اتفاق سے خالد بن ولید کو سردار کیئے لیکن کافروں کی بڑی جمعیت رہتے اور سرداران مارے جانے کے باعث لوگ کے پاؤں اکھڑ
دوسرے روز خالد بن ولید فوج جمع کر کر اور ہراول کو چنداول اور چنداول کو ہراول اور جونغار کو برنغار اور برنغار کو جونغار
کر کر پھر جنگ کے واسطے آئے بڑا جنگ ہوا خالد بن ولید کے ہاتھ میں نو تلوار ٹوٹے کافراں ہزیمت پا کے بھاگ گئے مسلمان
انکا کچھ اسباب غنیمت لیکے ملا سو وہاں رہنا مناسب نہ جان کو کوچ کیئے آتے وقت راہ میں ایک قلعہ فتح کیئے اور جو تھے جس روز
جنگ ہوا اور امرا شہید ہوئے اوسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں منبر پر سوار رہے اور حضرت کے آنکھوں سے

اشک جاری تھے اور فرماتے تھے تمہارے لشکر کی میں خبر دیتا ہوں زید نے نشان لیا اور حق کو پہنچا اسکے بعد جعفر نے لیا سو وہ بھی پہنچا
بعد عبد اللہ بن رواحہ نے لیا وہ بھی پہنچا اسکے بعد اللہ تعالیٰ کے تلواروں سے ایک تلوار یعنے خالد بن ولید نے لیا سو اللہ تعالیٰ اسکو
فتح نصیب کیا اسی روز سے خالد بن ولید کا خطاب سیف اللہ ہوا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر کے حق میں فرمانے
کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو دونوں ہاتھوں کے عوض دو پر دیا کہ اس سے بہشت میں جہاں جی چاہے وہاں اڑتا ہے اسی روز سے اسکو جعفر طیار
کہنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر طیار کے گھر میں تشریف لیگئے انکی بی بی اسما بنت عمیس آٹا گوندھ
کر اور بچوں کو نہلا پاک کپڑے پہنا اور انکے بالوں میں تیل ڈال انکو عطر لگا بیٹھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمانے جعفر کے بچوں کو لاؤ بچے آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو پیار کرے اور حضرت کی آنکھوں میں اشک
بھر لائے اسما کہے کیا جعفر کے یہاں سے کچھ خبر آئی جو آپ روتے ہیں حضرت فرمائے ہاں آج ہی کے روز مارے گئے اسما چلا کر رونے
لگی اور تمام عورتاں جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتسرا کو سدھارے اور اپنے لوگوں فرمائے جعفر کے
لوگوں کو یاد سے کھانا پکا کر بھیجو کیونکہ وہ اپنی مصیبت میں ہیں غرض چند روز کے بعد خالد کے یہاں سے یعلی بن منبہ فتح کی
بشارت دینے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھکے فرمائے لشکر کی کیفیت تم بیان کرتے ہو یا میں بیان کروں
یعلی عرض کئے آپ ہی بیان فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کا تمام نقشہ بیان کئے یعلی کہے قسم ہے اسکی جو آپکو
رسول برحق کرکے بھیجا آپ جنگ کا کچھ احوال نہ چھوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ اسوقت زمین کا
پردہ اٹھا دیا اور میں تمہارا جنگ دیکھ رہا تھا جب لشکر مدینے کے قریب پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے استقبال
واسطے آپ تشریف لیگئے اور جمادی الآخری میں عمرو بن العاص کے ساتھ تین سو آدمی دیکر مدینے سے پانچ روز پر ذات السلاسل
کو جو پانی کا چشمہ ہے اور وہاں خزاعہ کے قبیلے والے مدینے پر دھاوا کرنے جمع ہوئے تھے روانہ کئے اور انکے حوالے سفید
نشان کئے اور عمدہ مہاجرین و انصار کو انکے ساتھ روانہ فرمائے چنانچہ سعید بن زید اور سعد بن ابی وقاص اور عامر بن
ربیعہ اور صہیب بن سنان رومی اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ وغیرہ انہیں تھے وے شب کو چلتے دن کو اترتے
جب قریب پہنچے معلوم ہوا کہ کفار کی جمعیت بھاری ہے جلد رافع بن مکیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس

روانہ کئے حضرت اسکی کیفیت سنکے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ مہاجر اور انصار کے دو سو آدمیکو روانہ فرمائے تو انمین بھی
اکثر عمدہ صحابہ جیسا کہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے اور ابو عبیدہ کو تاکید فرمائے کہ عمرو بن العاص پاس جاؤ اور دونو
اتفاق سے ہو اور ہرگز مخالفت مت کرو جب ابو عبیدہ جاکے لشکر میں داخل ہوئے اور نماز کا وقت پہنچا تو امامت کرنا چاہے عمرو بن
العاص کہنے لگے مین لشکر کا امیر ہوں اور تم میرے معین ہو مین امامت کرونگا پھر انہی کو امام کئے اور وہان سے کوچ کرکر اس مقام پر پہنچے
اور انکی ایک جماعت شہر اخیر میں تھی سو اسپر حملہ کئے تو کفار سب بھاگ گئے اور لشکر سلامتی سے مدینے کو آیا اور رجب مین
ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ مہاجر و انصار مین سے تین سو شخص دیکر مدینے سے پانچ روز پر جہینہ کا قبیلہ جو دریا کے ساحل پر
رہتا تھا روانہ کئے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی انکے ہمراہ تھے راہ مین کھانا آخر ہو گیا سو خبط یعنے کیکر
کا پتا کھائے اسلئے اس سریہ کو سریہ خبط کہتے ہین یہہ تصدیع دیکھکر سعد بن عبادہ کے فرزند قیس اپنے تین اونٹ
نحر کئے بعد اونکے قرض لیکے نحر کرنے لگے سو ابو عبیدہ انکو اس سے منع کئے کیونکہ تمام اونٹ کٹ جائین تو بوجھا
کاہے پر اٹھا یگے بعد ایک مچھلی اسکا نام عنبر دریا سے نکل آئی لوگون نے اسکو پندرہ روز کھائے اور اسکا روغن بدن کو
لگائے سب انمین قوت آئی وہ مچھلی اس مقدار مین بڑی تھی کہ اسکے پسلی مار کے نیچے سے ایک اونٹ پر بیٹھکے گیا
اور شعبان مین ابی قتادہ بن ربعی کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکر ایک مقام پر جسکا نام حضرت تھا اور بنی غطفان وہان رہتے تھے
روانہ کئے شبکو چلتے دن بھر چھپے رہتے آخر انپر شبخون کرکے مارے تو انکے چند عمدہ لوگ مارے گئے اور دوسرے بھاگ گئے
انکو چند عورتان اور جانور اور غنیمت ملے خمس نکالکے جنگ کو گئے سو لوگونمین تقسیم کئے تو فی نفر پندرہ اونٹ ملے اور رمضان
مین بھی ابی قتادہ بن ربعی کے ساتھ آٹھ شخص دیکے بطن اضم کو روانہ کئے وہان پہنچے تو کوئی نتھا پھر آتے وقت
ذی خشب کو جب پہنچے خبر آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے کو فتح کرنے تشریف لیجاتے ہین وہین سے پھر کر سقیا
مین حضرت کی ملازمت حاصل کئے اور اسی مہینے مین ابن ابی حدرد کے ہمراہ دو شخص دیکے غابے طرف روانہ کئے
اور فرمائے بنی جشم کا سردار رفاعہ بن قیس اپنی قوم کو جمع کرکر غابے مین اترا ہے اور قیس کے قبیلے کو بھی اپنی اعانت واسطے
بلاتا ہے سو تم جاکے اسکی کیفیت دریافت کرآؤ انھون وہان پہنچکے اپنے ساتھ والے دو شخص کو ایک جگہ چھپا کے بٹھائے

اور اسکے لیے مین تکبیر بولکے دوڑونگا تو تم بھی دوڑنا اور آپ انکے گھرون کے نزدیک جاکے چھپ رہے غرض جو بات ہو دیکھو
لیے بیٹھے تھے آیا سو اسکو دیکھکے رفاعہ آپ ہی نکلا چند لوگ بھی سکے پر نہ مانا اور اپنے ساتھ بھی سکو نہ لایا ابن ابی حدرد کے
مقابل ہوتے ہی اسکے دل پر ایک تیر لگائے تو بات نہ کرکے وہین مرگیا اسکا سر کاٹ لیکے تکبیر بولکر قوم جو رکھے تب انکو
بھاگنے کے سوا اور کچھ سوجھا نہین عورت بچون کو لیکے مال متاع ہاتھ لگا سو اٹھا لیکے بھاگ گئے وہ یہ مسلمان
انکے بہت سے اونٹ بکریان لیکے مدینے کو آئے۔ اور اسی مہینے مین مکہ فتح ہوا اگرچہ سابق کفار قریش کے ساتھ دس برس تک
صلح ہوتا لیکن اسکے ٹوٹنے کا سبب ہوا بنی بکر جانب بنی خزاعہ قوم دونون سے ایک شخص کو قتل کیے تھے سو
دونو قبیلے والونمین دشمنی اور جنگ تھا اس سے کہین اسلام کا غلغلہ ظاہر ہوا اور کفار مسلمانون کے جنگ مین
مشغول ہوکر وہ خیال چھوڑ دیے اور حدیبیہ کے صلح مین بنوبکر قریش کے پچھے مین گھسنے اور خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ
مین آئے غرض ایک روز بنوبکر اپنا برا اپنا بدلا مارکر خزاعہ کے ایک شخص کو قتل کیئے خزاعہ بھی جمع ہوکر بنوبکر کو مار مار
کروہ بھاگ کے حرم مین پناہ لئے قریش بنوبکر کو ہتھیار وغیرہ سے اعانت کیے اور رات کے وقت صفوان ابن امیہ اور حویطب
بن عبد العزی اور مکرز بن حفص اپنے تابعدارون کو لیکے بنوبکر کی کمک گئے اور جنگ کرکے خزاعہ کے بیس آدمیکو قتل کیے
خزاعہ حاضر ہوکے چالیس آدمیکو فریاد کیلئے خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ کیے عمرو بن سالم
خزاعی انکو لیکے مدینے کو آئے تھے اور قریش کی بدعہدی عرض کیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری ذات کیواسطے جیسی
حمایت کرتا ہون ویسا ہی تمہارے واسطے نہ کرون تو مجھے نصرت مت ہو اور فرمائے یہ ابر کا ٹکڑا بشارت دیتا ہے کہ بنی کعب
کی زمین فتح ہوتی ہی پھر خزاعہ روانہ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایسا ہوگا کہ ابوسفیان تجدید عہد کرنے کے
واسطے آئیگا القصہ قریش اس بدعہدی سے اندیشمند ہوکر ابوسفیان کو نیا عہد کرنے کے کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ کئے ابوسفیان مدینے کو آکے اپنی بیٹی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے یہان گیا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے پر بیٹھتا جاتا ام حبیبہ اسکو اٹھنے نہ دیکر لپیٹ دئے ابوسفیان کہا اس
بچھونے کو کیا ہو میرے سے دریغ کری ام حبیبہ کہے یہ بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی تو ناپاک کافر اس پر

نہ بیٹھ

بیٹھے کا اور تم ہمیں خفا ہو کے کہا میری بہانسے گئی بعد تو بگڑ گئی بعد حضور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کے
نیا عہد کرنا کر کر عرض کیا حضرت اسکو کچھ جواب نہ دیے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جا کے کہا تم محمد
پاس نیا عہد کرنے سفارش کرو صدیق کہے میں اس مقدمہ میں کچھ نہ کہونگا بعد عمر رضی اللہ عنہ کنے حاضر ہو کے کہا
یہی سفارش کرو عمر کہے ای ابو سفیان تو سفارش کیا کرو کہتا ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر مجھے چونٹی برابر قدرت ہو تو تمسے
جنگ کروں بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں بی بی فاطمہ بھی تھے اور امام حسن رضی اللہ عنہ
کھیلتے بیٹھے تھے اور انکو کہا ای علی یہاں والوں میں مجھے تمہی سے قرابت قریبہ ہیں جسکام کے واسطے آیا ہوں وہ کام
نہ کر کر جانا نہایت بیشرمی کی رسوائی ہے تم رسول اللہ پاس میری سفارش کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمائے ای ابو سفیان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات کا عزم کر چکے بعد اس میں عرض کرنا ہمکو طاقت نہیں یہہ سنکے ابو سفیان نے حضرت
بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا تم اپنے اس لڑکے کو کہو کہ لوگوں کو پناہ دیں پھر تو زمانہ آخر
ہوے تک عربوں کا سردار رہیگا فاطمہ کہے میرے لڑکے کی اتنی عمر نہیں جو لوگوں کو پناہ دیں اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر پناہ دینا کسیکو مقدور نہیں ابو سفیان علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کہا ای ابو الحسن مجھے احوال بہت
مشکل معلوم ہوا ہے تم کچھ تجویز بتاؤ حضرت فرمائے مجھکو تجویز نہیں پڑتی جو تجھے فائدہ بخشے مگر تو ہی کنانہ کی قوم
کا سردار ہے تو جا کے لوگوں کو پناہ دے اور اپنے شہر کو چلے جا ابو سفیان کہا کیا یہہ مجھے فائدہ دیگا تو فرمانے فائدہ
تو نہیں دیگا لیکن اسکے سوا تیرے واسطے دوسری راہ نہیں یہہ سنکے ابو سفیان مسجد میں گیا اور لوگوں کو پکار کے
کہا میں لوگوں کو پناہ دیا ہوں اور اپنے اونٹ پر سوار ہو کے مکے کی راہ لیا جب مکے کو پہنچا قریش پوچھنے لگے تم گئے
سو کیا کر کے آئے ابو سفیان کہا واللہ میں محمد سے نیا صلح کرنا چاہا تو کچھ جواب نہ دئے بعد ابن ابی قحافہ پاس گیا تو
وہاں کچھ بھلائی نہ دیکھا بعد ابن الخطاب کنے گیا تو بڑا دشمن ہمارا وہی ہے بعد علی پاس گیا وہ سب سے نرم ہیں انو کہا
مجھے کچھ تجویز بتایا تھا سو میں تو کیا ہوں معلوم نہیں فائدہ کرتا ہے یا نہیں قریش پوچھے وہ کیا تو کہا علی مجھے کہا تو
جا کے لوگوں کو کہہ دے کہ میں انکو پناہ دیا ہوں پھر میں وہ نہیں جانتا کہ پناہ دیکر آیا قریش کہے تم پناہ جو دئے سو اسکو محمد قبول کیے

با نہین بولا نہین قریش کہے تو پناہ دینا کیا فایدہ کریگا علی تیرے سے مسخری کیا ابو سفیان کہا واللہ اسکے
سوا دوسری کوئی راہ نہی الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگونکو تاکید کیے کہ جنگ کو نکلنے تیار ہون
لیکن کہان جانیکے سو کسیکو نہ فرمائے یہانتک کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اطلاع نہین فرمائے سو ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ اپنی لڑکی ام المومنین بی بی عائشہ کے یہان گئے تو تیاری کر رہے ہین فرمائے کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسباب تیار کرو کر کر فرمائیں کہے ہان پوچھے کہان جاتے ہین بی بی کہے واللہ مجھے اطلاع نہین اور
حاطب بن ابی بلتعہ صحابی جنگ کا یہہ تہیہ دیکھکے قریش کو خط روانہ کیا تہا سو اللہ تعالی اپنے رسول کو اس
سے مطلع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی اور زبیر بن العوام اور مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہم کو
فرمائے کہ ایک عورت اونٹ پر سوار ہوکے جاتی ہے اور روضہ خاخ مین اتری ہے اسکے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے
تم تینون شخص وہان جلد جاکے وہ خط چھین لاؤ پہر تو یہ تینون صاحبان گھوڑے پر بیٹھکے دوڑے اور وہان ایک عورت
تھی سو اسکو کہے تیرے پاس خط ہی سو کہی میرے پاس خط نہین اور قسمان کہانے لگی علی مرتضی فرمائے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جھوٹ نہ فرمائینگے تو خط دیتی تو خوب ہے نہین تو تیرے کپڑے اتار کے ہم جھڑتی لینگے آخر لاچار ہوکے
خط بالون کے جوڑے مین چھپا رکھی تھی سو نکالکے دی اس خط کو لاکے حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے گذرانے اسمین لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کا تہیہ کر رہے ہین اور بنی الاصفر کے جنگ کا موسم
نہین جو وہان جائینگے کرکے گمان ہوتا مین سمجھتا ہون کہ قصد تمہین کا ہی تم اپنے جگہہ پر ہوشیار رہو یہہ مضمون دیکھکے
حاطب کو جو وہان حاضر ہے پوچھے تم یہہ کیا کیے ہو حاطب عرض کیے یا رسول اللہ مین مرتد ہوکر یا کفر پر راضی ہوکر
یہہ کام نکیا لیکن تمام لوگ تیرے قرابتی مکے مین ہین سو انکے مال اسباب وغیرہ کی محافظت کیا کرتے ہین میرا وہان کوئی
قرابتی نہین سو مین محض اسی واسطے لکھا کہ قریش میری جگہہ ہووے اور میرے مال و اسباب کی محافظت خوبی کرین عمر
فاروق رضی اللہ عنہ عرض کیے یا رسول اللہ اگر حکم ہو تو اس منافق کی مین گردن مارتا ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ای عمر کیا تجھے معلوم نہین حاطب بدر کے جنگ مین حاضر تھا اور اللہ تعالی بدر کے جنگیون کے

سلادن

مسلمانوں پر مطلع ہو کر فرمایا اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم یعنے جو چاہے سو کرو مقرر میں تمکو
بخشدیا ہوں القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد لوگوں کو ظاہر کیے کہ ہم مکے کو جاتے ہیں سب جلدی سے تیاری کرو
اور دعا مانگے کہ یا اللہ قریش کو ہماری اس تیاری سے واقف نکر غرض انکو اطلاع بالکل نہیں ہوئی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں ابن مکتوم کو نائب کر کر چارشنبے کے روز رمضان کی سولھوین کو عصر کی نماز پڑھکر
دس ہزار کی جمعیت سے نکلے اور رمضان رکھنے کے باعث روزہ بھی رکھتے تھے جب کدید کو پہنچے روزہ افطار کیے اور عباس بن
عبد المطلب رضی اللہ عنہ جو مکے میں آپکے سقایہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رہا کرتے تھے اپنے تمام اہل و عیال
کو لیکے جحفے میں آکر حضرت سے ملے اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچیرا بھائی
اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ حضرت کا پھوپھیرا بھائی اور سالا ابواء میں آکے حضرت کی ملازمت کرنا چاہے لیکن
ابوسفیان بن الحارث حضرت کی ہجو کیا کرتا تھا اور عبد اللہ بن ابی امیہ حضرت کا بڑا دشمن تھا اور کہا تھا
لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا یعنے ہم نمانینگے تیرا کہا جب تک تو بہا
نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ اس لیے حضرت انسے ملاقات نکیے اور ام المومنین ام سلمہ بنت ابی امیہ
رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان دونوں کے واسطے سفارشی ہوئے اور عرض کیے یا رسول اللہ
آپکا چچیرا بھائی اور آپکی پھوپھی کا فرزند ان میں انکو دربار حاضر ہونیکی پروانگی دیجیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے مجھے انکا کام نہیں چچا کا بیٹا میری ہجو میں زبان درازی کرتا تھا اور پھوپھی کا بیٹا وہی ہے جو مجھے مکے میں کیا کیا
کہتا تھا جب یہ خبر انکو معلوم ہوئی سو ابوسفیان کہے مجھے اجازت دیں تو خوب ہے نہیں تو ان بچوں کو لیکے جنگل میں بھٹکتا چلے
جاتا ہوں کہ بھوک پیاس سے مر جائیں یہ سنکے حضرت کو انپر رحم آیا انکی تقصیر معاف کر کر انکو آنیکی پروانگی دئے القصہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدید کو پہنچے جھنڈے اور نشان قبیلے والوں میں بانٹے اس غزوے میں مہاجر و انصار کا
کوئی شخص باقی نرہا سب حضرت کے ہمراہ تھے انصار کا جھنڈا سعد بن عبادہ کے ہاتھ میں تھا اور مہاجرین کا جھنڈا زبیر کے ہاتھ میں جب
مر الظہران کو پہنچے اور وہاں سے کئی جا بجا کوس کے فاصلے پر پھیلانے لوگوں کو حکم کیے ہر ایک آدمی اپنا الگ چولہا سلگاوے سو دس ہزار

وقت آیا تو جو بعثت ہے اسمین اس بات کا شک ہنوز باقی ہے عباس کہے ای ابوسفیان تیرا برا ہو اسلام لا نہیں تو
تجھے قتل کرینگے سو ابوسفیان ایمان لائے عباس رضی اللہ عنہ عرض کیے ابوسفیان عزت چاہتا ہے اسکو کچھ عزت دیجیئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جو ابوسفیان کے گھر میں گیا تو اسکو امان ہے اور جسنے اپنے گھر کا دروازہ
بند کرے تو اسکو امان ہے اور جسنے مسجد الحرام میں داخل ہو وے تو اسکو امان ہے بعد ابوسفیان جاتے اپنے مکانکو
جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابھی جاؤ اور عباس کو فرمائے ابوسفیان کو لیجاؤ پہاڑون کے بیچ تنگ رستے
پر بٹھاؤ تا خدا کے لشکر کو دیکھے پھر ابوسفیان کو لیجائے حضرت جہان فرمائے تھے وہان بٹھائے ایک ایک قبیلہ
بیرق لیکے وہان سے گذرنے لگا ابوسفیان حضرت عباس سے پوچھنے لگے کہ یہ کون قبیلہ ہے کہے یہ غفاری ہے بولے
مجھے غفار سے کیا کام بعد جہینہ گذرے وہان سے سلیم پھر مزینہ غرض تمام قبیلے گئے بعد ایک بڑی جماعت کہ اسکے مقابل
کوئی نہی گذری پوچھے یہ کون ہے کہے یہ انصار ہیں اور جھنڈا سعد بن عبادہ کے ہاتھ میں ہے سعد کہے ای ابوسفیان
آج جنگ کا روز ہے آج حرام تھا سو حلال ہوتا ہے آج قریش ذلیل ہوگئے ابوسفیان کہے حَبَّذَا یَوْمُ الذِّمَار
یعنی لڑائی کا دن خوب ہے بعد مہاجرین کی جماعت گذری جھنڈا زبیر بن العوام کے ہاتھ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بھی مع اونچے ہوا جو اسی میں تھے اور اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ کا سورہ پڑھتے تھے اور سپاہ لوہے مین غرق حضرت
کے گرد تھے ابوسفیان کہے یہ کون ہے کہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ابوسفیان کہے ای ابو الفضل تمہارے
بھتیجے کی بڑی سلطنت ہوئی اب انسے مقابلہ کرنیکی کسیکو طاقت نہین عباس کہے یہ سلطنت نہین نبوت ہے جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے مقابل ہوئے عرض کیے کہ سعد بن عبادہ ایسا کہے حضرت فرمائے سعد غلط بولے آجکا روز
رحمت کا دن ہے اور آج اللہ تعالے قریش کو عزت دیتا ہے اور آج کعبے حرم کی تعظیم ہوتی ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سعد کے پاس سے جھنڈا انکا لیکے انکے فرزند قیس کو حوالے کئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی طوی مین
پہنچکے خالد بن الولید کو حکم کئے تم ہمارے لشکر کی فوج لیکے مکے کے تلانے سے جاکر اپنا علم گھروں کے قریب نصب کرو
اور زبیر بن العوام کو فرمائے تم ہمارے لشکر کی فوج سے مکے کے اوپر سے جاکر حجون پاس نشان گاڑو اور سعد بن عبادہ کو

زبانی ہزاروں کی فوج لیکے مکہ کے طرف سے چلو اور تمام فوج والوں کو تاکید کئے کہ جنگ مت کرو اگر کفار ابتدا کریں
تو جو ہنے مارا ہی اسیکو مارو اور حکیم بن حزام اور ابو سفیان کو روانہ کئے کہ تم مکے میں جا کے ندا کرو جو ابو سفیان
کے گھر میں جاوے تو اسکو امان ہی جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے تو اسکو امان ہی اور جو مسجد الحرام میں
جاوے تو اسکو امان ہے اور جو حکیم بن حزام کے گھر میں جاوے تو اسکو امان ہی ابو سفیان مکے میں جا کے چلائے کہ قریش محمد
اپنی فوج لیکے آئے ہیں کہ اب تمکو انکے مقابلے کی طاقت نہیں اور ابو سفیان کے گھر میں جو جا کے پناہ لیو تو اسکو امان
ہی ابو سفیان کی عورت ہند بنت عتبہ اٹھکے ابو سفیان کی داڑھی پکڑ کر کہی اس موٹے پاجی بدذات کو قتل کرو
کیا بھونڈی خبر لایا ہی ابو سفیان کہے اس کی بات سنکر ندامت کھاؤ محمد کی فوج آئے ہیں کہ انکے مقابلے کی
کسیکو طاقت نہیں اور ابو سفیان کے گھر میں جو رہے تو اسکو امان ہی قریش کہے ارے موئے تیرا گھر کیا کہاں ہے جو اتنے
لوگ اس میں آرہیں تو کہا جو اپنے گھر کا دروازہ بند کریگا تو اسکو امان ہی اور جو مسجد الحرام میں جاوے تو اسکو
امان ہے یہ سنکے لوگ متفرق ہوئے کوئی تو گھر کا دروازہ بند کیا اور کوئی مسجد میں جا کے پناہ لیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا شکر بجا لا کر عاجزی سے سر مبارک اسقدر جھکا کر اونٹ کے پالان کو لگنے لگا اور زبیر
اوپر اتنے سے آئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پیادوں کو لیکے صف باندھے ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو چلتے تھے پھر حجون پاس حضرت کے واسطے جو خیمہ لگے تھے اس میں اترے اور خالد
بن ولید اسلم اور سلیم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ وغیرہ قبایل کے ساتھ مکہ کے تلانے سے آئے سو ادھر
خندمہ پہاڑ پاس صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو بنی بکر اور بنی حارث بن عبد
مناف اور بنی کنانہ وغیرہ چند قبیلے والوں کو جمع کر کر جنگ کے مستعد ہوئے خالد رضی اللہ عنہ ہر چند چاہے کہ جنگ
نہو پر کفار جنگ والے انسے تو انھوں بھی لاچار ہو مقابلہ کئے انکی فوج کے جو بیس تیس مارے اور حزورہ تک مارتے ہوئے
پہنچے کفار تاب نہ لا کے بھاگے تھوڑے تو گھر وہیں جا دروازے بند کئے اور تھوڑے پہاڑ پر چڑھ گئے اور ابو سفیان آگے
کہنے لگے جو دروازہ بند کریگا تو وہ بچیگا ، جو ہتھیار ڈالدیگا تو وہ بچیگا حماس بن قیس جا خالد کری نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے مکہ میں داخل ہونیکے قبل اپنے ہتھیار درست کرتا تھا اسکی عورت بولی یہ ہتھیار کیا واسطے تیار کرتا ہی
بولا محمد اور انکے لوگون کے واسطے تیار کرتا ہون عورت کہی میں سمجھتی ہون کہ محمد کا مقابلہ کرنیکی کسیکو طاقت نہین بولا
اللہ جانتا ہی مجھکو امید ہے کہ انکے ساتھ والونکو پکڑ لا تیری خدمت کے واسطے حوالہ کرونگا غرض خندمہ جنگ مین جاکے صفوان وغیرہ کیساتھ شریک ہوا
آخر بھاگ کے گھر مین جا کر چھپا اور عورت کو بولا گھر کا دروازہ بند کر عورت بولی تو یہہ جو بڑائیان کرتا تھا سو کیا
ہوئے بولا اِنَّكِ لَوْ شَهِدْتِ يَوْمَ الْخَنْدَمَة ۞ اِذْ فَرَّ صَفْوَانُ وَفَرَّ عِكْرِمَة ۞ بیشک تو اگر ہوتی
خندمہ کے روز جبکہ بھاگا صفوان اور بھاگا عکرمہ وَاَبُو يَزِيْدَ قَائِمٌ كَالْمُؤْتَمَة ۞ وَاسْتَقْبَلَتْهُمْ بِالسُّيُوْفِ
الْمُسْلِمَة ۞ اور ابو یزید کھڑے ہوا اندوہ کیساتھ اور انکے روبرو ہوئے تلوارین لیکے مسلمان يَقْطَعْنَ كُلَّ سَاعِدٍ
وَجُمْجُمَة ۞ ضَرْبًا فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا غَمْغَمَة ۞ کاٹتے ہوئے پہنچے اور سرانکا ایسا جو سنے نہین جاتا تھا
مگر آواز جلد انکا لَهُمْ نَهِيْتٌ خَلْفَنَا وَهَمْهَمَة ۞ لَمْ تَنْطِقِيْ فِي اللَّوْمِ اَدْنٰى كَلِمَة ۞ انکو
آواز تھا ہمارے پیچھے اور پکار تو کہتی ملامت مین ذری بات اور اس جنگ مین مسلمانون سے ایک شخص شہید ہوا اور دو
شخص خالد کے ساتھ والون سے جو راہ چھوڑ کے دوسری راہ سے گئے سو دونون شہید ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خالد کیطرف تلوارونکی چمکات دیکھ کے فرمائے یہہ کیا ہے میں تو جنگ سے منع کیا تھا صحابہ عرض کئے
شاید کافران تقدیم کئے ہونگے غرض جب خالد حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا واسطے تم جنگ
کئے خالد عرض کئے یا رسول اللہ میں ہر چند چاہا کہ جنگ نہو پر کافران تقدیم کئے ناچار ہوکے تلوار چلایا ۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی کی قضا بہتر ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فوج والونکو تاکید فرمائے تھے کہ جو کوئی جنگ کرنے لگا تو اسکو مارو دوسرونکا خیال نکرو مگر چند شخص
کے حق میں تاکید کئے کہ انکو جہان پاو وہان ہی قتل کرو اگرچہ کعبے کے پردون میں چھپے رہیں وے
لوگ یہہ ہیں ۔ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عامری اور عبد العزی بن خطل اور عکرمہ بن ابی جہل
اور حویرث بن نقید اور مقیس بن صبابہ اور ہبار بن الاسود اور ابن خطل کے دو باندیان اور سارہ بنی مطلب کی

اندر بتان اور تصویرین تہین کہ بابت آپ اندر تشریف لیگئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو امر فرمائے بتون کو توڑ نکالو
اور تصویرون کو پانی سے دہو ڈالو بعد حضرت اندر تشریف لیگئے اور نماز پڑہی دعا مانگے اور وہان سے نکلکر مسجد مین آکے
تشریف رکہے کنجیان بیت مبارک ہاتھ مین تہے سو علی مرتضی اور عباس عرض کئے یا رسول اللہ کعبہ کی آبدارخانہ کی خدمت ہمکو ہے
کنجیان بھی ہمکو عنایت فرمانا تو اوسکی دربانی بھی ہمکو ہو حضرت انکو نہ دیکے عثمان بن طلحہ کو بلاکر کنجیان حوالے کئے اور
فرمائے یہ کنجیان ہمیشہ تمہارے پاس رہینگے تمہارے پاس سے کوئی نہ لیگا مگر ظالم عثمان خوشی سے کنجیان لیکر پہرے کہ انکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرمائے اور انکو کہے ای عثمان مین جو کہا تہا سو سچ ہوا یا نہین عثمان کہے انکا فرمانا راست ہوا
اور مین گواہی دیتا ہون آپ بیشک خدا کے رسول ہو اسکا قصہ یہ ہے جو جاہلیت مین عادت ایسی تہی کہ کعبے کو دو شنبے اور
پنجشنبے کے روز کہولا کرتے تہے قبل از ہجرت ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کعبے مین داخل ہونا چاہے
عثمان بہت بے ادبی کیا اور باتان سخت بولا حضرت برداشت کرکر فرمائے ای عثمان تو دیکھیگا یہ کنجیان ایکروز میرے ہاتھ
مین آئیگے مین جسکو چاہون اسکے حوالے کرون تو عثمان کہا قریش اوس روز ہلاک و ذلیل ہوجائیگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسکو کہے ایسا نہین بلکہ اوس روز قریش آباد ہوگئے اور انکی عزت رہ جائیگی عثمان کہتے ہین یہہ بات سنکر دلکو لگی تہی
مین سمجہ گیا تہا کہ محمد جیسا کہے ویسا ہی ہوگا۔ لغرض کنجیان عثمان کے پاس تہے اور انکو اولاد نہ تہی سو مرتے وقت اپنے بہائی
شیبہ کو حوالے کئے آجتک انہین کے اولاد مین باقی ہے اونکو شیبی کہا کرتے ہین القصہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ
پڑہے اور جاہلیت مین جو جو کام کیا کرتے تہے اوس سے منع فرمائے بعد قریش سے پوچہے ہین ہمکو کیا کرونگا سمجہتے ہو
عرض کئے آپ ہماری بہلائی کرینگے کہ بہتر بہائی ہو اور بہتر بہائی کے فرزند ہو حضرت فرمائے اذہبوا فانتم الطلقاء
یعنے جاؤ تم سب آزاد ہو۔ بعد نماز کا وقت آیا بلال کو فرمائے اذان دیو سو اذان دئے وہان ابوسفیان بن حرب اور
عتاب بن اسید اور حارث بن ہشام بیٹہے تہے اذان کا آواز سنکے عتاب کہا بہتر ہوا میرا باپ اسید اول ہی انتقال کیا یہ خوب ہوا نہین تو
اسکو سنکے نہایت غصہ ہوتا حارث کہا واللہ مین جانون کہ یہہ حق پر ہین تو انکی متابعت کرون ابوسفیان کہا مین کچہ نہ
بولونگا اگر یہ بات کہون تو یہ سنگریزے سب طرف سے بول اوٹہینگے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت پاکر ہو سب

پاس تشریف لائے اور فرمایا تم یہ بات کیا نہیں سمجھتے حارث اور عتاب کہے ہم باتاں کئے کسیکو اطلاع نہیں جو وہ کہا ہوگا
جانیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہو اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر سوار ہوکے دعا مانگنے
لگے تو انصار حضرت کے گرد کھڑے تھے سو بعضے آپسمیں کہنے لگے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن پیارا لگیگا
ہمارے شہر میں کاہیکو رہینگے حضرت دعا سے فراغت پاکر سوال کئے تم کیا باتاں کئے لوگ کہے کچھ نہیں سبب ہوتو عرض
کئے ہم ایسا کہے حضرت فرمائے معاذ اللہ جینا تمہارے ساتھ ہے اور مرنا تمہارے ساتھ حضرت نماز ظہر و عصر ادا کئے اور بنی
کنانہ کے خیف میں جہاں کہیں کفار بنی ہاشم کو اپنے قوم سے باہر کئے تھے جاکے اترے اور یہ فتح رمضان کی بیسویں کو
ہوئی بعد اسکے حضرت یہیں پندرہ روز مقام کئے اور اطراف عرب میں فوجاں روانہ کئے چنانچہ رمضان کی پچیسویں کو
خالد بن ولید کے ہمراہ تیس آدمی دیکر بطن نخلہ کو روانہ کئے کہ تم وہاں جا عزیٰ بت کو جو قریش اور بنی کنانہ اسکی پرستش کیا کرتے
ہیں توڑ ڈالو خالد وہاں پہنچکے اسکو توڑے اور حضرت کو آکے اطلاع کئے حضرت فرمائے تم اسکو توڑا سو کیا دیکھا خالد
عرض کئے کچھ نظر نہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو اسکو نہ توڑا ابہی جاکے توڑ خالد پھر غصے سے تلوار کھینچے تو ایک عورت
بہت سیاہ رنگ ننگی سر کے بال کھولی ہوئی اسمیں سے نکلی اور پوجاری اسکو پکارنے لگا تو خالد کو مار ڈال خالد اسکو تلوار سے
دو ٹکڑے کئے اور حضور میں آکر عرض کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عزیٰ یہی تھی سو مارگئی اور اسی مہینے عمرو بن العاص کو
مکے سے تین روز کے رستہ پر ہذیل کے بت سواع کو توڑنے روانہ کئے جب وہاں پہنچے تو پوجاری بولا تجھے کب مقدور ہے کہ اس بت کو
توڑے اگر توڑیگا تو تجھے معلوم ہوگی عمرو کہے ہنوز تو گمراہی پر ہے وہ کچھ سنتا دیکھتا ہے پھر نزدیک جا اسکو توڑ دئے
اور پوجاری کو کہے تو دیکھا جو اس بت کا کیا حال ہوا پوجاری بولا خدا تعالیٰ ایک ہی کر میں اقرار کیا اور اسی مہینے
میں سعد بن زید اشہلی کے ہمراہ بیس سوار دیکے بھیجے کہ مناۃ کے جو بت اوس اور خزرج اور غسان کا تھا اسکو
توڑکے آؤ وہاں جب پہنچے اسکا پوجاری بولا تمکو اسکے توڑنے کی مقدور ہو تو توڑو غرض جب اسکے نزدیک گئے ایک عورت ننگی
برہنہ بالاں کھولی ہوئی نکلی سعد اسکو قتل کئے اور بت کو توڑ کر حضرت کے حضور میں واپس گئے اور شوال میں خالد بن ولید
کے ہمراہ تین سو پچاس آدمی مہاجر و انصار اور بنی سلیم دیکر بنی جذیمہ کو دعوت اسلام کرنیکے لئے ایک روز کی راہ پر روانہ کئے تو لوگ

اسلام لائے کر کہہ نہ سکے کہ صبانا صبانا بولنے لگے صبانا کا معنی یہ ہے کہ ہم دوسرے دین مین آئے کفار مسلمانون کو
بمعنی اختیار کرنے دین کے صابی کہا کرتے تھے اُس وقت وہ لوگ کہے ہم صابی ہوئے خالد اسکو قبول نکر کے حکم کئے کہ ان تمام لوگون کو
قید کرو سبھون کو قید مین بھیجا انکو صبح کہ فقط خالد حکم کئے تمام قیدیون کو قتل کرو بنی سلیم انکے حکم پر اپنے پاس کے قیدیونکو
قتل کئے مہاجر و انصار کہے ہم انکو قتل نکرینگے اسی بات پر عبدالرحمن بن عوف اور خالد بن ولید کا مناقشہ ہوا عبدالرحمن کہے
تو جاہلیت کا کام کیا خالد کہے وہ قوم تیرے باپ کو ماری تھی سو مین اسکا بدلہ لیا عبدالرحمن کہے ایسا نہین میرے باپ کا بدلا مین
لیچکا تھا پر تو اپنے چچا فاکہ بن مغیرہ کا بدلا لیا غرض خشونت کے باتان دونون مین ہوئے جب یہ کیفیت جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض ہوئی حضرت خالد پر بہت خفا ہوکر کہے اور ہاتھان اٹھا جناب یہین دعا کرنے لگے کہ یا اللہ مین خالد کو
ایسا امر کیا تھا اور نہ جو کام کئے ہین اُس سے مین بیزار ہون اور خالد جو عبدالرحمن سے جھگڑے اُنکے تھے سوا سکے عوض مین خالد کو
فرمائے میرے صحابہ کو کچھ مت کہا کرو اگر تم اُحد پہاڑ برابر سونا بھی خیرات کرو تو اُنکے ایک دن کی صبح و شام کا ثواب پاؤ غرض
اُس قوم پاس علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو روانہ کئے تا لوگ بھاگ گئے تھے اُنکے وارثونکو راضی کر کر سرکار کیطرف سے دیت دیا
اور انکا کچھ اسباب غیرہ ضایع ہوا تھا سو اُسکی پامالی خیرات فرمائے اور شوال مین حنین کا غزوہ ہوا حنین ایک بیابان
کا نام جو طایف سے نزدیک ہے اور اسمین تین روز کا فاصلہ ہے اس جنگ کا سبب یہ تھا کہ ہوازن کی قوم مکہ فتح ہوا
سے جنگ کے بہ مستعد ہوئے اور ثقیف کے قبیلے والے بھی تمام اُنکے شریک ہوئے اور نصر اور جشم اور سعد بن بکر کے قبیلے
والے بھی تمام جنگ کے ارادے باقی لوگون سے بھی چند شخص داخل ہوئے اور ہر ہر قبیلے کے سرداران سب حاضر ہوئے اور سبہونکا سردار مالک
بن عوف نضری ہوا مگر ہوازن قبیلے کے دو سردار کعب اور کلاب نئے غرض مالک تمام فوج لیکے اوطاس مین اُترا اور لوگونکو
تاکید کیا تھا کہ اپنا مال اسباب عورت بچے سب ہمراہ لیو سو لوگ تمام اپنے اسباب سے آگے اُترے اور
دُرید بن الصمہ کو جو بڑا شجیع اور بہت جنگون مین ذی تجربہ حاصل کیا تھا اور اُسکو ایک سو بیس یا ایک سو سات
برس کی عمر ہوئی تھی اور آنکھ سے اندھا تھا تجویز و مشورت کے واسطے ہمراہ رکھے تھے سو بچون کا
رونا اور عورتون کا پکارنا اور اونٹون کا بلبلانا اور گدہونکا رینگنا سنکے کہا یہ آواز کیا ہے

نے کہا کیا میری زرہیں چھین لیتے ہو تو حضرت نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ ہم عاریت لیتے ہیں اگر تلف ہوگی تو ہم اسکا عوض تجھے دینگے پھر اسنے سو بکتر اور اسکے ساتھ کے ہتھیار اور اسکو اٹھانیکے اونٹ کر دیا اور خبر دریافت کرنیکے لئے عبد اللہ بن ابی حدرد کو روانہ کیے انہون تمام کیفیت دریافت کر کے آگے حضرت کے عرض کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ نے چاہا تو وہ سب اسباب مسلمانون کو غنیمت ملیگا اور بعضی صحابہ زبان سے کہے ہماری اتنی جمعیت ہے ہم کفار سے مغلوب نہ ہونگے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آئی کیونکہ نصرت و فتح خدا کیطرف سے ہے قلت و کثرت پر موقوف نہین الغرض حضرت حنین جانے میں بیچ ہی دو بکتر پہنے اور سر مبارک پر خود رکھے اور دلدل خچر پر سوار ہو کے چلے ہنوز روشنی خوب نہین ہوئی تہی اور راہ بہت نشیب و فراز تہی اور لشکر کا غول کے اندر تھا سو لشکر غرق ہوگیا کفار اول ہی آکے وہان کمین میں چھپے تھے ایکبارگی سب حملے کیے اور ٹیکون پر سے تیرونکا مار کیے ہراول پر خالد بن ولید اور انکے ہمراہ بنی سلیم گھوڑون پر سوار تھے سو گھوڑے بھاگ گئے اور بعضے لوگ جو مکے سے ساتھ آئے تھے سو بھی بھاگ گئے اور چند مسلمان جنکے بدن پر بکتر تھے سو وہ بھی ٹھہر نہ سکے انہون کو دیکھکے باقی تمام فوج بھاگ گئی اور حضرت کے ہمراہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضی اور زبیر اور عباس اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب اور انکے فرزند جعفر بن ابی سفیان اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اور ایمن بن ام ایمن رہ گئے اور ہوازن کا سیاہ جھنڈا ایک دراز نیزے پر باندھکے ایک شخص سرخ اونٹ پر لیا ہوا بیٹھا تھا ہوازن اسکے پیچھے پیچھے جاتا تو وہ شخص ٹھہرتا نہین تو جھنڈا اٹھا کے چلتا اور بعضے کہ جو نو مسلم ضعیف الاسلام تھا دلونکے کینے ظاہر کیے اور خوشیان کرنا شروع کیے ابوسفیان بن حرب کہا یہ بھاگتے ہین سو دریا کی ریتی تک دم نہ لینگے اور اسکے پاس جو تیر تھے سو نکال فال دیکھنے لگا اور کلدہ بن حنبل جو صفوان بن امیہ کا اخیافی بھائی تھا سو کہنے لگا آج محمد کا جادو باطل ہوا یہ سنکے صفوان کہا تیرا منہ توڑ چپ قریش مین کا ایک شخص مجھے پرورش کرنا بہتر ہے ہوازن کی قوم والون سے اور شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کہتا ہے کہ مین مکے سے نکلتے وقت یہی قصد کرا تھا کہ اب اس لشکر کے ساتھ ہو رہا ہون جب جنگ مین لوگ گڑبڑ ہو تو غفلت مین محمد کو مار ڈالتا ہون سو اسوقت سمجھا کہ موقع ملا ہے اپنی باپ کا بدلہ غرض روز نکال کا وقت دیکھکے تلوار کھینچکر مین حضرت کے

نزدیک ہوا تلوار اٹھا کے مارنا چاہا کہ اسمین ایک آگ کا شعلہ بجلی کی مانند چمکا قریب تھا کہ مجھے جلاوے اور اسکو
دیکھنے کی طاقت نہ رہی سو ہاتھ کو آنکھوں پر رکھ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کر دیکھا اور فرمایا ای شیبہ میرے نزدیک
پھر مین نزدیک گیا تب ہی اپنا دست مبارک آپنے میرے سینے پر پھیرا اور فرمایا الٰہی اسکو شیطان سے پناہ دے پھر دیہہ کہتے
ہی میرے دل مین ایسی محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوئی کہ میری ذات سے انکی ذات میرے نزدیک عزیز ہوئی بعد
فرمایا ای شیبہ جا اور کافرون سے جنگ کر سو مینے تلوار لیکر کافرونکو مارنے لگا اور میرے دل مین یہی تھا کہ مین مارا جاؤں
بہتر ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ آسیب نہ پہنچے اگر اسوقت میرا باپ بھی آتا تو اسکو قتل کرتا القصہ حضرت
لوگونکو دیکھا کہ ٹھہرتے نہیں عباس کو فرمایا انصار کو اور حدیبیہ مین بیعت کئے سو لوگونکو پکارو عباس کی آواز بہت
بلند تھا سو پکارا ای انصار اور ای شجرہ کے بیعت یار کہنے سو لوگ کہان ہین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یاد فرماتے ہین تب وے لوگ لبیک لبیک کہتے ہوے ایسا دوڑے گویا اونٹنی بچہ کو پکاری تو بچے دوڑتا ہی اور جو اونٹون پر
سوار تھے سو لوگ اونٹ پھر نہیں سستی کئے تو اپنا بکتر گلے مین ڈال کر اور ڈھال تلوار اٹھا لیکر اونٹ پر سے
کود پڑے اور دوڑ حضرت پاس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار فرماتے تھے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنے مین ہون نبی جھوٹ نہیں مین ہون فرزند عبد المطلب کا اور عباس خچر کی باگ پکڑے تھے اور
ابو سفیان بن حارث رکاب پکڑے ہوئے تھے اور حضرت خچر کو آگے بڑھاتے جاتے تھے جب سو آدمی تک حضرت پاس جمع ہو حضرت انکو
حکم کئے جاؤ اور کافرون سے جنگ کرو پھر یہہ لوگ جنگ شروع کئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھکے فرمائے
اَلْآنَ حَمِیَ الْوَطِیْسُ یعنے اب چولا گرم ہوا اور ایک مٹھی بالو لیکے کافرون کیطرح پھینکے اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ
یعنے منہہ برے ہو کافرون مین کوئی شخص نہ رہا جو اسکی آنکھ مین بالو نہ پڑے سو کافران بھاگنے لگے اور کافرانکا جھنڈا
لیکے اونٹ پر جو شخص تھا اسکے پیچھے علی مرتضی جا کر اونٹ کے پاچھے مارے اونٹ اور اُن دونون ملکے گر پڑے
اور ایک انصاری پیچھے سے دوڑ کے اسکو مار دئیے اور انکے ستر آدمی تک قتل ہوے اور مسلمانون کے چار شخص شہید ہوے
ہنوز مسلمان سب جمع نہیں ہوئے تھے کہ کافرون کے مشکیں باندھ کے لانے لگے اور انکا مال اسباب عورت بچے غنیمت

ملا تو چھ ہزار آدمی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکری اور چار ہزار اوقیے روپے کے تھے اور کفار بھاگ
کے بعضے طایف کو گئے مالک بن عوف بھی انہیں کے ساتھ تھا اور بعضے بطن نخلہ طرف گئے اور بعضی اوطاس میں جا کے بھی
جمع ہو کے قصد کئے پھر سو ان حضرت کے بطن نخلہ طرف جو لوگ بھاگ گئے تھے سو انکا پیچھا کیے چنانچہ ربیعہ بن رفیع نے درید کو
قتل کئے اور اسکے سوا بھی چند لوگ قتل ہوئے اور بعضی اسیر ہوئے اور اوطاس کو ابو عامر اشعری کے ساتھ فوج دیکے روانہ کیے
پھر انہوں اوطاس کو گئے کفار مقابلے میں آئے سو انکے چند لوگ مارے پڑے چنانچہ مشرکوں سے دس بھائی تھے ابو عامر سے مقابلے
واسطے ایک ایک آتا تھا اور انہوں سبکو ٹھکانے لگاتے تھے نوں شخص مارے پڑے دسواں بھاگ گیا اور بعد اسکے مسلمان ہوا
سو حضرت اسکو شرید ابی عامر کہا کرتے تھے اور ابو عامر کو ایک شخص تیر مار کے شہید کیا پھر لوگ نشان انکے بھتیجے ابو موسی
اشعری ہاتھ میں دیئے سو انہوں فتح کئے اور انکی عورت بچوں کو اسیر کر کے آئے انہی اسیروں میں حلیمہ کی بیٹی شیما بنت حارث
بن عبد العزی تھی سو مسلمان اسکو لاتے وقت سختی کرنے لگے وہ کہی اللہ میں تمہارے پیغمبر کی دودھ بہن ہوں لیکن لوگ
اسکو سچ نہ سمجھے جب وہ بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر کئے عرض کی یا رسول اللہ میں تمہاری دودھ بہن ہوں
حضرت نے اسکی کیا نشانی ہے عرض کی میں انکو کھلایا کرتی تھی سو ایک روز غصے میں آپ نے مجھے دانتوں کاٹے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشان سمجھے اور آبدیدہ ہوئے اور اپنی چادر بچھا کے انکو بٹھلائے اور فرمائے اگر مرضی ہو تو میرے یہاں خوشی اور
عزت سے رہو نہیں تو اپنی قوم پاس جانیکا ارادہ ہو تو عزت سے میں روانہ کرونگا وہ کہی میں قوم پاس جاونگی حضرت انکو
رخصت کیے اور ایک لونڈی غلام دئیے شیما مسلمان ہو کے اپنی قوم پاس گئی القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کا اسباب
روانہ کئے اور فرمائے اسکو لیجا کے جعرانہ میں رکھو اور طفیل بن عمرو دوسی کو ذو الکفین بت کو توڑنے روانہ کیے اور تاکید کیے اسکو
توڑ کر اپنی قوم کو لیکر طایف میں آؤ طفیل جا کر اسکو توڑے اور اپنی قوم کے چار سو آدمی لیکر طایف میں حضرت پاس حاضر ہوئے القصہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخلہ الیمانیہ سے ہوتے ہوئے قرن کو پہنچے بحر لیح کو آنے بعد لیہ میں مقام کر کے مسجد بنائے
وہاں بنی لیث کے قبیلے والا ایک شخص ہذیل کے ایک شخص کو قتل کیا سو اس سے قصاص لیے اور وہاں مالک بن
عوف کا ایک قلعہ چھوٹا سا تھا سو اسکو توڑوا دیے بعد ایک باغ جسکا نام ضیقہ تھا سو اس راہ چلے حضرت پوچھے

اس باغ کا کیا نام ہے لوگ عرض کیے ضیقہ حضرت فرمائے وہ نہیں بلکہ اسکا نام سیری ہے یہان سے لشکر ثقیف کے
ایک شخص کے باغ پاس گئے اترے اور اسکو کہے تو یہان سے نکل جا نہین تو ہم باغ کو ویران کر دینگے سو وہ نہ مانا پھر اسکے
باغکو خراب کر دئے بعد اسکے مقام سے کوچ کر کر طائف کے قریب آگئے اترے ثقیف قلعے مین ایکبرس کا ذخیرہ جمع کر رکھے تھے دروازے
بند کیے اور تیران مارے سو چند صحابی شہید ہوے پھر وہان سے سرک کر دور جا کر اترے اور حضرت کے ہمراہ ازواج مطہرات سے
دو بیبیان تہین وہ دو کو لیے دو خیمے دئے تھے سو انکے بیچمین حضرت نماز پڑہا کرتے تھے ثقیف ایمان لائے بعد اسی مقام مین
مسجد بنائے آجتک وہ مسجد وہان موجود ہے الغرض انکو خوب محاصرہ کیے اور ثقیف بھی تیرونکا برسات برساتے تھے اور دوس کی
قوم اپنے ہمراہ منجنیق اور دبابہ لائے تھے سو منجنیق کو لگادیے اور دبابے کے نیچے چھپکے قلعے کے دروازہ پر پہنچکر آتش لگانا
چاہے ثقیف لوہیکی میخ گرم کر کر اوپر ڈالے لوگ دبابے کے نیچے نہ رہ سکے نکلے پھر ثقیف انکو تیرون سے مارے بعد حضرت
حکم کیے انکے باغونکو ویران کرو ثقیف خدا کا اور رحم کا واسطہ دیکر کہنے لگے ان باغونکو کاٹو مت اگر مرضی ہو تو تم ہی لو یہ سنکے حضرت
اسکو موقوف کیے اور ایکروز قلعے والون کو کہے جو غلام اتر کے ہمارے پاس آئیگا وہ آزاد ہے تو وہ آدمی نکلکے قریب آگئے انکو آزاد کیے الغرض
پندرہ روز انکو محاصرہ کیے بعد نوفل بن معاویہ دیلی سے تجویز پوچھے اسنے عرض کیے یہ لوگ لومڑی کے مانند مین جو سوراخ مین
چھپتے ہین اگر چند روز اور تنگ کرین تو پکڑے جاوینگے اگر چھوڑ دین تو کچھ اندیشہ نہین بعد حضرت خواب دیکھے ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو فرمائے خواب دیکھا کہ قعب بھر کے مسکہ کسونے مجھے بھیجا مرغ اسکو ٹھونگ کے گرا دیا ابوبکر عرض کیے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ بالفعل یہ قلعہ فتح نہوگا حضرت فرمائے مین بھی ایسا ہی سمجھا ہون بعد خولہ بنت حکیم انکے عرض کی اگر طائف فتح ہوگا تو مجھے غیلان
کی بیٹی بادیہ کا زیور دیوا اسکا نہین تو عقیل کی بیٹی فارعہ کا زیور دیو حضرت فرمائے کیا قلعہ فتح ہونیکا اذن ہنوز تو
نہی دیون غرض یہ جاکر عمر کو یہہ کہی عمر رضی اللہ عنہ حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے عرض کیے کہ خولہ ایسا کہتی
ہون حضرت فرمائے سچ ہے مین اسکو کہا تھا عمر کہے کیا حکم اسکے فتحکا نہین ہوا تو حضرت فرمائے نہین عمر کہے مین لوگونکو کہہ دیتا
ہون کہ کوچ کرین حضرت فرمائے کہہ دیو سو عمر رضی اللہ عنہ کہدیئے علی الصباح کوچ کرنا لوگ عذر کرنے لگے فتح کیے بغیر
کوچ کرنا حضرت فرمائے ایسا ہی تو بسم اللہ جنگ کو جاؤ پھر صبح ہی جنگ کو گئے اور بہت لوگ زخمی ہوے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے سبحان کوچ کرنا غنیمت ہے کوچ کیے جب ان دیکھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کیے اور لوگون
کو جاتی وقت فرمائی تم یہہ کہا کرو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَہٗ یعنے کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ کے جو ایک ہے سچ کیا اپنا وعدہ اور نصرت دیا اپنے بندہ کو اور بھگا دیا
جماعتونکو اکیلا اور جب مدینہ ہوتی فرمائی یہ کہو اٰیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ خدا طرف
رجوع ہوتے ہین توبہ کرتے بندگی کرتے ہمارے پروردگار کی تعریف کرتے اسکی بعضی صحابہ عرض کیے یا رسول اللہ ثقیف پر
دعا کرو حضرت فرمائی یا اللہ ثقیف کو ہدایت دے اور انکو یہان لے آ الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے نکل کر
ذی القعدہ کی پانچوین کو پنجشنبے کے روز جعرانہ کو پہنچے اور غنیمت تقسیم کیے پھر بعد ہوازن کی قوم مسلمان ہو کے
آئی اور عرض کیے یا رسول اللہ ہم گھروالے اور قبائل والے ہین اور ہمکو جو پہنچا سو دیکھا اب ہمپر احسان فرماو اور ایک
شخص ہوازن کا جو بنی حلیمہ کے قرابت مین تھا عرض کیا یا رسول اللہ ان بندیوان مین آپکے پھپیان اور
خالوان اور کھلاتے تھے سو دائیان ہین اگر ہم حارث بن ابی شمر غسانی یا نعمان بن منذر کو جو عرب کے بادشاہ ان تھین دودھ
پلائے تھے اور وہ آکے ہمکو ایسا اسیر کرتے تو ہمکو امید تھی کہ وہ ہمکو بخشش کرتے آپ تو خوب بہتر ہین ہمپر منت رکھنا ہے
ور بعد بیان کہا شعر اُمْنُنْ عَلَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ کَرَمٍ ۔ فَاِنَّکَ الْمَرْءُ نَرْجُوْہُ وَنَنْتَظِرُ ۔ ہمپر منت
دھرو یا رسول اللہ بخشش کرنے مین کیونکہ آپ مرد ہین جو ہم انکی امید و انتظار کرتے ہین اُمْنُنْ عَلٰی بَیْضَۃٍ
قَدْ عَاقَھَا قَدَرٌ ۔ مُمَزَّقٌ شَمْلُھَا فِیْ صَفْوِھَا کَدَرٌ ۔ منت رکھ ایک جماعت پر کہ بیشک باز رکھے اسکو تقدیر
شکست پائی انکی جمعیت اور انکی صفائی مین کدورت آگئی اَبْقَتْ لَنَا الدَّھْرُ ھَتَّافًا عَلٰی حَزَنٍ ۔ عَلٰی قُلُوْبِھِمُ
الْغَمَّاءُ وَالْغَمَرُ ۔ چھوڑ دیا ہمکو زمانہ نے پکارنے واسطے غم پر انکے دلون پر اداسی ہے اور شدت اِنْ لَمْ تَدَارِکْھُمْ
نَعْمَاءُ تَنْشُرُھَا ۔ یَا اَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِیْنَ یُخْتَبَرُ ۔ اگر نہ پہنچیگی ان قوم کو نعمتان جو آپکو پہنچی
پہلے اے گران سمجھ لوگون مین اور حلم جبکہ آزمائش کیا جاتا ہے اُمْنُنْ عَلٰی نِسْوَۃٍ قَدْ کُنْتَ تَرْضَعُھَا ۔ اِذْ
فُوْکَ تَمْلَؤُہٗ مِنْ مَّحْضِھَا الدِّرَرُ ۔ منت رکھ عورتون پر جو انکا دودھ پیتا تھا جبکہ تو اپنا منہہ بھرتا تھا

اُنکے خالص دودھ سے اِلّا اِذْ اَنْتَ طِفْلٌ كُنْتَ تَرْضِعُهَا ؛ وَاِذْ يَزِينُكَ مَا تَأْتِي وَمَا تَذَرُ ؛
عورتون جو تو جب طفل تھا تو اسکا دودھ پیا کرتا تھا اور جبکہ تجھے خوب بستا تھا وہ جو کرتی تھی اور چھوڑ دیتی تھی لَا تَجْعَلَنَّا
كَمَنْ شَالَتْ نَعَامَتُهُ ؛ وَاسْتَبْقِ مِنَّا فَاِنَّا مَعْشَرٌ زُهُرٌ ؛ ہمکو مت کر انھون کے مانند جو متفرق ہوئی انکی
جماعت اور باقی رکھ ہمکو کیونکہ ہم بیشک جماعت ہین روشن اِنَّا لَنَشْكُرُ لِلْآلَاءِ اِذْ كُفِرَتْ ؛ وَعِنْدَنَا بَعْدَ
هٰذَا الْيَوْمِ مُدَّخَرٌ ؛ بیشک ہم البتہ شکر کرینگے نعمتون کا جس وقت ناشکری کیا جاوے اور ہمارے پاس آجکے روز کے
ذخیرہ ہے فَالْبِسِ الْعَفْوَ مَنْ قَدْ كُنْتَ تَرْضِعُهُ ؛ مِنْ اُمَّهَاتِكَ اِنَّ الْعَفْوَ مُشْتَهَرٌ ؛ سو پہنا معافی
انکو جنکا دودھ پیتا تھا اُنکا تیری ماؤن میں سے تو معاف کرنا تیرا مشہور ہے اِنَّا نُؤَمِّلُ مِنْكَ الْعَفْوَ نَلْبَسُهُ ؛
هَادِي الْبَرِيَّةِ اِذْ تَعْفُو وَتَنْتَصِرُ ؛ تو ہم امید رکھتے ہین تیری معافی کی جو پہنے ہم اسکو اے رہنما خلق کے
جب عفو کرتا ہے اور مدد کرتا ہے يَا خَيْرَ طِفْلٍ وَمَوْلُودٍ وَمُنْتَجَبٍ ؛ لِلْمُؤْمِنِينَ اِذَا مَا حُصِّلَ الْبَشَرُ ؛
اے نیک طفل اور نیک فرزند اور برگزیدہ کیا ہوا مومنون کے لئے جبکہ حاصل کیا جاتا آدمی فَاعْفُ عَفَا اللّٰهُ
عَمَّا اَنْتَ رَاهِبُهُ ؛ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِذْ يُهْدٰى لَكَ الظَّفَرُ ؛ سو معاف کر معاف کرے اللہ اس سے
جو تو اسکو ڈرتا ہے قیامت کے دن جبکہ بانٹی جائیگا تیرے واسطے فتح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین غنیمت تقسیم کرکر
تمھاری اتنی روز انتظار کیا لیکن تم اُس وقت آئے لاچار ہو کے تقسیم کردیا اب تمکو اپنا مال و اسباب ہونا یا عورت بچے
ہونا سو بیان کرو پھر وے بولے ہمکو عورت بچے ہونا حضرت نے فرمایا میرا حصہ اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ جو تھا سو مین تمکو دیکا باقی
اور لوگون کے حصے دلانے واسطے مین ظہر کی نماز پڑھے بعد تم آکے کہو ہم رسول اللہ کو ہمارا سفارشی کرتے ہین مسلمانون پاس
اور مسلمانون کو اپنا سفارشی کرتے ہین رسول اللہ پاس سو ہمارے عورت بچون کو ہمارے تئین دلوا دیو پھر حضرت نماز پڑھے بعد
وہ لوگ کھڑے ہو کے ویسا ہی عرض کئے حضرت نے فرمایا میرا حصہ اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ مینے تمکو دیا مہاجرین کہے
ہمارا جو حصہ تھا سو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دئیے انصار کہے ہمارا بھی حصہ ہم حضرت کو دئیے اقرع بن حابس بولا مین
اور بنو تمیم اپنا حصہ نہ دیگے عیینہ بن حصن بولا مین اور بنو فزارہ بھی اپنا حصہ نہین دیتے عباس بن مرداس بولا مین اور

بنی سلیم بھی اپنا حصہ نہیں دیتے اتنے میں بنی سلیم پکار اٹھے ہم ہمارا حصہ دے چکے عباس بن مرداس انکو بولا اے لوگو
میں تم مجھے خفیف کئے غرض حضرت فرمائے جس نے اپنا حصہ دینے کو راضی نہیں ہوتا ہے تو ہم اسکو آئندہ ایک کے عوض میں چھے
دینگے پھر تمام لوگ راضی سے باندی غلام کو پھیر دئے مگر عیینہ بن حصن ایک بوڑھی عورتکو اپنے حصہ میں لیا تھا
اس گھمنڈ پر کہ قبیلے میں آکر اچھی قیمت کو بیچینگے اسکو لیا تو بہت پیسے پکڑ پکڑ پاس سے لینگے جب سب لوگ دئے
انہے نہ دیا ہوازن کی قوم کا ابو صرد نام ایک شخص تھا سو کہا بہت بہتر تو اس بوڑھی کو لیلے واللہ اسکا
نہ منہ اچھا ہے نہ اسکے چھاتیاں اٹھے ہوے ہیں اور نہ اسکے پیٹ میں بچہ ٹھہرنے کی امید ہے نہ اسکو مرد سے
اور نہ اسکو دودھ ہے پھر عیینہ شرمندہ ہو کے چھ حصوں پر راضی ہو کر اسکو دیدیا جب تمام بندیوں کو انکے حوالے کئے تو
انسے پوچھے مالک بن عوف کہاں ہیں لوگ کہے انہے طائف میں ثقیف کے یہاں ہیں حضرت فرمائے تم اسکو اطلاع دیو
کہ تو اگر مسلمان ہو کے آئیگا تو میں تجکو تیرے عورت بچے مال اسباب سب دیونگا اور تجھے سو اونٹ انعام دیونگا سو مالک
سنکر طائف سے بھاگ کر حضرت پاس آکے ایمان لایا حضرت اسکو وعدے کے موافق سب دئے اور اسکی قوم والے جو ایمان لائے انکا
سردار کئے اور مال غنیمت بانٹے خمس جو حضرت کا حصہ تھا اس میں سے بڑے بڑے لوگ جو نو مسلم تھے انکا دل اسلام پر مضبوط ہونا کر انعامات
دئے چنانچہ ابو سفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور حارث بن حارث بن کلدہ اور حارث بن ہشام اور سہیل بن عمرو اور حویطب
بن عبد العزی اور علا بن جاریہ ثقفی اور عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس اور مالک بن عوف اور صفوان بن امیہ
ایک ایک کو سو سو اونٹ مرحمت کئے اور بھی لوگوں کو سو سے کم دئے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریش کو اور دوسرے قبیلے
والوں کو دئے اور انصار کو کچھ نہ دئے تو بعضے انصاریاں دلگیر ہو کے کہنے لگے کہ کام کے وقت ہمکو بلاتے ہیں اور انعامات
دوسروں کو ملتے ہیں سو حضرت یہ کیفیت سنکے انصار کو جمع کئے اور خدا تعالی کا حمد و ثنا کر فرمائے میں سنا ہوں تم
دلگیر ہوئے ہو سو کیا تم گمراہ نہیں تھے جو تمکو اللہ تعالی ہدایت دیا اور فقیر نہیں تھے جو اللہ تعالی غنی کیا اور تمہارے میں دشمنی تھی
جو اللہ تعالی تمہارے دلوں میں دوستی ڈالا انصار کہے درست خدا کا اور رسول کا ہمارے پر فضل و منت ہے حضرت فرمائے
کیوں تم اسکا جواب نہیں دیتے انصار عرض کئے ہم کیا جواب دیں خدا کی اور رسول کی ہم پر فضل و منت ہے حضرت فرمائے اگر تم

عاملونکو اطراف مین روانہ کیا اور صفر مین قطبہ بن عامر کے ہمراہ بیس آدمی دیکر بنی خثعم پر روانہ کئے انہون نے شبخون مارا چند شخص
انکے مارے گئے اور انکے عورتان اور چارپائے وغیرہ غنیمت ملی سو مدینے کو لائے اور اسی مہینے مین بنی عذرہ کے لوگ آکے ایمان لائے
اور ربیع الاول مین ضحاک بن سفیان کے ہمراہ لوگون کو دیکے بنی کلاب پر روانہ کئے پھر انکو اسلام کی دعوت دی گئے وہ نہ مانے لڑنے
پر مستعد ہوئے سو مقابلہ ہوا اور کافرونکو ہزیمت ہوئی انکا اسباب غنیمت ملا اور ربیع الآخر مین علقمہ بن مجزز مدلجی کے
ہمراہ تین سو آدمی دیکر حبشیون پر جو جدہ مین ہنگامہ کر رہے تھے سو روانہ کئے اور انکو نکالا ایک جزیرہ مین جا رہے تھے وہ بھی
پھر وہان گئے اور وہ لوگ بھاگ گئے اور اسی مہینے مین علی مرتضی کے ہمراہ ڈیڑھ سو آدمی انصار دیکر بنی طی کا بت فلس کے
توڑنے واسطے روانہ کئے اور انکی سواری وغیرہ کو پچاس گھوڑے سو اونٹ کر دئے سو وہان پہنچے اور بت فلس کو
بت کو توڑے حاتم طائی کا فرزند شام طرف نکل گیا اور انکا اسباب وغیرہ لیکے مدینے کو آئے حاتم طائی کی بیٹی
ہی تھی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو رہا کئے انہون نے اسلام لائی اور شام طرف جاکے بھائی کو ... اور
اسی مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عکاشہ بن محصن کو جناب طرف روانہ کئے اور ...
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ رومی شام مین لشکر جمع کئے ہین اور انکو ایک سال کا درماہہ دیا ہے لخم جذام عاملہ
اور غسان کے قبیلے جو عرب ہین سو بھی انکی موافقت کئے ہین اور انکی ہراول بلقا تک پہنچی ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لوگون کو حکم کئے کہ روم کے بادشاہ سے جنگ کرنے کے لئے تیاری کرنا عادت شریف ایسی تھی کہ جنگ کے ایک طرف جاتے تھے دوسری طرف
کی شہرت دیتے لیکن یہہ سفر دور دراز کا تھا اور مخالف بہت تھے اسواسطے ظاہر کر دئے لوگونکو سامان کی
تنگی بھی درپیش تھی گرمی بہت شدت سے تھا اور راہ مین اناج پانی کی قلت تھی اور درختون مین میوے پکنے کا ہنگام تھا
لوگونکو سفر کرنا نہایت شاق ہوا منافقان اور جنگلی لوگ رہنے کے واسطے بہانے کرکر رخصت لئے اور چند منافقان ... یہودی
گھر مین جمع ہوکر لوگونکو نہ جانے کے واسطے بہکانا شروع کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلحہ بن عبید اللہ کو چند لوگ
دیکے روانہ کئے کہ تم جاکر اس گھر کو جلا دو سو یہہ جاکے جلا دئے اور لوگونکو جلدی سے تیاری کرنے کا حکم ...
سامان جنگ کا عثمان رضی اللہ عنہ ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے اور دس ہزار دینار ... خیرات سے دئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اسکے حق مین فرمائے عثمان اسکے بعد کچھہ ہی کرے اسکو ضرر نہ دیگا دوسرے صحابہ بھی اپنی ہمت موافق مدد کیے چنانچہ ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ اپنی تمام زندگی اسباب جو کچھہ تہا سو دئیے اور عمر فاروق اپنی آدہی زندگی دئیے پھر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے محمد بن مسلمہ انصاری کو نائب کئے اور علی مرتضی کو مدینے مین اپنی اہل و عیال کی محافظت واسطے چھوڑے تب منافقان
کہنے لگے علی کا جانا حضرت پر بار تھا اسلئے انکو یہان ہی چھوڑے علی مرتضی بھی یہہ گفتگو سنکر ان منافقون کے شہر سے
نکلے اور جرف مین جاکر حضرت سے ملے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکا احوال سنکے فرمائے منافقان جھوٹ بولے لیکن مین تمکو یہان
رکھا ہون سو ہمارے لوگون کی محافظت واسطے رہو کیا تم راضی نہین ہوتے ہو اور جیسے ہرون موسی کے لیے تہے ویسا ہی تم میرے لیے
ہو لیکن میرے بعد نبی نہین پھر علی کو مدینے کی طرف روانہ کئے اور آپ آگے آئے القصہ حضرت ثنیۃ الوداع مین لشکر کا موجودات
لئے سو تیس ہزار آدمی جنگی تھے اس مین دس ہزار گھوڑا تھا اور قبیلون مین نشان بیرق بانٹے اور جھنڈا ابوبکر صدیق کے
حوالے کئے اور انصار کا نشان زید بن ثابت یا حباب لیے اور ہراول پر خالد بن ولید کو مقرر کئے اور طلحہ بن عبید اللہ کو
برنغار پر معین فرمائے اور عبد الرحمن بن عوف کو جونغار پر رکھے پھر حضرت وہان سے پیشتر روانہ ہوئے اور عبد اللہ ابن ابی
سلول منافقون کی ایک جماعت کے ساتھہ عذر ان بہانے بناکر نکل آئے اور ابو خیثمہ بھی حضرت کے ساتھہ نہ جاکر گھر
تہے سو ایکروز گرمی کے وقت گہر کو آئے تو انکو دو عورتان تہین سو باغ مین دو منڈوے ڈال اسمین آب پاشی کر
اور پانی خنک کر اور کھانا تیار کر رکہین مین ابو خیثمہ آکے یہہ دیکہے اور کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دہوپ
مین باہر مین جاتے ہین اور ابو خیثمہ اپنے زنان نے نعمت مین رہنا یہہ تو انصاف نہین واللہ مین اس منڈوے مین نہ جاونگا جب تک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ملون پھر اسباب تیار کر نکلا اور عمیر بن وہب بھی ادہین جاتے تہے سو دونون
ملکے گئے جب تبوک کے نزدیک پہنچے ابو خیثمہ عمیر کو کہے مین تقصیر مند ہون تم بعد آؤ مین اکیلا حضرت پاس
جاتا ہون غرض دور سے انکو دیکہکے صحابہ کہے کوئی شخص آتا ہے حضرت فرمائے ابو خیثمہ ہو سو ابو خیثمہ تہا آ
قصہ عرض کئے حضرت فرمائے تو آیا سو خوب کیا القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدین کی زمین پر پہنچے اور حضرت کا
گذر حجر پر جو ثمود کا ٹھکانا تہا ہوا اصحاب کو نا کہدئے کہ انکی بستی کا پانی مت پیو اور اس سے وضو مت کرو اور

کھانا مت پکاؤ اور آپ منہہ پر چادر اوڑھ کے سواری وہان سے جلد چلائے اور فرمائے یہہ ظالم لوگون کے گھرونمین تم
مت جاؤ مگر روتے ہوے مبادا تمکو بھی آسیب پہنچے اور جب منزلگاہ مین پہنچے لوگون کو تاکید کئے آجکی شب کوئی آدمی اکیلا
نہ نکلنا سو دو شخص بنی ساعدہ کے نکلے ایک تو جائے ضرور کے واسطے نکلا اور دوسرا اونٹ گم گیا سو ڈہونڈھنے نکلا پہلے کا تو گلا
گھونٹے گیا اور دوسرا بادیسے اڑ گیا حضرت سے عرض کی تب فرمائے تو اول ہی تمکو جتا دیا تھا پھر جسکا گلا گھونٹے گیا تھا
اسپر دعا پڑھکے پھونکے سو درست ہوا اور دوسرا شخص بنی طی کے پہاڑون مین جا پڑا طی کے لوگ اپنے ساتھ اسکو لائے اور
ایکروز راہ مین پانی نہ تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگے مینہہ برسا لوگ سیراب ہوے اور ایکروز حضرت کا اونٹ
گم ہوا لوگ ڈہونڈھنے نکلے ایک منافق عمارہ بن حزم کے اسباب کے ساتھ تھا سو کہا محمد آپ نبی ہونکے کہا کرتے
ہین اور آسمان پر کی خبر دیتے ہین کیا اپنا اونٹ کہان ہے معلوم نہین یہہ کہتے وقت عمارہ وہان نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس حاضر تھے سو حضرت فرمائے ایک شخص ایسا کہا خدا کی قسم مجھے غیب کے باتون کی خبر نہین وہی بات معلوم
ہوتی ہے جو اللہ تعالی معلوم کروایا اور اب اونٹ کی خبر دیا وہ فلانے مقام پر فلانی جگہہ ہے اسکی مہار درخت مین اٹکی
ہے سو جاکر وہان سے لا عمارہ وہان سے اٹھکر اپنی جگہہ مین آئے اور اپنے پاس کے لوگون کو کہے حضرت ایسا کہے اتنے لوگ
بولے وہ بات ابھی فلانا بولا عمارہ اسپر غصہ ہوکر اپنے پاس سے نکال دئے اور چند لوگ جو منافق تھے اور غنیمت کی لالچ
لئے تھے راہ کی سختی دیکھکر پھرجاتے تھے اور بعضون کے جانور وغیرہ ضایع ہونے سے بھی رہجاتے حضرت کو انکا احوال
کہے تو فرمائے اگر اسکے نصیب مین خوبی ہو تو آکے ملیگا و اگر نہین تو اسکا نہ آنا ہی بہتر ہے ایکروز ابوذر رضی اللہ
عنہ چھوٹ گئے حضرت کو عرض کی ویسا ہی فرمائے پھر ابوذر جو رہے تھے سو اونٹ انکا چل نہین سکا ابوذر اونٹ کو چھوڑ
کر اپنا اسباب پیٹھ پر اٹھا لیکر حضرت کو ملنے چلے آتے تھے کہ دور سے ایک شخص دیکھکے کہا یا رسول اللہ کوئی شخص آتا ہے
حضرت فرمائے ابوذر ہو پھر آنہین پہنچے حضرت فرمائے اللہ ابوذر پر رحم کرے اکیلا چلتا ہے اکیلا مریگا اکیلا حشر ہوگا غرض
عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ابوذر ربذہ مین رہا کرتے تھے سو اسی جگہہ مر گئے وہان سوائے انکی عورت اور غلام کے
کوئی نہ تھا سو انہون کو وصیت کئے مجھے غسل دیکر کفن پہنا کر راہ پر رکھو پہلا قافلہ راستے سے جو گذریگا اسکو بولو یہہ

ابوذر صحابی ہے اسکو دفن کرو پھر وہ ایسا ہی انکو کفن پہنا کر راستے پر رکھے بعد قافلہ جو گذرا سمیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے انکو وجہ کیفیت بیان کیے عبد اللہ بہت روئے اور انکو دفن کیے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یاد کیے القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم توک کو پہنچے وہ ایک مکان کا نام ہے مدینے اور شام کے بیچا بیچ بعضے کہتے ہیں مدینے سے چودہ روز کے راستے پر ہے غرض لشکر جب وہان اترا تو پانی تھا مگر ایک چشمہ کہ اسمیں سے پانی کی ایک پتلی جھیل نکلی تھی حضرت لوگون کو تاکید فرمانے تھے تم وہان پہنچیگے تو میں آئے سوائے اسکا پانی خرچ مت کرو باوجود تاکید کرنے کے بھی منافقان اور ہی آئے پانی خرچ کیے حضرت تشریف لا دیکھے تو اسمین پانی نہین حضرت ان پر لعنت کیے اور چشمے مین اترکر پتھرون کے درمیان جو چشمہ باریک نکلی تھی وہان اپنا دست مبارک رکھکر دعا مانگے اور وضو کیے پھر اسمیں سے پانی کا بگا نکلنے لگا تمام لوگ پانی فراغت سے پینے لگے حضرت فرمائے اگر تمہارا کوئی شخص زندہ رہا تو دیکھیگا یہان پانی سے بہت دور تک سبزہ رہیگا سو وہی ہوا غرض حضرت توک مین مقام کیے ایلہ کا حاکم یحنہ بن رؤبہ آکے صلح کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اور جربا اور اذرح کے لوگ بھی جزیہ دینا قبول کیے اور دومۃ الجندل توک کے قریب تھا وہان کا حاکم اکیدر بن عبد الملک نام ایک شخص تھا اسکا مذہب نصرانی اور بڑی قدرت رکھتا تھا سو حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ چار سو بیس سوار دیکے روانہ کیے اور فرمائے ان شب کو جنگلی گائی کے شکار واسطے نکلیگا تم اسکو اسیر کرکے یہان لے آؤ بموجب حکم کے خالد روانہ ہوئے جب اسکے قلعے کے قریب پہنچے چاندنی شب تھی اکیدر بام خانے پر اپنی عورت کے ساتھ بیٹھا تھا سو جنگلی گائی آکے حویلی کے دروازے کو سینگون سے گھسنے لگی اکیدر عورت سے کہا دیکھو کیا نادر اتفاق ہے ہمیشہ ہم دو تین روز کی راہ پر جاکے بہزار مشقت شکار کرتے ہیں آج آپ ہی سے آیا ہی عورت کہی ایسے شکار کو کیا چھوڑ دیتے ہیں تو کہا اسکو کہاں چھوڑتا ہون نہیں جا کر جلد گھوڑے کو زین بندوا کے اور چند قرابتیان سپاہیوں کو لیکے نکلا خالد تو آپ ہی شکار کے واسطے آئے تھے دیکھتے ہی اسکو گھیر لیے اسکا بھائی حسان مارے گئے اور لوگ ساتھ کے بھاگ گئے اور اکیدر کو پکڑ کر حضور مین حاضر کیے حضرت اسکو امان دیئے اور اسپر جزیہ مقرر کیے اور دو ہزار اونٹ اور آٹھ سو گھوڑے اور چار سو بکتر اور چار سو نیزے لیکر اسکو چھوڑ دیئے اور ہرقل روم کا بادشاہ حمص میں اترا تھا اسکو نامہ لکھے اور اسلام کی دعوت کیے اس نے

جواب میں لکھا ہیں مسلمان ہون حضرت فرماتے عدو اللہ جھوٹ بولتا ہے غرض تبوک میں بیس روز کے قریب رہے
سو نماز قصر سے پڑھا کرتے تھے اور دشمنون پر ہیبت ہوی سو جنگ کا خیال نہ کئے اور حضرت بھی جنگ کیے
بے کو چلے جب مدینے کے نزدیک پہنچے ذی اوان میں اترے مدینے سے ایک گھڑی کے فاصلے پر تھا اور وہان منافقون
ایک مسجد بنا کے تبوک کو جانے کے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض کیے کہ آپ وہان تشریف لا کے ایکبار نماز پڑھا دیجئے
ہم آج معذور لوگون کے ساتھ نماز پڑھا کرین حضرت انکو جواب دیے اب تو جنگ کو جاتے ہیں لیکن پھر آتے وقت وہان نماز
پڑھونگا اور منافقان وہان مسجد جو بنائے تھے سو مقصد مسلمانون کے درمیان پھوٹ ڈالنا اور دشمنون کو وہان جمع کر کر
مشورہ کرنا جب حضرت یہان مقام کیے تو اللہ تعالی انکے ارادے پر آگہی دیا حضرت اسکو تڑوا کے جلا دیے جب مدینے میں داخل
ہوے منافقان عذر ظاہر کر کر توبہ کرنے لگے اور کعب بن مالک اور مرارہ بن الربیع اور ہلال بن امیہ کہے ہمکو کچھ عذر
نہ تھا جو کہیں اگر ہم آج جھوٹ کہیں تو سبحانہ تعالی ہمکو رسوا کریگا حضرت فرمائے تمھارے حق میں خدا تعالی کے یہان
سے حکم آنے تک تم صبر کرو اور حضرت لوگون کو تاکید کیے ان تینون شخصون سے کوئی بات کرنا مت بستی میں پھر تو انسے
کوئی بات نہیں کرتا زمین انہون پر تنگ آئی کھانا پینا چھوڑ دیے کعب جوان تھے مسجد کو نماز واسطے جاتے اور بازار کو نکلتے
دوسرے دونون صاحبان ضعیف تھے سو نکلنے کی طاقت باقی نہ رہی چالیس روز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے
آدمی آکے حکم پہنچایا اپنی عورتون سے پرے رہو کعب اپنی عورت کو کہے تو جا اپنے لوگون میں رہ بعد اللہ جو حکم کریگا
ہو رہیگا ہلال بن امیہ کی عورت جا کے حضرت سے عرض کیے ابا مرد بہت بوڑھا ہے اسکے پاس خدمت کو آدمی نہیں میں
اسکی خدمت میں رہنا بھی کیا منع ہے حضرت فرمائے خدمت کرنا مضایقہ نہیں پر عورت سے صحبت کرنا انکی امین
چلنے کی طاقت نہیں سو عورت پاس کیا جاینگا بس روز آگے جنگ تو آئی ہے اتکھہ اسکی سکی نہیں جب پچاس روز ہوا انکا
توبہ خدا تعالی کے یہان مقبول ہوا اور یہ آیت اتری وَعَلَی الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا الآیہ حضرت جو
تشریف لائے سو رمضان میں مدینے کو پہنچے اور اسی مہینے میں طایف کے لوگ ثقیف اپنے یہان سے چند لوگ روانہ
کیے تا دیان مشرف ہو دین لیکن شرط کرنے لگے کہ ہمکو نماز معاف کرنا و [illegible] شہوت ہی اسکو

نہ توڑنا اور دوسرے بتون کو ہم ہمارے ہاتھ سے نہ توڑینگے حضرت نے فرمایا جس دین میں نماز نہو وہ دین خوب نہیں اور لات
کو نہیں باقی نہ رکھونگا لیکن ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو بھیجتا ہوں وہ اسکے توڑینگے اور دوسرے بتون کو تم اپنے ہاتھ سے
توڑو ہم تڑوا دینگے غرض بہت نہ مانا نہیں کر آخر قبول کئے اور اسلام لا گئے اور تمام قوم مسلمان ہوئی اور وہ دونوں شخص
کو بت توڑنے بھیجے سو اسکو توڑے آور ذی القعدہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کیواسطے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کو امیر حاج کر کر روانہ کئے جب پیچھے ان کے بھیجے علی مرتضی کو حضرت نے اپنے اونٹ پر بٹھا کے روانہ کئے تا لوگون کو برات
سناوین انھون کو برات سنانے بھیجے کیونکہ عادت عرب کی ایسی تھی کہ قرابتہ الا ان کا سنا دینا ابوبکر صدیق سے
جب ملے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ پوچھے کیا تم امیر ہو کے آئے ہیں یا تابع تو علی مرتضی کہے امیر نہیں میں تمہارا تابع ہو کے
آیا ہوں پھر دونوں صاحبان ملکر مکے کو گئے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ساتھ حج کو قائم کئے اور کفار
اپنے طریقے پر مناسک ادا کئے اور نحر کے روز جمروں کے پاس علی رضی اللہ عنہ مشرکون کو سنادے کہ اس سال کے بعد اگلے
سال سے کوئی مشرک حج نہ کرنا اور برہنہ کعبے کا طواف نہ کرنا اور جن مشرکون کے ساتھ صلح ہوئے ایام مقرر ہوچکے ہیں انکو وہ ایام تمام
ہونے تک مہلت و ذمہ باقی ہے اور جن کے لئے ایام معین نہیں انھون کو چار مہینوں کا میعاد ہے کہ اس عرصہ میں اپنے کو جہاں
کہیں کا امن ہے وہاں پہنچادے جب مناسک وغیرہ سے فراغت ہوئی دونوں صاحبان نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسی سال عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا چودھری تھا مرا
اور اسی سال حضرت اپنی بیبیوں پر ایک مہینے تک جانا نکر کر ایلا کئے اور اسی سال بہت سے وفود حضرت پاس
آئے سو اس سال کو وفود کا سال کہتے ہیں وفد اسکو کہتے ہیں کہ ایک قوم اپنے چند عمدہ لوگ بھیجتے ہیں حاکم کے تئیں
سوال و جواب کرنے روانہ کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو دعوت کرنے لگے اور جنگوں میں اکثر
مسلمانون کو غلبہ ہوتا تھا اور اسلام حقیقت اور حضرت کی خوبی سبھوں پر معاینہ ہونے لگی تو عربون کی قوم کہتے تھے
قریش سب عرب کے پیشوا ہیں اور محمد کے احوال سے خوب واقف ہیں اگر قریش تابع ہوگئے تو ہم بھی تبعیت قبول کرینگے جب
قریش کا حال دیکھ چکے حضرت کے تئیں انکی طرف سے وفود آکر ایمان لانے لگے سو اسی سال بنی تمیم کی وفد آئی جناب

اسکا ذکر اچکا آور اسی سال ثقیف کی وفد آئی انکا احوال بھی گذر چکا آور اسی سال بنی عامر کی وفد آئی اسمین عامر
بن الطفیل اور اربد بن قیس بن جزء بن خالد بن جعفر اور جبار بن سلمی بن مالک بن جعفر تھے یہی تینون ان
کے بڑے سرداروں مین تھے اور عامر آیا تھا سو مردود حضرت کو دغا سے مارنے کا ارادہ کیا تھا اور اربد کو کہا
تھا مین محمد کو باتون مین لگاتا ہون اور تو اسکو قتل کر غرض عامر حضرت کو کہنے لگا ای محمد مین کچھ کہتا ہون
خلوت مین چلو حضرت فرمائے مین نہ آونگا جب تک تو ایمان نہ لاوے مکرر اسیکو کہنے لگا اور اربد مارنیکا انتظار
کر رہا تھا اور حضرت اسکو وحی الٰہی سے سمجھ گئے تھے آخر عامر بولا تیرے پر سوار اور پیدل لا کے بھر دونگا جب اسنے پھرا
حضرت فرمائے اللّٰھم اکفنی عامرًا ای اللہ تو بس ہے میری طرف سے عامر کو پھر یہ لوگ حضرت پاس سے نکلے
عامر اربد کو پوچھا تو کیا کیا اربد کہا کیا کرون جب مارنیکا ارادہ کرتا تھا تیرا اور اسکے بیچ تو آجاتا تھا اور
تو ہی دستا تھا ان میں سے تلوار سے میں تجھے کیون مارون غرض وہ لوگ جاتے تھے راہ مین عامر بن الطفیل کو گلے
مین طاعون لگی وہ مر گیا اور اربد اپنی قوم پاس گیا لوگ پوچھے کیا حال ہے بولا محمد نے مجھے ایک خدا کی عبادت کو کہا
اگر اب یہان ہوتا تو مین اسکو تیرون سے مارتا یہ بول کے دو روز کے بعد اپنے اونٹ کو بیچنے نکلا سو بجلی پڑی
اس اور اسکا اونٹ دونو جل گئے اور عامر بن الطفیل یہ وہی مردود ہے جو بیر معونہ مین ستر قاری جنکو ابو براء امان دیکے
لیگیا تھا سو انکو قتل کیا تھا آور اسی سال بنو سعد بن بکر اپنی طرف سے ضمام بن ثعلبہ کو بھیجے سو آکے اونٹ کو مسجد مین
بٹھایا اور اسکے پاون کو باندھا اور لوگون سے پوچھا محمد کون ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر بیٹھے تھے سو
لوگ حضرت طرف اشارہ کیے اسنے عرض کیا مین باتون کو قسم دیکے پوچھونگا میرے سبب خفا نہ ہونا حضرت فرمائے جو
پوچھنا ہے پوچھ بولا تمکو تمہارے رب کی قسم ہے کیا تمکو رسول کر کر بھیجا حضرت فرمائے ہو بھی قسم دیکے پوچھا کیا اللہ
نے تمکو پانچ نماز پڑھنا کا امر کیا حضرت فرمائے ہو پھر روزہ رکھنے کا پوچھا بعد زکوۃ کا پوچھا حضرت اسکو ہو کر کر
جواب دیتے تھے سو اسنے ایمان لایا اور اپنی قوم کو دعوت کیا تمام قوم ایمان لائی آور اسی سال عبد القیس کی
وفد آئی اور یہ لوگ اول ہی ایمان لائے تھے اور حدیث کے روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد القیس کے قبیلے والے دو بار

آئے تھے پہلے ہر تیرہ شخص آئے تھے اور اس سال چالیس مرد آگے ایمان کے ارکان وغیرہ پوچھے کئے اور اسی سال بنی حنیفہ
کی وفد آئی اسمیں مسیلمہ کذاب تھا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد مجھے ولیعہد کرتے تو میں تابع ہوتا ہوں پھر حضرت اسکے پاس
تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ میں درخت کی چھڑی تھی سو فرمایا اگر تو یہ چھڑی مانگے تو میں تجھے نہ دونگا اور الله کا حکم جو تجھ پر
ہوگا سو ہو چکیگا اور تو منہ پھیر جائیگا تو الله تیرے تئیں مار ڈالیگا اور یہ جو جواب میں لکھا تھا وہ تو ہی ہے اور
انکو ثابت بن قیس میری طرف سے جواب دیگا اور آپ پھر کے آئے غرض اسنے اسلام نہ لایا اور بعد آپکے وفات کے
نبوت کا دعوٰی کیا سو حضرت ابی بکر صدیق رضی الله عنہ کی خلافت میں مارا گیا اور خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت کے ہاتھ میں
سونے کے دو کڑے تھے پس حضرت کو بہت فکر ہوئی سو خواب میں وحی ہوئی کہ انکو پھونک دے پھر پھونکے سو دونوں
اڑ گئے اسکی تعبیر یہ ٹھہری کہ آپ کے بعد دو جھوٹے نکلینگے سو ایک یہی مسیلمہ تھا اور دوسرا اسود عنسی جو صنعا میں نکلا تھا
اور اسی سال بنی طی کی وفد آئی زید الخیل انکے سردار تھے سو اسلام لائے اور حضرت نے انکو زید الخیر کر کے نام رکھے اور فرمایا عرب کے
سرداروں کی میں تعریف سنتا تھا جب انکے پاس آیا ویسا نہیں پایا مگر زید کی جو تعریف کیا کرتے تھے اس سے بڑھکر پایا
اور اسی سال بنی کندہ کی وفد آئی اسّی یا ساٹھ سوار تھے اور انکے جبّوں کو حریر لگا ہوا تھا سو حضرت نے پوچھا کیا تم مسلمان نہیں
بنے ہو کہے ہاں حضرت نے فرمایا پھر حریر کیا واسطے تمہارے گلوں میں ہے سو وے سب پھاڑ دئیے اور اسی سال یمن حمیر کی وفد آئی
اور اسی سال ازد کی وفد آکے اسلام لائی انکا سردار صرد بن عبدالله تھا اسکو حضرت نے انکا رئیس کر دیا اور یہ فرمایا کہ
جو لوگ ایمان نہیں لائے ہیں انسے تم جہاد کرو یہ لوگ جا کر جرش پاس اُترے اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت کئے
وہ قبول نہ کئے یہ لوگ انکو ایک مہینہ محاصرہ کر کر پھر کے شکر جبل میں یہ بات گئی کہ وہ بھی عاجز ہو کر بھاگیں سو انکا پیچھا
کئے اور وہاں انکو دو ایک دیگر کثیر جماعت [illegible] لوگوں کو قتل کئے غرض جرش کے لوگ یہ جنگ ہونے کے قبل
اپنے یہاں کے دو شخص کو روانہ کئے تھے [illegible]
نبی صلی الله علیہ وسلم کے تمام [illegible]
[illegible]

وہاں نحر ہوتے ہیں وہ دونوں حضرت کے پاس سے اُٹھکر ابوبکر صدیق اور عثمان رضی اللہ عنہما پاس آئے یہ صاحبان انکو
کہے تم سمجھے حضرت کیا فرماتے ہیں حضرت خبر دیتے ہیں کہ تمہاری قوم کا وہاں قتل ہو رہا ہے تم حضرت سے اپنی قوم کیلئے دعا
چاہو وہ دونوں جلد حاضر ہوئے حضرت سے دعا چاہے حضرت دعا کئے کہ یا اللہ اب قتل انکا موقوف کر جب وہ دونوں اپنے
شہر کو آئے تو معلوم ہوا اُسی وقت وہاں جنگ ہو رہا تھا پھر بعد جرش کے لوگ آکر ایمان لائے اور اسی سال غامد کے
چار سو آدمی آکے ایمان لائے اور اسی سال نجران کے نصاری کی وفد آئی کیونکہ حضرت وہاں کے نصاری کو خط روانہ کئے سو
انکے اُسقفان باہمدیگر مشورت کر کر اپنے یہاں کے ساٹھ آدمی حضرت پاس روانہ کئے اور انکا ایک بڑا اُسقف بھی انکی جماعت
کے ہمراہ تھا اسکا نام ابوحارثہ غرض راہ میں ایک روز ابوحارثہ کا خچر ٹھوکر کھایا ابوحارثہ کا بھائی کرز جناب میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے بابت کچھ بے ادبی کی کیا ابوحارثہ اسکو ڈانٹا اور بولا یہی ہیں کہ ہم جسکا انتظار کرتے تھے
وہ یہی ہیں اسکو تو کچھ مدت بول کر رکھا اگر نبی موعود وہی ہے تو تو ایمان کیا واسطے نہیں لاتا ابوحارثہ بولا
نصاری تمام ہماری تعظیم و توقیر کیا کرتے ہیں اور ہمکو بہت انعام و جاگیر دیتے ہیں سو انکے خلاف پر ہیں اگر ہم
ایمان لاویں تو یہ سب فوت ہو جاوینگے اسلئے میں ایمان نہیں لاتا القصہ وہ جماعت مدینہ کو آئی جب نماز کا وقت
آیا چاہا مسجد شریف میں نماز پڑہیں صحابہ انکو منع کرتا چاہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے منع کیا واسطے
کرتے ہو سو وہ مشرق طرف منہ کر کر نماز پڑہے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اسلام کی دعوت کئے وہ لوگ اسلام
نہ لائے اور حضرت سوالات کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے جواب دئے آخر پوچھے عیسی کے حق میں تم کیا کہتے ہو حضرت
نے مسیح کا بندا کہے وہ ان کے مسیح خدا کا بیٹا ہی کر جھگڑنے لگے اور وہ تقریراں شروع کئے اور کہے اگر خدا کا بیٹا
نہ ہو تو کہو وہ کسکا بیٹا پیدا ہوا سو یہ آیت اتری اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ
ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ فَمَنْ حَاجَّکَ فِیْہِ مِنْ بَعْدِ
مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا
وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ یعنی عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک جیسی مثال آدم

کی بنایا اسکو مٹی سے پھر کہا اسکو ہو جا وہ ہو گیا حق بات ہی تیرے رب کی طرف سے پھر تو نہ ہو شبہ لانیوالون مین
پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھسے اس بات مین بعد اسکے کہ پہنچ چکا تجھکو علم تو تو کہہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمھارے
بیٹے اور اپنے عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمھاری جان پھر دعا کرین اور لعنت ڈالین اللہ کی جھوٹون
پر پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو لیکر مباہلہ کرنے
چلے نصاری کا اسقف ابو حارثہ یہ دیکھکے کہا مباہلہ کرنا مناسب نہین اگر مباہلہ کروگے تو روی زمین پر کوی نصرانی
باقی نہ رہیگا صلح کرنا بہتر ہے پھر جزیہ قبول کر کر روانہ ہوئے اور اس اسقف کا بھائی کرز چند روز کے بعد آکے ایمان لایا
اور اسی سال طارق بن عبد اللہ اور اسکی قوم ربذہ سے آکر ایمان لائی اور اسی سال تجیب کی وفد تیرہ آدمی آئے
لئے اور اپنے مال کی زکوۃ حضرت کے حوالے کیے حضرت نے انکا بہت اکرام کئے اور انکی ضیافت تکلف سے کئے دوسرے لوگون کی
نسبت انکو جائزہ وقت انعام بڑھکے دئے اور اسی سال بنی سعد ہذیم کی وفد آکے اسلام لائی اور اسی سال بنی
فزارہ کی وفد بیس آدمی کے قریب آکے اسلام لائے اور اپنے ملک مین قحط ہوا ایسی کی شکایت کئے حضرت دعا مانگے سو
مینہہ برسنے کی دعا مانگے سو مینہہ برسکے قحط دفع ہوا اور اسی سال بنی اسد کی وفد دس آدمی آکے ایمان
لائے اور اسی سال بہرا کی وفد مین تیرہ شخص آکے مقداد رضی اللہ عنہ کے یہان اترے مقداد انکو حلوا جسکو حیس کہتے
ہین تیار کر کر کھلائے اور کچھ حلوا انہین کا رہ گیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان بھیجے حضرت نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ
عنہا کے گھر مین تھے سو انہین ہاتھ ڈالکے تناول کئے اور محل سرا مین جو لوگ تھے سو سب اسکو کھا کے سیر ہوئے اور باقی
بھی مقداد کے یہان بھیجے وہ مہمان رہے تک اسیکو کھاتے تھے سو ایکروز پوچھے کیا تم اسکو ہر وقت پکاتے ہو کیونکہ
ایسا خوب کھانا ہمکو ہر روز میسر نہین ہوتا مقداد کہے پہلے روز تم جو کھا کر رہ گیا تھا سو اسکو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے یہان ہدیہ بھیجا حضرت کا ہاتھ اس پر پڑنے سے اسقدر اسکو برکت ہوئی پھر وہ لوگ انکا ایمان قوی ہوا اور
فرائض وغیرہ کی تعلیم لیکر روانہ ہوئے اور انکو حضرت انعام دئے اور اسی سال بنی بدرہ کی وفد تیرہ آدمی آکے ایمان
لائے اور اپنے شہر مین خشک سالی ہی کر شکایت کئے حضرت دعا مانگے بعد اپنے ملک کو گئے تو معلوم ہوا جس وقت

حضرت نے دعا مانگے اُسی روز مینہ برسا اور اسی سال صدا کی قوم کے پندرہ شخص آکے اسلام لائے اور اسی سال بنی عبس کی قوم
کی وفد آکے ایمان لائی اور اسی سال ازد کی وفد آئی سات شخص تھے حضرت سے باتاں کرنے لگے
سو انکے باتاں حضرت کو پسند آئے حضرت فرمائے کہو تم کون ہیں عرض کئے ہم مومن ہیں حضرت فرمائے تم مومن ہیں تو ایمان
کی کیا حقیقت ہے سو بیان کرو کہے پندرہ خصلت ہیں تین پانچ خصلت تو آپکے یہان کے ایلچیان جو آئے تھے سو ہمکو تاکید
کئے اور پانچ خصلتاں کا آپ ارشاد کئے اور پانچ خصلت ہم جاہلیت میں اسکو کیا کرتے تھے آپ اُسکو پسند کریں تو اُسکو
باقی رکھو نہیں تو سو توقف کر حضرت فرمائے وہ کون سے پانچ خصلت ہیں جو میرے ایلچیان کہے وہ عرض کئے اللہ پر اور اسکے
فرشتوں پر اور کتابوں پر اور پیغمبروں پر اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر ایمان لانا حضرت فرمائے ہیں جو کیا سو پانچ چیز کیا ہیں
عرض کیے کہنا لا الہ الا اللہ اور نماز پڑھنا اور زکوة دینا اور رمضان کا روزہ رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا طاقت ہو تو حضرت
فرمائے جاہلیت میں جو تم اختیار کئے تھے سو کیا ہیں عرض کئے فراغت پر شکر کرنا بلا پر صبر کرنا اور قضا پر راضی ہونا اور ملاقات کی جگہ
پر راست کہنا اور دشمنوں کی برائی پر خوشی کرنا حضرت فرمائے تم لوگ بڑی حکمت اور علم جانتے تھے جو اپنے فقہ جاننے کے رو سے قریب ہی کہ انبیا
ہے بعد اُنکی میں پانچ خصلت کہہ دیتا ہوں سو وہ بیس ہوتی ہیں اگر تم ایسے ہیں تو اب کھائیگے سو اسکو جمع مت کرو اور جہاں رہیگے
سو گھر نہ بناؤ اور اپنے ساتھ سے جانیوالی چیز پر رغبت مت کرو اور خدا جو اسکے طرف جاؤ گے اور وہاں ہمیں کہ آخر
جا بسنا ہے اسکو حاصل کرنیں رغبت کرو پھر وہ لوگ اسکو یاد کئے اور اسپر عمل کئے اور اسی سال بنی المنتفق کی وفد آئی
اور اسی سال فروہ بن عمر جذامی جو معان میں رہتا تھا اور بادشاہ روم کیطرف سے عربوں پر جو روم تابع تھے حاکم تھا سو
اسلام لایا اور اپنے طرف سے ایلچی بھیجا اور ایک سفید خچر پیشکش کیا روم والوں کو معلوم ہوا سو اُسکو پکڑکے قتل کئے اور
اسی سال آتے سو سال عدی بن حاتم طائی آکے ایمان لائے سابق میں حضرت کی فوج بنی طی کے ملک میں جب گئی تو حاتم طائی
کا فرزند عدی اپنی جورو بچوں کو لیکے بھاگ گیا اپنی بہن کو چھوڑ دیا تھا سو وہ اسیر ہوئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی
ہوں کو چھوڑ دئے اُس نے شام ملک کو اپنے بھائی کے یہاں جا اُسکو خوب گالی گلوچ کی اور بولی تو اپنے لوگوں کو لیکے بھاگا اور اپنے
باپ کے ناموس کا پاس نہ کیا عدی بولے میرے لئے یہی مقصود ہوا مجھے جواب دینیکا کچھ منہہ نہیں غرض بہن جا آکے یہاں اتری عدی کو بھی

یہہ شخص جو نکلا ہی اسکے تابع ہونا کیا نہین اُسکی کمی جلد جاکر اُسکے تابع ہونا اگر سچہ نبی ہی تو البتہ جلدی جا ملنے
کو فضیلت ہے اگر بادشاہ ہی تب بھی ایسے شخص کو اُسکے یہان ذلت نہوگی پھر عدی اسباب تمکو بند کر کر مدینہ کو آئے اور مسجد
مین جاکے حضرت پر سلام کئے حضرت انکو لیکے اپنے دولتخانے طرف چلے راہ مین ایک بوڑھی عورت حضرت سے ملکر اپنی
حاجت دیر تک بیان کی حضرت کھڑے ہوکے اُسکا تمام احوال سنے عدی نصرانی تھے اپنے دلمین کہے یہہ شخص بادشاہ نہین اسکے
اخلاق انبیا کے اخلاق کے مانند ہین بعد عدی کو اپنے مکان پر لیجاکے انکو تکیہ دئے بچھونے پر بٹھائے اور آپ زمین پر بیٹھے
عدی اپنے دلمین کہے یہہ اخلاق بادشاہون کے نہین ہین بعد حضرت فرمائے ای عدی تو کیا نصاری مین رکوسی مذہب نہین
رکھتا تھا تو بولے درست بعد فرمائے تو کیا اپنی قوم غنیمت جو لایا کرتی تھی اسکی چوتھائی نہین لیا کرتا تھا تو بولا لیتا تھا
حضرت فرمائے تیرے دین مین تجہہ پر وہ حلال نہ تھا عدی کہے درست اور دلمین سمجھے کہ یہہ نبی ہین بعد فرمائے شاید تو ایمان نہین
لاتا ہی اس لئے کہ مسلمان محتاج ہین عنقریب تو دیکھیگا اسقدر مالدار ہونگے کہ صدقہ لینے والا نہ رہیگا اور سمجھتا ہوگا
انکو قلت اور دشمن بہت ہین دیکھیگا عورت اکیلی قادسیہ سے اونٹ پر بیٹھکے آئیگی اور کعبے کا طواف کریگی راہ مین کسیکا
خوف نہ رہیگا اور سمجھتا ہوگا کہ سلطنت اورون کو ہی دیکھیگا کسریٰ کے سفید محلون کو فتح کرینگے اور اسکے
گنج کو تقسیم کرینگے سو عدی ایمان لائے عدی کہا کرتے تھے دو چیزین دیکھہ چکا اور تیسری بھی ہوگی کسریٰ کا ملک فتح ہوا
اور مین بھی اُسمین شریک تھا اور اکیلی عورت کو دیکھا بلا اندیشہ قادسیہ سے کعبے کو جاتی ہی تیسری بھی علامت ہوگی وہ
بھی عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین ہوئی **دسوان سال ہجری** اس سال ربیع الاول کی دسوین کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم انتقال پائے اور اسی روز آفتاب کو گہن لگا لوگ کہنے لگے ابراہیم کی موت کے باعث گہن لگا
پھر حضرت نماز پڑھے اور خطبہ کہے اور فرمائے آفتاب اور چاند خدا کی نشانیون سے دو نشانی ہین کسیکی موت و حیات سے
انکو گہن نہین لگتا اور ربیع الاول یا جمادی الاول مین خالد بن ولید کے ہمراہ فوج دیکے نجران کو روانہ کئے اور
فرمائے جاکر بنی الحارث ابن عبد المدان کو تین روز تک دعوت کرو اگر اسلام لاوین تو بہتر نہین تو جنگ کرو سو
خالد وہان پہنچے اطراف مین سواران بھیجکے اعلام کرنے لگے کہ اسلام لاؤ سلامت رہوگے سب لوگ اسلام لائے خالد یہہ کیفیت

لکھکے حضور مین حضرت کے روانہ کیے حضرت نے انکو خط کا جواب لکھا کہ تم اکے چند لوگونکو ساتھ لیکے آؤ سو قیس بن الحصین
اور یزید بن عبد المدان وغیرہ چند لوگ ہمراہ لیکے آئے سو چند روز یہان رکھکے انعامات دیکر روانہ کیے اور قیس بن الحصین کو
انکا امیر بنایا اور اسی سال شعبان مین خولان کی وفد دس شخص آکے اسلام لائے اور کہے ہمارے تمام لوگ مسلمان ہوئے ہین پھر انکو
انعامات دیکے روانہ کیے سو جاکے بتون کو توڑ دئے اور اسی سال رمضان مین سلامان کی وفد آئی سات آدمی تھے جاتے وقت اُن کو
انعامات دیکے روانہ کیے اور انکے ملک مین مینہہ نتھا حضرت دعا مانگے سو اُسی دن وہان مینہہ برسا اور اسی مہینے مین غامد کی وفد دس
شخص آئے اور بقیع الغرقد مین اُترے اور اپنے ساتھ کے لڑکے کو اسباب کا چوکی رکھکے حضرت کے خدمت مین حاضر ہوکے اسلام لائے
حضرت انکو دین کے چند احکام لکہکے دئیے بعد فرمائے تمہارے اسباب پر کسکو چھوڑ آئے کہے ایک ہمارا لڑکا ہی اسکو رکھکے آئے ہین حضرت
فرمائے وہ لڑکا سو گیا اور چور آکے تمہاری ایک گٹھری لیگیا ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ وہ میری تھی حضرت فرمائے بغم نہین
تم گئے کہ مل جاتی پھر یہ لوگ جلد اپنے مقام پر آکر کیفیت دریافت کیے اس نے کہا مین سو گیا تھا کہ اس مین چور آکے گٹھری لیگیا
یکایک میری نیند ہوشیار ہوئی دیکھا تو گٹھری نہین پھر مین اٹھکے دیکھنے لگا ایک شخص کھڑا تھا مجھے دیکھکے بھاگنے لگا
مین اسکا پیچھا کیا ان جہان کھڑا تھا اس جگہہ پہنچا تو زمین کھودا تھا سو معلوم ہوا مین اسکو کھودا تو گٹھری نکلی
یہ دیکھنے سے انکا ایمان قوی ہوا پھر دستور کے موافق انکو انعامات دیکے روانہ کیے اور اسی سال رمضان مین علی مرتضی کے
ہمراہ تین سو سوار دیکر یمن طرف روانہ کیے جاتے وقت آپ اپنے دست مبارک سے انکو پگڑی باندھے اور نشان حضرت کے
یمن طرف بھیجا اول بنی مذحج کے قریون مین داخل ہوئے وہ لوگ بھاگ گئے اور غنیمت ہاتھ لگی بعد انکی قوم جمع
ہوکر مقابلے پر آئی اسلام کی دعوت کیے سو قبول نکر کر جنگ شروع کیے تیران مارنے لگے مسلمانان بھی جنگ پر مستعد ہوئے اور
مقابلے کی تاب لا نسکے بھاگے آخر انکے سرداران آکر ایمان لائے یہہ کیفیت حضرت کو لکھکے روانہ کیے حضرت معاذ کو اور
ابو موسی اشعری کو یمن کا حاکم بناکر دو صوبون پر دونون کو بھیجے اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو حضور مین یاد فرمائے
سو مکے مین آکر حضرت پاس حاضر ہوئے اور ذو القعدہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانے واسطے تیاری شروع کیے اور
لوگون کو بھی نکلنے کا حکم فرمائے اور مدینے مین ابو دجانہ کو نایب کیے اور چہیون کو غسل کیے روز ظہر کی نماز پڑھکے

نکلے اور عصر کی نماز جاکر ذو الحلیفہ میں پڑھے جب سرف کو پہنچے لوگوں کو ایسا حکم کیے کہ جسکے ساتھ ہدی ہو وہ حج
کا احرام باندھیں اور جن نے ہدی نہیں لایا اُنے احرام عمرے کا باندھے اور منزلان طی کرکے ذی طوی میں اترے اور مہینے کا
دن ذی الحجہ کی چوتھی صبح کی نماز وہاں پڑھکے کوچ کیے اور ضحی کے وقت اوپر سے مکے میں داخل ہوئے اور کعبے کا طواف کیے
اور پانچ روز تک احرام باندھے رہے اور جمعے کے دن عرفہ تھا سو عرفات میں وقوف کیے غرض یہاں کے مناسک جب
ادا ہوئے اور منی کو جس روز گئے خطبہ پڑھے اور حج کے تمام احکام بیان کیے اور یہ بھی کہے لوگوں میں جو احکام حج کے بیان کرتا ہوں
اسکو خیال میں رکھو کیونکہ اس سال کے بعد بھی تم مجھے یہاں نہ دیکھوگے الغرض حضرت چہارشنبے کو ذی الحجہ کی چودھویں
تھی مکے سے نکلے اور مدینے کی راہ لیے سو مدینے کو سدھارے اور راہ میں اکروز خطبہ پڑھے اس میں فرمائے لوگوں میں تمہارا سا ایک بشر
ہوں عنقریب اللہ کے یہاں سے مجھے بلاوا آئیگا تو میں جاؤنگا اس سفر میں حضرت کے ہمراہ جو لوگ مدینے سے نکلے تھے سوا
تمام اطراف و اکناف کے لوگ آگے راہ میں شریک ہوئے سو نوے ہزار وہ بولے ایک لاکھ چودہ ہزار آدمی سے زیادہ تھے اور اس
سال کوئی مشرک کعبے کا طواف نہ کیا اور کوئی قرشی و ثقفی کافر باقی نہ رہا ۞ **گیارھواں سال ہجری** اس سال
محرم میں نخع کی وفد دو سو شخص آئے اور مہمانوں کے واسطے جو گھر تھا اس میں اترے بعد اسکے حضرت کی ملاقات کیے اور وہ
اول ہی مسلمان ہو چکے تھے پھر انکو معمول کی موافق انعام دیئے اور یہ آخری وفد تھی جو حضرت پاس آئی اور اسی ایام میں اسود عنسی
یمن میں نبوت کا دعوی کیا اور لوگ اُس پاس جمع ہوئے مسلمانوں کو درہم برہم کیا حضرت کی وفات کے قبل
چار روز فیروز دیلمی اسکو قتل کیے اور صفر کی چوتھی دوشنبے کے روز لوگوں کو تاکید کیے رومیوں کی جنگ کی تیاری
کرو اور اسامہ بن زید کو بلاکر فرمائے ہیں تمکو اس لشکر کا سردار کیا ہوں سو بلقا کی طرف جاؤ جہاں تمہارے
باپ لوگ شہید ہوئے ہیں سو اُنسے بدلا لیو اور صبح کے وقت پہنچکے انکو غارت کرو اور راہ کے والوں کو ہمراہ رکھو اور جاسوسوں کو
آگے روانہ کرو اور بعد فتح ہو بعد وہاں مت رہو لوگ تیار ہونے لگے کہ چہارشنبے کی شب کو حضرت دو پہر رات کے وقت بقیع
جاکر لوگوں کے واسطے دعا مانگے صبح کو حضرت کے سر میں درد ہوا اور بخار آیا اور ایک انصاری کے جنازے پر نماز پڑھکے حضرت
محل میں تشریف لائے تو بی بی عائشہ کے سر میں درد تھا سو وا راساہ وا راساہ کہہ رہے تھے حضرت فرمائے

میرا دل تم مرتی تو تمکو کیا تھا میں رہتا کفن پہناتا نماز پڑھتا دفن کرتا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہے واللہ تم میرا زیادہ دوست
رکھتے ہیں اگر میں مرونگی تو دو دن نہیں دوسری شادی کرینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کر کے فرمایا میرے سر میں درد ہی میں
والے اسامہ کہتا ہوں میرے دل میں آیا کہ ابوبکر کو اور اسکے فرزند کو بلا کے عہد و وصیت کر دوں تو تو کہنے والے بولا کریں یا آرزو کرنے
والے آرزو کیا کریں لیکن میں جو لا مقبول نہیں رکھتا ہی اللہ تعالے اور دفع کرتے ہیں مسلمان یا دفع کرتا ہی اللہ تعالے اور قبول
نہیں رکھتے ہیں مسلمان مگر ابوبکر کو اور تیجے روز حضرت نشان اپنے دست مبارک سے باندھ کے اسامہ کو حوالے کیے اسامہ اسکو
بریدہ بن الحصیب کے ہاتھ دیکر مدینے کے باہر جرف میں جا اترے اور مہاجرین اولین اور انصار عمدہ لوگ کو انکے ساتھ دیئے
جیسا کہ عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید اور قتادہ بن نعمان اور سلمہ بن اسلم بھی اس لشکر میں شامل تھے بعضے
کہتے ہیں کہ اس لشکر میں ابوبکر صدیق بھی داخل تھے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو امامت واسطے لشکر سے بلوا لیے
بعضے نادانوں نے طعن کرنے لگے کہ اس کے مہاجرین اولین اور انصار پر کیا سرداری دی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یہ سنکے بہت غصہ ہوئے اور منبر پر سوار ہو کے فرمایا یہ کیا بات ہے تم اسامہ کی سرداری پر طعن کرتے ہیں اول بھی اسکے باپ
کی سرداری پر طعن کرتے تھے خدا کی قسم اس نے سرداری کی لایق تھا اسکے بعد اسکا بیٹا سرداری کی لایق ہی وہ میرے بہت پیارا
کا ہی اس سے امید بھلائی کی ہی تم اسکے ساتھ سیدھے چلو اور اُن تمہارے نیک لوگوں میں داخل ہیں غرض دو روز حضرت کی بیماری
سخت ہونے لگی اور لوگ آتے تھے اور حضرت سے رخصت لیکر جرف میں اترتے تھے سب کو یہی تاکید کرتے تھے کہ اسامہ کا لشکر خواہ
نخواہ روانہ کرو اور اسکے ساتھ جاؤ نہیں کچھ قصور کرو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں کے محل میں نوبت بنوبت تشریف
فرمایا کرتے تھے سو بیماری زیادہ ہونے سے پھرنے کی طاقت نہ رہی بی بی میمونہ کے گھر میں تھے سو فرمایا میرے میں اب پھرنے کی طاقت
نہیں تم سب جو تو سمجھا ہا ہوں مجھے عایشہ کے گھر میں رہنے واسطے اجازت دیو سب اجازت دئے تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی مرتضی اور فضل بن عباس کے کاندہوں پر ہاتھ رکھکے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لائے اور ایکروز فرمائے
سات مشک کے پانی کہ جس کے منہ کھولے پانی پڑتے ہیں نہیں لا کے مجھے نہلاؤ تا میں جاکے لوگوں کو کچھ کہنا ہی کہوں
بی بی حفصہ کے یہاں ایک برتن لگن تھا اس میں حضرت کو بٹھا پانی ڈالنے لگے پھر حضرت ہاتھ سے اشارہ کئے اب بس کرو اور پھر ہی کے

مسجد میں تشریف لائے سر کو پٹی باندھے تھے اور منبر پر چڑھے اور احد کے شہیدوں واسطے حسن دعا کی بعد فرمایا
ایک بندہ کو اللہ تعالی نے اختیار دیا دنیا میں رہنے کا یا اپنے پاس آنے سو وہ بندہ اللہ کے یہاں جانا خوش رکھا اس بات کا غرض کوئی نہ
سمجھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب میں بڑے عالم تھے سو یہ سمجھ گئے اور رو دیے کہا ہمارے ماں باپ آپ پر صدقے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے ابو بکر خاموش ہو بعد فرمائے مال اور صحبت کے دیکھتے مجھ پر ابو بکر کی بڑی منت ہے اور جو اللہ کے سوا کسی کو دوست کرتا تو ابو بکر
کو کرتا لیکن اسلام کی دوستی بھائی چارہ ہے مسجد میں کسی کا دریچہ دروازہ باقی نہ رہے سب بند ہو مگر ابو بکر کا دروازہ بعد فرمائے
ای مہاجرین تم انصار کے ساتھ بہتری کیجیو جو انمیں نیکی کرے تو تم بھی نیکی کرو اور جو برائی کرے اس سے درگذر و معاف کر دیو
بعد محل سرا میں تشریف فرمائے یہ خطبہ وفات کے قبل پانچ روز ہوا حضرت کا مرض بڑھ گیا اور کچھ غشی ہوئی سو
ام سلمہ اور میمونہ اور چند قرابت والیاں جمع ہو کر اس مرض کو ذات الجنب قرار دے کر دوا تیار کر کر حضرت کے منہ میں ڈالنے
حضرت منع فرمائے تو نہ مانا اور سمجھے کہ مریض دوا کی کراہت سے منع کرتا ہی سو اس طرح کرتے ہیں حضرت ہوشیار ہوئے تو فرمائے میں
منع کرتا پر بھی تم کیا دوا ڈالنے لگے بیبیاں عرض کیے ہم ذات الجنب سمجھے اور بیمار دوا کو خراب سمجھ کے جیسا منع کرتے ویسا
منع کرتے ہیں سمجھے پھر حضرت فرمائے ذات الجنب شیطان کے سبب ہوتا ہی اللہ تعالی شیطان کو مجھ پر ہرگز مسلط نہ کرے گا
فرمائے لے جاؤ سب کے منہ میں وہ دوا ڈالو مگر عباس کو کہ وہ اسمیں شریک نہ تھے پھر سب کے منہ میں ڈالے یہاں تک کہ میمونہ
روزہ سے تھے انکو بھی ڈالے القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باوجود بیماری کے نماز کو آپ ہی تشریف لے جاتے تھے جب مرض بڑھنے کی طاقت
نہ رہی نماز کا وقت ہوا بلال اذان دیئے تو فرمائے ابو بکر کو کہو کہ امامت کریں بی بی عائشہ نے عرض کی یا رسول اللہ ابو بکر نرم
دل ہیں آپکی جگہ جب کھڑے ہوں گے تو رو دیں گے اور لوگوں کو قرآن سننے نہ آئیگی اگر عمر کو کہیں تو بہتر حضرت نے فرمائے ابو بکر کو
کہو امامت کریں عائشہ رضی اللہ عنہا بھی وہی بات عرض کیے تو حضرت نے نہ مانا بعد بی بی حفصہ کو کہے کہ تم بولو دیکھو سو وہ بھی
عرض کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہو کر فرمائے تم یوسف کے یہاں کی عورتوں کی مثل ہو حکم کرو جا کر آقا بولیں اور ابو بکر
کو کہو امامت کریں سو ابو بکر صدیق امام ہو کر نماز پڑھے سترہ وقت کی نماز حضرت ابو بکر ہی امام ہو کر پڑھائے اور دوسری نماز
کے وقت بلال نماز کو آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن زمعہ کو کہے ابو بکر کو کہو نماز پڑھیں سو وہ انکو نکلے تو دیکھے

ابو بکر نہین عمر حاضر تھے انکو کہے تم امامت کرو سو انکا آواز بہت بلند تھا تکبیر کا آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنکر پوچھے
ابو بکر کہان ہین سو بلوا امامت کروا و اللہ تعالی قبول نہین کرتا مگر ابو بکر کو پھر ابو بکر صدیق انکے امامت کیے اور پنجشنبے کے روز
عبد الرحمن بن ابی بکر کو فرمائے دوات قلم تختی یا سانے لاؤ تا ابی بکر کیواسطے خط لکھہ دیون کہ انمین کوئی اختلاف نکرین جب عبد الرحمن لینکا
قصد کیے تو منع کر کر فرمائے اللہ تعالی قبول نکیا مگر ابو بکر کو اور مسلمان بہی کوئی ابو بکر مین اختلاف کریگا اور اسی روز اصحاب تمام حجرہ شریف
مین جمع تھے حضرت فرمائے دوات کاغذ لاؤ تا مین تمکو وصیت لکھہ دیون کہ میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہوین سو لوگ اختلاف کیے بعضے کہے
لکھا لیو اور بعضے کہے حضرت کو درد سے بہی تکلیف ہے اس وقت لکھا لینا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ انکی مزاج پر درد
الم غالب ہی ہمکو کتاب اللہ بس ہے لوگ بایکدیگر تکرار کرنے لگے اور آواز بلند ہو حضرت فرمائے میرے پاس سے اٹھو نبی کے نزدیک
جھگڑا نامناسب ہے اور وصیت نہین لکھے اور آخری وصیت جو فرمائے سو یہ ہے کہ عرب کے جزیرے مین مسلمانون کے سوا دوسرے دین والون کو باقی مت رکھو
اور وفد جو آئین انکو مین انعام دیا کرتا تہا ویسا ہی دیا کرو اور پنجشنبے کے روز بیماری کی اشتداد دیکر اسامہ لشکرگاہ سے
حضرت کے حضور مین حاضر ہوے اور سر جھکاکے حضرت کو بوسہ دیے حضرت کو بات کرنیکی طاقت نتھی سو ہاتھ انکے اٹھا بعد اسامہ پر رکھے سو اسامہ سمجھے
دریافت کیے کہ انکے واسطے دعا مانگے اور اسی ایام مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یاد فرمائے
بی بی جب حاضر ہوئے تو حضرت انکے کان مین کچہہ فرمائے سو اسپر بی بی روئے بعد کچہہ کہے تو بی بی ہنسے بی بی عائشہ پوچھے حضرت تمکو
کیا فرمائے بی بی کہے حضرت کے راز کی بات مین نکہونگی بعد حضرت کا وفات ہو کے پوچھے تو کہے اول یہہ کہے ہر سال جبریل میرے
ساتھہ قرآن کا ایک ختم کرتے سو اس سال دو ختم کیے مین سمجھا ہون کہ میرے وفات کے دن قریب پہنچے یہہ سنکر مین روئی بعد
فرمائے کہ اہل بیت مین تم میرے سے اول ملیگے سو یہہ سنکر ہنسی اور اسی ایام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی عائشہ کو کہے
سات دینار جو ہمارے پاس ہین سو انکو خدا کی راہ مین دیو حضرت کی صحت وقت کہین سے کچھ آئے تھے سو اسکو تقسیم کر
باقی رہے تہے سو بی بی عائشہ بہول گئی تہے غرض حضرت کو غش ہوئی بی بی عائشہ کسی کام مین لگے سو تقسیم نکیے جب حضرت
ہوش پائے سو پوچھے وہ دینارون کی تقسیم کیے تو کہے نہین حضرت ان دینارون کو منگوا کر ہاتھ مین لیے اور فرمائے محمد کو خدا تعالی
کے ساتھہ کیا گمان ہی اگر اللہ سبحانہ سے ملاقات کرے اور یہہ دینار اسکے پاس رہے اور وہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ پاس بہیجے

تقسیم کئے الغرض جب کہ شنبے کا دن گذرا شام ہوئی تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا انصار کی ایک بی بی کے یہان
چراغ دیکے بہیجے کہ اس مین کچہہ تیل ڈالکے بہیجو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نزع کی حالت ہی اور ہم پاس تیل کچہہ نہین
غرض جب صبح ہوئی دوشنبے کے دن صبح کے نماز واسطے اقامت ہوئی اور ابو بکر صدیق نماز واسطے کہڑے رہے کہ اس عرصے
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرے کا پردہ اٹہائے سب مسلمان حضرت کو دیکہکے خوش ہوئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت
تشریف لاتے ہین سمجہکے پیچہے ہٹنے لگے حضرت اپنے دست مبارک سے انکو اشارہ کئے کہ تم نماز تمام کرو اور پہر پردہ چہوڑ دیے
غرض اس روز کچہہ تخفیف مرض مین معلوم ہوئی ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز سے فراغت پاکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض
کئے آج خارجہ کی بیٹی کے یہان رہنے کا روز ہی حکم ہوئے تو مین سنح کو جاتا ہون حضرت انکو اجازت دئے اور اسامہ بہی
حضرت کی مزاج کا احوال دیکہکر لشکرگاہ کو گئے اور کوچ کا حکم کئے اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ حضرت کے پاس سے
باہر تشریف لائے تو لوگ پوچہے آج مزاج حضرت کی کیسی ہے علی کہے آج خدا کے فضل سے خیریت ہی اس عرصے مین عباس آکے
علی مرتضی کا ہاتہہ پکڑ کے کہے ای علی تین روز کے بعد تم عبد العصا یعنے غیر کے تابعدار ہوگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
چہرے سے معلوم ہوتا ہی کہ اب جیتے عبد المطلب کی اولاد کا چہرہ تغیر وقت موت ہوتا ہی سو مجہے معلوم ہی چلو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جاکے پوچہین انکے بعد کون خلیفہ ہوتا اگر خلافت ہمارے مین ہی تو ہمکو معلوم ہوتا ہی اگر ہمارے مین نہین تو
حضرت ہمکو وصیت کئے سر کیا ہوتا ہی اور ہین سکو میٹہا گے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ مین یہہ نہ پوچہونگا کیونکہ
اگر حضرت ہمکو نہ دیوین تو پہر بعد کوئی ہمکو نہ دیگا القصہ تہوڑا دن چڑہے بعد حضرت پر بڑی سختی ہوئی اور نزع
شروع ہوئی اور حضرت کوزے مین پانی ڈالکے اپنے پاس رکہے تہے اور پانی منہہ پر پہیرتے تہے اور فرماتے تہے لا الہ الا اللہ
موت کی بڑی سختی ہی یا اللہ تو موت کی سختی پر مجہے مدد کر یہہ سختی دیکہکر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پکارے واکرب اباہ
حضرت فرمائے آج کا دن تیرے بعد تیرے باپ پر کچہہ کرب اور سختی نہین بعضے روایتوں مین آیا ہی حضرت کے وفات قبل بروز
کے جبرئیل آکے کہے یا محمد اللہ تعالی مجہے بہیجا ہی کہ تمہارے مزاج کسطرح رہی دریافت کرون اگرچہ اللہ تعالی تمسے زیادہ دانا
ہی مگر تمہارا اکرام و بزرگی واسطے سوال کرتا ہی اور یہہ تمہارا ہی خصیصہ ہے حضرت فرمائے ای جبرئیل مجہہ پر بڑی سختی ہے

دوسرے روز بھی ایسا ہی پوچھنے گئے تیسرے روز بھی آکے پوچھے بعد کہے ملک الموت حاضر ہے اور آپ سے اجازت چاہتا ہے
حضرت نے فرمایا اجازت دو ملک الموت روبرو آئے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اور کہا ہے آپ جو کہیں سو مانو
اگر آپ اجازت دیں تو روح قبض کروں اگر چھوڑ دو کہیں تو چھوڑ دوں جبریل کہے یا محمد اللہ تعالیٰ آپکی ملاقات کا مشتاق
ہے حضرت نے فرمایا ای ملک الموت تو جس کام کو واسطے آیا ہے اسکو بجا لا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی چھاتی سے لگائے بیٹھی تھی کہ اتنے میں میرے بھائی عبدالرحمن آئے انکے ہاتھ میں مسواک تھی حضرت اسکی
طرف دیکھنے لگے میں سمجھ گئی اور لے لی اور دانتوں میں چبا کر نرم کر کر حضرت کے ہاتھ میں دی حضرت اچھی طور سے مسواک کئے اور فرمائے
اَنَا مَعَ الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یعنی اعلیٰ و بلند رفیق کے ساتھ ہوں رفیق اعلیٰ سے مراد حضرت قدس الٰہی ہے بی بی عائشہ
کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحت کے عالم میں کہا کرتے تھے کسی نبی کا روح قبض نہیں کرتے جب تک کہ اسکی مرضی نہ ہو
حضرت کے کہنے سے میں سمجھی اب ہمکو اختیار نہیں کرتے اور حضرت کو اکثر غش آیا دیکھی تو آنکھیں کھنچ گئے اور روح پرواز
کیا اور جان تہ ذبل گیا اور اس وقت ابوبکر صدیق سنح میں تھے انکو جلد بلا بھیجے اور حضرت کا یہ حال دیکھکر اسامہ کے والدہ
ام ایمن اپنے فرزند کو کہلا بھیجے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت پہنچا ہے تم جلد آؤ اسامہ لوگوں کو کوچ کا حکم
دیکے آپ سوار ہونا چاہتے تھے کہ ام ایمن کا آدمی آیا پھر وہیں سے وہ انہوں اور عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم سوار ہوکے
چلے آئے اور عمر رضی اللہ عنہ تلوار کھینچ کر بولنے لگے جو کوئی کہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا ہے میں اسکو
تلوار سے مار ڈالونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات نہیں ہوا موسی علیہ السلام جیسا قوم کو چھوڑ کے چالیس شب
رہے تھے ویسا ہی حضرت رہینگے اور مجھے امید ہے کہ پھر آئینگے چند لوگوں کے ہاتھ پانوں کاٹینگے اور سالم کو کہے تم جلد
جاکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق یعنے ابوبکر صدیق کو بلا لاؤ سو نکلے اور ابوبکر صدیق کو دیکھکے رونے لگے
ابوبکر کہے ای سالم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے سالم کہے عمر کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے
کر کر کہنے بولیگا تو میں اسکو تلوار سے قتل کرونگا ابوبکر صدیق سیدھا آگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے حضرت
پر چادر اڑھائے تھی سو اٹھا کے منہ دیکھے اور بوسہ دیکے کہے وَانَبِیَّاہْ وَاصَفِیَّاہْ وَاخَلِیْلَاہْ اور

اور رونے لگے اور کہے تم پر اللہ تعالیٰ دو موت نہ جمع کریگا اللہ تعالیٰ جو موت لکھا تھا سو ہوئی بعد باہر آکے عمر کو کہے
تم خاموش ہو جلدی اور اضطرابی کیا واسطے کرتے ہیں عمر نہ مانے اور ابو بکر صدیق منبر پر سوار ہوئے پھر لوگ اُن پاس جمع
ہوئے صدیق نے اللہ کا حمد کیے اور کہے جس نے محمد کی عبادت کیا کرتا تھا تو محمد وفات پائے اور جس نے خدا کی عبادت کرتا ہی تو
اللہ تعالیٰ زندہ ہے مرتا نہیں اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہی اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ یعنے بیشک تو بھی
اے محمد مرتا ہی اور وے بھی مرنے ہیں اور فرماتا ہی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ
مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي
اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ یعنے محمد تو ایک رسول ہی ہو چکے اُس سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا
تم پھر جاؤگے الٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جاویگا الٹے پاؤں وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والوں
کو اور آیتیں کو جب پڑھے تو لوگ سمجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے اور آیتیں کو پڑھنے لگے گویا وہ آیتاں ابھی
اُترے اور عمر جو کہتے تھے خاموش ہوئے انکا حال ایسا ہو گیا پاؤں کو کوئی کاٹ دیا اور انکو اٹھنا مشکل ہوا
اور تمام صحابہ رونے لگے بعد ابو بکر صدیق اہل بیت کو تسلی دیکر فرمائے تجہیز و تکفین کا کام تم سے متعلق ہی تم اسکو
بجا لاؤ پھر تمام مہاجران ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس جمع ہوئے مگر علی اور زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم علاحدہ تھے
اس سبب سے کہ انصار تمام سقیفۂ بنی ساعدہ میں جمع ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ کو خلیفہ کرنا یہ سنکر ابو بکر صدیق
اور عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح انصار کے یہاں گئے ابو بکر انصار کے تمام فضائل بیان کر کر کہے تمام عرب میں قریش
کے تابع ہیں اور حسب میں عالی قدر ہیں خلیفہ قریش سے ہی ہونا نہیں تو عرب اطاعت نہ کرینگے انصار کہے ہمارے میں ایک امیر
ہونا اور تمہارے میں ایک امیر عمر کہے ایک نیام میں دو تلوار رہو نگے نہ انصار کہے کہ خلیفہ تمہارا ہونا اُس کے بعد دوسرا انصار میں
ہونا ایسا ہی کرنا ابو بکر فرمائے ای سعد تم کیا نہیں جانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار فرمائے اسکام کے والی قریش
ہیں ایسا بہت سی تکرار ہوئی آخر زید بن ثابت کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجروں میں سے تھے ابھی خلیفہ مہاجروں
سے ہونا ہم جیسا انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ویسا انصار انکے ہیں پھر ابو بکر کہے یہہ دو شخص یعنے عمر اور

ابوعبیده

ابو عبیدہ سے جسکو تم پسند کرتے ہیں اسکی بیعت کرو عمر رضی اللہ عنہ ابو بکر کا ہاتھ پکڑ کے کہے تم ہمارے سردار اور ہمسے بہتر
اور ہمسے بہت زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے تم اس بات کے لایق ہیں ہم تمہاری بیعت کرتے ہیں سو بیعت کیے
اور انصار کے بشیر بن سعد اور اسلم بن عبید سب سے اول بیعت کیے پھر جتنے انصار تھے سب بیعت کیے العقہ تمام شب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے حجرے کا دروازہ بند کیے دوسرے روز پیش از نماز صبح کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر سوار ہوئے اور عمر
کھڑے ہو کر خدا کی حمد و ثنا کر کر کہے کل میں جو کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر زندہ ہونگے سو وہ بات نہ قرآن میں
تھی اور نہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا محض میری خاطر میں وہ بات آگئی تھی اور اللہ تعالی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں جس کتاب سے راہ بتایا تھا وہ کتاب تم پاس باقی رکھا ہے تم اسپر عمل کروگے تو ہدایت پاؤگے
اور اللہ تعالی تمہارے کام تم سبہوں سے جو بہتر ہیں اور صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غار میں تھے اونپر تفویض کیا
تم اونکی بیعت کرو لوگ تمام اونکی بیعت کیے ابو بکر دیکھے کہ ان لوگوں میں زبیر نہیں ہیں سو انکو بلوائے اور کہے تم رسول اللہ کے
پھوپھی کے فرزند کیا مسلمانوں میں نزاع ڈالنا ارادہ ہے زبیر کہے یا خلیفہ رسول اللہ کچھ الزام نہیں اور انکے بیعت
کیے بعد انکے علی کو بلوائے علی مرتضی رضی اللہ عنہ تشریف لائے ابو بکر کہے تم چچیرے بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
حضرت کے داماد کیا مسلمانوں میں اختلاف ڈالنا چاہتے ہیں علی کہے کچھ الزام نہیں اے خلیفہ رسول اللہ اور بیعت کیے بعد
ابو بکر خدا تعالی کا حمد و ثنا کر کر کہے واللہ مجھے بالکل امیر ہونے کی آرزو نہتھی اور میں کبھی ہونیکا سوال اللہ تعالی سے
نہ ظاہر میں کیا نہ دل میں اور میں اسکو قبول کرنا لیکن دیکھا کہ اگر میں قبول نکروں تو اختلاف تباہی اور آخر کو سب
لوگ مرتد ہونگے اندیشہ ہے اسلیئے قبول کیا اور اب میں تمہارا والی ہوا ہوں اگر میں خوب کام کیا تو میری اعانت کرو
اور اگر میں خوب کام نہ کروں تو تم سب ملکے مجھے سیدھا کرو اور سچ بولنا امانت ہے جھوٹھ خیانت اور تمہارے میں کا ضعیف
شخص میرے پاس قوی ہے جب تک کہ میں اسکا حق ظالم سے نہ لیوں اور قوی شخص میرے پاس ضعیف ہے جب تک غیر کا حق اوس سے
نہ نکالوں اور جو لوگ جہاد کو چھوڑ دینگے تو اللہ تعالی انکو ذلیل کریگا اور جس قوم میں زنا بہت ہوگا تو اللہ تعالی سب پر بلا
عام بھیجیگا اور میری بات جب تک کہ خدا اور رسول کی اطاعت کروگے تم بھی میری اطاعت کرو اور جب میں خدا اور رسول کی

نافرمانی کروںگا تو تم پر میری متابعت کرنا نہیں ہے چلو نماز پڑھو اور علی مرتضی اور زبیر رضی اللہ عنہما کہے ہم
بیعت سے کو نہیں اٹکے مخصوص اس لیئے تھا کہ ہمکو مشورت میں داخل نہیں کیے اور ہم جانتے ہیں ابوبکر مستحق تھے اور انکی خوبی
اور بزرگی کے ہم مقر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں دین کے کام میں ہمکو ہمارا امام کیئے پھر دنیا کے امور
میں ہم انکی بیعت کیا واسطے نکریں غرض نماز سے فراغت ہوئی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینیکا حکم
کیئے سو علی مرتضی اور عباس اور فضل اور قثم دونوں عباس کے فرزندان اور اسامہ بن زید اور شقران نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا غلام اور اوس بن خولی انصاری حضرت کو غسل دیئے علی مرتضی حضرت کو اپنے سینے پر رکھکے غسل دیتے
تھے اور عباس اور فضل اور قثم پھرانے کے وقت انکی اعانت کرتے تھے اور اسامہ اور شقران پانی ڈالتے تھے صحابہ میں اختلاف
ہوا حضرت کو قمیص سمیت غسل دینا یا دوسرے اموات کو دیا کرتے ہیں ویسا دینا سو اللہ تعالی سبھوں پر نیند غالب کیا اور
آواز آئی کے قمیص سمیت غسل دیو اور حضرت کو تین کونڈے کے پانی سے تین بار غسل دیئے پہلے سادا پانی سے دوسرا بار
بیری کے پتوں سے تیسرا بار کافور ڈال کے اور روئی کے سوفید تین کپڑوں میں تکفین کیئے اُس میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی پھر
لوگاں نماز پڑھے اول اہل بیت پڑھے بعد اُن کے مہاجرین بعد باقی صحابہ ایک ایک جماعت لوگوں کی حجرۂ شریف میں جاتی تھی
اور تنہا تنہا نماز ادا کرتی تھی دفن کہاں کرنا سو اس میں اختلاف ہوا ابوبکر کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہوں فرماتے تھے نبی کا روح جس مکان میں قبض ہوتا اُسی مکان پر اسکا دفن بھی ہوتا ہے علی کہے میں بھی حضرت
سے سنا ہوں پھر اُسی مکان پر قبر کھودنا مقرر کیئے سو اختلاف کیئے قبر لحد کرنا جیسا مدینے کا دستور ہے یا شق کرنا جو
مکے میں مروج ہے آخر یہ ٹھہرا لحد بنانیوالے کو اور شق بنانیوالے کو بلوانا جو اول آتا ہے اسکے ہاتھ سے کھدوانا پھر اول
ابوطلحہ آئے سو اُنکے ہاتھ سے لحد کھدوائے قبر میں علی اور عباس اور فضل و قثم اور شقران اترے اور یوں اثبت ہے
لحد کا منہ موند قبر سے سب کے بعد قثم بن عباس نکلے اور بلال قبر شریف پر پانی چھڑکے سرہانے سے شروع کر کر پائینتی طرف
لیگئے اور قبر کو زمین سے ایک بالشت بلند کئے اور اوپر سرخ اور سفید کنکر ڈالے وفات دوشنبے کے روز آفتاب ڈھلے
بعد ہوا بارہویں ربیع الاول کی یا دوسری اور چہارشنبے کی شبکو سحر کے وقت دفن سے فراغت ہوئی باری

تیرہ روز کی تھی انا للہ وانا الیہ راجعون اے عزیز اس درد و غم کا سمایا کیا کہوں اور اس
مصیبت و الم کا ماتم کیا لکھوں جس کے ذکر سے دل چاک ہوتا ہے اور سینہ پھٹا جاتا ہے جانور جسکا درد کرین تو
انسان کیا نہ کرین حضرت کی سواری کی ناقہ غم سے کہانا پینا چھوڑ کے مر گئی اور حضرت کی سواری کا دراز گوش دیوانہ
ہو کے چارو طرف دوڑتا تھا آخر اپنے تئین ایک کنوے مین ڈال کے ہلاک کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کا کیا حال بیان
کرون جس روز احرام باندہ کے تلبیہ بولین تو جو شور ہوتا ہے منہ سے ویسا شور مچا تھا اور بعضون کے حواس مین تخلل
ہو گیا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ باوجود اس صلابت و شدت کے بیحواس ہو کر تلوار کہینچ کے جو کہتے تھے سو بیان اچکا اور
عثمان رضی اللہ عنہ مبہوت بن گئے تھے کچہ بات کرین تو جواب ہی نہین دیتے تھے اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ باوجود ایسی
شجاعت کے پست ہو کے زمین سے لگ گئے تھے انکو حرکت کی طاقت نہ تھی اور عبد اللہ بن انیس غم سے جہکتے جہکتے مر گئے اور
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت کے بعد چھ مہینے زندگی کئے تو کبہی نہ ہنسے اور اسی غم سے آخر وفات پائے اور
حضرت کا دفن ہوئے بعد انس کو کہے اے انس پیغمبر پر مٹی ڈالنے کو تمہارے دلان کیسا قبول کئے اور بی بی عائشہ اپنے
حجرے مین اس سرور کے یاد مین گریہ و زاری کر رہے تھے انسان تو کیا علی مرتضی کہتے ہین مین سنا آسمان طرف
سے وا محمداہ وا محمداہ کر کر آواز آتا تھا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکہ سے اشک جاری
تھے اور آہ کہینچ رہے تھے اور سانس بہرا کرتے تھے اور فرماتے اگر موت ہماری اختیار مین ہوتی تو ہم آپکے جان کے بدلے
ہماری جان دیتے اور روتے تھے آپ منع نہ کرتے تو اس قدر روتا کہ انسکون بجہتے نہین اور یہی بات تہا تو
ابوبکر کو تہا اگر صدیق نہ ہوتے تو زمین پر کوئی مسلمان باقی نہ رہتا اور ایک آواز غیب سے آیا کہ اہل بیت پر اللہ کا
سلام اور رحمت اور برکات ہر جی کو موت کا مزہ چکنا ہی اور تمہارا ثواب قیامت کے روز پورا ملنے والا ہر مصیبت
کو خدا تعالی پاس تسلی ہی اور فوت ہونیوالیکا ایک عوض ہے تم اللہ پر اعتماد کرو اور اسکی طرف رجوع لاؤ
اور بے صبری مت کرو حقیقت مین مصیبت زدہ وہی ہے کہ ثواب سے محروم رہا والسلام علیکم ورحمۃ اللہ اور یہ آواز
و سنتو کا تہا اور ایک شخص خوش رو جسیم داڑہی لوگون کو چیرتا آکے رو دیا بعد صحابہ کیطرف دیکہ کے کہا

اللہ تعالی کو ہر مصیبت میں ایک تسلی ہی اور ہر فوت ہونیوالیکا عوض ہی تم اللہ سے رجوع رہو اور اسکے
طرف دیکھا کرو خدا کی نظر بلا کے وقت ہی اور مصیبت زدہ وہ ہی کہ مصیبت اسکی صبر سے جبر نہیں ہوتی
بہر جاتے گیا ابوبکر صدیق اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما کہے یہہ خضر تہے تعزیت واسطے آئے تہے تمکو اطاقت
نہیں درد وغم کا ماجرا کچہ زیادہ لکہین اسوسے جب فراغت ہوئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بریدہ کو تاکید کے
نشان جو انہوں لے آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر دیے تہے سو لجا اسامہ دروازہ پر دیو اور اسامہ
کو لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جہان جانے واسطے مقرر کئے تہے وہاں جانا اور منادی کروا جسنے اسامہ کے لشکر
میں داخل تہا وہ شخص باہر ہو جرف میں اُترا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہو آسنکر چار وطرف کے لوگ
دل اُلٹے چند لوگ مرتد ہوئے اور چند لوگ زکاۃ نہ دینگے کر کر استادگی کئے کہ مکہ لوگ بہی چاہے مرتد ہوں اور
مکے کے عامل عتاب بن اسید ڈر کے چہپگئے اسہیل بن عمرو خطبہ پڑہا اللہ کا حمد و ثنا کر کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے
خطبے کے قریب قریب بیان کئے اور کہے حضرت کے وفات سے اسلام کی قوت معلوم ہوئی جسنے بدل جاینگا ہم اسکو قتل
کرینگے لوگ اس ارادے سے باز آئے بدر کے جنگ مین سہیل کے اسیر ہونے کے وقت عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے تہے تو تب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک روز ہوگا کہ ان دین کی تقویت واسطے کہڑے ہوکے خطبہ پڑہیگا کہ اسکے بعد تم اسکی
مذمت نکروگے وسواے مکہ کے مدینہ تہا اور ثقیف بہی بدل کے اپنے اسلام پر قایم تہے یہہ احوال دیکہکے ابوبکر صدیق پر
نہایت مشکلات اور تردد ہوئے کہ اگر پہاڑون پر یہہ بوجہہ پڑتا تو ٹوٹ جاتے ابوبکر صدیق اپنی کمال صائب اور
رائے ثاقب سے اُن تمام کا بندوبست بوجہہ احسن کئے اور جو مشکلات اصحابہ کو عارض ہوتے تہے اسکو حل کرتے تہے چنانچہ
اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا چاہے تو صحابہ کہے ایسے وقت فوج روانہ کرنا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ کی بہی یہی رائے تہی
ابوبکر صدیق کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نشان کو باندہے اور اسکے روانہ کرنے پر تاکید فرماتے ہے وہ اسکو کہول دی
نہیں لوںگا اگرچہ مدینے میں درندے آکر ہمکو پہاڑیں اور پرندے ہمکو لیکر اڑیں پہر ربیع الآخر کے غرہ کو لشکر اسامہ کے
نکلا لشکر میں تین ہزار آدمی تہے جنمیں ہزار سوار تہے ابوبکر صدیق اسامہ کو کہے اب تمکو جو رسول کا حکم ہوا سو کرنے

انکو اجازت دی اور تہوڑی دور تک ابو بکر صدیق اسامہ کے ساتھ پیادہ چلتے تھے اور اسامہ سوار تھے ہر چند کہ سوار ہو
پر نہ مانے بعد انکو رخصت کر کے آپ لوٹے اور پہر لشکر جہان کہین اترا وہان کے قبیلون پر رعب پڑتا اور پہر جانکا
ارادہ جو قبیلے والے کئے تھے اس سے باز آئے اور کہے مسلمانون کی شوکت مین کچھ خلل ہوتا تو یہہ فوج نکلتی غرض
بیس دن کے عرصے مین ابنا شہر کو پہنچے اور کافرون پر شبخون کرکے کتنون کو قتل کئے اور کتنون کو اسیر کئے اور اپنے
باپ کے قاتل کو بہی مارا اور تمام روز وہان رہکر غنیمت جمع کئے مغرب کے وقت وہان سے کوچ کئے اور منزلان بڑے بڑے کر کر
نون روز مین وادی القری کو پہنچے وہان سے جہوٹے سرزمان کرتے چہے روز کو مدینے آئے مسلمانون کا کوئی شخص
شہید نہ ہوا یہہ آخر لشکر تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کئے اور اول لشکر تھا جو ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین بہیجے بعد جو لوگ مرتد ہوئے تہے انسے جنگ کرنے واسطے صدیق کے فوجان روانہ ہوئے
مسیلمہ کذاب جو نجد مین دعوی نبوت کا کرتا تہا اسکو قتل کئے جب جزیرۂ عرب سے فراغت ہوئی فوجان
کسری و قیصر سے مقابلہ واسطے روانہ کئے وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

دوسرا باب حضرت کی صورت باجمال اور سیرت باکمال کے بیان مین

اس باب مین پانچ فصل ہین

پہلا فصل حضرت کے صورت کے بیان مین اللہ سبحانہ تعالی ذات شریف کو ایسا خوب اور
پاکیزہ بنایا تھا کہ ویسا کوئی نہوا اور نہ ہوگا اور حسن و جمال ایسا عطا فرمایا تھا جو دیکھے تو حیرت کرے سبب
یہہ رسول اللہ مین لبشر کیا تہا کہ اس سرو بستان رسالت کی تمام اوصاف بیان کرے لیکن ہر شخص اپنے فہم کے
کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دیا اور اپنے دانست مین کچھ بیان کیا ہم انکا تہوڑا سا بیان یہان کردیتے ہین ۔

چہرۂ شریف کا بیان براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تمام

لوگوں کے چہرے سے بہتر اور خوب تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی
کو خوش ہو کر دیکھا گویا آفتاب چہرے پر پھر رہا تھا اور بڑا ایسے بہی روایت ہے کہ چہرہ حضرت کا چاند کے سا تھا
اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چہرہ حضرت کا آفتاب سے روشن تھا اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں گلے حضرت کے بہو گرے نہ تھے اور چہرہ بہت گول اور دراز تھا اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے جب
حضرت خوش ہوتے تو چہرہ مبارک روشن ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہے اگر
تو حضرت کو دیکھتے تو کہتا آفتاب نکلا ہے اور ہند بن ابی ہالہ کہے منہ چودھویں رات کے چاند سا چمکتا تھا **آنکھوں کا
بیان** علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنکھیں حضرت کی بڑے تھے اور آنکھوں میں سرخی تھی اور سیاہ بہت
تھا اور ابن ابی ہالہ کہے جب حضرت دیکھتے تو پورا دیکھتے اور آنکھیں نیچی رکھتے اور زمین کی طرف دیکھنا بہت تھا آسمان
طرف دیکھنے سے اور اکثر گوشہ چشم سے ملاحظہ فرماتے ابن عباس کہے رات کو روشنی میں جیسا دیکھتے تھے ویسا ہی حضرت اندھیرے
میں دیکھتے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو فرمایا کرتے تھا
رکوع سجود کرنا مجھ پر پوشیدہ نہیں رہتا ہے میں تمکو پیچھے پیچھے سے دیکھتا ہوں جیسے کہ طور سے دیکھتا ہوں اس میں علما
چند وجہ بیان کیے ہیں اکثر کہتے ہیں کہ یہ معجزہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کو مرحمت کیا تھا آنکھوں میں جیسے دیکھنے کی قوت پیدا
کیا تھا ویسی ہی وہ قوت دوسرے عضو میں پیدا کر سکے اور شفا کی کتاب میں ہے کہ حضرت ثریا میں گیارہ ستارے
گنتے اور سہیلی لکھا ہے بارہ ستارے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جب حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم یمن کو روانہ کیے ایک روز میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوا یہود کے عالموں میں سے ایک شخص انہیں کتاب لیکے
کھڑا تھا مجھے بولا ابو القاسم کی وصف بیان کرو میں حضرت کے چند اوصاف بیان کیا وہ عالم بولا اور کیا ہے
بیان کرو میں کہا مجھے یاد نہیں اس عالم کہا کہ آنکھوں میں سرخی ہے اور داڑھی خوبصورت ہے میں بولا
واللہ ویسی ہی ہے وہ عالم کہا یہ صفات ہماری کتاب میں ہے گواہی دیتا ہوں وہ اللہ کے رسول ہیں
کانوں کا بیان احادیث میں کانوں کا بیان مفصل مذکور نہیں مگر علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے

آتا ہی کہ حضرت کے کان پورے تھے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت فرماتے ہین دیکھتا ہون
وہ جو تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون وہ جو تم نہین سنتے آسمان گڑگڑاتا ہی اور گڑگڑانا اسکا بجا ہی اسلئے کہ چار
انگل کا جگہ اس پر نہین ہی مگر ایک فرشتہ اپنا سر سجدہ مین وہان رکھا ہی اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت فرماتے ہین سنتا ہون سو وہ تم سنتے ہو صحابہ عرض کئے نہین حضرت فرمائے آسمان گڑگڑاتا
سو آواز سنتا ہون اسکے گڑگڑانے کا عجب نہین بالشت کا جگہ اس پر نہین جو فرشتہ سجدہ نہین کیا ہی یا کھڑے
ہوا ہی **پیشانی اور بہون کا بیان** علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیشانی مبارک کشادہ تھی
اور بہون دونون ملے ہوئے اور ہند بن ابی ہالہ سے روایت ہی کہ بہون کماندار تھے اور اسکے بال پورے تھے اور دونو ابرو پیوستہ
تھے دونون کے درمیان ایک رگ تھی غصے کے وقت خون سے بھر جاتی ہوتی ان دونون روایت مین اختلاف ہی صحیح
بات یہی ہے کہ بہون ملے ہوئے تھے لیکن بیچ مین باریک تھے سو اس سبب کوئی روایت کرتا ہی کہ بہون ملے ہوئے تھے اور کوئی
کہتا ہی جدا تھے۔ **ناک کا بیان** علی مرتضی اور ابن ابی ہالہ سے روایت ہی کہ بینی مبارک ہموار باریک اور بیچ مین
بلند تھی ہند بن ابی ہالہ کی روایت مین آیا ہی کہ بینی مبارک پر ایک نور تھا خوب تامل سے نہین دیکھا سو شخص سمجھتا
تھا ناک کی بلند ہی **دہن شریف کا بیان** دانتان اور منہہ کا مہر بہت ہی خوش دول اور لطیف تھا گویا
یاقوت کی ڈبیہ مین جواہر مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دہن شریف حضرت کا کشادہ تھا اور ابن ابی
ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دہن شریف وسیع تھا سخن کا شروع اور ختم کنج دہن سے کرتے اور دندان مبارک
نہایت سفید روشن براق آبداری اور رونق کے ساتھ تھے اور روبرو دانتان بیچ مین کھلے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے تھے حضرت سخن فرماتے وقت ایسا دیکھتا کہ دانتون کے درمیان سے نور نکلتا ہی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ دانتون کی چمک نہایت خوب تھی اور ابی قرصافہ سے روایت ہی کہ انہون اور انکی والدہ اور
خالہ نے اسلام لانے کے بعد جب اپنے مکان کو آئے انکی خالہ اور والدہ انکو کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ساتھ بیعت
پاکی و نظافت کے ساتھ اور باتون مین ملائمت کسیکو نہین دیکھے اور باتان کرے تو ہمکو ایسا دیکھتا تھا کہ منہہ سے

نور نکلتا ہی ۔ **لعاب کا بیان** لعاب شریف دوا تھی بیمارون کی اور شفا خستون کی خیبر کے جنگ
مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی آنکھون کو آشوب تھا سو لعاب شریف لگاتے ہی آنکھ درست ہو گئی اور وائل ابن حجر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک ڈول مین حضرت پانی لائے حضرت نے اس سے پیا اور کنوے مین کلی کی سو اس کنوے
مین مشک کی بو آنے لگی اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر کو تشریف لائے اور گھر
مین کنوا تھا اس مین تھوکے تو اسکا پانی اسقدر شیرین ہوا کہ کسی کنوے کا پانی اسکے مقابل نہ رہا اور رزینہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عاشورے کے روز اپنے اور بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے دودھ پیتے
سو بچون کو بلوا کر منہہ مین اپنا لعاب شریف لگاتے اور انکی ماؤن کو تاکید کرتے انکو شام تک دودھ مت پلاؤ
سو وہ لعاب انکو تمام روز کفایت کرتا اور عمیرہ بنت مسعود رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ انہون اور انکے چار بہن
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے واسطے آئے حضرت کباب کہاتے تھے سو ایک ٹکڑا چبا کے انکو دیا سو وہ پانچون نے
ٹکڑا اسکا کہائین سو مرتے دم تک انکے منہہ مین کسی طرح بو نہوئی اور عتبہ بن فرقد کے بدن پر شرزہ ہوا تھا سو حضرت
اپنا لعاب لیکے انکے بدن پر پھیرا سو بیماری دفع ہوئی اور انکے بدن مین ایسی خوشبوئی تھی کہ کسیکے پاس وہ نہتی
اور انکے چار عورتین تہین تمام کے خوشبوئیان بدنکو لگایا کرتے پر وہ خوشبو کسی پاس نتہی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ ایکبار سفر مین حسن اور حسین تشنگی سے رونے لگے اور پانی نہ ملا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان انکو چوسانے
لگے انکی تشنگی زایل ہوی ۔ **آواز کا بیان** آواز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت خوش اور شیرین تہا انس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اللہ تعالی نے کسی پیغمبر کو نہ بہیجا مگر خوبصورت اور خوش آواز اور تمہارے پیغمبر کو بہی خوبصورت و خوش
آواز کیا اور حضرت کا آواز علی الخصوص خطبہ کہتے وقت اور وعظ کہتے وقت اتنی دور تک جاتا تہا کہ کسیکا آواز اتنی دور
نہ جاتا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے روز منبر پر خطبہ فرمانے
واسطے کہڑے ہوکے لوگونکو فرمائے بیٹہو سو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بنی غنم کے گہر وہین تہے سو آواز سنکے
وہین بیٹہے اور اکثر بیان ایسے گہر وہین حضرت کے خطبے کا آواز سنا کرتے ہین

اور حج کے ایام میں حضرت منیٰ میں خطبہ پڑھے سو جتنے لوگ تھے دور و نزدیک سب نے یکساں آواز سنے

ہنسی کا بیان اکثر احوال میں حضرت تبسم کیا کرتے اور بعضے اوقات میں بہت ہنسے تو کچلیاں نمود ہوتے اور کبھی قہقہہ کر کے نہیں ہنسے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں کبھی نہ دیکھی حضرت کے ہنسنے میں سے سور دے ہوویں ابن ابی ہالہ کہتے ہیں اکثر ہنسنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسم تھا اور رونا بھی ہنسی کی طور پر تھا آنکھ سے اشک جاری ہوتے بلند آواز سے نہ روتے اور اکثر قرآن پڑھتے وقت روتے اور سینہ مبارک سے دیگ کے جوش کی آواز آتا اور حضرت حالی کبھی نہ ہوتے

زبان کی فصاحت کا بیان بات بہت آہستگی سے بیان کرتے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بات اتنی آہستگی سے فرماتے اگر کوئی چاہیں تو الفاظ کا شمار کر لیتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بات کو تین بار مکرر فرماتے تا لوگ خوب سمجھیں یاد کر لیں اور سخن حضرت کا نہایت فصیح اور شیریں تھا اسقدر دلوں میں تاثیر کرتا کہ گویا روح کو پہنچتا اور عرب کے ہر قبیلے کی آپس میں تفاوت تھا اور لغت ہر ایک مختلف اور ایک کی لغت سے دوسرے کو اطلاع نہ تھی جب حضرت پاس آتے تو حضرت انکی لغات کے موافق آپ بھی کلمہ کلام کیا کرتے اور ایکبار عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہمارے درمیان سے کہیں جا کے نہیں رہے پھر کہاں سے سیکھے ایسی فصاحت پر کہا حضرت نے فرمایا اسمعیل علیہ السلام کی لغت مندرس ہو گئی تھی سو مجھے جبرئیل یاد دلائے اور ایکبار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ میں عرب کے اکثر فصحاء سے ملاقات کیا ہوں پر آپ سے کسیکو زیادہ فصیح نہ پایا حضرت نے فرمائے مجھے میرا پروردگار ادب سکھایا اور میں بنی سعد بن بکر میں پرورش پایا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت کو جوامع الکلم دیا تھا یعنے الفاظ تھوڑے اور معانی اسکی بہت بہت احادیثوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہیں اور اسکے لکھنے کا یہ محل نہیں

سر کا اور بالوں کا بیان سر مبارک بڑا تھا اور بال بہت سے تھے نہ گھونگھر والے مگر کچھ پیچیدگی تھی اکثر بال آدھی کان تک تھے اور بعضی وقت نہیں اور کبھی بعضی وقت میں بال کاندھے تک آ گئے بعضی روایت میں کا تخمینہ اختلاف اوقات نظر کر کے بتایا گیا انکی کنگھی اور داڑھی میں تیل ڈالتے ہو سر کو تاوقتیکہ جوئیں کو تاہ ہو نہیں رہتے ابن عباس سے روایت ہے کہ کہیں کلغا رنگ

نکالتے تھے اور اہل کتاب جدا کر کے پیشانی پر بالوں کو چھوڑ دیتے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی بالونکو پڑا رہنے دیتے
اور عادت شریف یہی تھی کہ جس چیز میں خدا تعالی کی یہاں سے کچھ حکم نہوتا تو اہل کتاب کی موافقت کیا کرتے جب اسلام
پھیلا تو انکی مخالفت حضرت کا باعث ہوئی مانگ نکالنا اختیار کیے اور ابن ابی ہالہ کی روایت میں آیا ہے کہ اگر بال سر کے
جدا ہو جاتے تو اسکو ہنسا رہنے دیتے نہیں تو آپ کبھی اکثر تے شاید یہ پہلے حال تھا بعد جدا کرنے لگے جیسا کہ ابن عباس
کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار مکے کو تشریف لائے
تھے سر کے بالونکو کہ حصہ چار چوٹیاں چھوڑے تھے ⁂ **ریش شریف کا بیان** ریش انبوہ اور دراز تھی سینہ
داڑھی سے پوشیدہ ہو گیا تھا اور لبوں کے بالوں کو کترایا کرتے تھے اور ریش مبارک کو تیل لگاتے کنگھی کرتے اور تمام سر اور
داڑھی کے بالوں میں بیس بال سفید نہیں نکلے تھے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کے سر کے بالوں کو
تیل ملتے سفید بال نظر نہ آتے جب تیل نہ لگاتے تو نظر آتے ایکبار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کیے کہ یا رسول اللہ آپ
بوڑھے ہو گئے حضرت فرمائے سورۂ ہود اور سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت مجھکو بوڑھا کیے یعنی
ان سورتوں میں قیامت کا ہول اور بہشتی دوزخی کا احوال مذکور ہے اس سبب سے بال سفید ہوئے ⁂ **گردن کا بیان**
ابن ابی ہالہ کی روایت میں آیا ہے کہ گردن حضرت کی گویا پتلی کی گردن کی سی تھی روپے کی صفائی میں ⁂ **سینہ
شکم پشت وغیرہ کا بیان** سینہ و شکم برابر تھا اور سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کا باریک ایک خط تھا
اور سینہ و شکم پر اس خط کے سوا مو نہ تھے اور پونچھونپر اور بازو پر اور کندھوں پر اور سینے کے اوپر اور ہتھیلیوں پر مو
تھے اور بغلوں کا رنگ سفید تھا اور بعضوں سے مشک کی بو آیا کرتی تھی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ شکم مبارک
گویا کاغذوں کے مانند تھا ایک پر ایک جمے ہوئے اور علی مرتضی وغیرہ سے روایت ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان کشادہ اور
محرش کعبی سے روایت ہے کہ پشت مبارک کو میں دیکھا ہوں گویا روپے سے ڈھالی ہے ⁂ **مہر نبوت کا بیان**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر دونوں شانوں کے درمیان بیچ کے طور پر گوشت پارہ سرخ رنگ بڑھکے
آیا تھا اسکے گرد خال تھے اور اس پر بال تھے اسکو خاتم النبوۃ یعنی نبوت کی مہر کہتے ہیں اس لیے کہ اللہ تعالی سابق کے

دینے جن کی کتابون مین ایک نبی کا آنا لازم تھا اسپر ایمان لانیکے واسطے تاکید فرمایا تھا سو اسکی پہچان بھی کر کر
بتا دیا تھا نبوت پر دلیل ہووے اور بد ظن کو جائے رہی اور کوئی جھوٹا مدعی اپنے تئین نبی آخر الزمان کر نہ ہر الیو
اکثر اہل کتاب حضرت پاس آئے ہین تو اسکو دیکھکے نبوت کا اقرار کئے ہین کسی نبی کی پیٹھ پر یہ نشان نتھا سوا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حاکم اپنی کتاب مستدرک مین وہب بن منبہ سے روایت کئے ہین کہ جتنے انبیا ہوتے آئے انکے سیدھے
ہاتھ پر نبوت کی نشان رہتی تھی مگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پشت پر وہ نشان تھا اور اسکے بیان مین صحابہ
اپنی دانست کے موافق تشبیہ دیتے تھے لیکن سبکا حاصل ایک ہی تھا چنانچہ سایب بن یزید کہتے ہین کہ مانند زر حجلہ کے
تھی سو بعضے تو زے نقطہ دار کو مقدم کرکے اسکا معنی مسہری کی گھنڈی کہتے ہین اور بعضی رے کو مقدم کرکر
رز حجلہ کہتے ہین اسکا معنی چکور کے انڈے کرتے ہین اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ سرخ [illegible]
تھا کبوتر کے انڈے برابر اور عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ جیسے مٹھی بھر گوشت تھا اسکے
گرد خال تھے ایسا لگتا تھا جیسا مسّا اور ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ مسے مثال تھا سیب کے
برابر اور عمر بن اخطب سے جو روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار انکو فرمائے پیٹھ کی مالش کرو پھر وہ مالش
کئے انکی انگلی مہر نبوت پر پڑی سو چند بال اکٹھے تھے انگلیان جمع سو انہون آنکھ سے دیکھے نہین مگر ہاتھ لگانے
سے جو معلوم ہوا تھا سو کہے اور ابی زید بن اخطب کے روایت مین ہی کہ وہ پیچھے مار سو جگہہ جیسا اٹھکے
آتا ہی ایسا اٹھا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ وہ گولی کے اتنا تھا اس مین گوشت سے
لکھا ہوا تھا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور سلمان سے روایت ہی کہ وہ کبوتر کے انڈے اتنا تھا اسکے اندر
لکھا ہوا تھا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اسکے اوپر لکھا تھا توجہ حیث
شئت فانك المنصور یعنے جا جسطرح چاہتا ہی تو منصور ہی آخر کے دونون روایت
ضعیف ہین کر کر حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین لکھے ہین ٭ **دست مبارک کا بیان**
پنجہ مبارک سطبر اور بھاری تھا اور ہتیلی کشادہ تھی اور پنجہ نہایت نرم و ملایم اور پر گوشت تھا

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو پکڑا سو ریشم سے زیادہ نرم تھا اور
حضرت کی انگلیاں دراز اور بند دراز تھا اور پونچھا بہار تھا، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکبار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے رخسار پر اپنا دست مبارک پھیرا سو نہایت خنک تھا اور خوشبو ایسی تھی گویا عطار کی طبلہ
سے نکالا ہے اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ دست مبارک کو پکڑنے کے بعد اپنا ہاتھ سونگھتے تو انکا ہاتھ مشک سے زیادہ
خوشبو تھا اور ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ کے سر اور داڑھی پر حضرت نے ہاتھ پھیرا اور دعا کی یا اللہ اسکو جمال دے سو انکی
عمر سو برس سے زیادہ ہوئی لیکن انکے بال سفید نہ ہوئے اور چہرہ منقبض نہ تھا اور حنظلہ بن خزیمہ کے سر پر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنا ہاتھ پھیرا اور دعا کی کہ اللہ تجھکو برکت دیوے سو انکے پاس جسکو آماس یا دل سوجن یا ورم ہوتے تو لے آتے اور انہوں
اسپر اپنا ہاتھ پھیرتے اور یہ کہتے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَثَرِ بَرَکَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر وہ عارضہ
جاتا رہتا۔ **قدموں کا بیان** جو صلی اللہ علیہ وسلم کے پنڈلیاں باریک تھے اور پاؤں پر گوشت تھے ابن ابی
ہالہ سے روایت ہے کہ دونوں تلووں کے بیچ گہرے تھے اور دونوں قدم ایسے ہموار تھے کہ اگر پانی پڑے تو بہہ جاتا اور ابی
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت چلتے تو زمین پر قدم کا پورا حصہ تلووں نہیں بلندی کچھ نہ تھی یہ دونوں
حدیث میں ظاہرا اختلاف ہے لیکن اسکے بیان میں شارحان لکھے ہیں کہ تلووں میں سب زیادہ گہرے نہ رہتا
نہیں تھے مگر کچھ ایک بلندی سی تھی لیکن قدم دھرنے تو بیچ کا [illegible] لگتا تھا اور عبد اللہ بن بریدہ سے
روایت ہے کہ قدمان حضرت کے نہایت خوشنما ہیں اور حضرت کے کم گوشت تھے اور پاؤں کے انگلیوں میں
انگوٹھے کے بازو کی انگلی دراز تھی۔ **حضرت کے قد کا بیان** قامت مبارک میانہ تھا نہ کوتاہ
بہت دراز ابی ہالہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت میانہ تھے نہ میانہ قد سے کر کر لیجاتا
لیکن کوئی شخص بلند قامت حضرت کے ہمراہ ہوتا تو حضرت اس سے بلند دیکھتے
اور جب دو شخص بلند قامت بازوں پر رہتے حضرت ان سے بلند دیکھتے اور
یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت [illegible] میں بیٹھتے تو حضرت کا کندھا

سب سے بلند دکھتا اور ابن ابی ہالہ سے روایت ہے کہ حضرت کا بدن گٹھیلا با ساخت ہوا تھا اور ذکوان
سے روایت ہے کہ حضرت دھوپ میں یا چاندنی میں چلتے تو سایہ زمین پر پڑتا نہیں تھا۔ **رنگ شریف**
کا بیان حضرت کا رنگ سرخ و سفید تھا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت کا رنگ گورا تھا سرخی
مائل ابن ابی ہالہ کہتے ہیں کہ رنگ بہت روشن تھا اور ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ گورے تھے گویا روپے ڈھالے
ہیں اور ابو الطفیل کہتے ہیں کہ گورے تھے ملاحت کے ساتھ اور انس سے روایت ہے کہ رنگ بہت اجلا تھا اور نہ
گندم گون اور ابن ابی ہالہ کی حدیث میں ہے کہ بدن شریف پر لباس جس جگہ نہیں رہتا وہ بھی روشن تھا
چال کا بیان علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت چلتے تو قدم اٹھا کے چلتے اور دیکھنے میں گویا بلندی
سے پستی میں اترتے ہیں اور ابو ہریرہ کہتے ہیں جب چلتے تو قدم پورا پڑتے اور چال میں حضرت سے جلد میں کسیکو
نہ دیکھا گویا زمین پاؤں کے نیچے لپیٹی جاتی ہے اور ہم تھک جاتے آپ کے ساتھ چلنے میں کوشش کرتے اور حضرت بے تکلف چلے جاتے
اور مروی ہے کہ حضرت جلد چلا کرتے یہاں تک کہ ساتھ والوں کو دوڑنے کی نوبت پہنچتی اور جب لوگوں کے
ساتھ چلتے تو اصحاب کو آگے چلاتے اور آپ سبکے پیچھے چلتے اور فرماتے میرا پیچھا فرشتوں کیواسطے چھوڑ دو
عرق وغیرہ فضلات کا بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینا اسقدر خوشبو تھا کہ کوئی
خوشبو اس سے نہ لگتی تھی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن
میں اسقدر خوشبو تھی کہ راہ سے گذر چلے بعد معلوم ہوتا تھا کہ ادھر سے تشریف فرما ہوئے ہیں اور ایک
شخص اپنی لڑکی کے جہیز کیواسطے کچھ مانگتا تو اس وقت حضرت پاس کچھ نہ تھا سو ایک شیشہ منگوا کے
اس میں اپنا عرق ڈالکے دیا اور فرمایا اپنی لڑکی کو کہہ کہ بعوض عطر کے اسکو لگایا کرے پھر وہ خوشبو
جب لگاتی تو تمام مدینے میں مہکار ہوتا اور ام سلیم کے گھر میں تشریف لیجا کے حضرت آرام کیے اور بدن سے عرق
جاری ہوا ام سلیم دوڑی ہوئی ایک شیشے میں عطردان جمع کرنے لگے حضرت جو بیدار ہوئے پوچھا کیا کرتی ہو عرض کیے اپنے عطر کیلئے
اسکو جمع کرتی ہوں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب چہرہ مبارک پر خفگی آتی تو آپ دستار کو سونگھ کے

واسطے برچڑھے ہیں اور شدت سرما کے ایام میں حضرت پر وحی اترتی تو بدن سے عرق جاری ہوتا اور جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کو تشریف فرماتے تو زمین شق ہو کے فضلہ غائب ہوتا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ انہوں عرض کیے یا رسول اللہ آپ جائے ضرور کو جاتے ہیں بعد ہم دیکھتے تو کچھ اثر نہیں رہتا ہے حضرت
فرمائے اے عائشہ کیا تمکو معلوم نہیں وہ جو اللہ تعالی زمین کو حکم کیا ہے کہ فضلہ جو پیغمبروں سے نکلتا ہے اسکو نگل جاوے
اور عادت شریف یہہ تھی کہ شبکو پلنگ کے پاس ایک قدح رکھا کرتے اور اسمیں پیشاب کرتے سو ایکبار صبحکو
تشریف لاکے دیکھے تو اس قدح میں پیشاب نہیں پھر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دائی برکہ سے پوچھے کہ اس
میں پیشاب تہا سو کیا ہوا عرض کی کہ میں اسکو پیگئی حضرت فرمائے اب تیری بیماری گئی پھر وہ کبھی بیمار نہوئی
مگر مرض الموت سے اور ام ایمن ایکبار شب کو تشنہ ہو دیکھے تو قدح میں پانی ہے اسکو پیگئے صبحکو حضرت فرمائے اے ام
ایمن اس قدح میں پیشاب ہے اسکو ڈال دیو ام ایمن عرض کیے یا رسول اللہ میں اسکو پیگئی حضرت نہایت
تبسم کیے بعد فرمائے تجھے کبھی درد نہوگا ۔

فصل دوسرا حضرت کے اخلاق میں

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ ایسے تہے کہ کسی بشر میں وہ نہیں اسلئے
اللہ تعالی قرآن شریف میں حضرت کے وصف میں فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے بیشک تو بڑے اخلاق
پر ہے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرمائی ہیں کہ اخلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن تہا یعنے قرآن میں جو اوصاف
بہتر ہیں وہ تمام اس ذات مقدس میں موجود تہے شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ اپنی کتاب عوارف المعارف
میں لکھے ہیں کہ بی بی کے قول میں ایک رمز پوشیدہ اور مخفی اشارہ ہے کہ آنحضرت متصف تہے باخلاق الہی
سو بی بی عائشہ جناب الہی کی حشمت پر نظر کرتے کہہ نسکے کہ حضرت میں اللہ تعالی کے اخلاق تھے لیکن لطافت
کے ساتھ اسطرف اشارہ کرکے فرمائے کہ خلق انکا قرآن تہا وہب بن منبہ کہے کہ سابق کے انبیا پر نازل ہوئے
سو ایکہتر کتابوں میں دیکھا انمیں لکھا تہا ابتداء دنیا سے انتہا تک تمام لوگوں کی عقل بنظر عقل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی عقل کے مثال ایک کنکر ہی نہ کے تمام کنکرون کے نظر کرتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل سب کے عقلون پر برتر اور بہتر ہی بعضے روایتون مین آیا ہی کہ اللہ تعالی عقل کے سو حصے کرکر ایک حصہ تمام مومنون مین اور ننانوے حصے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اگر کوئی تامل کرکے دیکھے کہ عربون کی مزاج وحشی جانورون کے مثال تھی اور ہر قبیلہ نخوت و غرور مین ایک جدی چال رکھتا تھا اور بہترے عقلون مین ایک دوسرے سے برتر چال رکھتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی عالم و فاضل کی صحبت مین رہکر تربیت نہ پائے اور کسی حکیم پاس جاکے کچھہ سیکھے اور آداب اخلاق کے رسالے پڑھے اور سیر و تاریخ کی کتابون کا مطالعہ فرمایا اپنی انگی جفا متحمل ہوکر اور انکی ایذا پر صبر فرماکر ایسا انکے ساتھہ جیسے کہ وہ سب اپنے آبا و اجداد کا طریقہ چھوڑکر اور خویش و قرابت سے مخالفت کرکر اور مال و متاع ترک کرکر اور دنیا سے ہاتھہ دہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اختیار کیے تو معلوم ہوا کہ حضرت کے اخلاق نہایت بہتر و پسندیدہ تھے اس سے ظاہر ہوا کہ حضرت کی دانش و عقل نہایت کمال کو پہنچی تھی یہہ محض فضل الٰہی تہا جو اس درجے کو پہنچے۔

حلم و عفو کا بیان لوگون کے ظلم و جفا پر صبر کرنا اور باوجود قدرت کے معاف کرنا انبیا کے بڑے اوصاف مین سے ہی جسمین یہہ صفت نہو تو وہ نبوت کا بار نہ اٹھاوے اسی واسطے اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے فرماتا ہے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ تو صبر کر جیسے صبر کیے ہمت والے رسول اور یہی فرمایا فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ تو معاف کر اور درگذر اُنسے اللہ دوست رکھتا ہی نیکی والون کو اور فرمایا خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ خو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام اور کنارہ کر جاہلون سے تفاسیر مین مذکور ہی کہ جب یہہ آیت اتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل سے پوچھے کیسا معاف کرنا جبرئیل علیہ السلام کہے رب العزت جل جلالہ سے پوچھہ کر کہونگا پھر جبرئیل آکے کہے ای محمد اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جسنے تمہاری دوستی قطع کیا ہو تم اسکی دوستی جوڑنا اور جسنے تمکو محروم کیا تم اسکو بخشش کرنا اور جسنے تمپر ظلم کیا تو تم اسکو معاف کرنا الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بموجب امر الٰہی کے ظلم و جفا پر صبر فرماتے اور بدی کے بدلے نیکی کرتے اگر کسی کی بدی پیش آتی تو حضرت حلم کرتے حضرت مین یہہ صفت کامل تھے اللہ تعالی اگلے پیغمبرون کی

کتابون مین حضرت کی علامتون سے یہہ بھی مسطور رکھا چنانچہ بخاری روایت کرتے ہین عطا بن یسار سے کہ ملے
مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملکے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت توریت مین کیا
لکھی ہے کہ قرآن مین حضرت کے جو اوصاف ہین انہین کے چند اوصاف توریت مین ہین ای نبی ہمنے بھیجا تجھکو گواہ اور خوشخبری سنانے
والا اور ڈرانے والا اور پناہ نادانون کو تو میرا بندہ ہی اور رسول نام رکھا مین نے تیرا متوکل نہ بدخو ہی نہ سخت دل اور نہ پکارنے
والا بازارون مین بدلا نہین لیتا بدی کا بدی سے لیکن معاف کرتا اور درگذر کرتا اور نہ اسکو قبض کریگا جب تک تیری ملت کو
سیدھا نکرے یہہ کہکر کہے لا الہ الا اللہ اور کھولیگا سبب کلمے کے اندھی آنکھان اور بہرے کان اور پردے پڑے دل روایت
ہی زید بن سعنہ سے کہ انہنے یہود کے بڑے عالمون مین تھا کہا ہو سب نشانیان جو دیکھی مین نے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا چہرہ دیکھکے معلوم کیا مگر دو علامتین ایک تو انکا حلم آگے ہوتا ہے غضب کا دوسری ساتھہ کتنی ہی جہالت کر بے
پر انکا حلم بڑہتا جاویگا سو مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ لین دین شروع کیا اور خرما ادھار دیا اور وعدہ تمام
ہونیکے قبل دو تین روز آگے حضرت کی چادر کھینچا اور تیور چڑہا کے بہت ہی بدطوری سے انکو دیکھنے لگا اور بولا میرا حق
ادا کرو واللہ عبد المطلب کی اولاد تم بڑے دغا باز ہو عمر رضی اللہ عنہ یہہ دیکھکے غصے سے اسکو کہے ای دشمن اللہ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا بولتا ہی کیا کرون حضرت کا حکم نہین ورنہ ابھی تیری گردن مارتا اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم آہستگی سے عمر کو دیکھکر مسکرائے اور فرمائے عمر اسکو اور مجھے دوسری بات بولنا لایق تھا مجھے کہنا کہ اسکا حق
اچھی طور ادا کر اور اسکو کہنا کہ تیرا حق اچھی طور مانگ اب اسکو اپنے ساتھہ لیجاکے اسکا حق ادا کرو اور اسکو جو ڈرایا
ہی اسکے عوض بیس صاع خرما زیادہ دیو پھر عمر رضی اللہ عنہ اسکا حق دیئے رہ کہا ای عمر مین جو کہے تمام نشانیان
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے پایا مگر دو نشانیان کا امتحان کرنا ضرور تہا انکا حلم جہل پر غالب اور جہالت زیادہ
کرنیسے انکا حلم زیادہ ہوتا ہی سو وہ دو نو علامتان آج مین امتحان کیا اور مین ہی دیتا ہون گواہی کہ محمد اللہ کے رسول
ہین اور مین اسلام لاتا اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کیواسطے کسی سے بدلا
نہین لیتے مگر جبکہ اللہ تعالے کے حرمتون کو کسینے توڑتا تو اللہ کیواسطے اسسے بدلا لیتے اور بھی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فحاش اور متفحش نتھے اور بدی کا بدلا بدی نہین کرتے لیکن معاف کرتے اور در گذر کرتے اور
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے اور حضرت کے بدن شریف پر نجرانی
چادر تہی جسکے کنارون کی تہی سو ایک جنگلی آدمی آکے ایسی سختی سے چادر پکڑ کر کھینچا کہ حضرت کی گردن پر اُسکا
نشان پڑا اور سینے بولا ای محمد خدا کا مال تمہارے پاس جو ہے دیو مجھے تو حضرت پہر کر اسکی طرف دیکھے اور اسکو کچھہ دینیکا
حکم کئے اور منافقان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کی ایذا دیتے تھے تو حضرت انکو معاف کرتے اور کسی نے بھی کسی غلام نوکر چاکر
کو کبھی مارا اور نہ غصہ کئے ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ انہون دس برس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت کئے حضرت انکو اف کر کر نہ بولے اور کسی کام کو کہ جسکو کیا یا یہہ کیون نہین کیا کر کر نہ فرمائے اور مسلم نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہ کہے ہین کسیکو اپنے لوگون پر زیادہ رحم کرنیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ دیکھا از جملہ حلم ہی کے
لبید بن اعصم یہودی حضرت پر سحر کیا لیکن حضرت اُس سے بدلا نہ لئے قصہ اُسکا یہہ ہی کہ اُنے سحر کئے بعد
حضرت کو کامون مین فراموشی ہوئی اور بات کہہ کر فراموش ہو جاتے پہر اللہ پر دعا مانگے سو دو فرشتے آکر ایک
حضرت کے سر پاس بیٹھا دوسرا پاؤن پاس اور ایک نے دوسرے سے پوچھا اس شخص کو کیا ہوا ہے دوسرا بولا اسکو
سحر ہوا ہی پوچھا کس نے کیا بولا لبید بن اعصم جو بنی زریق مین یہودی ہی پوچھا کاہی پر کیا
ہی بولا کنگھی اور سر کے بالون پر خرمے کے نر جہاڑ کے پہولون کے غلاف کے اندر پوچھا وہ
کہان ہی بولا ذی اروان کنوین کے پتھر کے نیچے پہر حضرت وہان تشریف لیجا کر اسکو
نکال کر گڈوا دیے اور اس یہودی سے باز پرس کچھہ نہ کئے **حضرت کی تواضع اور درویشی**
کا بیان طبرانی روایت کئے ہین کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کے ساتھ صفا پہاڑ پر
ہے سو فرمائے ای جبرئیل محمد کے لوگ کہانے کو ایک لپ ستو بہی ساتو ہو سو نہین ہنوز
کلام تمام نہ ہوا تھا کہ آواز ہوا اسکے ساتھ اسرافیل آئے اور کہے یا محمد
اللہ تعالے آپ کا سخن سنکر مجھے زمین کے خزانون کی کنجیان دیکر بھیجا ہی اور

فرمایا ہی کہ چاہا میکے پہاڑون کو زمرد اور یاقوت اور سونا روپہ کے کر دون اور وہ آپکے ساتھ پھرا کرین اگر
مرضی ہو تو نبی اور بادشاہ ہو نہین تو نبی اور بندہ پھر حضرت جبرئیل طرف بطور مشورت دیکھے جبرئیل کہے اللہ تعالیٰ
سے تواضع کرو سو حضرت فرمائے مین نبی اور بندہ رہتا ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تم میری تعریف
مین حد سے مت بڑھو جیسا نصاری عیسیٰ مریم کے بیٹے کے حق مین بڑھ گئے اور کہو مجھے اللہ کا بندہ اور اسکا
رسول اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے پینے واسطے برتن جھکاتے اور بلی پیتے
بعد وہی جو پانی سے وضو کرتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم محلسرا مین
تشریف لاوے تو کیا کرتے تھے فرمائے بہت نرمی اور مسکرا رہتے اور لوگون مین پاؤن لنبے کرکر کبھی نہین بیٹھے اور
کوئی پکارے تو لبیک کر جواب دیتے اور عادت شریف یہہ تھی کہ کسی قوم کے بزرگ لوگ آوین تو انکی اکرام کرتے
اور کوئی ہمنشین نہ آوے تو اسکا حال دریافت فرماتے اور اپنے ہمنشین پر کمال التفات رکھتے یہانتک کہ وہ سمجھتا
اپنے سے دوسرا کوئی حضرت پاس افضل نہین اور کوئی شخص آگے حضرت پاس بیٹھے تو حضرت آپ نہ اٹھتے جبتک
وہ نہ اٹھے اور کوئی شخص بات شروع کیا تو اسکے سخن کو نہ کاٹتے مگر جو بات بے شرع کہے تو اسکو منع کرتے اور غریبان مسکینان
کی عیادت کو جایا کرتے اور جہان کہین مجلس آخر ہوتی وہین تشریف رکھتے صدر پر جا نہین بیٹھتے اور ایکبار گدھی کے
ننگی پیٹھ پر سوار ہوکے قبا کو تشریف لیجاتے تھے اور حضرت کے ہمراہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے سو انکو فرمائے ای ابوہریرہ
مین تمکو بھی بٹھاؤن تو عرض کیے آپکی مرضی پھر حضرت فرمائے سوار ہو ابوہریرہ اچھلکے سوار ہونا چاہے سوار
نہ ہوسکے اور حضرت کو پکڑ لئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انھون دونون ملکے زمین پر گر گئے بعد حضرت آپ
سوار ہوکے ابوہریرہ کو فرمائے مین تمکو بھی بٹھاؤن تو ابوہریرہ عرض کیے آپکی مرضی حضرت فرمائے سوار ہو ابوہریرہ چڑھے پھر حضرت
کو لیکے گر گئے بعد حضرت سوار ہوکے ابوہریرہ کو فرمائے تمکو بھی سوار کرون تو ابوہریرہ عرض کیے یا رسول اللہ مین تمکو تیسری
بار دوالنے نکرونگا اور ایکبار حضرت سفر مین اپنے صحابہ کو فرمائے بکری کو کاٹ کر پکانا سو ایکنے عرض
کیا یا رسول اللہ اسکو ذبح کرنا میرا کام ہی دوسرا کہا مین اسکو چھیل دیتا ہون ایک کہا مین پکاتا ہون حضرت فرمائے

مین لکڑیان جمع کرکر لاتا ہون صحابہ عرض کیے یا رسول اللہ وہ بھی ہین دیکھیے ہین حضرت فرمائے مجھے معلوم ہی کہ
تم اسکو بھی کرلیگے مگر مجھے خوش نہین آتا کہ تم سب کام کرین اور مین جدا ہوکر رہون اور اللہ تعالی اپنے بندے سے مکروہ
رکھتا ہی کہ اپنے ساتھ والون مین آپ جدا رہی اور ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب نجاشی کے یہان سے لوگ آئے
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اٹھکے انکی خدمت کرنے لگے صحابہ عرض کیے یا رسول اللہ آپ کیواسطے تکلیف اٹھانے مین ہم
انکی خدمت کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ لوگ ہمارے لوگون کی خدمت کرتے تھے سو مین انکا بدلا کرتا
ہون اور ایک عورت اسکی عقل مین کچھ قصور بھی تھا سو حضرت سے کہنے لگی آپ سے کچھ عرض کرنی ہی حضرت راضی ہوتے تھے
سو فرمائے تو جہان جی چاہے مین بھی بیٹھتا ہون غرض بیٹھکر اسکا احوال سنے اور اسکی حاجت روا کئے اور ابن ابی اوفی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیوا اور مسکین کے ساتھ چلنے سے کچھ ننگ نہین کرتے اگر باندی بھی انکے
ملاتی تو اسکے ساتھ چلے جاتے اور گھر مین آپ کام کرتے اپنی سیند سے بکری کا دودھ نچوڑتے اور ابن ابی الحمساء سے روایت
ہی کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت آنیکے قبل حضرت سے کچھ بیچا اور کچھ جنس باقی رہگیا سو اسکو وعدہ کیے کہ آپ
اسی جگہہ رہنا مین وہ باقی رہی لاتا ہون غرض اٹھکے جاکر بہول گیا بعد تیسرے روز یاد کرکے آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اسی جگہہ ہین اور اسکو فرمائے تو مجھے نہایت تصدیع دیا مین تین روز سے یہان ہون اور ابی مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ فتح مکہ کے روز ایک شخص حضرت کے حضور مین آکے سخن کیا حضرت کی ہیبت سے اسکے بدن پر لرزہ
تہا حضرت اسکو فرمائے گھبرا مت اب ہی تو قریش مین کے ایک عورت کا فرزند ہون جو سوکھا کباب کہاتی تہی اور حضرت
صبح کی نماز پڑھے بعد مدینے کے لوگ حضرت پاس پانی کے باسن لیکے آتے حضرت ان مین اپنا دست مبارک ڈالتے
تہے اور بعض اوقات مین سرد نہایت رہتا اپنی دست مبارک ڈالتے ازجملہ تواضع سے حضرت کبھی
کہانیکی چیز کا عیب نکرتے اگر خوب لگتا تو کہاتے نہین تو چہوڑدیتے کہارا چہیکا کہتا بدمزہ کچا گلگلا کرکے نفرماتے
اور تم لوگ جو دنیا کی مذمت کرتے ہین آپکے منع مذمت نکرتے اور فرماتے دنیا کو بد مت کہو کیونکہ وہ مومن کی
بہتر سواری ہے اسی سے خیر کو پہنچتا ہی اور اسی سے نجات پاتا ہی ۞ **نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بلی بیان کے**

ساتھ جو حسن معاشرت کرتے تھے سو بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیبیان کو بہت خوش خرم کرتے اور انکے ساتھ ایک ہی بچھونے پر سوتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کم عمر ہونے کے سبب سے انصار کی لڑکیوں کو بلوا انکے ساتھ کھیلنے چھوڑتے اور بی بی عائشہ کبھو سے برتن جہان منہہ لگا کر پانی پیتے آپ بھی اسی جگہہ منہہ لگا کے پیتے اور گوشت منہہ لگا کر جہان کہیں سے توڑتے ہیں آپ بھی اسی جگہہ رکھکے توڑتے اور انکی ران ہی پر سر مبارک رکھکے آرام فرماتے اور انکو بوسہ دیا کرتے اور ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے ساتھہ دوڑے سو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت سے بڑھ گئے دوسرے دفعہ ایکبار بھی دوڑے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑھ گئے اور فرمائے اس دفعہ کا بدلا ہوا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا بی بی عائشہ کے گھر میں تھے سو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہان سے روٹی اور گوشت آیا سو حضرت کے روبرو رکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ اسکو کھانے لگے اس عرصہ میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کھانا جو تیار کرتے تھے جلدی سے پکا کر حضرت کے روبرو لا رکھے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہان کا باسن اٹھا کر پھوڑ دئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو فرمائے تمہاری ما غیرت سے پھوڑ دی ہے اس کھانیکے درعوض اسکو کھاؤ بعد کھانا کھانیکے پہوٹا باسن عائشہ کے یہان اور انکا ثابت باسن ام سلمہ کے یہان بھیج دئے اور ایکبار بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین باسن میں کھانا رکھکے بھیجے اور انہوں کھانا بہت درست پکاتے تھے سو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسکو چاک کر اس باسن کو اٹھا کے پھوڑ دے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کھانیکو اٹھانے لگے اور فرمائے تمہاری ماکو غیرت آئی پھر بعد بی بی عائشہ کا ثابت باسن اٹھا صفیہ کو بھجوا دئے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں ایکبار آٹے میں گوشت ڈالکے خزیرہ پکائے اور حضرت کے روبرو رکھے حضرت بی بی سودہ اور عائشہ کے بیچمین تشریف رکھے تھے سو سودہ کو کہے کھاؤ انہون نہیں کھائے عائشہ کہے دیکھو تم اگر نہ کھاؤگے تو میں تمہارے منہہ کو لگا دونگی انہون نے نہیں کھائے پھر بی بی عائشہ وہ خزیرہ لیکے بی بی سودہ کے منہہ کو لگا دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کر کر اپنی ران نیچی کئے اور سودہ کو کہے تم بھی انکے منہہ کو لگاؤ سو سودہ نے عائشہ کے منہہ کو خزیرہ لیکر لگا دے ❊

حضرت کے خوش طبعی کا بیان

خوش طبعی اتنی جو اللہ تعالی کے ذکر سے باز رکہے اور دین کے مہمات مین فکر کرنے سے مانع ہووے تو وہ درست
نہین اگر اس طرح سے نہین ہی تو جایز ہی اگر اسکے ساتہہ کچہہ مصلحت دینی بہی ہووے جیسا مسلمانون کو اس سے
خوشی حاصل ہوتی ہی تو وہ مستحب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی جو کیا کرتے تہے اسی قبیل کی تہی ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ صحابہ عرض کیے یا رسول اللہ آپ ہمسے خوش طبعی کرتے ہین تو حضرت فرمائے مین خوش
طبعی مین کہتا نہین ہون مگر حق بات اس حدیث سے اور ایک فایدہ حاصل ہوا کہ خوش طبعی جو حق ہی سو جایز ہی
جو خوش طبعی کہ اسمین جہوٹ بات رہین تو وہ جایز نہین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نہایت خوش اخلاق تہے اور ہمارے ساتہہ بہت ملنساری سے رہتے یہانتک کہ میرا ایک چہوٹا
بہائی تہا اور وہ لال پالتا تہا سو مر گیا تو حضرت اسکو دیکہے تو فرمایا کرتے یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ
یعنے یا ابا عمیر لال کیا کیا . اور بہی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ
کر کر کہتے یعنے ای دو کان والے اور بہی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص تہا اسکی مزاج مین بہولا پن بہت
تہا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگا حضرت فرمائے تجہے اونٹنی کا بچا سواری کو دونگا انے کہا یا رسول اللہ
اونٹنی کا بچا لیکر مین کیا کرون حضرت فرمائے اونٹ کو کون جنتے ہین اونٹنی ہی تو جنتی ہی اور بہی انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ ایک شخص جنگل کا رہنے والا اسکا نام زاہر تہا بہت بدشکل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دوست رکہتے
اور وہ جنگل کی چیزان حضرت کو ہدیہ لاکے گذرانتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہی اسکو جاتے وقت ہدیہ اور اسکے
خرچکو کچہہ بہیا دیا کرتے اور فرماتے زاہر ہمارے لیے جنگل ہی اور ہم اسکے شہر مین غرض ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بازار طرف تشریف لیجاتے تہے زاہر بازار مین کہڑا ہوا تہا سو حضرت آہستہ جاکر اسکو پیچہے سے پکڑ لئے
بولا کون ہی مجہے چہوڑ پہر کر دیکہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین سو اپنی پشت حضرت کے سینہ مبارک سے لگانے
لگا حضرت فرمائے اس غلام کو کون خرید کرتا ہی زاہر عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجہے بیچے تو مین ارزان
بکونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لیکن تو اللہ تعالے کے یہان گران قیمت ہی اور ایکبار رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی پھپھی بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا بہت بوڑھے تہے اکر عرض کیئے یا رسول اللہ دعا کرو
نا مین بہشت مین جاؤن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بہشت مین بوڑہیان نجائیگے وہ بی بی روتے ہوئے پہر سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انکو کہو بوڑہے رہکے نجائیگے بلکہ بہشت مین جاوقت جوان ہوکے جائیگے اور محمود بن
الربیع لڑکا تہا پانچ برس کا ہنسی کو انکے منہہ پر حضرت پانی لیکے کلی کئے اور ام سلمہ کی لڑکی زینب کم عمر تہی
حضرت ہنسی کو اسکے منہہ پر پانی مارا اسکی برکت سے انہوں بوڑہے ہوئے پر انکے منہہ سے جوانی کا رونق نگیا غرض
نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے طلاپ کرتے اور انکو الفت ہوا کر خوش طبعی کی باتان کیا کرتے اور انکے بچون سے ہنسی کرتے

حیا و شرم کا بیان شرع مین حیا اسکو کہتے ہیں کہ انسان کی مزاج مین ایک صفت ہو کہ اسکے سبب سے
اپنے تئین بدکاموں سے بچا رکہنا اور حقدار کا حق ادا کرنے مین کچھ قصور نہین کرنا بھر جسکا دل جتنا زندہ رہتا اسکو
حیا بہی اسقدر زیادہ ہوتی ہے اور جسکا دل جتنا مردہ رہتا ہے اسکو حیا بہی اتنا کم ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا دل شریف کسقدر زندہ تہا سو حضرت کی حیا بہی اتنی ہی زیادہ تہی قاضی عیاض روایت کئے ہین کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کمال حیا کے سبب کسیکے منہہ پر انکہہ گڑہا کے نہین دیکہتے اور کوئی بیجا کام کیا تو اسکا نام لیکر نہین فرماتے
کہ فلانا ایسا کیا ایسا کیا بلکہ ایسا ارشاد کرتے کہ بعضے لوگ ایسا کیا واسطے کرتے ہین ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حیا کنواری عورت سے جو پردہ مین رہتی ہے زیادہ تہی اور کسی چیز کو پسند نہ
کرتے تو ہم انکو چہرہ مبارک کتین دیکہکر سمجہہ جاتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہے مین کبہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی شرمگاہ کو نہین دیکہی اور میری شرمگاہ کو بہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبہی نہین دیکہے اور انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسیکے روبرو جو بات اسکی دلشکنی ہو سو نہین فرماتے ایکبار
ایک شخص آیا اور اسکی بدن پر کچہہ زرد رنگ لگا ہوا تہا سو اسنے حضرت کے نزدیک سے گیا بعد لوگون کو فرمائے تم
اسکو کہدو کہ یہہ زردی ترک کرنا بہتر ہے جو کچہہ سو مکروہ جبرو کا حکم ہے اگر حرام فعل کسی سے صادر ہوتا تو بہی
وقت اس فعل سے منع کرنا حضرت پر فرض تہا **حضرت خدا تعالی سے خوف کئے تہے سو بیان** اسکا

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں کسیکو شجیع اور سخی زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ دیکھا اور حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ گرم ہوتا اور دشمن کا بہت زور ہوتا تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پناہ
لیتے اور دشمن کے نزدیک حضرت کے سوا دوسرا کوئی نہیں تھا اور جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
رہتا تو ہم اسکو سمجھتے کہ بہت جوانمرد ہی، اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مخالف
کا لشکر بہت رہتا تو ہم سمجھتے اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہتے؛ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی قوت اسقدر تھی کہ زور آوران عرب تیرے روبرو کمزور تھے اور کشتی والے حضرت سے عاجز آگئے تھے ایک شخص تھا
کشتی میں بہت پکا اور قوت ور وسعہ ہی میں پکا اسکی نام رکانہ ایکروز پہاڑوں پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ملا حضرت اسکو فرمانے لگے رکانہ تو کب خدا سے نہیں ڈرتا اور میری ایمان نہیں لاتا رکانہ بولا آپ کچھ معجزہ مجھے
بتاؤگے تو میں ایمان لاتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کشتی میں مشہور آدمی ہے میں تجھے پچھاڑ دوں تو ایمان
لاتا ہی رکانہ بولا بہتر اور حضرت سے کشتی لڑنے لگا حضرت نے اسکو پچھاڑ دیا رکانہ بولا یہ منظور نہیں دوسری بار کشتی کرنی
لگے سو حضرت اسکو پچھلے بھی تیسری بار کئے سو تیسری دفعہ بھی حضرت نے اسکو پچھاڑ دیا رکانہ کو نہایت تعجب ہوا بولا تمہارا جادو
ہی اور بعضی روایات میں آیا ہی کہ وہ اسلام لایا اور ایک شخص تھا اسکا نام ابو الاسود جمحی بڑے قوت والا کہ گائے کی
چمڑے پر کھڑے ہوکر زور آوروں سے کہتا کہ اسکو اپنے پاؤں کے نیچے سے کھینچ لیو پھر جب کھینچیں تو چمڑا پھٹ جاتا
اسکے پاؤں نہ سرکتے غرض ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر تم مجھے گراؤگے تو میں ایمان لاؤنگا پھر حضرت
اسکو گرا دئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غذا بہت قلیل تناول فرماتے اور اکثر روزہ رکھتے وصال فرماتے اور ریاضت بہت
کھینچا کرتے باوجود ان کے اللہ تعالی آنحضرت کو اتنی قوت عطا فرمایا تھا کہ وہ قوت بشری سے خارج تھے چنانچہ طبرانی انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمام لوگوں سے میں چار چیز میں ترجیح ہوں سخاوت دینی
اور جماع کرنا کثرت اور لڑنے میں شدت؛ اور بیہقی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک
ساعت میں اپنے عورتوں سے صحبت کرتے اور وہ گیارہ عورت تھیں پھر انس سے کوئی پوچھا کیا حضرت کو اتنی قوت

ہو کہے ہم سمجھتے تھے کہ آنحضرت کو تیس مرد کی قوت دیے گئی تھی ؛ طاؤس او رمجاہد سے روایت ہی کہ حضرت کو جماع حق
چالیس مرد کی قوت بخشش ہوئی تھی ؛ اور صفوان بن سلیم سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جبرئیل علیہ السلام
دیگ میں کچھ پکا کر لائے سو میں کہایا پھر اسدن سے مجھے جماع میں چالیس مرد کی قوت عطا ہوئی ؛ اور بعضی روایتوں میں آیا ہے
کہ وہ چالیس مرد بہشت کے ہیں کہ وہاں کے ایک ایک مرد کو دنیا کے سو مرد کی قوت دیجائیگی ؛ حضرت کے سخاوت
و بخشش کا بیان انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے سخی تھے اور بھی انس سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگیں تو دیدیتے تھے ایکبار ایک شخص آیا سو اسکو
حضرت بکریاں کہ سندہ جو دو پہار کے درمیان بہر رہی تھا دیئے اس نے اپنی قوم میں جاکر کہا تم ایمان لاؤ کیونکہ محمد
ایسا دیا کرتے ہیں کہ جسکو اپنے فقیر ہونیکا ڈر نہیں ؛ اور صفوان بن امیہ سے روایت ہی کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت عداوت
رکہتا تھا سو میرے تئیں اونٹان اور بکریاں ایک جنگل بھر کر دیے سو میں پھر ایمان لایا اور صفوان کہے اتنا دینے واسطے
نبی کے کیسا دل خوش ہوگا ؛ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بڑا سخی تھا
اور جابر رضی اللہ عنہ کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی کچھ مانگے تو نہیں کر کبھی فرمائے ؛ بعضی روایتوں میں آیا ہے
اگر حضرت پاس کچھ رہتا تو مانگنے والیکو دیتے نہیں تو خاموش رہتے ؛ اور ترمذی روایت کئے ہیں کہ ایکبار حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس نوے ہزار درم آئے سو اسکو حصیر پر ڈالے اور جو آکر مانگا سو اسکو دیتے تھا تک کچھ باقی نہ رہا ؛ اور امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص حضور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر کچھ مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے میرے پاس اس وقت کچھ نہیں لیکن تجھے کیا لینا ہی سو خرید کر میں اسکو ادا کرونگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ
اسکو جو دینے کی مقدرت ہوتی تو اسکو دیا کر اللہ تعالی تکلیف یا نہیں سو قرض اپنے ذمہ پر لیا کیا واسطے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا چہرہ مبارک اس بات سے متغیر ہوا وہاں ایک انصاری حاضر تھے سو وہ کہنے یا رسول اللہ آپ خرچ کیا کرو اور
اللہ تعالی جو مالک عرش کا ہی آپکو کچھ دیگا کر اندیشہ مت فرماؤ یہ سنتے ہی چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے
اور تبسم کر کر فرمائے مجھے ایسا ہی حکم ہوا ہے ؛ اور حضرت نے مسلمانوں کو انعامات حنین کے جنگ میں دیئے سو آٹھویں سال کے اجعار میں گزرا

اسکو نہ دیتے نہ ہوتا کہ نماز میں تخفیف کرتے اور فرماتے تم کوئی اگر میرے کسیکی کچھ ناپسند بات جو کہا چاہے مجھکو
کیونکہ میں دوست رکہتا ہوں کہ جب تمہارے پاس آؤن تو میرا سینہ تم سے صاف رہے آور جب قریش ایمان نہ لائے اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا بہت دی اور اللہ تعالی نے پہاڑون کے فرشتے کو حضرت پاس بہیجا فرشتہ نے کہا ای محمد اللہ تعالی نے
مجھے بہیجا ہی فرمایا ہی کہ جو کہیں سو بجا لاؤن اگر آپ امر کرین تو مکے کے دونو پہاڑ جنکا نام اخشبین ہی ملا دون
تا سب لوگ ہلاک ہو جاوین حضرت نے فرمایا وہ ہلاک ہوں یہ میں نہیں چاہتا شاید اللہ تعالی انکی اولاد میں مسلمان پیدا کرے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرابت والون کے ساتھ صلہ رحم کرتے اور امامہ کو جو حضرت کی نواسی تہی نماز میں اٹہا
لیتے اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو گود میں بٹہاتے اور پیار کرتے اور بعضی اوقات یہ دونون صاحبزادے
آکر حضرت کی پشت مبارک پر بیٹھ جاتے اور حضرت نماز میں رہتے تو شفقت سے انکو نہ اتارتے سجدہ میں ہی
رہتے اور حنین میں شیما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہوازن کے بندیوں میں آئے تو حضرت انکو
پہچان کر اپنی چادر انکے واسطے بچہاتے اور ابو الطفیل سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں گوشت
کی تقسیم کرتے تہے سو بی بی حلیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضعہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بدن پر کی چادر بچہا کر
انکو بٹہاتے اور ثویبہ ابو لہب کی باندی حضرت کو دودھ پلائی تہی سو انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کپڑا
بہیجا کرتے تہے جب اسکا انتقال ہوا تو پوچھے اسکا کوئی قرابت دار رہا ہی یا نہیں تا اسکو دیا کرے لوگ کہے
نہیں اسکا کوئی نہیں الحاصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلہ رحم کی بہت رعایت کرتے لیکن اپنے سبب قرابت
ہی کر انکو بڑے بڑے اصحاب پر مقدم نہیں رکہتے اور انکو انہوں پر ترجیح نہ دیتے ۔ چنانچہ
بخاری عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے فلانے کی اولاد میرے رفیق
نہیں میرا رفیق اللہ تعالی ہی اور نیک مسلمان مگر انکو قرابت ہی اسکی تری سے انکو تر رکہتا ہون اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اور اسی روز دشمن تمام پاس امانت تہی چنانچہ قبل نبوت کے حضرت کو محمد الامین کہا
کرتے تہے اور جاہلیت میں کعبے کی تیاری ہوئی بعد حجر الاسود کو کون رکہے اسکا قریش آپس میں نزاع کیے آخر یہہ

ٹھہرایے کہ اول جو شخص آئے اسکو حکم کرنا ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سب کہنے لگے واللہ
محمد امین آیا ہے وہ جو حکم کرے تو ہم سب کو قبول ہے پھر آپ نے حجر الاسود چادر میں رکھکر ہر قبیلے کا بڑا ایک شخص اسکو
پکڑ کر لیجانا سب راضی ہو کر خوشی سے ویسا ہی لیگئے اور حضرت وہاں سے اُٹھا کر اپنے دست مبارک سے اسکو نصب کئے
روایت ہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں کہا ہم تمکو جھٹلاتے نہیں اور
ہم نہیں سمجھتے کہ تم جھوٹے ہو لیکن جو دین تم لائے ہو ہم اسکی تکذیب کرتے ہیں دیکھئے اس شقی کا کیا اندھاپن تھا کہ باوجود
حضرت کی سچائی کے اس بات پر بھی جھٹلاتا تھا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ
وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ یعنے یہ لوگ تجھکو نہیں جھٹلاتے لیکن بے انصاف اللہ کے
حکموں سے منکر ہو جاتے ہیں اہل سیر روایت کئے ہیں کہ اخنس بن شریق بدر میں جنگ کے روز ابوجہل سے کہا
اے ابا الحکم یہاں میرے اور تیرے سوائے کوئی نہیں اور تو میرے سے سچ کہہ کہ محمد سچے ہیں یا جھوٹے وہ شقی نے کہا واللہ ضرور
محمد سچے ہیں اور جھوٹی بات ہرگز نہیں کہے ہیں اسی پر اخنس نے اپنی قوم بنی زہرہ کو لیکر الگ ہوا اور جنگ میں شریک نہ ہوا
اور ابوسفیان ہنوز ایمان سے مشرف نہ ہوئے تھے اونکو روم کا بادشاہ ہرقل نے پوچھا کہ محمد نبوت کا دعوا کرنے سے قبل
جھوٹ بات کبھی کرتے تھے تو جواب میں کہے کہ محمد جھوٹ بات ہرگز نہیں کہے ہیں بادشاہ نے بولا لوگوں پر جھوٹ
بات نہ بولنے والا اللہ تعالی پر جھوٹ کا ہیکو بولیگا اور نضر بن حارث بہت سخت کافر تھا قریش کو کہا کہ
محمد نوجوان کم عمر تھا تو تم اسکے کاموں کو پسند کرتے تھے اور تم سے اسکو سچوں میں بہتر جانتے تھے اور سب سے اسکو
زیادہ امین سمجھتے تھے جب اسکے بالوں میں بڑھاپا نکلے تو اسکو جھوٹا اور ساحر کہتے ہیں واللہ وہ جھوٹا اور
ساحر نہیں ہے اور حارث بن عامر باوجود مشرک رہنے کے اور لوگوں میں حضرت کی تکذیب کرتے جب اپنے گھر میں جاتا
تو بولتا واللہ محمد جھوٹا نہیں اور ایکبار ابوجہل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا جب اوس سے اوسکا غرض
لئے تو کہا واللہ میں یقین جانتا ہوں محمد پیغمبر ہیں لیکن ہم [illegible] بنی عبد مطلب [illegible] کی تابعداری کیونکر کرتے
تھے سواب کریں اور صفت و بارسائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مر کے بھی [illegible] سب کا تعاون

ہیں کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بدکاموں سے معصوم تھے احادیثون سے ثابت ہی کہ حضرت اپنی عورت اور لونڈی
سوے کسی بیگانی عورت کو نہ چہوتے اور بخاری میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت عورتوں سے بیعت
لیتے تو زبانی انسے اقرار لیتے اور مردوں کو جیسا ہاتھ پکڑکر بیعت لیا کرتے ویسا انسے نہیں لیتے واللہ دست
مبارک کسی بیگانی عورت کے ہاتھ سے نہ لگا اور ابوسفیان سے ہرقل نے جب حضرت کی عفت کا حال پوچھا تو باوجود کافر
رہنے حضرت کی عفت کا اقرار کیا الغرض تمام اوصاف حمیدہ او خصال پسندیدہ اس عنصر لطیف در جوہر شریف مین
درجہ کمال کو پہنچے تھے سوا زبان کو طاقت نہیں کہ احوال بیان مقال کے بیان کی باگ موڑے اور کمیت قلم کو
قدرت نہیں کہ اس اوصاف کے ذکر کرنے مین اوراق کے میدان مین دوڑے ؛ ؛ ؛

فصل تیسرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانے پینے کے بیان مین

اللہ تعالی نے انسان کو نہیں اپنی عبادت و بندگی کرنے واسطے پیدا کیا آدمی کو ضروری کہ اپنے اوقات عبادت
الٰہی مین صرف کرے اور علم و عمل کی برکت سے ذات حق کو پاوے لیکن عبادت کرنا قوت اور تندرستی پر موقوف ہے
بدن درست ہو تو عبادت ہو سکتی قوت اور تندرستی کہانے پینے پر موقوف ہی تو ان کا مدار کہانا پینا ہوا اب
ہر شخص کو ضروری ہے اپنا کہانا پینا درست کرے او جانوروں کی مثال جو ملا سو نہ کہاوے اور شرع کی لگام منہہ مین ڈالکر
شارع جو حکم کیا ہی اسی پر قناعت کرے او صحابہ رضی اللہ عنہم فیض صحبت سے سرور انام علیہ الصلوۃ والسلام کے
کہانے اپنے مین بہت کسرتے تھے اور کوئی پیٹ بہر کے کہاتا نہیں تہا انکے بعد جو لوگ آئے پیٹ بہر کر کہانا شروع
کئے رفتہ رفتہ اقسام کی نعمتان و طرح طرح کے کہانے اپنے لئے اختراع کر کے عیش و عشرت شروع کئے اور سلاطین و امرا
مزیدار کہانوں کے خمار سے دولت کہو بیٹھے مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے کہ آدم کی اولاد نے پیٹ سے زیادہ بدکوئی ظرف جو سو بہرتا نہیں آدمی کو چہوٹے چہوٹے چند لقمے کہانا
جو اسکی پشت کو مضبوط رکہے بس ہی پہر اگر کسی کا نفس غالب ہووے تو پیٹ کے تین حصے کرکر ایک حصہ کہانے

واسطے اور ایک حصہ بی بی کے واسطے اور ایک حصہ دوم واسطے رکھتے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض عبادت پر
موقوف ہونا کرکر جو اُٹھے ہایا کرتے اور اکثر بھوکے رہتے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کبھی پیٹ بھر کے تناول نہ فرماتے اور اپنے گھر میں سے تو کھانا نہیں مانگتے اور خواہش نہیں کرتے اگر دیویں تو کھاتے
اور جو لا کھلاویں تو وہ کھاتے اور جو پلاویں سو پیتے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے گھر کے لوگ حضرت کی وفات تک پے در پے تین روز پیٹ بھر کر نہیں کھائے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کے گھر کے لوگ پے در پے راتاں بھوکے رہتے کھانا انکو
کچھ نہ پاتے اور جو کی روٹی کھایا کرتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے
اٹھے لیکن ایک روز میں دو طرح کی غذا سے فراغت تناول نہ فرمائے اگر خرما کھائے تو جو نہیں جو کھائے تو خرما نہیں
نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دل چاہتا سو تم کھاتے اور پیتے ہو میں دیکھا ہوں تمہارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں کہ ردی خرما پیٹ بھر کر کھانے کو نہیں پاتے تھے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ **محمد صلی اللہ علیہ وسلم** کے گھر میں مہینہ مہینہ چولہا نہیں سلگتا تھا خرما کے کچھ دانے کھا کر پانی
پیتے تھے اور عتبہ بن غزوان سے روایت ہے کہ میں ساتواں آدمی ہوں جو ایمان لایا اور ہمکو سوائے ببر کے
پتوں کے کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا اسکو کھاتے کھاتے کلوں میں زخمان ہوئے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے تو حضرت کا بکتر ایک یہودی کے یہاں تیس صاع اناج پر گرو تھا
الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقر و فاقے کے حال میں رہنا اختیار کئے تھے اور کچھ مال آوے تو لوگوں پر تقسیم
کر دیتے تھے ورنہ جو جائے سو انکو اللہ تعالی عطا کرتا چنانچہ ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمائے اللہ تعالیٰ مجھے فرمایا کہ تیرے واسطے مکے کے پتھر سونا کر دیتا ہوں میں عرض کیا لیکن ایک روز کھاؤنگا
اور ایک روز بھوکا رہونگا جب بھوکا رہا تو تیرا یاد کرونگا اور تیرے پاس عاجزی کرونگا اور جب کھایا تو تیرا حمد
شکر کرونگا۔ **حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا چیزاں کھاتے سو بیان** [illegible]

ایک ہی چیز کھایا کی تھی اپنے پیٹ بھرنے کے طور پر روٹی گوشت سالن میوہ وغیرہ کھاتے تھے بخاری
روایت کئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو دوست رکھتے تھے بعضے روایتوں میں حلوے کا
بیان آیا ہے کہ وہ حریرہ تھا جسمیں دودھ ڈالکر پکاتے اور حضرت خبیص تناول کئے ہیں خبیص حلوا
ہے کہ آٹا اور گھی اور شہد ملا کر پکاتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی اکثر کھایا کرتے تھے لیکن آٹا
چھانتے اور بھوسا نہ نکالتے جو کو پیس کر پھونکتے اس میں جو بھوسا نکلا سو نکلا باقی رہا سو وہیں روٹی
پکاتے اور حضرت کے واسطے روٹیوں کے وصل چھوٹے بنانے تھے بارے سو احادیث میں مذکور نہیں اور بعضوں
نے جو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تم روٹیاں چھوٹے چھوٹے بناؤ
ہے برکت ہوگی سو یہ حدیث جھوٹی ہی تھا کہ ابن جوزی وغیرہ اس حدیث کو موضوعات میں داخل کئے
ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکرے کا گوشت کھایا کرتے اور اسکے دست کا گوشت بہت پیارے تناول
فرماتے اور بکرے کے گردن کا گوشت بھی پیارے کھاتے اور ہاڑوں پر کے گوشت کو دانتوں سے توڑ توڑ
کھاتے اور بعضے وقت چاقو سے بھی کاٹ کر کھاتے اور بکری کا دست بھونکر تناول فرماتے اور گوشت کے
کباب سیکا کر ہون کے کھاتے اور مرغ کا گوشت کھاتے اور گورخر کا گوشت کھاتے اور اونٹ کا گوشت
اکثر کھاتے اور خرگوش کا گوشت کھاتے اور حبارا یعنی چکی اور چکوا کا گوشت کھاتے اور مچھلی کا
گوشت کھاتے اور ثرید یعنے روٹی شوربے میں بھگاتے سو کھاتے اور روٹی کو گھی لگاکے کھاتے
اور روٹی زیتون کے تیل میں ڈبو کر کھاتے اور روٹی سرکے میں ڈبو کر کھاتے اور فرماتے سرکہ بہتر
سالن ہے اور کدو کو پیارے تناول فرماتے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی دعوت کی اور روٹی اور کدو کا شوربا حاضر کیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کٹورے کے اطراف
سے کدو کے ٹکڑے لینے لگے انس کہتے ہیں میں اس روز سے کدو کو بہت پیارے کھانے لگا اور جو
میں شہد ڈالکے پکاتے سو بھی حضرت تناول فرماتے ہیں روایت ہے سلمی رضی اللہ عنہا سے کہ کہا

حسن بن علی اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم میرے گھر آئے اور کہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کھانا جو پیار سے تناول فرماتے تھے سو ہمارے لئے تیار کرو وہ بی بی کہے شباب
وہ کھانا تم نہ کھاوگے کہے خواہ مخواہ پکانا پھر تھوڑے جو لیکر پیسے اور اسکو دیگ میں ڈالکر جوش
دئے اور کچھ زیتون کا تیل اس میں ڈالے اور کالی مرچ اور گرم مصالح کو تھدکر اسمین ملئے اور اسکو
لاکر کہے سکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیار سے کھاتے تھے اور خزیرہ بھی تناول فرماتے ہیں گوشت
کو کاٹ کر ڈبلن پانی میں جوش دیتے ہیں خوب گلے بعد اس میں آٹا ڈالتے ہیں سو اسکو خزیرہ کہتے ہیں
اور اقط بھی کھاتے ہیں دودھ سے مسکہ نکال کر اسکو پنیر کے طرح جماتے ہیں اسکو اقط کہتے ہیں آپ تبوک
کو تشریف جب لیگئے تو وہاں پنیر آئی سو اسکو بسم اللہ بولکر چاقو سے کاٹے اور تناول کئے اور خرمے
کے درخت کا گابہ پیار سے تناول فرماتے اور رطب یعنی خرما تر و تازہ اور تمر یعنی خشک خرما اور بسر
یعنی ادگدرا تناول فرماتے ہیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے مدینے کا خرما جسکا نام عجوہ ہی سات دانے اسکے صبح کو جو کھاوے تو اسکو سحر اور زہر تاثیر نہیں کرتا
اور انگور کھانے میں آدر ملو کے تھے سو پیلو بھی تناول کئے اکثر صحابہ پیلو کے پیڑ و توڑنے لگے تو حضرت
فرمائے جو کالے ہیں اسکو کھاؤ صحابہ عرض کئے کیا آپ بکریاں چراتے تھے سو آپ کو جنگل کے پھلوں
کا حال معلوم ہی حضرت فرمائے ہاں چرایا ہوں اور جو نبی ہوا سو وہ بکریاں چرایا ہی آپ خربزے کو خرمے
کے ساتھ تناول فرماتے اور کہتے اسکی سردی کو اسکی گرمی توڑتی ہی اور ککڑیوں کو خرمے کے ساتھ تناول
کئے اور خرمے کو مسکہ نکالا ہوا دودھ کے ساتھ کھائے اور روٹی کبھی گوشت کے
ساتھ اور کبھی خربزے کے ساتھ اور کبھی تیل کے ساتھ اور کبھی سرکے کے ساتھ کھاتے ہیں آپ کی عادت شریف
یہ تھی کہ اپنے شہر کا میوہ جس موسم میں نکلتا تو اسکو کھایا کرتے اور پیاز لہسن وغیرہ بدبو چیز نہیں کھاتے
اور عادت شریف یہ بھی تھی کہ تین انگلیاں یعنی انگوٹھا اور اسکے پاس کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے کھاتے اور

کھانا تناول فرمائے بعد انگلیون کو چوستے اول بیچ کی انگلی بعد اسکے بازو کی انگلی بعد انگھوٹا اور تناول
کے وقت اکڑو بیٹھے اور تکیہ لگاکر یا ہاتھ ٹیک کر یا پالکھٹ جھککر نہین کھاتے اور فرماتے مین اللہ کا بندہ
اور غلام ہون غلامان جیسا کھاتے ہین ویسا کھاتا ہون اور سیدھی ہاتھ سے تناول فرماتے اور بائین
ہاتھ سے اگر کوئی کھاوے تو اُسکو منع کرتے اور جب کھانے مین ہاتھ ڈالتے تو بسم اللہ کہتے اور کھانا تناول
فرمانے بعد اللہ کا شکر کرتے اور کھانا کھانے کے قبل اور کھانا کھانے بعد ہاتھ دُھوتے اور کلی کرتے
اور گرم گرم کھانا نہین کھاتے اور حضرت کو لکڑے کا قدح تھا اُس مین پانی اور نبیذ اور شہد اور دودھ
وغیرہ پیا کرتے اور کھانا بلند چیز پر رکھکر کبھی نہین کھاتے اور سوزی کی روٹی بھی کبھی نہ کھائے اور کھانا
کھائے سو معًا پانی نہین پیتے اور حضرت کے واسطے میٹھا پانی بیوت سقیا سے جو مدینے سے دو روز کے
فاصلے پر ہی تھا منگواتے اور شہد مین ٹھنڈا پانی ملاکے پیتے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی
ہے ایسا پانی جو سرد ہو اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اور پانی مین خرما یا کشمش ڈالکے شب کو
رکھتے اور صبح ہی اسکو پیتے اور کبھی نِرا دودھ پیتے اور کبھی اسمین پانی ملاکر اور پانی بیٹھکے پیتے کھڑے ہوکر
پانی پینے سے منع فرماتے اور بعضی اوقات مین کھڑے ہوکر پانی پیا جایز ہی سو معلوم ہونے واسطے
کھڑے ہوکر پانی پیے ہین اور پانی پیتے تو کٹورے مین دم نہین چھوڑتے بلکہ پاس سے منھ جدا کرکے باہر
دم چھوڑتے اور پانی پیتے وقت تین بار ظرف کے باہر دم چھوڑتے اور کٹورہ منھ کو لگاتے تو بسم اللہ بولتے
اور منھ سے چھوڑتے بعد الحمد للہ کہتے اور لوگون کے ساتھ کھاوے تو سب کے آخر آپ اٹھتے اور کسیکے یہان
دعوت کو گئے تو اسکو دعا دیتے اور ایکبار عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ حضرت کو دودھ پلائے سو حضرت
نے اُسکو یہہ دعا دی کہ یا اللہ تو اسکو جوانی کے ساتھ برخوردار کر سو اُنکی عمر اسّی برس کی ہوئی تو بھی جوان ہی
رہتے تھے اور انکو سفید ایک بال بھی نہ نکلا **فصل چوتھا حضرت کے لباس وغیرہ کے بیان مین** عادت
شریف یہہ تھی کہ جو لباس میسر ہو سو پہنتے تعصب کرکے یا خیر پہننا لازم نہین کرتے اور اکثر چادر اور لنگوتی پہنتے

اور چادر پھٹی تو اسکو ٹھیک کر کے جوڑتے اور فرماتے میں بندہ ہوں بندہ لباس جو پہنتا ہی ایسا ہی لباس
پہنتا ہوں اور کبھی عجم کے بادشاہوں کے یہاں سے نفیس لباس آتا تو انکی خاطر سے اسکو پہنکر جلد نکال کر
لوگوں کو دیدیتے اور لباس پاک پہنتے اور فرماتے اللہ پاک ہی کپڑے پاک پہنا دوست رکھتا ہی
اور حضرت سر پر پگڑی باندھتے پگڑی بہت بڑی نہیں باندھتے اور نہ بہت چھوٹی بعضے راویوں سے
آیا ہی دستار شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چودہ ہاتھ سے زیادہ بڑی نہیں رہتی تھی اور کبھی سات ہاتھ
کی باندھتے تھے اور بائیں طرف سے ٹھڈی کے نیچے سے اسکا پیچ لیکر سیدھے طرف لٹکاتے ایسے باندھنے
کو عربی میں تحنیک کہتے ہیں اور دونوں شانوں کے بیچ کبھی شملہ چھوڑتے اور کبھی نہیں چھوڑتے اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پگڑی گول باندھتے اور پیچوں کو سر پر پھراتے اور پلو کو پیچھے سے لٹکاتے بیچ
کے اور سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی اور عمرو بن حریث سے روایت ہی دیکھا
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور سر مبارک پر پگڑی سیاہ رنگ تھی اور حضرت کی ایک
پگڑی تھی اسکا نام سحاب تھا اور عادت شریف تھی پگڑی کے نیچے ٹوپی پہنتے ٹوپی لپٹی ہوئی بھی اور
بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی سفید تھی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم قمیص کو دوست رکھتے اور اسکی آستین مچک سے زیادہ دراز نہیں رکھتے اور قمیص کا
آدھی پنڈری تک بنا اور لنگ اور چادر وغیرہ بھی اتنی ہی دراز رہتی تاکہ ٹخنے سے اونچی رہے
اور آستین بہت کشادہ نہیں رکھتے اور قمیص کے گریبان کی گھنڈی بھی رکھتے انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ حضرت کی قمیص روئی کے کپڑے کی تھی اور اسکا دامن اور آستین کوتاہ تھی اور
آستین کو تنگ رکھتے تھے اور قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم مزینہ کے قبیلے کے چند لوگ حضرت پاس
حاضر ہوئے تھے دیکھے تو حضرت کی قمیص کی گھنڈیاں کھلے ہوئے تھے سو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی قمیص کے گریبان میں اپنا ہاتھ ڈالکر مہر نبوت ٹٹولا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسافرت میں جبہ

پہنے تھے اسکے آستین نہایت تنگ تھے یہانتک کہ وضو کے وقت آستین سے دست مبارک نکال کر وضو
کئے اور عبداللہ سے مولی اسماء کے روایت ہے کہے کہ بی بی اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک جبہ
طیالسی خسروانی انکو دکھلا کر کہے یہہ جبہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہان تھا
سو انکے وفات کے بعد مین اسکو لی اور اسکی گریبان اور فرجان پاس حریر لگا تھا اور کوئی بیمار ہوتا تو اسکو
دھو کر پانی پلاتے تو اس بیمار کو شفا حاصل ہو جاتی اور ایکبار حضرت حریر کا قبا پہن کر پھر کراہت سے اسکو
نکال دئے شاید کہ وہ حریر کا تھا اسلئے نکالے یا عجم کا لباس تھا کر کر اسکو پہننا دوست نہ جانے اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر چادر اوڑھتے چادر کا طول چار ہاتھ کا اور عرض ڈھائی ہاتھ کا اور لنگ
جو باندھتے تو روبرو چھوڑتے اور پیچھے سے اٹھاتے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لنگ ناف کے نیچے باندھتے ناف دستی اور عمر رضی اللہ عنہ ناف کے اوپر باندھتے اور
ابو بردہ بن ابی موسی سے روایت ہے کہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چادر اور لنگ
موٹی پیوندان بری ہوئی لے آئے اور کہے یہہ کپڑے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں روح شریف حضرت کا
انہی کپڑوں مین قبض ہوا بعض احادیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مین حلہ تھا سو اس سے مراد
دو کپڑے ہین مثلا چادر اور لنگ یا مع قمیص لیکن آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاجامہ خرید فرمائے اور کہے
یہہ بہتر ستر ہے لیکن اسکو پہنا نہیں سو کچھ ثابت نہیں اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہے کہ پہننے سو
کپڑوں مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حبرہ دوست تھا حبرہ یک کپڑا یمن مین بنتا ہے چادر کی طرح
اور اسمین خطوط سرخ اور نیل بوٹے رہتے ہین اور ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہے کہ مین ایکبار
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو برد سبز پہنے تھے نزدیک کہ ہو ماہی من مین کہ انہیں خطوط سبز بنے
اور ابی یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز زرد کی چادر ڈالے کعبے کا
طواف کرتے تھے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کو

سیاہ کمل اونٹ کے بالوں کا اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صوف کا کپڑا پہنتے تھے
اور براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلہ سرخ رنگ پہنے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کو سرخ برد پہنتے تھے برد فقط سرخ نہی بلکہ اسمین سرخ اور سیاہ خطوط تھے
منقول ہی اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
تو حلہ پہنے ردینہ اوڑھے تھے اور اسکے پلو دونوں کرے حضرت کے بالوں پر پڑتے تھے اور حضرت پاس
وفد آتے تو انکی ملاقات کے وقت سبز چادر اوڑھتے تھے بلال کہتا ہی کہ خلیفہ ہشام بن عبدالملک نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بردہ اوڑھا تو اسکو دو جانتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھندون سے
اوڑھتے اور بعضی اوقات میں سر پر سے اوڑھ کر اسکے پلو کاندھون پر ڈالتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلاطین
کو جب خط بھیجا جاے تو بعضی لوگ جانے والے عرض کیے کہ وہ خط جب تک مہر نہ ہووے تو اسکو قبول نہیں
کرتے پھر حضرت نے مہر کندہ کرنیکا حکم فرمائے نگین اسکا عقیق کا تھا اور انگوٹھی روپے کی تھی اور نقش محمد رسول اللہ
تھا محمد ایک سطر رسول ایک سطر اللہ ایک سطر اور اسکو حضرت سیدھے ہاتھ کی انگلی میں پہنتے تھے بعضی
روایات بائیں ہاتھ میں بھی پہنے ہیں اور حضرت مہر پہنے تو نگینہ ہتھیلی طرف رکھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وفات کے بعد اس مہر کو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنتے تھے اور اُسی سے مہر کرتے تھے بعد عمر رضی اللہ عنہ
پہنتے تھے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھی سو انکے ہاتھ سے اریس کے کنوین میں پڑی بہت تلاش کیے
اور پانی کھینچوائے پر نہ ملی ابن عمر روایت کیے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] علی رضی اللہ عنہ کو امر
کیے کہ مہر میں محمد بن عبداللہ کندہ کرو اور علی رضی اللہ عنہ [illegible] نقش [illegible] کاس
جب [illegible] اسکا ہاتھ پھر کے محمد رسول اللہ کا نقش ہوا علی [illegible] اس سے عرض کیے تو کہا میں نقش
کھودتے وقت غافل تھا لیکن ہاتھ پھر جاکے یہ نقش ہوگیا پھر حضرت [illegible] گئے تو حضرت [illegible] فرمایا [illegible]
رسول اللہ ہوں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں میں نعل [illegible] پہنتے [illegible] بائین

اور کبھی موزے بہنے حضرت کے نعلین میں دو تاتھی رہتے تھے بزرگان سے منقول ہی کہ حضرت کے نعال شریف کی
مثال بنا کر رکھنے میں سب برکات ہیں درد کی جگہ اسکو رکھیں تو درد جاتا رہتا ہی اور وہ مثال رہنے سے دشمن اور
چور سے پناہ ہوتی ہی اور درد زہ کے وقت اسکو عورت سیدھے ہاتھ میں پکڑے تو لطف خدا آسانی کے ساتھ ہوتا ہی اور اسکا
رکھنا نظر اور سحر سے امان ہی اور لشکر میں رہے تو اس لشکر کو ہزیمت نہیں ہوتی اور جہاز میں رہے تو غرق سے امن
رہتا ہی غرض اسکے رکھنے میں بہت فواید اور برکات ہیں مگر تاثر ظاہر ہونے اعتقاد ضرور ہی اسکی اشکال مختلف
ہیں اور اکثر نامور علما یہہ شکل پر اعتماد کر کر اسکو لکھے ہیں سو یہہ عاصی بھی اسکی وہ شکل یہاں کھینچا

نقشہ النعلین مبارک

بھی ہین ای نبی ہمنے تجکو بھیجا گواہ بناکر خوشی کی باتین سناوین اور ڈراوین اور حافظ نادانون کا
تو میرا بندہ ہی اور پیغمبر تیرا نام رکھا مین نے متوکل نہین بداخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنے والا بازارون
مین بدی کا بدلا بدی نہین کرتا لیکن معاف کرتا اور درگذرتا اور اللہ تعالی اسکو موت نہ دیگا جب تک
کہ انکی ذات سیدھی نہ کرے یہانتک کہ کہنے لا الہ الا اللہ اور کھولیگا اسکے سبب اندھی آنکھ اور
بہرے کان اور غلاف مین کے دل اور ابن عساکر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے جو یہودیون کے بڑے عالم
اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے سو روایت کرتے ہین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے روانہ ہوئے کر کہ ابن
سے تو حضرت کی ملاقات واسطے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھکر فرمائے ابن سلام یثرب کا عالم تو ہی ہے کہے
ہو حضرت فرماتے ہین تجھے قسم دیتا ہون اسکی جو موسی پر توریت نازل کیا میری صفت کتاب الہی مین
دیکھا ہی ابن سلام کہے یا محمد تم اپنے پروردگار کا وصف کہو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مضطرب ہوگئے کہ اتنے مین
جبرئیل آکے کہے کہہ ای محمد وہ اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہی کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہین اسکے جوڑ کا
کوئی یہ سنکر عبداللہ بن سلام کہے مین گواہی دیتا ہون تم بیشک اللہ کے رسول ہین اور اللہ تعالی تم کو اور
تمھارے دین کو سب پر غالب کریگا اور مین تمھاری صفت اللہ کی کتاب مین ایسا پاتا ہون ای نبی ہمنے بھیجے
تجکو گواہ بناکر اور خوشی کے باتین سناوین اور ڈراوین تو میرا بندہ ہی اور رسول تیرا نام ہی متوکل رکھا نہین
ہی بداخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنے والا بازارون مین اور بدی کا بدلا بدی نہین کرتا لیکن عفو کرتا اور درگذرتا
اسکو اللہ تعالی وفات نہ دیگا جب تلک کہ ٹیڑھے ملت کو راست کرے یہانتک کہ بولے لا الہ الا اللہ اور کھولیگا
سے اندھی آنکھ اور بہرے کان اور غلاف مین کے دل اور دارمی اور ابن سعد اور ابن عساکر کعب الاحبار سے روایت
کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت مین یون ہی محمد فرزند عبداللہ کے پیدا ہونگے مکے مین اور
ہجرت کرینگے طیبہ طرف اور ہوگی انکی مملکت شام مین نہین ہی تندخو اور نہ پکارنے والا بازارون مین اور بدلا نہین
دیگا بدی کا بدی لیکن معاف کریگا اسکی امت ثناخوان ہوگی اللہ کی ثنا اور حمد کرینگی ہر نشیب و فراز اللہ کی

تکبیر بولینگے ہر بلندی پر اور دھویا کرینگے اپنے ہاتھ پاؤن اور لنگ باندھینگے اپنی کمرون پر صفوف کھڑی ہونگی
انکی نماز مین جیسا صف کھڑے ہوتے ہین جنگ مین آواز انکی گونجے گی مساجد مین جیسا شہد کی مکھی گونجتی
ہے اور انکی ندا سنی جاوے گی آسمان کے درمیان اور روایت کئے ہین ابو نعیم وغیرہ نے کہ کعب الاحبار سے پوچھے تم نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے مین ایمان نہ لاکر اب عمر کے وقت
ایمان لائے سو کیا سبب ہے کہا میرا باپ بڑا عالم تھا اور جو کچھ موسی علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اس سے خوب
واقف تھا اور مجھے بھی تمام کتب کی تعلیم کیا جب اسکی موت کا وقت قریب پہنچا مجھے کہا مین جو کچھ جانتا تھا
سو تجھکو سکھایا مگر دو ورق اس مین ایک نبی کا احوال مذکور ہے اور اس نبی کے نکلنے کا وقت قریب ہے
اور مین انکو مہر کر کر فلانے مقام مین رکھا ہون اور اسکا منھ مٹی لگا کر بند کیا ہون تو اسکو کھولکر ہرگز نہ
دیکھنا شاید کوئی جھوٹا نبی نکلے اور نبوت کا دعوی کرے اور تو نادانی سے اسکا تابع ہو جاوے غرض انکے
مرے بعد مجھے اسکو کھولے بغیر صبر نہ ہوئی کھولا اس مین لکھا ہے محمد رسول اللہ نبی اور خاتم النبیین انکے
بعد کوئی نبی نہین پیدا ہوئیگا انکی پیدایش مکے مین اور ہجرتگاہ اسکا طیبہ بد اخلاق نہین نہ سخت اور نہ بکانے والا
بازارون مین بدی کا بدلا بدی نہین کریگا لیکن عفو کرتا اور در گذرتا اسکی امت اللہ کی ثناخوان ہین ثنا
کرینگی اللہ کی ہر حال مین اور انکی زبان پھرا کریگی اللہ کی تکبیر سے اور اپنے نبی کی مدد کرینگے اسکے دشمنون پر دھویا
کرینگے اپنی شرمگاہ اور لنگ باندھینگے اپنی کمرون پر انکی انجیل رہیگی انکے سینون مین اور ایک دوسرے سے
سگے بھائی سا دوستی رکھینگے اور وہی لوگ بہشت مین اول جاوینگے القصہ چند روز نہین گذرے کہ سماعت مین
پہنچا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین دعوی نبوت کا کرتے ہین تب مین احوال کی دریافت مین تھا یہان تک
کہ عمر رضی اللہ عنہ کے عاملان آئے اور انکی راست بازی اور وعدہ وفائی میرے پاس خوب ظاہر ہوئی اور
انکے دشمنون پر جو فتح ہوئے سو بغور ملاحظہ کیا تب مجھے یقین ہوا کہ وہ نبی یہی ہین غرض ایک مدت تک اسی تردد مین
رہا کوئی مسلمان نہ آیت رہا یا ایہا الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا مصدقا

لِمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ای کتاب والو ایمان لاؤ اسپر جو ہم نے نازل کیا سچ بتایا تمہارے پاس والی کو پہلے اس سے کہ ہم مٹا ڈالیں کتنے منہہ پھر الٹ دیں انکو پیٹھ کے طرف یا انکو لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتے والون کو اور اللہ نے حکم کیا سو ہوا یہ آیت سنتے ہی مجھے اندیشہ ہوا کہ میرا منہہ پیٹھ طرف کہیں پھر جاتا ہی اور یہی انتظار لگی کہ صبح کب ہوگا پھر صبح ہوتے ہی مین مسلمانون پاس جاکر اسلام سے مشرف ہوا روایت کیے مین بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جارود بن المعلی آکے اسلام لایا اور کہا قسم ہی اسکی جو تمکو رسول حق کیا مین انجیل مین تمہاری صفت دیکھا اور بتول کا فرزند یعنی عیسی علیہ السلام تمہارے آنیکی خوشخبری دیا اور بیہقی روایت کئے وہب بن منبہ سے اور انھون اگلے انبیا کی کتابون سے خوب واقف تھے کہ اللہ تعالی داؤد علیہ السلام کو وحی کیا کہ تیرے بعد ایک نبی آئیگا اسکا نام احمد اور محمد ہی روایت کئے ہین طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے فلتان بن عاصم سے کہ ایکروز ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے ایک یہودی آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پوچھے تو توریت پڑھا ہی تو بولا پڑھا ہون پوچھے انجیل پڑھا ہی تو بولا ہان پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو قسم دیکر پوچھے میری صفت توریت اور انجیل مین پایا ہی تو بولا ایک نبی آنیوالا تھا اسکی نعت تمہاری نعت سا تھی اور ہیئت تمہاری ہیئت سا اور نکلنا تمہارے نکلنے سا اور ہمکو آرزو تھی کہ وہ ہمارے مین ہوگا پھر تم نکلنے سے ہم اندیشمند ہوکے دیکھے تو تم وہ نہین کیونکہ اسکے ساتھ ستر ہزار آدمی اسکی امت سے ہونگے کہ انپر حساب و عذاب نہین اور تمہارے تو چند آدمی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہی اسکی کہ میری جان اسکے حکم مین ہی مین وہی ہون اور وہ میری امت ہی اور وہ ستر ہزار اور پھر ستر ہزار سے بڑھکر ہین روایت کئے ہین ابن سعد اور عساکر نے سہل سے مولی خیثمہ کا کہا کہ ہم جاہلیت مین نصرانی مذہب اختیار کئے تھے سو مین ایکروز انجیل لیکر پڑھتا تھا دیکھا کہ ایک ورق کو سر قلم لگا کر جوڑا ہی اسکو چیر کر دیکھنے لگا انمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

یون لکھا ہی کہ وہ نہ بہت کوتاہ قد ہی اور نہ دراز گورا رنگ ہے دونون شانون بیچ مہر نبوت
ہی کنز کو نہ باندھکے بیٹھا کریگا اور صدقہ نہ لیگا اور دراز گوش و اونٹ پر چڑھا کریگا اپنی بکری
کا دودھ آپ ہی نچوڑا کریگا اور پیوند بھری ہوئی قمیص پہنیگا ایسا جو کرے تو تکبر سے بری ہی اُس
سے بہرہ کریگا اور وہ اسمٰعیل کے اولاد مین ہوگا اسکا نام احمد ہی اتنا دیکھا کہ اس عرصے مین یہ آیا اگر مجھے مارا
اور بولا اسکو کیا تو دیکھتا ہی مین بولا اسمین احمد کا وصف لکھا ہی تو وہ بولا احمد کی ہی آپنے نہیں دیکھے
سنے ہین ابن سعد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المدراس یعنی یہودیون
کے مدرسے کو تشریف لیگئے اور فرمائے تمھارے مین کا جو بڑا عالم ہی سو آوے تو مین اس سے کچھ پوچھونگا
پھر سب عبداللہ بن صوریا طرف اشارہ کیے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کنارے لیجا کر پوچھے تجھے ترے
دین کی اور اللہ تعالی جو نعمتان تم پر بخشش کیا اور من و سلوی کھلایا اور ابر کا سایہ کیا سو اسکی قسم
مین اللہ کا رسول ہون سو تو جانتا ہی بولا درست ہی مین جیسا جانتا ہون ویسا ہی ہمارے سب
لوگ جانتے ہین اور تمھارے اوصاف توریت مین موجود ہین لیکن یہود حسد سے ایمان نہین لاتے پھر دو
پھر تو کیا واسطے اسلام نہین لاتا تو بولا قوم کا خلاف کرنا خوب نہین سمجھتا ہون شاید وہ ایمان لائینگے
وقت مین بھی لاؤنگا روایت کیے ہین امام احمد اور ابن سعد کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم
لیجاتے تھے راہ مین یہودی کا لڑکا بیمار تھا سو اسکا باپ توریت نکال کر پڑھتا تھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اسکو کہے ای یہودی تجھے قسم ہی اسکی جو توریت موسی پر نازل کیا توریت مین میری صفت
اور میرا نکلنا مذکور ہی یا نہین پھر وہ سر سے اشارہ کیا نہین اور وہ لڑکا جو بیمار تھا سو کہا موسی
توریت جو نازل کیا مین اسکی قسم کر کہتا ہون تمھاری صفت و نکلنے کی جگہ مذکور توریت مین دو
پاتا ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ معبود نہین سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہین پھر حضرت
فرمائے اب یہودی کو یہان سے دور کرو اور روح اسکا قبض ہوئے بعد اوس پر حضرت جنازے کی نماز ادا کئے

راہ بتاؤنگا اسکے سبب گمراہی کے بعد اور سکھاؤنگا نادانی کے بعد اور نام آور کرونگا گمنامی کے بعد
اور زیادہ کرونگا بے نامی کے بعد اور بزرگی کرونگا کمی کے بعد اور غنی کرونگا محتاجی کے بعد اور ایک
کرونگا جدائی کے بعد اور الفت کرونگا اسکے سبب سے دلوں میں جو پراگندہ تھے اور ملتوں میں جو مختلف
تھے روایت کیے ہیں ابو نعیم نے کعب الاحبار اور وہب بن منبہ سے کہے کہ دانیال کی کتاب میں لکھی ہے کہ
بادشاہ ایک خواب دیکھا دہشتناک جو ہوشیار ہوا تو وہ خواب یاد نرکھا پھر کاہنان اور ساحران کو بلاکے
خواب میں اپنے پر جو دہشت ہوئی سو بیان کرکر اسکی تعبیر پوچھا وہ کہے اگر تو خواب بیان کیا تو ہم اسکی
تعبیر کہینگے بولا خواب مجکو یاد نہیں غرض آخر دانیال کو بلواکے اپنا اضطراب بیان کیا دانیال کہے تو خواب
میں دیکھا ایک بت جسکے پاؤں زمین میں اور سر آسمان پر اوپر تو سونیکا اور بیچ میں روپے کا
اور نیچے تانبا پیتل رانان لوہے کے اور پاؤں مٹی کے اور تو اسکی خوبی اور مضبوطی کو تعجب سے دیکھتا تھا
کہ اتنے میں ایک پتھر آسمان سے اسکے بیچ سر میں پڑکر اسکو ٹکرے ٹکرے کردیا یہاں تک اُس کا سونا روپا تانبا
لوہا مٹی سب مخلوط ہو گئے اور تو سمجھا اگر جن اور انس تمام جمع ہوکر اسکو جدا کرنا چاہیں تو اُن سے وہ نہ
ہوسکیگا اور اگر باد چلے تو اسکو اُڑا دیگا بعد تو دیکھا وہ پتھر بڑھنے لگا اسقدر بالیدہ ہوا کہ تمام
روے زمین اُس سے بھر گیا سواے آسمان کے اور اُس پتھر کے کچھ نظر نہ آنے لگا بخت نصر کہا تم سچ کہے
میں یہی خواب دیکھا اب کہو اسکی تعبیر کیا ہے دانیال کہے بت جو ہے سو مختلف امتاں ہیں اول اور اوسط اور آخر
زمانے میں اور پتھر جو گرا سو وہ ایک دین ہے کہ ان امتوں پر گریگا اور سب پر غالب ہوگا اسطرح سے کہ اللہ تعالیٰ
ایک نبی امی کو عرب سے بھیجیگا اُس نے تمام امتوں اور دینوں کو توڑیگا جیسا پتھر بت کو توڑا اور تمام
دینوں اور ادیان پر غالب آئیگا جیسا پتھر سب پر غالب ہوکے تمام کو پوشیدہ کیا الغرض اگلے انبیا کی کتب
میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام صراحةً مذکور تھا اور حضرت کے اوصاف اور نشانیاں مذکور تھے جو حضرت
ظاہر ہونیکے یہود و نصاری کے علما عداوت اور دنیا کی لالچ سے اسکو نکال دیے اور بہت جگہ تغیر و تبدیل

کئے چنانچہ آجتک بھی وہ لوگ اپنی کتابون مین تغیر و تبدل کر دیتے ہین اور دو چار ہزار کتاب نئی چھاپتے ہین
اور اسکو مشہور کر کر پرانی کتابون سے نجاست پونچھ کر پھینکدیتے ہین باوجود اتنی شرارت کے ہنوز انکی کتابون
مین بہت سی مقام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکور ہی یہان تھوڑا بطور نمونے کے لکھتا ہون توریت
کے سفر الاستثنا کے اٹھارویں باب کی اٹھارویں سطر سے لکھتا ہی کہ مین انکے یعنی بنی اسرائیل کے لئے انکے بھائیون
مین تجھہ سا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اسے فرماؤنگا انسے کہیگا
اور ایسا ہوگا جو کوئی میرے باتون کو جنھین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو قوم سے ہلاک کیا جاوے
اس نص مین کہا کہ انکے بھائیون سے تو معلوم ہوا وہ بنی اسرائیل سے نہین بلکہ انکے بھائیون سے ہی بنی اسرائیل کے
بھائی نہین مگر بنی اسمعیل اور بنی اسمعیل سے نبوت کا دعوی کوئی نہ کیا سوائے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور اپنے دعوے کو معجزات سے ثابت کئے تو معلوم ہوا کہ نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین بلکہ توریت
جو یہود کے پاس ہی اسکے کئی نسخون مین ہی کہ ای موسی مین بنی اسمعیل کے لئے ایک نبی میرے گھر سے قایم کرونگا
اور میری بات اسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ کہ مین اسکو فرماؤنگا سو انکو کہیگا چنانچہ مولانا شاہ
عبد العزیز دہلوی اس عبارت کو اپنی کتاب رد روافض مین لکھے ہین اور اس نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہونے کا ایک قرینہ اور بھی ہی کیونکہ اس مین لکھا ہی کہ اسکے منہہ مین اپنا کلام ڈالونگا سو توریت انجیل
زبور وغیرہ اللہ تعالی کا کلام انبیا کے منہہ مین ہی تھا تو معلوم ہوتا ہی کہ اسکے لئے کچھہ بڑھکر ہو اور ایسا
کلام کوئی نہین سوائے قرآن شریف کے کہ جسکو حضرت کا معجزہ کیا اور وہ کلام کو تمام امتیان
پڑھتے ہین اور اسکے حافظ ہین اور اس سے احکام کا استنباط کرتے ہین اور وہ جو کہا کہ جو کوئی نہ سنیگا
تو قوم سے ہلاک کیا جاوے دلالت کرتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہین اور جو حضرت کی بات
نہ مانے تو اسکو قتل کرتا ہی اور نصاری اس نص کو مسیح علیہ السلام کے حق مین جو لیتے ہین سو بات بن
نہین سکتی کیونکہ خدا تعالی کا کلام انکے منہہ مین جس طرح کہ ہم کہے تھا اور عیسی علیہ السلام کی دعوت

جو قبول نکرے تو اسکو ہلاک کردیا آیا نہیں اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اس نبی کی دعوت علی العموم
رہیگی اور موسیٰ علیہ السلام کی دعوت مخصوص بنی اسرائیل کو تھی توریت کی سفر التکوین کے انچاسوین
باب کی دسوین سطر مین لکھا ہی یہوداسے ریاست کی چھڑی نہ جائیگی اور نہ ناموس وضع کرنیوالے
اسکے نسل سے جائیگے جبتک شیلوہ نہ آوے اور قومین اسکے پاس جمع ہونگے اور وے اپنا گدھا تاک سے
اور اپنی گدھی کا بچہ کرم سے باندھکر اپنے کپڑے شراب مین اور اپنی پوشاک انگور کے لہو مین دھووے
انکی آنکھین شراب سے لعل ہونگی اور اسکے دانت دودھ سے سفید ہونگے انتہی یعقوب علیہ السلام جنکا لقب
اسرائیل تھا اپنے فرزند یہوداکو یہ بشارت دیئے اور شیلوہ سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین حضرت کے آنے
سے بنی اسرائیل کی عزت اور سلطنت اور ناموس کے وضع کرنیوالے یعنی انبیا جاتے رہے اور نصاری جو کہتے
ہین شیلوہ سے مراد مسیح علیہ السلام ہی سو یہ بات بن نہیں سکتی کیونکہ مسیح کے آنے سے نبوت بنی اسرائیل سے
نہین گئی اسلئے کہ مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل سے تھے اور مسیح پاس قومین جمع نہوئے اور مسیح کے آنکھ سرخ
نہ تھے بخلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حضرت پاس قومین جمع ہوئے اور آنکھین سرخ اور دانت نہایت سفید
تھے اور گدھا تاک سے اور گدھی کا بچہ کرم سے باندھا اس سے شاید اشارہ ہی کہ انکی سلطنت انتہاے
زمین تک ہونا اور شراب مین کپڑے دھونا شاید مراد جہاد کرنا اور خون مین کپڑے رنگین ہونا ہی توریت
مین سفر الاستثنا کے تینتیسوین باب کی دوسری سطر مین لکھا ہی موسیٰ نے کہا کہ یہواہ سینا سے آیا اور ساعیر سے
طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے انپر چمکا ہزارون مقدسون کے ساتھ آیا اور اسکے دہنے ہاتھ ایک آتشی
شریعت انکے لئے تھی وہ قوم کے ساتھ کمال اخلاص سے محبت رکھتا ہی اسکے سارے مقدس تیرے ہاتھ مین ہین وہ
تیرے قدمون سے نزدیک ہین اور تیری تعلیمون کو قبول کرینگے انتہی سینا نام پہاڑ کا ہی جہان موسیٰ علیہ السلام
کو تجلی ہوئی وہان سے آنا مراد توریت کو نازل کرنا ہی اس دین کی تعلیم شروع ہوا ہی موسیٰ علیہ السلام سے قبل
بہت سے انبیا آئے پر دین کی تعلیم اس ڈھب کی نہ تھی اور ساعیر نام پہاڑ کا ہی جہان عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر

وہان سے طلوع کرنا عیسیٰ نے توریت و انجیل کے احکام کی تعمیم کرنا ہی کہ اپنے شریعت یونان و روم مین رواج
پائی اور فاران نام مکہ معظمہ کا ہی اُسی کے پہاڑ حرا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدا مین وحی نازل ہوئی تھی
اور ہزارون مقدس سے مراد صحابہ ہین رضی اللہ عنہم کہ خدا تعالی کے تعلیمون کو قبول کیے اور آتشی شریعت
حضرت ہی کی شمشیر ہی کہ شمشیر کے زور سے لشکر نے باطلون کو راست کیا زبور کے بہترویں باب مین لکھا ہی
کہ ای خدا بادشاہ کو اپنی عدالتین عطا کر اور بادشاہ کے بیٹے کو اپنی صداقت دے وہ تیرے بندون مین
صداقت سے حکم کریگا اور تیرے مسکینون مین راستبازی سے پہاڑ تیری قوم کی لئے سلامتی ظاہر کرینگے
اور ٹیلے راستبازی وہ راستبازی سے خلق کے مسکینون کا انصاف کریگا اور محتاجون کے فرزندون کو
بچا دیگا اور ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جب تک کہ سورج اور چاند باقی رہینگے سارے پشتون کے لوگ
تجھ سے ڈرا کرینگے وہ بارش کے مانند کاٹی ہوئی گھاس پر نازل ہوگا اور بھوی کے مینہ کی طرح جو زمین کو
سیراب کرتا ہی اسکے عصر مین جب تک کہ چاند باقی رہیگا راستباز پھلینگے اور سلامتی کامل ہوگی سمندر سے
سمندر تک اور دریا سے انتہائے زمین تک اس کا حکم ہوگا وے جو بیابان کے باشندے ہین اسکے
سامنے جھکینگے اور اسکے دشمن ماٹی چاٹینگے ترسیس اور جزیرون کے سلاطین تحفے لاوینگے عرب اور سبا کے
بادشاہ ہدیئے گذرانیگے ہان سارے بادشاہ اسکے حضور سرنگون ہونگے ساری گروہین اسکے خدمت گذاری
کرینگی کیونکہ وہ نالہ کرنیوالے محتاج کو اور مسکین کو اور اسکو جو بے یار ہی بچا دیگا وہ دل شکستہ اور محتاج سے
نرمی کریگا اور محتاجون کی جان بچا لیگا وہ انکی جانین جور اور جفا سے بچا لیگا اُسکا نام انکے پاس گرامی
ہوگا اور عرب کا سونا اُسے دیا جائیگا سدا اس پر صلاۃ کہا کرینگے ہر روز اسکی مبارکباد کہی جائیگی
اُسوقت ایک مٹھی بھر دانے جو زمین مین یا پہاڑون کی چوٹیون پر گرینگے تو اُن کے پھل لبنان کے درخت
کی طرح جھر جھر آوینگے اور مدینے سے گھاس کے مانند پھلینگے اسکا نام ابد تک باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب رہیگا
اسکے نام کا رواج ہوگا لوگ اسکے باعث مبارک ہو کے ساری قومین اُسے مبارک کہینگے انتہی بہ نص سلیمان

علیہ السلام کے حق مین سو نہین ہو سکتا کیونکہ یہہ اوصاف تمام نہین پائے جاتے چنانچہ یہود و نصاری
کے پادریون کا بھی اسبات پر اتفاق ہی اور نصاری جو دعوی کرتے ہین کہ یہہ بعض مسیح علیہ السلام کے حق مین
ہی سو بے دلیل ہی کیونکہ کوئی ایک صفت اسکی انمین نہ تھی مگر یہہ تمام اوصاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین
موجود ہین اور بادشاہ کا بیٹا کر کر جو اسمین آیا ہی سو بعید نہین کہ پادریون نے کچھہ تغیر دیکے وہ لفظ
لکھین ہین رہے بعد ثبوت کے اسکی تاویل یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داود علیہ السلام کے بنی الاعمام مین
تھے اور بھائی کے فرزند کو اپنا بیٹا بولنا عادت ہی شاید اس عرف کے نظر کر کے بادشاہ کا فرزند کہا تیسعیا
کی نبوت کے اکیسوین باب کی پہلی سطر مین لکھا ہی کہ نبوت بیابان کے لوگون مین ہی جو قریب ہی سمندر سے اور
ساتھوین سطر مین لکھا ہی کہ مین نے خواب دیکھا دو سوار ایک گدھے کا سوار دوسرا اونٹ کا اور نوین سطر مین
لکھا ہی کہ ان دو سوارون مین سے ایک نے کہا بابل ویران ہوا اور اسکے تمام بتان جو ہاتھون سے بنائے ہوئے
تھے سب گر پڑے ای پرہیزگارو سنیو وہ جو مین نے لشکر کے سردار اسرائیل کے خدا سے سنا ہون سو
تم کو خبر دیتا ہون کہ نبوت ادوم اور ساعیر کے لوگون مین ہی جو اولاد مین عیسو کے پکارو مجھے ساعیر
نگاہ رکھو بزرگون کو پاسبانی کرو دیزات اگر تو ڈھونڈتا ہی تو ڈھونڈ نبوت عرب بیابان مین اور بنی قیدار
مین ہی انہی دیکھو قیدار نام ہی اسمعیل کے فرزند کا جسکی اولاد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بنی قیدار
مین نبوت کا دعوی کوئی نہ کیا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ عبارت قدیم ترجمون مین ہی جو اگلے
نسخے جو اگر مر انکا ترجمہ کئے ہین اب ت اس فقرے کو نکال دئے ہین یوحنا کی انجیل کے چودھوین باب
کی سولھوین سطر مین لکھا ہی کہ مسیح کہتا ہے مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین دوسرا فار
قلیط دیگا جو ابد تک تمھارے ساتھہ رہے یعنے روح صدق جسے دنیا قبول نہین کر سکتی کیونکہ اسے
دیکھتی نہین اور نہ اسے جانتی ہی لیکن تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمھارے ساتھہ رہتا ہی اور تم مین ہوویگا
اور پچیسوین سطر مین لکھا ہی کہ مسیح فرمایا کہ مین نے یہہ باتین تمھارے ساتھہ ہوتے ہوئے تم سے کہین لیکن

وہ بارقلیطا روح قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمھیں سب چیزیں سکھلاویگا اور سب چیزیں
جو کچھ کہ میں نے تمھیں کہا ہی تمھیں یاد دلاویگا اور پندرہویں باب کی چھبیسویں سطر میں لکھا ہی جب
کہ وہ بارقلیطا جسے میں تمھارے لئے باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہی آوے تو
وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ ہو اور سولھویں باب کی ساتویں
سطر میں لکھا ہی تمھارے لئے میرا جانا ہی سود مند ہی کیونکہ اگر میں نہ جاؤں بارقلیطا تم پاس نہ آویگا اگر میں
جاؤں میں اُسے تم پاس بھیج دونگا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم
کریگا گناہ سے اسلئے کہ وے مجھ پر ایمان نہ لائے راستی سے اسلئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور
تم مجھے پھر نہ دیکھوگے حکم سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی ہنوز بہت سی باتیں ہیں کہ
کہ میں تمھیں کہوں پر اب تم انکی برداشت کر نہیں سکتے لیکن جب وہ یعنی روح صدق آوے وہ تمھیں
ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھ وہ سنیگا سو کہیگا اور وہ تمھیں
آیندہ کی خبریں دیگا اور وہ میری ستایش کریگا اسلئے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگا اور تمھیں دکھاویگا سب
چیزوں جو باپ کی ہیں میری ہیں اسلئے میں نے کہ وہ میری چیزوں سے لیگا اور تمکو دکھاویگا انتہی
دیکھئے کہ مسیح علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی بشارت دے اور بارقلیطا یونانی لفظ ہی
اسکا معنی وکیل اور شفاعت کنندہ اور تسلی دہندہ اور معزی اور محمد اور خلاصی دہندہ اور پیغامبر کہا گیا ہی
اور مسیح علیہ السلام کی نبوت کی سچوتی اور انکا آسمان پر جانا حضرت کے فرمانے سے جہان پر آشکارا ہوا اور
مسیح علیہ السلام جو اوصاف کہے سو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے تو معلوم ہوا کہ بارقلیطا
وہی تھے اور اس نص میں جابجا مسیح نے خدا تعالی کو باپ باپ کرکے جو تعبیر کئے ہیں سو اسمیں کچھ
تغیر و تبدل کرنا پادریوں سے بعید نہیں احتمال ہی کہ شاید اصلی زبان میں کوئی لفظ مشترک تھا
اسکو باپ کر معنی کئے ہیں چنانچہ انکے ترجمے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ خالق کو اور استاد کو

باپ سے تعبیر کرتے ہیں یوحنا کی انجیل کے چودھویں باب کی تیسوین سطر میں لکھا ہی کہ بعد اسکے میں تم سے بہت کلام نکرونگا اسلئے کہ اس جہان کا ارکون آتا ہی اور اسکی مجہ مین کوئی چیز نہین انتہی ارکون یونانی لفظ ہی اسکا معنی سردار سو عیسی علیہ السلام کے بعد جہان کا کوئی سردار آیا سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس نص مین مسیح علیہ السلام اشارہ کئے کہ وہ اپنے سے افضل ہی مشاہدات کے دوسرے باب کی چھبیسوین سطر میں یوحنا لکھتا ہی کہ مین دونگا اوورکمر کو جو یاد رکھتا ہی میرے کامون کو سلطنت تمام امتون پر اور وہ آہنی عصا لئے ہوئے ان پر حکم رانی کریگا اور سفالی ظروف کے ٹکرون کے مانند انکو توڑیگا انتہی اوورکمر یونانی بھاکا ہی اسکا معنی مظفر اور جنگی اور غالب سو مسیح علیہ السلام کے بعد تمام امتون کو آہنی عصا یعنی تلوار کے بل سے حکم رانی کوئی نہ کیا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غرض باوجود تغیر و تبدل کے ہنوز انکے کتابون میں استدلال کے مقامات باقی ہیں اور ان کے سوائے اور بھی نصوص ہیں طوالت کے اندیشے سے ہم اسپر اکتفا کئے یہود و نصاری کے علما حضرت کی رسالت کا اقرار کئے سو بیان۔ روایت کئے ہیں ابن سعد و بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ہم کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ خبر دئے اور کہے میں رامہرمز کا رہنے والا اور میرا باپ وہان کا رئیس تھا اور اس کا میرے پر پیار بہت تھا یہان تک گھر کے باہر جانے دیتا نہیں تھا اور مجوسی مذہب کے طریقے پر مجھ کو خوب ماہر کیا غرض ایک روز مجھے کسی جگہہ کا احوال دریافت کرنے بھیجا راہ میں ایک گرجہ تھا نصاری اسمین عبادت کرتے تھے انکے دیکھنے سے مجھے نہایت تعجب ہوا انھین دیکھتا ہوا رہا مغرب کو باپ مجھے ڈھونڈھنے لوگون کو روانہ کیا اور میں شام ہوتے اپنے گھر کو آیا پوچھا اتنا وقت کیا کرتا تھا مین کہا چند لوگ عبادت کرتے تھے سو انکی عبادت مجھے خوب دیسی اور اس قوم کو نصاری کہتے ہیں مین انکے پاس تھا باپ میرا بولا تیرا دین اور تیرے آبا کا دین انکے دین سے بہتر ہی مین بولا وہ لوگ خدا کی عبادت کرتے ہیں اور تم اپنے ہاتھ سے سلگائے آتش کی پرستش کرتے ہو اگرچہ دین

مجھے جاوے باپ غصہ ہوکر میرے پانوٗن مین بیڑیان ڈالا اور مین نے کسیکو اُن نصرانیون پاس بھیجکر
دریافت کیا کہ تمھارے دین کا اصل کہان ہے بولے شام مین پھر مین انکو چتادیا کہ تمھارے کوئی لوگ
شام طرف جاوین تو مجھے اطلاع کرو غرض شام سے تجار آکر جاتے وقت مجھے اطلاع کر گئے مین بھاگکر انکے
ہمراہ شام کو گیا اور پوچھا تمھارے دین والون مین بہتر شخص کون ہے کہے فلانا اُسقف بہتر ہے مین
اسکی خدمت مین رہنے لگا وہ بہت بدآدمی تھا لوگون کو صدقہ دینے ترغیب کرتا صدقہ لاکر اُسکے
پاس دیتے تو آپ ہی داب لیتا اور فقرا کو کچھ نہ دیتا اسکی یہ حالت دیکھکر مین اُسپر بہت خفا رہتا
غرض وہ مرگیا لوگ اُسکو دفن کرنے آئے مین کہا یہ بڑا خراب آدمی تھا صدقہ لوگون پاس سے لیکر آپ
ہی جمع کرتا تھا غربا کو کچھ نہیں دیتا تھا بولے اسکی کیا دلیل پھر مین تمام مال جو گاڑ کے رکھا تھا دکھایا
لوگ اُسکو دفن نہ کر کر سولی پر لٹکائے اور اُسکو سنگسار کئے بعد دوسرے کو اسکا قایم مقام کئے وہ بہت
خوب شخص تھا شب و روز عبادت الہی مین مشغول رہتا مین اسکے ساتھ بہت محبت رکھنے لگا جب اسکی موت کا
وقت پہنچی تو مین اُس سے پوچھا کہ اب مین کسکی خدمت مین رہون بولا موصل مین فلانا شخص رہتا ہے
اُس پاس جا پھر مین اسکے پاس گیا جب اسکی موت کا وقت پہنچا تو مین پوچھا اب مین کس کے
پاس رہون بولا نصیبین مین فلانا ہے اسکے پاس جا پھر وہان جاکر اس پاس رہا جب اسکی موت کا وقت
پہنچا تو پوچھا مین کسکے پاس رہون بولا میری دانست مین اب کوئی ایسا نہ رہا جو اسکے پاس تجھے
رہو کر کہون لیکن اب ایک پیغمبر نکلنے کا وقت قریب پہنچا ہے حرم مین نکلیگا اور اسکا ہجرت گاہ
خرمابندی جو کی زمین مین ہے دو حرون کے بیچ اسمین نبوت کی علامات موجود رہینگے دیکھنے والے
پر مخفی نہین اسکے دونون شانون مین مہر نبوت رہیگا ہدیہ کھاویگا اور صدقہ نہ کھاویگا تیرے سے
ہوسکے تو اپنے تئین کسی حال سے وہان پہنچا غرض اسکا انتقال ہوے بعد چند روز کے چند لوگ
بنی کلب کے قبیلے والے تجارت کو آئے سو انکے ساتھ مین عرب طرف روانہ ہوا پھر وہ مجھے اپنے

ہمراہ لاکر وادی القری مین ظلم سے ایک یہودی پاس بیچا وہان حضرت کے درختون کو دیکھکر مجھے
گمان ہوا کہ شاید ہجرت گاہ یہی ہے بعد ایک یہودی بنی قریظہ کا وہان آیا سو مجھے خرید کر مدینے کو
لایا واللہ مدینے کو دیکھتے ہی تمام اوصاف جو اُسقف کہا تھا سو پایا اور مجھے یقین ہوا کہ وہ شہر یہی ہے
غرض مین اسکے پاس تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین دعوی نبوت کا کرنے لگے مجھے غلامی کے بند مین رہنے کے
سبب معلوم نہ ہوا جب مدینے کو تشریف لاکر قبا مین اترے اور اس یہودی کا چچیرا بھائی آکر کہا ایک شخص مکے سے
آیا ہی اور نبوت کا دعوی کرتا ہی وہ قبا مین اترا ہی اسکے پاس بنی قیلہ تمام جمع ہین واللہ یہہ سنتے ہی میرے
بدن مین لرزہ ہوا اور بیقراری سے اگر پوچھا کہ یہہ کیا کہتا ہی یہودی غصے سے مجھے طمانچہ مار کر کہا تو اپنا کام
کر اس باتون سے تجھے کیا کام پھر مین شب کو خرما کچھہ لیکر حضرت پاس گیا اور عرض کیا یہہ صدقہ ہی آپ کے
واسطے لایا ہون حضرت فرمائے لیجاؤ مین اسکو نہین کھاتا مین دل مین کہا یہہ پہلی علامت ہی بعد حضرت قبا سے
نکل کر مدینے مین گئے پھر مین خرما کچھہ جمع کرکر حضرت پاس لایا اور عرض کیا کہ آپ تو صدقہ نہین کھاتے
اس لئے آپکے واسطے ہدیہ لایا ہون حضرت اسکو تناول فرمائے اور صحابہ کو بھی کھانے امر کئے مین دل
مین بولا کہ یہہ دوسری علامت ہی پھر مین اکروز حضرت پاس آیا تو آپ کسی کے جنازے کے ساتھ قبرستان
لیجاتے تھے مین مہر نبوت کو دیکھنے پشت مبارک طرف گیا حضرت میرے ارادے پر واقف ہوکر چادر
پشت پر سے نکالے مین مہر نبوت کو دیکھا تو وہ راہب کے کہے موافق پایا مین اُسپر گر کے رونے لگا
حضرت فرمائے سلمان ادھر آؤ مین حضرت کے روبرو بیٹھا اور میرا احوال گذرا سو بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تم یہود کو پیسے کچھہ دینا قبول کرکر آزاد ہو سو مین تین سو درخت خرمے کے اور چالیس اوقیے پر
مکاتبت کیا پھر صحابہ میری اعانت واسطے کوئی خرمے کے درخت کے تیس روپے کوئی بیس روپے کوئی دس
روپے اور کم زیادہ اپنے مقدور موافق مجھے دینا قبول کئے حضرت فرمائے ان روپون کو بونے واسطے
بنا کر مجھے اطلاع کرو مین سب آلے کھود کر حضرت کو اطلاع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک

سے تمام ردیون کو گا دے واللہ تمام درخت لگے اور کوئی روپ ضایع نہ ہوا اور حضرت پاس کہیں سے
سونے کا ایک ٹکڑا آیا کبوتر کے انڈے کے مقدار حضرت مجھے فرمائے اسکو لیکر یہود کا حق ادا کر مین عرض کیا
یارسول اللہ میرا دین اس مین ادا ہونا ممکن نہین حضرت فرمائے اسکو سے اللہ تعالی ادا کریگا پھر مین
اسکو لیکر تمام حق یہود کا ادا کیا دیکھا تو بھی اتنا ہی سونا میرے پاس باقی رہا ہی **روایت** کئے ہین
ابن اسحق اور بیہقی نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہے کہ انصار کے بوڈھے لوگون سے مین سنا ہون کہتے تھے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال ہمارے سے زیادہ کسی عربون کو معلوم نتھا سبب اسکا یہہ تھا کہ ہمارے شہر
مین یہود رہتے تھے اور وہ اہل کتاب تھے اور ہم بت پرست پھر ہم انسے کچھ بے اعتدالی کرے تو کہتے کہ ایک
نبی آنے والا ہی اور اسکا وقت قریب پہنچا ہم اسکے تابع ہوکر تم کو قتل کریگے جب اللہ تعالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا
ہم حضرت کے تابع ہوے اور یہود کافر ہوئے اسپر یہہ آیت نازل ہوئی **وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى**
الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ اور پہلے سے
فتح مانگتے تھے کافرون پر پھر جب پہنچا انکو جو پہچان رکھا تھا اس سے منکر ہوئے سو لعنت ہی اللہ کی منکرون
پر **روایت** کئے ہین ابن اسحق اور احمد وغیرہ سلمہ بن سلامہ سے کہے کہ ایک یہودی تھا جنت وغیرہ کا احوال
بیان کرتا ہم اسکے کہے کو سچ نہ جانکر پوچھتے اسکی علامت کیا ہی تو لنے لگے اور یمن طرف اشارہ کرکر بولتا
کہ اس طرف سے ایک نبی ظاہر ہوگا اور میرے طرف دکھا کر کہتا کہ یہہ شخص اگر جوان ہوگا تو اسکو پائیگا
زمانہ رات دن تھے نہین کہ اس مین **نبی صلی اللہ علیہ وسلم** ظاہر ہوئے اور ہم ایمان لائے اور وہ یہودی حسد
اور عداوت کی راہ سے کافر ہوا **روایت** کئے ہین بیہقی اور طبرانی وغیرہ نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے
کہ مین اپنے والد سے پوچھا کہ جاہلیت کے ایام مین تیرا نام محمد کر کیسا رکھے تو کہے ہم چند لوگ
بنی تمیم کے شام کے ملک کو گئے اور ایک دریا پر جاکر اترے وہان کا راہب آکر پوچھا تم کون ہو ہم کہے
مضر قبیلے والے ہین بولا عنقریب تمھاری قوم سے ایک نبی پیدا ہوگا اور وہ خاتم الانبیا ہی تم اسکی طا

کرے تو فلاح پاوے گے ہم پوچھتے تھے اسکا نام کیا ہوگا بولے محمد ہمارے قافلے کے لوگ یہ سنکر بچے جو پیدا
ہوئے سو نبوت کی طمع سے انکا نام محمد رکھے روایت کی ہے ابو الشیخ نے اپنی تفسیر میں سعید بن جبیر سے
کہ نجاشی کے لوگ ایمان لائے سو نجاشی کو ایسا کہے کہ ہمکو اذن دیو تا ہم حاضر ہوں نبی پاس کہ جس کا
احوال ہم کتابوں میں پاتے تھے روایت کی ہے ابن سعد اور ابو نعیم نے عامر بن ربیعہ سے کہ کہا زید بن
عمرو بن نفیل جاہلیت میں بت پرستی اور قریش کا طریقہ چھوڑ دئے تھے کہکر انمین اور لوگوں میں منافرہ تھا وہ
مکے سے نکلکر حرا پہاڑ طرف جاتے تھے راہ میں انکی میری ملاقات ہوئی مجھے کہا اے عامر میں اپنی قوم کی مخالفت
کیا اور ابراہیم کی ملت کو اختیار کیا مجھے انتظار ہے ایک نبی اسمعیل کی اولاد میں اور وہ عبد المطلب کی نسل
میں ہوگا نام اسکا احمد شاید میں اسکے زمانے کو نہ پاونگا لیکن میں اوپر ایمان لایا ہوں اور اسکی تصدیق کیا ہوں
اگر تیری عمر دراز ہوگی اور تجھے انکی ملاقات ہوگی تو میرا سلام انکو پہنچا اے عامر میں تجھے انکی نعت بیان
کرتا ہوں تا تجھ پر پوشیدہ نرہے وہ نہ بہت کوتاہ قدہی نہ بہت دراز انکے سر کے بال نہ بہت ہیں نہ
تھوڑے اور انکے آنکھوں سے سرخی جدا نہیں ہوتی انکے دونوں شانوں میں مہر نبوت ہی اونکا
نام احمد پیدائش انکی اسی مکے میں ہی بعد قوم انسے عداوت کریگی تو یثرب کو ہجرت کرینگے اور وہاں سے
انکو ترقی ہوگی اے عامر خبردار تو لوگوں کے باتاں سنکر دغا مت کھا اور انکو مت چھوڑ اور میں
ابراہیم کے دین کی تلاش میں بہت سی ملکاں پھرا اور یہود اور نصاری اور مجوس کے علماسے ملاقات
کیا جسکو پوچھا تو یہی کہا کہ تو جس دین کی تلاش میں نکلا ہی سو وہ تیرے پیچھے ہی اور میں جو اوصاف
تم سے کہا سو بیان کئے اور خبر دئے کہ اسکے سوائے اب کوئی نبی نہ آ باقی ہے تب عامر نے کہا جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیا حضرت زید پر ترحم کئے
اور فرمائے کہ میں اسکو دیکھا بہشت میں اپنا دامن لٹکاتا ہوا پھرتا ہے روایت کئے ہیں ابو نعیم نے
عمرو بن عبسہ سے کہے کہ جاہلیت میں ہماری قوم بت پرستی کرتی تھی میں انسے بیزار ہوا اور سمجھا کہ

بتوں کی پرستش کرنا باطل ہی پھر ایک شخص تھا اہل کتاب کا اس سے ملکر پوچھا دین بہتر کس کا ہی وہ بولا ایک مرد
مکے میں نکلیگا اور بتوں کی پرستش سے منع کریگا اور اللہ تعالی کی عبادت کا حکم کریگا سو اسی کا دین
بہتر ہی وہ نبی نکلا اگر تو سنیگا تو اسکا تابع ہو پھر مجھے یہی خیال تھا کہ مکے کو جاکر احوال دریافت کرنا
غرض ایکروز میں اپنے ملک میں تھا راہ سے ایک قافلہ جاتا سو دیکھکر پوچھا کہاں سے آتا ہی بولے مکے سے پوچھا
نئی کیا خبر ہی کہے ایک شخص نکلا ہی بتوں کی پرستش سے منع کرتا ہی اور خدا تعالی کی طرف بلاتا ہی میں یہہ
سنکر سمجھا کہ یہہ وہی ہی جو میں اسکی تلاش میں تھا پھر میں مکے کو آیا حضرت پوشیدہ رہتے تھے میں حضرت
سے ملاقات کیا اور پوچھا آپ کون ہیں فرمائے میں نبی ہوں پوچھا نبی کسے کہتے ہیں فرمائے رسول یعنی
ایلچی میں پوچھا آپ کس کے رسول ہیں فرمائے اللہ تعالی کا میں پوچھا اللہ تعالی آپ کو کیا حکم دیکر بھیجا ہی
فرمائے قرابتوں میں ملاپ کرنا اور خون کرنے سے منع کرنا اور راہوں میں امان رہنا اور بتوں کو توڑنا
اور اللہ تعالی کی عبادت کرنا اور اسکے ساتھہ کسی کو شریک ٹھہرانا میں کہا بہت خوب چیزوں واسطے
تمکو بھیجا ہی اور میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کیا اگر آپ کا حکم ہو تو آپ پاس رہتا ہوں حضرت
فرمائے لوگ تمام ہمارے درپے ہیں تم جاکر اپنی قوم میں رہو میں نکلا سو جب سنیگے تو آؤ پھر میں
وہاں سے روانہ ہوا جب سنا حضرت مدینے کو تشریف لائے تو میں حاضر ہوا روایت کئے ہیں ابونعیم نے
حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میری عمر ساتھہ برس کی تھی دیکھا سو اسکو سمجھتا اور سنا اسکو یاد
رکھتا غرض ایکروز میرے باپ پاس تھا کہ ثابت بن ضحاک آیا اور بولا مجھے بنی قریظہ کے ایک یہودی سے
قصہ ہوا وہ بولا اب ایک نبی ظاہر ہونیکا وقت قریب پہنچا ہی ہمکو جیسی کتاب دی ویسی ہی کتاب وہ
بھی لائیگا اور تم کو عاد کی قوم سا قتل کریگا بعد میں سحر کے وقت ایک گڑہی پر سوار ہو تو دیکھا ایک یہودی
ہاتھہ میں مشعل لیکر بے اختیار پکارتا ہی لوگ اسکے پاس جمع ہوکر پوچھے کیا واسطے پکارتا ہی تو بولا دیکھو
محمد کی پیدائش کا یہہ ستارہ نمودار ہوا ہی اور یہہ ستارہ نمود نہیں ہوتا سوائے نبی کی پیدائش کے اور

اب ابھا میں سواے احمد کے کوئی نبی باقی نہیں یہہ سنکر لوگون کی ہنسی آئی روایت کئے ہین واقدی نے
ابو نعیم نے خویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مدینے مین یہود رہا کرتے تھے سو اکثر بولا کرتے کہ مکے مین
ایک نبی پیدا ہوگا اسکا نام احمد اب اسکے سوائے کوئی نبی باقی نہین اور اسکا احوال اور اسکی صفت و
نعت تمام ہماری کتابون مین مذکور ہے مین اس ایام مین لڑکا تھا بات سمجھتا اور یاد رکھتا سو ایکدن بنی عبد الاشہل
کے گھر دان طرف سے ایک آواز بہت ہی بڑا آیا اس سے لوگون کو گھبراہٹ ہوئی بعد بھی ایک آواز آیا کہ
ای یثرب والو دیکھو یہہ ستارہ احمد کی پیدایش کا ہوا یہہ سنکر ہمکو نہایت تعجب ہوا غرض ایک مدت
گذری اور لوگ وہ بات بھول گئے اور اکثر لوگ موقوف سے مر گئے اور نئے لوگ پیدا ہوئے اور مین بڑا ہوا سو
ایک روز بھی ویسا ہی آواز آیا کہ کہتا ہے ای یثرب والو محمد مکے مین نکلکر نبوت کا دعوی کئے اور اللہ تعالی نے
بیان ہے ان پر ناموس اکبر جو موسی علیہ السلام پر آیا تھا سو آیا چند روز نہین ہوئے کہ اس مین خبر آئی کہ
ایک شخص مکے مین نبوت کا دعوی کرتا ہی بعضی لوگ اسپر ایمان لائے اور بعضی نہ مانے اور ہماری قوم مین
جوان لوگ جو تھے سو ایمان لائے میرے مقدر مین نہ تھا سو مین موقوف ایمان لایا پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے کو تشریف لائے مین ایمان لایا روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش کے قبل قریظہ اور نضیر اور فدک اور خیبر کے یہود حضرت
کی صفات بیان کرتے اور کہتے کہ ہجرت گاہ انکا مدینہ ہی اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سو
شب کو کہے کہ آج احمد پیدا ہوئے اور انکی پیدایش کی علامت کا یہہ ستارہ طلوع ہوا ہی اور جس ایام
مین حضرت نبوت کا دعوی کئے تو وہ خبر دئے کہ اب احمد نبی ہوئے روایت کئے ہین ابن سعد اور
ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو نملہ رضی اللہ عنہ سے کہ قریظہ کے یہود اپنی کتاب مین اوصاف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے بیان کرتے اور حضرت کا ہجرت گاہ مدینہ بتلاتے اور اپنے بچون کو حضرت کی صفات اور نام
کی تعلیم کرتے جب حضرت ظاہر ہوئے حسد سے انکار کرنے لگے روایت کئے ہین ابو نعیم نے ملک

سبان خُدری رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایکروز عبد الاشہل کی مجلس مین حاضر ہوا وہان یوشع یہودی
تھا سو کہتا تھا کہ ایک نبی آنا قریب ہی اُنکا نام احمد حرم مین نکلیگے ہم پوچھے انکی شکل کیا ہے بولا نہ بہت
کوتاہ قد نہ بہت دراز لنگ باندھیگے چادر اوڑہیگے دراز گوش پر سوار ہوگے تلوار انکی انکے کاندھے پر
رہیگی اور انکا ہجرت گاہ یہی شہر ہوگا یہہ سننے سے مجھے تعجب ہوا میری قوم کے لوگون کو آکر بولا
کہ یوشع یہودی آج ایسا کہتا تھا وہ لوگ بولے یہہ ایک یوشع کیا کہتا یثرب کے جتنے یہود مین سب
ایسا ہی کہتے ہین پھر مین بنی قریظہ پاس گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاکرہ کرتے تھے سو انمین
زبیر بن باطا بڑا عالم تھا بولا ایک ستارہ سرخ طلوع کیا ہے وہ ستارہ بجز نبی کی پیدایش
اور ظہور کے طلوع نہین کرتا اور اب بجز احمد کے کوئی نبی نکلنا باقی نہین اور انکا ہجرت گاہ یہی شہر ہے
روایت کئے ہین ابن سعد نے اُبی بن کعب سے رضی اللہ عنہ کہے کہ یمن کا حاکم تُبّع نے جب مدینے
مین اترا سو وہان کے لوگون کو قتل کرنا اور اسکو ویران کرنا چاہا تو سامون یہودی جو اسوقت کا
بڑا عالم تھا کہا ایسا ارادہ مت کر کیونکہ یہہ شہر ہجرت گاہ ہی ایک نبی کا اسمٰعیل کی اولاد مین انکی
پیدایش مکے مین ہوگی انکا نام احمد ہی اور یہہ انکی ہجرت گاہ ہی اور اس مقام پر جو تم اُترے ہو بڑا
جنگ ہوگا انکے اور اُنکے دشمنوں کے تبّع پوچھا اُنسے کون جنگ کو آیگا یہودی بولا انکی قوم آکر جنگ
کرنگی تبّع پوچھا انکی قبر کہان ہوگی بولا اسی شہر مین پوچھا جنگ مین فتح کسکو ہوگا بولا ایکبار فتح
انکو ہوگا اور ایکبار انکی قوم کو اور یہہ مقام جو تو اُترا ہی وہان اُنکے بہت سی اصحاب مارے جاینگے جو کسی
مقام مین اتنے نہ گئے اور آخر غلبہ اُنہی کو ہوگا آخر اُنسے مقابلہ کرنیوالا کوئی نہ رہیگا پوچھا انکی شکل
کیسی ہی تو بولا نہ دراز قد نہ کوتاہ اور انکی انکھون مین سرخی ہوگی اور اونٹ پر سوار ہوگے لنگ باندھینگے
چادر اوڑہیگے تلوار انکے کاندھے سے جدا نہ ہوگی اور کسی سے مقابلہ کرنے مین اندیشہ نہ کرینگے یہان تک
انکا امر نمود ہوگا روایت کیے ہین ابن سعد نے کہ مدینے مین ایک یہودی تھا بڑا عالم اسکا نام زبیر تھا

باطا کا کہنا تھا کہ میرے باپ کے یہان ایک کتاب تھی اسکو مجھے نہ بتا کر مہر کر کر چھوڑا تھا اسکے بعد مین اس کتاب کو کھول دیکھا تو اسمین احمدؐ کا ذکر ہی اور لکھا ہی کہ وہ فلانے مقام سے نکلیگا اور انکی صفت ایسی اور شمایل ہی غرض جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے تھے وہ حضرت کے اوصاف بیان کرتا تھا جب سنا کہ حضرت مکے مین ظاہر ہوئے اسکا انکار کرنے لگا اور کتاب کو مٹا دیا۔ روایت کیے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے کہ اوس اور خزرج قبیلے والون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ابی عامر راہب سے کوئی زیادہ جاننے والا نتھا اُس نے یہودیون کے پاس جایا کرتا اور دین کے باتان اُنسے دریافت کرتا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات بیان کرتا اور کہتا یہ شہر انکا ہجرتگاہ ہی پھر تیما کو جا کر وہان کے یہود سے دریافت کیا وہ بھی ویسا ہی کہے پھر شام کو جا کر نصاری سے دریافت کیا وہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کیے اور کہے کہ ہجرتگاہ انکا یثرب ہی بعد ابو عامر آکر راہب بنا اور سیاہ ٹاٹ پہننے لگا اور کہا کرتا مین حنیفی ہون یعنے ابراہیم علیہ السلام کے دین پر اور نبی نکلنے کا منتظر ہون جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین نکلے حضرت پاس نگیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے تو حضرت سے عداوت شروع کی اور منافقون سے سازش رکھا ایک روز وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت کہے مین حنیفی دین لایا ہون وہ شقی نے کہا تم حنیفی دین کے ساتھ اور کچھ مخلوط کرتے ہین حضرت فرمائے نہ بلکہ حنیفی دین پاک اور روشن لایا ہون اور یہود و نصاری کے علما تجھے میرے اوصاف سنایا کرتے تھے سو کہان ہی بولا تم وہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جھوٹ کہتا ہی بولا مین جھوٹ نہین کہتا حضرت فرمائے جھوٹے کو اللہ تعالی طرید وحید مارے بولا آمین بعد ہو وہ مکے کو واپس پھر گیا اور سابق کا طور چھوڑ کر قریش کا طریقہ اور بت پرستی اختیار کیا اور مکہ فتح ہوے تک طایف کو گیا طایف کے لوگ اسلام لائے بعد شام طرف گیا اور وہین حضرت کے فرمائے موافق طرید وحید ہو

روایت کیے ہیں ابو نعیم نے کہ کعب بن لوی سے جو اجداد مین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جمعہ
کے روز اپنی قوم کو جمع کرتے اور انکو وعظ و نصیحت کرتے اور کہتے محمد نبی ہونگے کعب بن لوی کی موت
مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش مین پانسو سات برس کا تفاوت تھا اور بھی روایت کیے ہین
کہ قس بن ساعدہ عکاظ کے بازار مین خطبہ پڑہتے اور مکے طرف اشارہ کرکر کہتے کہ اس طرف سے حق تمکو
آئیگا لوگ کہے وہ حق کیا ہی تو کہے ایک شخص گورے رنگ کا آنکھ تری بڑی لوی بن غالب کے اولاد مین
تمکو بلاویگا کلمۂ اخلاص طرف اور عیش کے عیش اور نعمتان جو مرتے نہین پھر وہ تمکو دعوت کریگے تو تم قبول
کرو اور انکی دعوت کے وقت مین جتنا رہتا تو سب سے اول مین دوڑتا روایت کیے ہین خرایطی نے کہ
اوس بن حارث جو اوسیان کا جد ہی وقت وفات کا پہنچا تو اپنے فرزند ملک کو وصیت کیا کہ مکے
مین نبی ہونگے اولاد مین لوی بن غالب کے تم انکی متابعت کرو اور انکی نصرت مین قاصر نہ ہو کیونکہ تمہاری
سعادت اسی مین ہی روایت کیے ہین ابن عساکر نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہونیکے قبل مین یمن طرف گیا تھا وہان ازد کے قبیلے مین ایک بڑا عالم رہتا تھا اسکے یہان اترا اسکی
عمر تین سو اسی برس کی تھی اور تمام کتب الٰہی پڑہا تھا غرض مجھے دیکھکر پوچھا شاید تو حرم کے لوگون سے
ہی مین بولا ہو اوس نے کہا شاید تو قریش مین سے ہی مین بولا ہان کہا شاید تو تیمی ہی تم مین سے ہی مین بولا درست کہا
اب ایکبات باقی ہی تیرا پیٹ مجھے دکھلا مین پوچھا کیا واسطے تو کہا ہم سچے علم مین پاتے ہین کہ ایک نبی
حرم مین مبعوث ہوگا اسکے معین دو شخص ہونگے ایک جوان دوسرا ادھیڑ جوان دھسنے والا سختیون کا اور دفع کرنے والا
مشکلون کا اور ادھیڑ گورا رنگ ہی لاغر بدن اسکے شکم پر خال ہی اور بائین ران پر نشانی ہی سو مین تیرے
وہ علامتان پایا مگر شکم پر کی نشانی دیکھنا ہی پھر پیٹ پر دیکھا کہ ایک خال ہی سیاہ پھر قسم کھا کر بولا وہ
ادھیڑ تو ہی ہی روایت کیے ہین دینوری اور ابن عساکر نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین جاہلیت
چند لوگون کے ساتھ شام طرف تجارت کو گیا جب فراغت پاکر ہم وہان سے مکے کو روانہ ہوئے تو تہمن

کچھ ضرورت درپیش ہوئی سو بھی اُسی شہر میں گیا میں بازار میں کھڑا تھا کہ ایک شخص نے آکر میری گردن پکڑ کر کھینچا میں چھڑانے لگا وہ نہ چھوڑا غرض مجھے گرجے میں لیجا کر بٹھا دیا اور ٹوکری دیکر بولا یہ مٹی اُٹھا اور آپ چلا گیا اور میں سوچ رہا تھا کہ کیا کروں جب شام ہوئی تو پھر وہ آیا دیکھا کہ میں کام کچھ نہ کیا ہوں غصے سے میرے سر پر مارا میں بھی بیلچہ اٹھا کر ایسا مارا کہ بیہوش ہو کر گر گیا اور میں وہاں سے بھاگا مجھے راہ معلوم تھی سو تمام رات چلتا رہا دوسرے روز صبح کو ایک دیر پاس آکر اسکے سایے میں بیٹھا اس میں کا راہب آکر مجھے پوچھا تو کیا واسطے یہاں بیٹھا ہے میں بولا مسافر ہوں راہ بھول کر قافلے سے جدا پڑا ہوں پھر وہ کھانا پانی لاکر مجھے دیا اور بیٹھا کہ مجھے دیکھنے لگا بعد بولا اب روئے زمین میں میرے سے زیادہ واقف کتب الٰہی پر کوئی نہیں چنانچہ تمام اہل کتاب کو اسکی اطلاع ہے اور میں تجھے دیکھا تو تیری شکل اُسی شخص کی ہے جو ان شہروں پر غالب ہو کر ہمکو ان دیر سے نکالیگا میں بولا تو تو بے سمجھی کی بات کرتا ہے پوچھا تیرا نام کیا ہے میں بولا عمر کہا واللہ تو وہی ہے اسمیں کچھ شک نہیں اور تم مجھکو ایک امان کا کاغذ لکھ دو اگر میں تو ہمارا مقصود حاصل ہوا نہیں تو اس لکھنے سے تمکو کچھ نقصان نہیں پھر میں خط لکھ دیا اور اسپر اپنا مہر کیا جب عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں شام طرف گئے تو دیر القدس کا بڑا راہب وہی شخص تھا وہ خط لاکر دیا عمر رضی اللہ عنہ اسکو دیکھکر بہت تعجب کئے وہ کہا تم جو شرط کئے سو اسکو ادا کرو عمر رضی اللہ عنہ فرمائے کہ عمر کو اور اسکے فرزند کو اسمیں دخل نہیں روایت کئے ہیں عبد اللہ بن احمد نے ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایکبار عمر رضی اللہ عنہ گھوڑا دوڑائے سو انکی ران دیکھی نجران کے نصاری سے ایک شخص وہاں تھا سو عمر کی ران پر ایک خال دیکھکر کہا ہماری کتابوں میں ہے کہ یہ شخص ہمکو ہمارے شہروں سے اخراج کریگا روایت کئے ہیں ابن عساکر نے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک اُسقف سے پوچھے بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ کعب الاحبار سے پوچھے تمھاری کتابوں میں ہمارا احوال بھی کچھ مذکور ہے تو وہ کہا ہاں ہے پوچھے میری صفت کیا مذکور ہے کہا تم قلعہ میں لوہے کے بنے کاموں میں نہایت بندوبست عمر تکبیر کیے

بعد پوچھے میرے بعد ہوگا سو وہ کیسا ہی کہا نیک آدمی ہی اپنی قرابت والون کو بڑا یگا عمر فرمائے
عثمان کو اللہ رحم کرے پوچھے انکے بعد کیسا ہوگا تو کہا لوہے مین بڑا ہوا عمر کہے وَاذْ فَراہ آس نے
کہا یا امیر المومنین جلدی نکر وہ وہ بھی نیک مرد ہی لیکن اسکی خلافت ہوگی خون ان جنتے اور تلوار چلنے
کے وقت روایت کئے ہین ابو نعیم اور ابن عساکر نے کہ مر الظہران مین ایک راہب رہا کرتا تھا شام کے لوگون
مین کا اسکا نام عیص بڑا عالم تھا اپنے گرجے مین رہتا تھا او مکے کو جب آوے تو لوگون کو کہتا عنقریب تمہارے
مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ عرب کے تمام لوگ اُسکا دین قبول کر لینگے اور عجم کا مالک ہوگا اسکی پیدایش کا وقت
قریب پہنچا جو کوئی اُسکا تابع ہوا تو اپنی مراد کو پہنچا اور جو تابع نہو تو ہلاک ہوا اور مین اپنا ملک امن کا اور
کھانے پینے کا چھوڑ کر یہان کی سختی اور بھوک ورا ندیشہ اختیار نہین کیا مگر اُسی کی خواہش مین یہ کیفیت
سنکر مکے مین کسی کے یہان بچا پیدا ہو تو اُس سے جا کر پوچھتے وہ کہتا ہنوز پیدا نہین ہوا جس شب کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پیدا ہوئے اسکے علی الصباح عبد المطلب نے صومعہ پاس اس راہب کے گئے پوچھا کون ہی عبد المطلب کہے
ہون بولا انکا دادا ہی ہو بعد اگر بولا مین تمکو جو خبر دیتا تھا سو وہ لڑکا آجکی شب پیدا ہوا اور انکی پیدایش
کی علامت کا ستارہ نمود ہوا اسکی دلیل یہ ہی کہ وہ لڑکا اب بیمار ہی تین روز کے بعد درست ہوگا پھر بولا
یہ کیفیت تم لوگون سے پوشیدہ رکھو کیونکہ جتنے حاسد اس لڑکے کے ہین سو کسی کے نہین اور انکی عمر ساٹھ
یا تریسٹھ یا تریسٹھ برس کی ہوگی روایت کئے ہین ابن سعد اور ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے کہے
کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یمن طرف روانہ کئے تھے سو ایک روز مین خطبہ پڑھتا تھا یہودی ایک کتاب ہاتھ مین
لیکر آیا اور بولا ابو القاسم کی شکل بیان کرو مین کہا نہ بہت دراز قد ہین نہ کوتاہ اور بال نہ بہت گھنگروالے
ہین اور نہ سیدھے سر مبارک بزرگ ہی رنگ سرخ سفید سر ہا کے استخوان بڑے بڑے دست و پا کے
نیچے تہر ایک خط بو کا باریک سینے سے ناف تک بال پلکون کے دراز کان ابرو ملے ہوئے انکی پیشانی چوڑی
تھی چلے تو جھکے چلنا جیسا کوئی بلندی سے اُترتا ہی کسکو مین ویسا نہین دیکھا اتنا کہہ کے مین خاموش ہوا

وہ یہودی کہا بھی کچھہ کہو میں بولا اب مجھے اتنا ہی یاد ہی یہودی کہا آنکھون میں سرخی ریش منھہ نہایت
خوش طرح اور کان کورے دیکھیں تو پورا پھر کر دیکھین مین کہا درست بعد یہودی بولا مین انکی یہہ شکل اپنے
آبا و اجداد کی کتاب میں پاتا ہون اور اس کتاب مین مذکور ہی بیت اللہ کے حرم مین مبعوث ہونگے اور
ایک حرم طرف جو اسکو انھون نے حرم کر دیئے ہجرت کر جاینگے اور انکے انصار ایک قوم ہوگی اولاد میں عمرو بن عامر
کے خرمے کے باغات والے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہے درست ایسا ہی ہی یہودی کہا مین گواہی دیتا ہون
کہ وہ نبی ہیں مبعوث تمام خلق طرف روایت کئے ہیں ابو نعیم نے کہ طفلی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
والدہ کے ہمراہ مدینے کو تشریف لیگئے تھے یہودی ایک حضرت کو دیکھہ کر پوچھا اسکا نام کیا ہی کہے احمد
بعد پشت مبارک کو دیکھکر بولا یہہ لڑکا اس امت کا نبی ہی بھی روایت کئے ہین ام ایمن رضی اللہ عنہا سے
کہ ایکبار مدینے مین دو یہودی دو پہر وقت آکر کہے کہ احمد کو لے آو مین حضرت کو لائی تو پھر اکر دیکھے
بعد ایک دوسرے سے کہا یہہ لڑکا اس امت کا نبی ہی اور یہہ شہر اسکا ہجرت گاہ ہی اور اس شہر مین قتل
اور بستی ہوگی روایت کئے ہین ابو نعیم نے کہ ایکروز عبد المطلب حجر پاس بیٹھے تھے وہان نجران کا ایک
اسقف بیٹھا عبد المطلب سے بہت دوستی رکھتا تھا سو باتان باتان مین کہا اسمعیل کی اولاد مین ایک نبی
ہونا باقی ہی اسکی پیدایش اسی شہر مین ہوگی اسکا چہرا ایسا ہوئے وقت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے سو وہ اسقف حضرت کی آنکھون کو اور پشت کو اور پانون کو دیکھکر کہا مین تم سے جو بولا تھا سو نبی
یہی لڑکا ہی اور عبد المطلب سے پوچھا یہہ لڑکا تمکو کیا ہوتا عبد المطلب کہے میرا لڑکا ہی اسقف بولا ایسا
نہین ہم پاتے ہین کہ اسکا باپ زندہ نہ رہیگا تب عبد المطلب کہے یہہ میرا پوتا ہی اور پیٹ مین تھا کہ اسکے باپ
کا انتقال ہوا اسقف بولا تم سچ کہے پھر عبد المطلب اپنے فرزندون کو تاکید کئے کہ تمھارے بھتیجے کی
حفاظت کرو نہ کچھہ لوگ اسکو کیا کہتے ہین روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے کہ جب سیف بن
ذی یزن حبشیون پر غالب آکر انکو یمن سے نکالا عرب کے قبیلے اسکی تہنیت واسطے جانے لگے سو عبد المطلب

بھی اسکی تہنیت کے واسطے گئے اسوقت عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سال تھی سیف نے عبدالمطلب سے ملاقات
کرکے کہا میں تم سے بھید کے چند بات کہتا ہون تم اسکو کسی سے ظاہر نہ کرو تم اس بھید کے معدن ہیں
اسلئے تم کو کہتا ہون دوسرا کوئی ہوتا تو اسکو نہ کہتا مخفی کتابون میں اور ہم چھپا رکھے ہیں سو علم میں
ایک بڑی خبر ہی کہ اُس سے زندگی میں شرف اور مرے پر فضیلت ہی تمام لوگون کو اور تمہارے قبیلے والون
کو علی الخصوص تمکو عبدالمطلب کہے وہ کیا تو بولا ملک تہامہ میں ایک لڑکا پیدا ہوگا اسکے دونون شانون
میں علامت رہیگی اور اسکو سرداری اور تمکو زعامت قیامت تک رہیگی یہہ ڈھب اسکی پیدائش کا ہی پیدا
ہوا ہی یا ہوگا اسکا نام محمد ماں باپ اُسکے مرجائیگے دادا اور چچا اسکے اسکو پرورش کرینگے اور اللہ تعالی
اسکو پرورش کریگا اور اللہ تعالی اسکو مشہور کریگا اسکے انصار ہمارے لوگ ہونگے اسکے باعث اللہ تعالی
اسکے دوستون کو عزت دیگا اور دشمنون کو ذلیل و خوار کریگا اور وہ لوگون کی آبرو رکھیگا اور زمین کی
خوبیون کو فتح کریگا اللہ تعالی کی عبادت کرائیگا شیطان کو بھگائیگا آتشکدے بجھائیگا بتان توڑیگا
اسکی بات ہوگی فیصلہ اور اسکا حکم عدل نیکیون کا حکم کریگا اور آپ بھی انکو کریگا اور بدی سے منع
کریگا اور اسکو باطل کریگا بیت اللہ کی قسم عبدالمطلب تم اسکے دادا ہیں اسمین کچھ شک نہین میں یہہ
جو نشانیاں بولا ہون ان سے کچھ ظاہر ہوا ہی یا نہیں عبدالمطلب کہے ہان میرا ایک لڑکا تھا بہت پیارا
آمنہ وہب کی بیٹی سے بیاہ کردیا تھا اسکو لڑکا ہوا نام محمد رکھے اسکے ماں باپ کا انتقال ہوا میں اور میرا
دوسرا فرزند اسکی پرورش کرتے ہیں سیف کہا میں جو بولا سو بات سچ ہی اسکو تم یاد رکھو اور یہود
اسکے بڑے دشمن ہیں انسے اسکو بچاؤ اور اللہ تعالی انکو اُس پر ہرگز مسلط نہ کریگا اور میں بعثت
تک نہ زندہ ہونگا سو تجھے معلوم ہی نہیں تو میں اپنی فوج سوار اور پیدل کے ساتھ جاکر یثرب کو اپنا دار السلطنت
کرتا کیونکہ کتاب میں پاتا ہون کہ یثرب میں اسکا کام مستحکم ہوگا اور وہان کے لوگ اسکے انصار ہونگے اور اسکی
قبر بھی وہیں ہوگی روایت کئے ہیں واقدی اور ابونعیم نے کہ چند شخص مدینے کے رہنے والے مکے کو عمرہ

کرنے آئے تھے انکے ہمراہ ایک یہودی تیما کا تجارت واسطے آیا تھا سو عبد المطلب کو دیکھ کر بولا ہم
کتاب مین جو تغیر و تبدل سے محفوظ ہی پاتے ہین کہ اسکی اولاد مین ایک نبی ہوگا یہود کو اور اپنی
قوم کو قتل کریگا عاد کی قوم سا روایت کیے ہین ابن سعد اور بیہقی نے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ مین تجارت
واسطے گیا سو بازار مین تھا وہان کا ایک راہب صومعہ سے نکل کر دریافت کرنے لگا کہ کوئی شخص حرم
کا اس موسم مین آیا ہی طلحہ کہے مین آیا ہون پوچھا کیا احمد مبعوث ہوے ہین بولا احمد کون ہی بولا
عبد اللہ بن عبد المطلب کا فرزند اور وہ اسی مہینے مین مبعوث ہوگے اور وہ خاتم الانبیا ہین حرم مین جنینگے
اور انکا ہجرتگاہ خرمابندی پتھر ہہ کی زمین مین ہوگی خبردار کہیں پیچ تم انکی متابعت کرنے مین جلدی کرو
طلحہ کہتے ہین اس راہب کی بات میرے دل مین تاثیر کری مین جلد مکے کو آیا اور یہان کا احوال دریافت
کیا لوگ کہے محمد بن عبد اللہ نبوت کا دعوی کرتے ہین اور ابو بکر بن قحافہ انکا تابع ہوا ہی ابو بکر صدیق کے
پاس جا کر راہب کی بات کی خبر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا کر اسلام لایا روایت کیے
ہین ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین ایکبار قافلے کے ساتھ یمن کو تجارت واسطے گیا
ہمارے ساتھ ابو سفیان بھی تھا اسکو اسکے بیٹے حنظلہ کا خط آیا کہ مکے مین محمد نبوت کا دعوی کرتے
ہین اور کہتے ہین تمکو مین اللہ طرف بلاتا ہون پھر اس بات کا چرچا یمن ہوا ایک دن مین وہان تھا ہون کہ
یہودیون کا ایک عالم آکر پوچھا کہ مین سنا ہون کہ نبوت کا جو دعوی کرتا ہی انکا چچا اس قافلے مین ہی مین
بولا ہان مین ہون اس نے کہا تیرے بھتیجے کو نفسانی خواہشون کی اور کھیل کی کچھ رغبت ہی مین بولا
نہیں اور کبھی جھوٹ بات نہ کہا اور کسی معاملے مین خیانت نہ کیا اسکی امانت کے سبب قریش
اسکو امین کہتے ہین پوچھا اسکو نوشت و خواند سے کچھ دخل ہی مین نے چاہا کہ وہ بہتر جانتا ہی کہ
کہون آتا ہی لیکن ابو سفیان جھٹلانے کا اندیشہ تھا سو بولا نہین جانتا وہ یہودی اچھل پڑا اور بولا اب
یہود ذبح ہوئے غرض وہ گئے بعد ابو سفیان نے عباس سے کہا ای ابو الفضل یہود تمھارے بھتیجے سے

ہین مین بولا وہ جو بولا سو بات تو سنے بہتر یہہ ہی کہ تم اسپر ایمان لانا اگر حق ہو تو تم سبقت
کئے اگر باطل ہو تو تمھارے ساتھہ شریک مقابلے والے اور لوگ بھی ہین ابوسفیان کہا مین ایمان نہ لاونگا
جب تک کہ کدا مین گھوڑے نہ دیکھون مین بولا یہہ کیا بات تم کہتے ہین ابوسفیان بولا میرے دل مین
ہی بات آئی اور مجھے یقین ہی کہ اللہ تعالی کدا پر گھوڑون کو آنے نہ دیگا عباس کہتے ہین جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فتح کرنے آئے اور گھوڑون کو دیکھا کدا طرف آتے ہین ابوسفیان کو کہا وہ بات جو کہے
تھے سو یاد ہی بولا یاد ہی روایت کئے ہین بیہقی اور ابونعیم نے ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے کہ کہے
ایکبار مین اور امیہ بن ابی الصلت ملکر تجارت واسطے شام کے ملک کو گئے ایک جگہہ ہم پہنچے تو وہان نصاری
رہتے تھے امیہ بن ابی الصلت کی بہت تعظیم و توقیر کئے بعد امیہ کہا یہان ایک عالم نصاری کا رہتا ہی جو اسکا متحمل ہی
مین اسکی ملاقات واسطے جاتا ہون تم بھی چلو مین بولا مجھے اس سے کچھہ کام نہین پھر امیہ آیا جا کر اسکی ملاقات کیا اور کہا بولا مین
عالم سے ملاقات کیا وہ بولا عربستان کے لوگون مین ایک نبی ہونہار ہی پوچھا کس شہر کے لوگون مین تو بولا تم جس شہر کا حج کرتے
ہین وہان کے لوگون مین قریش کے قبیلے سے مین بولا اسکے اوصاف بیان کرو تو بولا جب عمر اسکی
ادھر ہوگی وہ ظاہر ہوگا شغلون سے باز رہیگا اور حرام سے بعد دوستی جوڑیگا اور دوستی جوڑنے
حکم دیگا اسکے ماں باپ دونون کی طرف سے اشراف رہیگا قوم کے تمام لوگون مین اعلا نسب ہوگا
اور اسکی فوج اکثر ملائکہ کی ہوگی مین اس نصرانی سے پوچھا اسکا کیا دلیل ہی تو وہ عیسی علیہ السلام کے بعد
شام کے ملک مین تیس بار زلزلہ ہوا لوگون پر اسمین بڑی مصیبتان گذرے اب ایک بڑا زلزلہ باقی ہی
اسمین بہت بڑی مصیبت لوگون پر ہی ابوسفیان کہے یہہ سنکر مین بولا یہہ سب جھوٹ باتان ہین امیہ
بولا مین قسم کرونگا یہہ جو بولا سو سچ بولا ہم شام سے نکلے بعد خبر آئی کہ وہان ایک زلزلہ عظیم ہوا لوگ
بہت مرے اور بڑی مصیبتون مین گرفتار آئے امیہ بولا نصرانی کا قول راست ہوا سو دیکھے
مین بولا واللہ وہ سچ بولا غرض ہم مکے کو آئے اور مین اپنے کامون سے فراغت پا کر تجارت واسطے

یمن کو روانہ ہوا وہاں پانچ مہینے رہکر مکے کو آیا لوگ ملاقات کو آئے تو اپنی تجارت کے اسباب کا دریافت
کرتے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو فقط میری خیریت پوچھکر گئے اپنی تجارت کے اسباب کا مذکور
کچھ نکیے مجھ اسکا نہایت تعجب ہوا میں اپنی عورت ہندسے تذکرہ کیا کہ جو لوگ میرے یہاں تجارت کے
اسباب دئے تھے آکر اپنے اسباب کا احوال پوچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حال کا ذکر نکیا ہند بولی وہ دعوی
کرتے ہیں کہ آپ اللہ کا رسول ہوں میں یہ سنتے ہی ملول ہوا اور اس نصرانی کا قول یاد کیا اور ہند
کو بولا محمد اتنے عقلمند ہوتے ہوئے ایسا نہ بولے گے کبھی واللہ یہ کہتے ہیں روایت کئے ہیں طبرانی
نے ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایکبار میں غزہ میں تھا یا ایلیا میں میرے ساتھ امیہ بن
ابی الصلت بھی تھا سو پوچھا ربیعہ کا بیٹا عتبہ کیسا ہی میں بولا اسکا حال تم سے مخفی نہیں صاحب ہی
فرمایا کیسا ہی بولا کریم الطرفین ہی اور محارم و مظالم سے اپنے تئیں بچا رکھتا ہی میں بولا درست
اور قوم میں شریف ہی اور مسن امیہ بولا مسن ہونے سے اسکو عیب لگا میں بولا یہ کیا بات ہی
مسن ہونے سے اسکو بزرگی زیادہ ہوی امیہ بولا جلدی مت کر کتب الہی میں مذکور ہی کہ ایک نبی
عربستان میں ہوگا میں گمان رکھا تھا کہ میں وہ نبی رہوں لیکن اہل علم سے دریافت کیا تو بولے
وہ عبد مناف کے اولاد میں ہوگا میں عبد مناف کی اولاد میں دیکھا تو سوائے عتبہ بن ربیعہ کے کوئی
لایق نظر آیا تم کہے وہ مسن ہی تو میرے تئیں یقین ہوا کہ وہ نہیں کیونکہ میں سنا ہوں اس نبی کی
عمر چالیس برس کی ہوگی اسوقت اسپر وحی اتریگی عتبہ کی عمر چالیس برس سے زیادہ ہوئی پر اسکی طرف
وحی نہوی بعد میں شک کو آیا تو سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری ہی پھر میں جب تجارت
واسطے نکلا تو میرا گذر امیہ پر سے ہوا اسکو ہنسی کے راہ سے بولا تم جس نبی کا احوال دریافت کیا کرتے
تھے سو نکلا امیہ بولا وہ بیشک حق ہی تم انکی متابعت کروی ابو سفیان میں ایسا سمجھتا ہوں کہ تم انکی
مخالفت کروگے اور تمہارے تئیں جب لائے سا باندھکر لیجاویں گے اور وہ جو چاہے سو تمکو کریگے روایت

کہے ہین ابن عساکر نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین یمن کو گیا تو عسکلان بن
عواکن حمیری کے یہان اُترا وہ بہت ضعیف تھا اور میرے سے مکے کا احوال دریافت کرتا اور پوچھتا کیا
کوئی شخص تمھارے طریقے کے خلاف کر کر دین کی باتین سے کچھ بولتا ہی یا کہتا ہین پھر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث ہوے تو بعد مین گیا وہ بہت ہی ضعیف بن گیا تھا اسکے مجھے پوترے مین آیا سو
اطلاع کئے اور اسکے آنکھون کو پٹی باندھکر اٹھائے اور تکیا لگا کر بٹھائے مجھے پوچھا ای قریش
کے بھائی تیرا نام اور نسب بیان کر مین بولا مین عبدالرحمن ہون عوف کا بیٹا عبدالحارث کا
بیٹا زہرہ کا بیٹا وہ بولا اتنا نسب بس ہی اب مین تم کو خوشخبری دیتا ہون تمھارے حق مین تجارت
سے بہتر ہی مین بولا وہ کیا بولا گئے مہینے مین تیری قوم والون سے ایک نبی کو اللہ تعالی بھیجا اور
انکو اپنی محبت مین پسند کیا اور انپر کتاب نازل کیا اور انکے لئے ثواب مقرر کیا وہ بتون کی
پرستش سے منع کرتے ہین اور اسلام کی دعوت کرتے ہین خوب کام آپ کیا کرتے ہین اور اسکو
کرنے حکم فرماتے ہین اور بد کام سے منع کرتے ہین اور اسکو توڑتے ہین مین پوچھا وہ کس قوم
سے ہین کہا نہ ازد مین نہ ثمالہ مین اور نہ سرو مین اور نہ تبالہ مین مگر بنی ہاشم مین اور تم انکے
ماموہکے قوم سے ہو ای عبدالرحمن تم یہان سے جلد روانہ ہو اونکی تصدیق کرو اور انکی تائید مین رہو
اور میرے یہ بیان لیجا کر گذرانو اَشْهَدُ بِاللّٰهِ ذِي الْمَعَالِيْ وَفَالِقُ اللَّيْلِ وَالصَّبَاحْ
مین گواہی دیتا ہون اللہ کے نام کی صاحب بزرگیون کا اور پھوٹ نکالنے والا رات دن کا
اِنَّكَ فِي الشَّرَفِ مِنْ قُرَيْشٍ يَا ابْنَ الْمُفَدّٰى مِنْ ذِبَاحٍ بیشک تو شرف مین ہی قریش سے
ای ذبح سے بدلا دئے گئے کے فرزند اُرْسِلْتَ تَدْعُوْ اِلٰى يَقِيْنٍ تُرْشِدُ لِلْحَقِّ وَ
الْفَلَاحِ تم بھیجا گئے بلوانی یقین طرف راہ بتاتا ہی حق کی اور خوبی کی اَشْهَدُ بِاللّٰهِ رَبِّ
مُوْسٰى اِنَّكَ اُرْسِلْتَ بِالْبِطَاحِ مین گواہی دیتا ہون اللہ کے نام کی رب موسیٰ کا بیشک

تو بیسوان ہوا ہی لطان یعنے کہے ہیں وَكُنْ شَفِيْعِيْ اِلٰى مَلِيْكٍ يَدْعُوالْبَرَايَا اِلَى الصَّلَاحِ اور ہو
میرا سفارشی بادشاہ پاس جو بلاتا ہی خلق کو بہتری کی طرف عبدالرحمن کہتے ہیں میں ان ابیات کو یاد
کیا اور اسے کام سے جلد فرصت پاکر کے لوٹا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات کیا انہوں نے مجھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس لیگئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف رکھتے تھے مجھے
دیکھکر تبسم کیا اور فرمائے ایسے چہرے پر نیکی کے نشانیان دیکھتا ہوں اور فرمائے جو امانت رہا تی
اوسکی ادائی پیغام بھیجا بیج اکر میں وہ ابیات بولا اور اسلام لایا حضرت فرمائے میری وہ خاص
مومنوں میں سے ہی روایت ہیں ابن سعد سے وہ سعید بن جبیر سے کہ [illegible] میں ایک راہب
رہتا تھا شیخ جلیقیس کو اس سے بہت دوستی تھی اکروزہ راہب نے کہا کہے ہیں نبی پیدا ہوگا ہدیہ
کھائیگا اور صدقہ نہ کھائیگا اسکے دو شانوں میں مہر نبوت ہوگی [illegible] غالب ہوگا
راہب ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منتظر ہوا اسنے اپنے بھتیجے کو جو اسکا داماد بھی تھا روانہ کیا اسکا
نام عمرو بن عبدالقیس جس سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کئے اسی سال وہ آیا اور راہب کا لکھا نشانیان
دیکھکر اسلام لایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم الحمد اور اقرا کا سورہ یاد دلائے اور کہے تو جاکر اپنے ماموں کو اسلام
کی دعوت کر پھر وہ جاکر دعوت کیا اور وے اسلام لایا روایت کئے ہیں بخاری اپنی تاریخ میں اور ابونعیم
وغیرہ نے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہ میں بصرے کو گیا اس ایام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث
ہوئے تھے سو وہاں کے نصاری کے چند شخص میرے پاس آکر پوچھے تو کہاں سے آتا ہی میں کہا حرم سے پوچھے
تمہارے یہاں ایک نبی نکلا ہی جسکو تو جانتا ہی میں بولا ہاں پھر مجھے ایک دیر میں لیگئے وہاں کے
تصویران مجھے بتاکر کہے وہ جو نبوت کا دعوی کرتا ہی اسکی تصویران تصویروں میں ہی میں بولا نہیں
پھر مجھے بڑے دیر میں لیگئے وہاں بہت تصویران تھے اسمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بھی بعینہ
حضرت کی شکل سے تھی وہاں ابوبکر کی بھی تصویر تھی حضرت کی ایڑی پکڑے ہوئے ہیں میں ان لوگوں

کو تب یا دیکھو یہی تصویر اُن کی ہی وہ کہے ہم گواہی دیتے ہین کہ وہ تحقیق نبی ہین اور یہ شخص انکے بعد خلیفہ
ہوگا روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن وابصہ عبسی کے دادا سے کہے ہم منی مین تھے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہمکو دعوت کئے ہم قبول نکئے ہمارے ساتھ میسرہ بن مسروق عبسی تھا بولا ہم اگر
انکی تصدیق کرین اور ہمارے ملک کو لیجاوین تو بہت مناسب واللہ انکا امر ظاہر ہوگا وہان
سے پھرے تو ہمکو میسرہ نے انکا احوال دریافت کرنے فدک کتین لگیا ہم وہان کے یہودیون سے ملکر
احوال دریافت کئے ایک یہودی کتاب کھولکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کیا کہ وہ نبی
امی عربی ہی سوار ہوگا دراز گوش پہ ذلہ ہی کریگا شکستہ دل والون کو نہ دراز قد ہی کوتاہ قد
بال اسکے نہ بہت پیچیدہ نہ سیدھے آنکھون مین اسکے سرخی ہی اور رنگ سرخ و سفید ہی بولکر
یہودی کہا وہ شخص جو تمکو دعوت کرتا ہی اس صفت کا ہی تو تم اسکی دعوت قبول کرو اور اسکے دین
مین داخل ہو اور ہم یہودیون کو اس سے حسد ہی اسلئے اسکے تابع نہوگے اور ہمکو اس سے چند
مقام مین بلاء عظیم پہنچیگی اور کوئی باقی نہ رہیگا مگر اسکا تابع ہوگا یا مارے جائیگا پھر اسکے
پاس سے نکلے بعد میسرہ بولا یہ بولے سو سن چکے ہو بہتر ہی کہ اسلام لانا غرض میسرہ حجۃ الوداع مین
آکر اسلام لائے روایت کئے ہین واقدی کہ جب بنی نضیر مدینے سے اخراج پا گئے عمرو بن سعدی
یہودی انکے گھرون طرف آ نکلا دیکھا کہ تمام ویران ہین تب بنی قریظہ پاس گیا اور انکو کہا لوگون کا حال
دیکھکر مجھے عبرت ہوئی ہی بنی نضیر باوجود عزت اور قوت اور شرف اور عقل کے اپنے اموال چھوڑ کر
ذلت سے اخراج پائے توریت کی قسم اللہ کی عنایت جس قوم پر ہوا انکا احوال ہرگز ایسا نہوگا
اب تم میرا کہا مانو اور محمد کے تابع ہو واللہ تم جانتے ہو کہ وہ سچے نبی ہی اور ابن الہیبان اور
ابن حواش جو یہود کے بڑے عالمون سے تھے اور شام کا ملک چھوڑکر محض اس نبی کے واسطے یہان
آکر اقامت کئے تھے سو ہمکو اس نبی کی متابعت کرنا کرتا کید کئے تھے اور اپنا سلام ان کو

پہنچا اور اُڑا حکم کئے تھے اور مرے بعد انکو یہیں دفن کئے ہیں سو دیکھو یہہ سنکر زبیر بن باطا بولا اُس
نبی کی صفت میرے باپ باطا کی کتاب میں دیکھا ہوں وہ کتاب ہی توریت ہی جو موسی پر اتری
اور مثانی جو ہم نے بنائے ہیں اسمیں نہیں کعب بن اسد بولا ایسا ہی تو اسکا تابع کیون نہیں ہوتا
زبیر بولا اسی سبب کر مین تابع نہو کعب بولا مین تیرے بیچ آ رہین زبیر بولا تو ہمارا سردار ہی
تو تابع ہوگا تو ہم بھی تابع ہوگے اور تو تابع نہووے تو ہم بھی نہوگے پھر عمرو بن سعدی مین
اور کعب مین بہت سی باتان ہوئے آخر کعب بولا محمد کے تابع ہونے میں راجی قبول نہین کرتا روایت
کئے ہین بیہقی اور ابن السکن نے کہ ایک شخص بنی قریظہ والون سے نقل کرتا تھا کہ ابن الہیبان یہودی
شام کے ملک سے آیا اور بنی قریظہ مین رہنا اختیار کیا اسکے مثل نیک آدمی ہم نہین دیکھے اگر مینھ نہ برسے
تو اسکو لیجاتے وہ دعا کیا تو مینھ برستا جب اُسکی موت کا وقت پہنچا تمام یہودیون کو جمع کر کر
بولا مین کھانے پینے کا ملک چھوڑکر اس سختی اور بھوک کے ملک مین رہنا اختیار نہین کیا مگر یک نبی
کے واسطے جو مبعوث ہوگا اور یہہ شہر اسکا ہجرتگاہ ہی وہ مبعوث ہوگا جون جیتے اور بندی
بکرنے تم اسکی متابعت سے نہ نکلو غرض وہ مرگیا اسکی بات پر ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور
اسید بن عبید بنی قریظہ کے فتح کی تب حاضر ہوکر ایمان لائے ابن سعد کی روایت مین آیا ہی کہ
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کو محاصرہ کئے ثعلبہ اور اسد اور اسید نے اپنی قوم والون کو کہے
کہ محمد بیشک اللہ کے رسول ہین اور تم لوگ اسکو مقرر جانتے ہین او بنی قریظہ اور بنی النضیر کے
علما انکی صفات جو کہتے تھے ہم پاس موجود ہی اور حیی بن اخطب بھی انکی صفات کہا کرتا تھا
اور ابن الہیبان جو برا راست گو تھا اپنی موت کے وقت انکی صفات سے ہم کو خبردار کیا تھا تمھارے
حق مین بہتر ہی کہ اس نبی کی متابعت کرنا بنی قریظہ جواب دئے کہ ہم توریت کو نہ چھوڑینگے انکا
اصرار دیکھکر یہہ تینون شخص ان کی رفاقت چھوڑے اور ایمان لائے روایت کئے ابن سعد کہ

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کے قلعے پاس اترکے انکا محاصرہ کئے کعب بن اسد نے بنی قریظہ کو
بولا تم اس شخص کی متابعت اختیار کرو واللہ وہ بیشک نبی ہے اور وہ نبی مرسل ہے سو تمکو ظاہر ہے اور کتب
مین ایک نبی کی صفت پاتے تھے سو وہ یہی نبی ہے اور وہ تمام صفات جو اسمین ہین سو تمکو خوب معلوم ہوئے
کہے درست یہہ وہی نبی ہے لیکن ہم توریت کے احکام ہرگز نہ چھوڑینگے روایت کئے ہین بیہقی نے حارث
بن عوف سے کہے کہ یہود بولا کرتے تھے کہ محمد صلعم مقرر اللہ کے رسول ہین اور ابورافع سلام بن ابی الحقیق
کہتا تھا محمد صلعم بیشک اللہ کے رسول ہین لیکن نبوت ہرون علیہ السلام کی اولاد مین سے گئی کرکر ہمکو محمد سے حسد
ہے مین محمد کے تابع ہو کر کہتا ہون میری بات یہود مانتے نہین اور محمد کے ہاتھ سے ہمارا ذبح دو بار
ہوگا ایک یثرب مین دوسرا خیبر مین مین سلام سے پوچھا کیا محمد زمین کے مالک ہوینگے تو بولا توریت
کی قسم مالک ہوینگے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین جن ایام مین کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قریش کی مصالحت ہوئی تھی شام کو تجارت واسطے گیا تھا اور میرے ساتھ
قریش کی ایک جماعت تھی وہان روم کا بادشاہ ہرقل ہمکو طلب کیا ہم اسکی ملاقات واسطے ایلیا کو گئے ہم کو
دربار عام مین بلایا اور اسکے گرد روم کے سرداران تھے ترجم کے واسطے سے ہمکو پوچھا تمین جون
کرکے دعوی کرتا ہے اسکے نزدیک کا قرابتی اس قافلے مین کون ہے مین بولا مین ہون بولا اسکو میرے نزدیک
لاؤ اور اسکے ساتھ والونکو پیچھے رکھو اور ترجم کے زبانی میرے ساتھ والونکو کہا مین چند بات اس سے سوال کرتا
ہون اگر جھوٹ بولا تو تم اسکی تکذیب کرو ابوسفیان کہتے ہین مین جھوٹ بات کیا کرکر لوگون مین چرچا
ہونیکی شرم نہ ہوتی تو مین اسوقت جھوٹ بات بولتا غرض پہلے یہہ پوچھا تمھارے مین نبی ہون کرکر شخص جو
دعوا کرتا ہے اسکی ذات تمھارے مین کیسی ہے مین بولا وہ ہمارے مین بڑی ذات والا ہے پوچھا وہ بات جو
کرتا ہے سو اول بھی کوئی تم سے اس قسم کی بات کرتا تھا مین بولا نہین پوچھا اسکے اجداد مین کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے مین بولا نہین
پوچھا بڑے لوگ اسکے تابع ہوتے ہین یا ضعیفان مین بولا ضعیفان پوچھا اسکے تابعدار روز بروز زیادہ ہوتے ہین یا کم مین بولا زیادہ

زائد ہوتے ہین پوچھا اس دین مین داخل ہو کے دینکو خراب سمجھکر کوئی پھر جاتا ہی ہین بولا نہین پوچھا
اسنے یہ دعوی کرنیکے قبل جھوٹ باتکی گمان تمکو اس پر تھی ہین بولا نہین پوچھا کچھ دغابازی کرتا ہی ہین
بولا نہین اور اب ہمارا اس کے بیچ صلح ہی دیکھا چاہیے کہ کیا کرتا ہے پوچھا تمہارا اور انکے جنگ بھی ہوئے
ہین بولا ہو ہوا ہی پوچھا جنگ کیسا ہوتا ہی ہین بولا جنگ برابری کد بھی ہم پر وہ غالب آتے ہین اور کبھی
ہم ان پر غالب ہوتے ہین پوچھا کیا بات کا حکم کرتا ہی ہین بولا کہتا ہی اللہ کی عبادت کرو اور اس کا شریک
مت ٹھیراؤ اور تمہارے بڑے جو کہتے تھے اسکو ترک کرو نماز پڑھو زکوۃ دیو بات سچ کرو عفت اختیار کرو صلۂ
رحم کرو یہ سنکر ہرقل اپنے مترجم کو بولا اسکو بول مین تیرے سے اسکی ذات پوچھا تو بولا وہ بڑی ذات والا ہے
سو انبیا اپنی قوم مین بڑی ذات کے ہوتے ہین اور مین پوچھا یہ بات کوئی اول بھی کیا ہی تو بولا
نہین سو اس قسم کی بات ان کوئی اول کہا ہوتا تو مین کہتا اسکا دیکھا دیکھی کہتا ہی اور مین پوچھا اس کے اجداد
مین کوئی بادشاہ ہوا ہی تو بولا نہین اس کے اجداد مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا وہ اپنے باپکی سلطنت
طلب کرتا ہی اور مین پوچھا اس پر سابق اس دعوی کرنیکے جھوٹ بات کہنے کا گمان کرتے تھے تو بولا نہین
سو مین کہتا ہون لوگو پر جو شخص جھوٹ بات نہ کہے تو خدا پر کیا واسطے جھوٹ بولیگا اور مین پوچھا بڑے لوگ
اس کے تابع ہوتے ہین یا غریبان تو بولا غریبان سو یہی لوگ پیغمبرون کے تابع ہوتے ہین اور
اور مین پوچھا لوگ روز بروز زائد ہوتے ہین یا کم تو بولا زائد سو ایمان
کا کام ایسا ہی ہی یہانتک کہ پورا ہووے اور مین پوچھا اس کے دین مین داخل ہو کر بعد دینکو ناپسند ٹھیرا کر
کوئی پھر جاتا ہی تو بولا نہین سو ایمان ایسا ہی جب اسکی بشاشت دلو مین ملتی ہی تو اسکو ترک نہین
کرتے اور مین پوچھا دغابازی کچھ کرتا ہی تو بولا نہین سو پیغمبران ایسے ہی ہوتے ہین دغا نہین کرتے
اور مین پوچھا وہ کیا حکم کرتا ہی تو بولا اللہ کی عبادت کرنا اور اس کا شریک ٹھیرانا او منع کرتا ہی بتونکی
پرستش سے اور کہتا ہی نماز پڑھو اور راستی و عفت اختیار کرو سو تو جو بولتا ہی اگر سچ ہو تو جلد یہ جگہ کا جو میرے

قدم ہین وہ مالک ہوگا اور مجھکو معلوم تہا کہ ایک نبی ہونے والا ہی لیکن یہ معلوم نہ تہا کہ وہ تمہارے بیچ سے ہی اگر
مجھے یقین ہو کہ مین اس تک پہنچ سکون تو اسکی ملاقات واسطے مین رنج اٹھاتا اور اگر مین اسکے پاس ہوتا تو
اسکے پیر دہوتا کہ بعد خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو دحیہ کے ہاتھ سے بھیجے تھے اور بصری کے حاکم کی
معرفت سے آیا تھا اسکو منگوایا اور اسکو پڑھنے کا حکم کیا اس خط مین یہ مرقوم تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہی رحم والا مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ محمد رسول
اللہ کی طرف سے ہرقل کو روم کا بڑا سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى سلام اس پر جو قبول کیا ہدایت کو
اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اس کے بعد پھر مین تجھے کرتا ہون اسلام کی دعوت
اَسْلِمْ تَسْلَمْ تو اسلام لا بچیگا اَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ اسلام لا دیگا تجھکو اللہ تعالے
دونا ثواب فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ پہر اگر تو منہ موڑیگا تو ہوگا تجھپر گناہ
تمام رعایا کا و يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۤءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ
اور اے کتاب والو آؤ ایک سیدہی بات پر جو ہمارے تمہارے درمیان کی کہ بندگی کرین ہم مگر اللہ کو وَلَا نُشْرِكَ
بِهٖ شَيْئًا اور شریک نہ کرین اس کا کسی چیز کو وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اور نہ پکڑین آپسمین ایک ایک کو رب سوے اللہ کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ
پہر اگر قبول نہ کرین تو کہو شاہد ہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہین ابو سفیان کہتے ہین خط پڑہکر فراغت پائی تو اسکے پاس کے
لوگونکا بہت سا شور و پکار ہوا اور ہمکو نکالدیا ہم وہانسے نکلے بعد مین اپنے ساتہے بولا کہ ہوا اب تو ابی
کبشہ کے فرزند کا کام بہت بلند ہو گیا بنی الاصفر کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہی تب سے مجھے یقین ہوا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا یہان تک کہ اللہ تعالی نے مجھے بھی مسلمان کیا اور ایلیا کا ناظم ابن الناطور جو
ہرقل کا بہت دوست اور شام کے نصاری کا اسقف تہا کہتا تہا کہ ہرقل ایلیا کو آیا سو ایک روز نہایت گہبرایا ہوا
نظر آیا بعضے بطریقون نے اس سے پوچھے کیا ہی جو آج بہت دلگیر ہی ہرقل کو نجوم مین خوب راہ تھی سو بولا مین شبکو ستارے

دیکہا تو ظاہر ہوا ختنہ کرنے والونمیں کا بادشاہ غلبہ کی ابتر قوابت کہتے ختنہ نہیں کرتے ہیں مگر یہود و انسے
کچہہ اندیشہ نہیں اپنے قلمرو میں حکم کر دیا جو یہودی ہی اسکو قتل کریں اسی اثنا میں پہنچا غسان کا حاکم ایک
شخص کو بہیجا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتا ہرقل بولا اسکو دیکہو ختنہ ہوئی ہی یا نہیں لوگ دیکہکر
بولے ختنہ کیا ہی پوچہا عرب کا کیا دستور ہی تو بولا وہ ختنہ کرتے ہیں ہرقل بولا اس امت کا بادشاہ یہی ہی
جو ظاہر ہوا اور ہرقل کا ایک دوست رومیہ میں رہتا تہا اور علم میں ہرقل کا نظیر تہا سو اسکو ہرقل خط لکہکر
بہیجا اور آپ حمص کو روانہ ہوا اسکی تجویز ہرقل کے مطابق ہوئی سو ہنوز ہرقل حمص کو نہیں پہنچا تہا کہ اس نے
خط کا جواب لکہا کہ محمد تحقیق اللہ کے رسول ہیں ہرقل اس خط کے مضمون پر مطلع ہوکر روم کے عمدہ لوگونکو حمص
کے دسکرے میں جمع کیا اور دسکرے کے دروازے بند کیا اور دریچے میں سے دیکہکر کہا تمکو بہتری اور اپنا
ملک باقی رہنا منظور ہو تو اس نبی کی متابعت کرو وہ لوگ جنگلی گدہوں کے مانند دروازونپر حملہ کیے دروازے
بند تہے ہرقل انکی یہ نفرت دیکہکر ایمان لانے سے ناامید ہوا اور انکو بولا میں تمہاری مضبوطی دین پر کیسی ہے
سو آزمانے یہہ بولا اب دیکہا کہ تم بہت مستقل ہو پہر سب راضی ہوکر اسکو سجدہ کیے روایت کی ہی
ابو نعیم نے محمد بن کعب قرظی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کے ساتھ خط دیکر روم کا
بادشاہ قیصر کو بہیجے اس نے حمص میں تہا دحیہ کلبی کو بلواکر خط پڑہوایا اس میں تہا محمد رسول اللہ کا طرف سے
قیصر کو روم کا بڑا ایسا سنکر قیصر کا بہائی غصہ ہوا اور بولا اس نے اپنا نام پہلے لکہا ہی اور تجہے بادشاہ
نکر کر لکہا اس سے خط کو مت دیکہہ پہاڑ دے قیصر بولا تو احمق دیوانہ ہی اس خط کا مضمون نہ دیکہکر
اسکو تو پہاڑ دیکہتا ہی اگر وہ اللہ کا رسول ہو تو اپنے نام کو شروع میں لکہنا سزاوار ہی اور مجہے روم کا بڑا
کرکر جو لکہا ہی میں ویسا ہی ہوں میں انکا مالک نہیں ہوں مگر اللہ تعالے انکو میرا مسخر کیا ہی اگر چاہے تو
میرے پر انکو مسلط کر سکتا ہی بعد قیصر نے لوگونکو بولا عیسی نے جس نبی کی بشارت دئے ہیں سو شاید یہ وہی
اگر یہ مجہے معلوم ہو تو میں جاکر اسکی خدمت کرونگا اور اسکی وضو کا پانی گرتا سو اپنے ہاتوں میں لیا کرونگا

ہے روم و شام کے بادشاہ کا لقب قیصر اسکو قیصر کہتے [illegible] قیصر نام [illegible] زبان [illegible] ۱۲

لوگ بولے ہم اہل کتاب رہتے ہیں ہمکو چھوڑ کر نادان اعراب میں اللہ تعالیٰ نبی نہ کریگا قیصر بولا ہمکو جس
کتاب سے ہدایت ہوئی اس کا اصل نسخہ میرے پاس موجود ہے اسکو دیکھا اگر یہہ وہی نبی ہی کر کر نکلے تو اس کے
تابع ہونا اگر وہ نہو تو پھر اس پر بہتان کر دینگے کہتے ہیں کہ انجیل کا اصل نسخہ روم کے بادشاہوں کے پاس تھا اسکو
صندوق میں بقفل کر کر مہر کر دیتے تھے اور جو بادشاہ نیا تخت پر بیٹھتا تو اس پر ایک مہر کرتا اور ہرقل کی
مہر سے اس پر بارہ مہر ہوئے تھے اور یہی کہتے آتے تھے کہ اپنے مذہب میں اس انجیل کو کھولنا جائز نہیں
اور جس روز اس کو کھولینگے تو تمہارا دین بدل جائیگا اور بادشاہ ہلاک ہوگا غرض قیصر وہ انجیل
منگوا کر اسکے گیارہ مہر توڑا ایک مہر باقی تھی کہ شماسان اور اسقفان اور بطریقون نے بیکھنے ہو کر
اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور بال اکھاڑ لئے اور سروں پر مار لئے پوچھا کیا واسطے یہہ کئے تو بولے آج ہمارے
گھر سے دولت جاتی ہے اور لوگوں کا دین بدل جاتا ہے بولا ہدایت کا اصل میرے پاس ہے دین کاہی کو بدل
جاتا بولے اس امر میں جلدی نہ کرنا اس شخص کا احوال دریافت کرنا اور خط کا جواب لکھنا اور
اس کے کام میں تامل کرنا پوچھا کس سے دریافت کرنا تو بولے شام میں عرب کے لوگ بہت جمع ہوتے ہیں انسے
دریافت کرنا غرض شام میں ابو سفیان اور اسکے ساتھ والوں کو جمع کر کر قیصر پاس لیگئے قیصر نے پوچھا یہہ شخص
جو تمہارے بیچ میں مبعوث ہوا ہے سو کیسا ہے ابو سفیان نے حضرت کی تحقیر کرنے میں کچھ قصور نہ کیا اور بولا اس کا یہہ
شان نہیں جو بادشاہ پاس اسکو عرض ہووے اور ہمارے لوگ اسکو ساحر بولا کرتے ہیں اور شاعر اور کاہن قیصر بولا
سابق کے انبیا کے حق میں بھی لوگ ایسا ہی کہا کرتے تھے لیکن وہ بولو کہ اسکی ذات کیسی ہے ابو سفیان بولا
وہ بڑی ذات والا ہے قیصر کہا انبیا کی ذات انکی قوم میں ایسی ہی ہوتی ہے بولو اس کے تابع کون ہوتے ہیں بولا
ہمارے یہاں کے غلاماں اور چھوکرے تابع ہوئے ہیں عمدہ لوگ کوئی تابع نہیں ہوئے قیصر کہا انبیا کے پیرو یہی لوگ تھے
ہیں اور عمدہ لوگاں حمیت سے تابع نہیں ہوتے پوچھا لوگ اسکے تابع ہوئے بعد کوئی پھر جاتا بھی ہے بولا نہیں
قیصر بولا تیرے کہے سے میرا یقین اور بڑا اللہ کی قسم عنقریب میرے تخت کا بھی غالب ہوگا اسی درمیان

اس شخص کی دعوت قبول کرو پھر اس سے شام کا ملک مانگ لیلے کہ کبھی کوئی اس ملک پر نہ آوے اور [illegible]
جب کسی بادشاہ کو دعوت کرے اور وہ اس دعوت کو قبول کر کر کچھ مانگے تو وہ دیتا ہی میری اطاعت تم کرو
لوگ کہے اس امر مین ہم تیری اطاعت کبھی نہ کرینگے ابوسفیان کہتے ہین چاہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حق مین کچھ جھوٹ بات ایسی بنا کر کہدون کہ بادشاہ کے نظر دین سے گرجاوے لیکن میرا جھوٹ اسکو معلوم
ہووے تو میرے سبب مواخذہ کریگا اور لوگو مین رسوائی کا اندیشہ تھا اس لئے کچھ جھوٹ بات نہ کیا پھر بعد مجھے معراج کا
قصہ یاد آیا سو قیصر کو بولا اس نے ایک قصہ بیان کرتا ہے اگر وہ بیان کرون تو بادشاہ کو اس کا جھوٹ
معلوم ہو گا پوچھا وہ کیا مین بولا وہ کہتا ہی کہ ایک شب کو ہمارے حرم سے نکل کر یہان ایلیا کی مسجد مین آیا
اور شب ہی اس صبح ہونیکے آگے آیا قیصر پاس ایک بطریق کھڑا تھا بولا وہ شب کا پیرا مجھے معلوم ہی قیصر پوچھا وہ کیا
بولا میری عادت تھی ہر شب کو مسجد کے تمام دروازے بند کرنا سو اس شب کو تمام دروازے بند کیا مگر ایک
دروازہ میرے سے بند نہ ہو سکا پھر مین لوگونکو جمع کر کر اس کو بند کرنا چاہا گویا ایک پہاڑ سا جنبش نہ کیا
مین بڑھائیون کو بلوایا دیکھکر کہے اس دروازے پر عراق یا کوئی بڑا بار گرا دستا ہے صبح ہوئی تک ہم
اسکو ہلا نہین سکتے ہین شب کو وہ نہین کھولا چھوڑ دیا صبح کو آکر دیکھا تو دروازے کے کونے طرف کے پتھر مین
سوراخ ہوئی ہی اور جانور کو باندھنے کی نشان معلوم ہوتی ہی مین لوگونکو اس وقت بولا اس شب کو کسی نبی کے
لئے ہمارا دروازہ بند نہ ہوا اور ہمارے مسجد مین نبی نماز پڑھا ہی بعد ہرقل لوگونکو بولا تمکو معلوم ہی عیسی کے بعد قیامت
ہونیکے قبل ایک نبی آنا ہی اور اسکی بشارت عیسی دئے ہین سو یہی نبی ہی اسکی دعوت قبول کرو وہ لوگ
بلوا کئے قیصر انکی نفرت دیکھکر بولا مین تمہاری مضبوطی دین مین دیکھنے آزمائش کیا تو تم اس کے حضور مین سخت
رہے پھر لوگ خوش ہو کر اسکو سجدہ کئے روایت کئے ہین بزار اور ابو نعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے کہے
کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا نامہ دیکر روم کا بادشاہ قیصر پاس روانہ کئے مین وہان پہنچا قیصر کو اطلاع
کئے کہ ایک شخص آیا ہی اور کہتا ہی مین رسول اللہ کا ایلچی ہون یہ سنکر گھبرایا اور کہا بلاؤ مین گیا اور اس کے پاس

بطریقان حاضر تہے مین روبرو جاکر نامہ حضرت کا دیا خط پڑھنے کا حکم کیا ہرقل کا بہائی لال رنگ
ہوگیا کار نے دیے رستے بال اس نامہ پہنچا تہا خط کے ابتدا مین لکہے تہے محمد رسول اللہ کیطرف سے قیصر کو
روم کا بڑا ہو سنکر غصے سے ہرقل کو بولا اُن نے اپنا نام ابتدا مین لکہا ہے اور روم کا بادشاہ بہی لکہ
نہ لکہا اس کا نا مت پڑھ ہرقل اسکی بات نہ مانکے خط پڑہا بعد لوگونکو برخواست کیا اور مجہے اپنے پاس بلوا کر
احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچہا بعد ایک بڑے اُسقف کو جسکو سب کا کہا مانتے تہے بلا کر وہ خط سنایا
اُسقف بولا واللہ یہ وہی رسول ہے جسکی بشارت موسی اور عیسی دے گئے تہے اور ہم انکی انتظار کرتے تہے
ہرقل بولا تو مجہے کیا حکم کرتا ہے اسقف بولا مین اسکی تصدیق کرتا ہون اور اس کا تابع ہوتا ہون قیصر بولا مین بہی
جانتا ہون کہ وہ وہی ہے لیکن مین ایمان لاؤن تو میرا ملک جاتا رہیگا اور رومیان مجہے قتل کرینگے بعد ابوسفیان
کو بلا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال اس سے دریافت کیا اور مجہے رخصت کرنیکے وقت بلا کر بولا تو جا کے
کہہ مین جانتا ہون کہ تم تحقیق نبی ہو لیکن مین اپنی سلطنت کو چہوڑ نہین سکتا ہون اور حضرت کا نامہ انکو
بوسہ دیا اور اپنے سر پر رکہا اور حریر مین لپیٹ کر صندوق مین رکہا اور وہ اُسقف مجہے ہر روز بلا کر دین
آئین کی بات دریافت کرتا تہا اور اسکی عادت تہی ہر اکیشنبے کو نکلکر لوگونکو وعظ بولا کرتا سو نکلنا
ترک کیا اور بہانہ بیماری کا لیا نصاری چند اتوار انتظار کیے نکلتا نہین اسکو کہلا بہیجے عربکا ایلچی جس روز سے آیا
اس روز سے تیرا ڈہنگ بدل گیا تو سچ بیماری یا نہین ہم اگر دیکہینگے پہر وہ اسقف مجہے کہلا بہیجا تم جا کر تمہاری
صاحبکو میرا اسلام کہو اور عرض کرو کہ مین گواہی دیتا ہون کہ معبود نہین سوائے اللہ کے اور تم تحقیق اللہ کے
رسول ہو بعد اسکے نصاری اس اسقف کو قتل کرے ابن عساکر کی روایت مین آیا ہے اسکو مار ڈالے بعد دوسرے
روز دحیہ کو ہرقل نے مخفی بلوایا اور ایک عمارت تہی نہایت بڑی اسمین لیگیا اسمین تصویرین تہے پیغمبرون کے
دکہا کر بولا اسمین تمہارے پیغمبر کی تصویر کونسی ہے بتا دین دیکہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہی گویا
اب بات کرسکا اور حضرت کے دو طرف دو تصویر تہے مین بولا یہی تصویر ہی بولا بازو پر یہ تصویران کس کے

ہین مین بولا سیدھے طرف تصویر ایک شخص کی ہی انکی قوم سے اسکو ابو بکر کہتے ہین اور بائین
طرف تصویر ایک شخص کی ہی اسکا نام عمر اس نے بولا ہماری کتابو مین آیا ہی کہ ان دونو نے اس نبی کا
دین پورا ہوگا روایت کی ہے بیہقی اور ابو نعیم نے ہشام بن العاص سے کہا کہ ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین مجھے اور ایک شخص کو قریش سے روم کا بادشاہ ہرقل پاس روانہ
کئے کہ اسکو اسلام کی دعوت کرین ہم نکلکر غوطہ یعنی دمشق کو پہنچے جبلہ بن الایہم غسانی
وہان کا ناظم تہا اسکے یہان گئے ان اپنے تخت پر تہا سو ہمارے پاس اپنے آدمیکو بات کرنے واسطے
روانہ کیا ہم بولے واللہ ہم آدمی سے بات نکرین گے ہمکو بادشاہ پاس بہیجے ہین بادشاہ ہمکو روبرو بلا دیتا
تو ہم بات کرین گے یہ جا کر اس حاکم کو اطلاع کیا اس نے حکم بلانیکا کیا مین روبرو ہو کر اسکو اسلام کی
دعوت کیا اور وہ سیاہ کپڑے پہن کر بیٹہا تہا مین پوچہا سیاہ کپڑے کیا واسطے پہنا ہی بولا قسم
کہایا ہون تمکو شام کے ملک سے نکالے بن یہ لباس اتارون مین بولا ہمکو ہمارے پیغمبر نبی خبر
دیے ہین کہ تیرے سلطنت کی یہ جگہ بہی ہم لیگے اور تمہارا بڑا ملک جو ہی اسکو بہی انشاء اللہ لیگے
وہ بولا اسکو لینے والے لوگ تم نہین وہ غیر لوگ ہین دنکو روزہ رکھیگے اور شبکو افطار کرینگے
بعد ہمارے روزیکا احوال دریافت کیا ہم بولے وہ سنکر منہ اسکا سیاہ بن گیا اور ہمارے ساتھ آدمی
کر کر بادشاہ پاس بہیجا ہم ہمارے اونٹو پر بیٹھکر تلوار ان کی حمایل ڈالکر گئے اور اسکی حویلی کے نزدیک جا کر
اونٹو پر سے اترے بادشاہ اوپر سے ہمکو دیکھتا تہا ہم وہان کہے لا اِلٰہ اِلَّا اللہ واللہ اکبر
یہ کہتے ہی اسکی حویلی ڈالی کے سا ہلنے لگی ہم روبرو گئے ہمکو بولا تم لوگ اسکے بین ملے تو جیسا سلام کرتے
ہین ویسا ہی میرے کو کیے ہم بولے السلام علیک ہیا تمہارا خلیفے کو کیسا سلام کرتے ہین تم ویسا ہی اسلام
کرتے ہین پوچہا وہ کیا کرتا ہی ہم بولے ویسا ہی جواب دیتا ہی پوچہا تمہارا بڑا سخن کیا ہی بولے لا اِلٰہ
اِلَّا اللہ واللہ اکبر ہم یہ کہتے ہی اسکی حویلی کو بہی لرزہ ہوا ایسا ان تک کہ اس نے اپنا سر اٹہا کر دیکہا

اور پوچھا تمہارے گھروں میں بھی یہ کہنے سے ایسی حرکت ہوتی ہی کہے ہم ایسا کبھی نہیں دیکھے مگر
یہیں ہوا بولا کاش یہ ہمیشہ ہوتا تو میں اپنی آدھی سلطنت سے نکل جاتا ہم پوچھے کیا واسطے بولا اگر ہمیشہ
ایسا ہوا کرتا تو وہ دلیل نبوت بنجگی تھی پھر ہمارے نماز روزے کا احوال پوچھا بعد ہمکو ایک مکان میں اتارا
اور ضیافت بھیجا پھر شب کو ہمارے تئیں طلب کیا اور اول باتاں پوچھا تھا سو اسکو بھی اعادہ
کیا بعد ایک کتاب خانہ منگوایا اس پر تمام کام طلا کا تہا اور اسکے خانوں پر قفل پڑے تھے ان میں سے
ایک خانہ کھول کر حریر کا کپڑا سیاہ رنگ نکالا اس پر ایک تصویر تھی خوش ڈول سرخ رنگ آنکھاں
بڑے بڑے گردن نہایت دراز بے ریش سر میں بال بہت دو طرف چوٹیاں چھٹے ہوئے پوچھا یہ کسکی
تصویر ہے ہم کہے معلوم نہیں بولا آدم کی تصویر ہے بعد دوسرا خانہ کھولکر ایک سیاہ کپڑا نکالا اس پر ایک
تصویر تھی گورا رنگ سفید بال آنکھ سرخ بڑا سر داڑھی خوش ڈول پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہیں
بولا یہ نوح ہیں اور ایک خانہ کھولکر ایک سیاہ کپڑا نکالا اس پر ایک تصویر تھی رنگ بہت گورا
کشادہ پیشانی آنکھ بہت خوش ڈول لمبے گلے داڑھی سفید گویا ہنستی ہی پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہیں
بولا یہ ابراہیم ہیں بعد ایک خانہ کھولکر سیاہ کپڑا نکالا اس میں تصویر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہم کہے یہ تصویر محمد رسول اللہ کی ہی بادشاہ تعظیم واسطے کھڑے ہو کر بیٹھا اور پوچھا واللہ انکی تصویر
ہی ہم کہے حضرت ہی کی تصویر ہی تھوڑا وقت خاموش رہکر بولا یہ خانہ سب کے بعد تھا لیکن میں تم سے
آزمائش کرنے اسکو اول کہولا بعد ایک خانہ کہولا اس میں سیاہ حریر کا کپڑا تھا اس پر تصویر تھی گندم
رنگ گھنگروالے بال آنکھاں دو گالاں میں تیز نگاہ غصیلہ منہ دانت ایک پر ایک اونٹھاں جڑے
ہوئے گویا غصے میں ہیں پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہ موسی ہیں انکی بازو سے اور ایک تصویر
ہی انہیں سے مشابہ مگر انکے سر کو تیل لگا ہوا ہی اور انکی پیشانی چوڑی ہی پوچھا یہ کون ہی کہے
معلوم نہیں بولا یہ ہارون ہیں بعد ایک خانہ کھولکر حریر کا سفید کپڑا نکالا اس پر تصویر تھی گندم رنگ

سفید تھے بال میانہ قد عصے مین بہرا ہوا پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ لوط ہی بعد ایک خانہ
کھولکر حریر کا سفید کپڑا نکالا اس پر تصویر تہی رنگ سرخ دبغیناک اونچے رخسارے سبک خوش صورت
پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ اسحاق ہی بعد ایک خانہ کھولکر حریر کا سفید کپڑا نکالا اسپر تصویر
تہی اسحق سے شبہ مگر اوس پر خال تہی پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ یعقوب تھے بعد ایک
خانہ کھولکر حریر کا سیاہ کپڑا نکالا اسپر تصویر تہی گورا رنگ سرخی مایل خوش چہرہ اونچی ناک سجیلا قد چہرے
نور برستا ہی اور منہ پر آثار خشوع کے نمایان ہین پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ اسمٰعیل ہی
تمہارے پیغمبر کے جد بعد ایک خانہ کھولکر حریر کا سفید کپڑا نکالا اسپر تصویر تہی رنگ گورا چہرہ آفتاب
کے مانند چمکتا ہی آدم سے کہ تصویر سے سب شبیہ پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ یوسف ہی بعد
دوسرا خانہ کھولا او حریر کا سفید کپڑا نکالا اسپر تصویر تہی رنگ سرخ پنڈلیان پتلی آنکہ چہوٹی پیٹ بڑا
قد میانہ تلوار باندہا ہوا پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا داودی بعد دوسرا خانہ کہولکر حریر کا سفید
کپڑا نکالا اس پر تصویر تہی بہاری دہوتر لیتے پانون گھوڑے کا سوار پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ
سلیمان ہی بعد دوسرا خانہ کھولکر حریر کا کپڑا سیاہ نکالا اس پر تصویر تہی جوان خوبصورت داڑہی سیاہ سرمین
گہنے بال پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہ عیسیٰ بن مریم ہی ہمنے کہا یہ ہمارے پیغمبر کی تصویر بعینہ ویسی
ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ تصویرین سچے ہین ہمکو کہا یہ آئے بولا آدم علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے چاہی
کہ اپنی اولاد مین انبیا جو ہو نگے سو انکو اپنے تئین بتا تب اللہ تعالےٰ یہ تصویرین بھیجی اور یہ تصویرین آفتاب کی
غروب کی جگہ آدم کے خزانہ مین تہی ذوالقرنین اسکو نکال کر دانیال کے حوالے کئے سو یہ وہی تصویرین ہین بعد
ہمکو بولا مجھے یہ خوب دستا ہی کہ میری یہ سلطنت ترک کرون اور تمہارے بادشاہ کا غلام ہوکے مرتلک رہون
پھر ہمکو رخصت کرتے وقت انعامات دیکر روانہ کیا ہم آکر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اسکا احوال بیان
کئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے اور فرمائے غریب کو اللہ چاہے تو ہدایت دیوے اور کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا

فرماتے ہین کہ یہود اور نصاری اپنے کتابون مین میری صفت پاتے ہین روایت کئے ہین واقدی
اور ابونعیم نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہتے کہ مین بنی مالک کے ساتھ مقوقس مصر کے حاکم پاس
گیا اور پوچھا تم یہان تک کیسا پہنچ کر آئے حالانکہ ہمارے اور تمہارے جانب کے درمیان محمد کے
لوگ حایل ہین بولے ہمکو اس کا اندیشہ تہا پر ہم دریا کے ساحل پر سے ہوتے آئے پوچھا محمد کی دعوت کو
تم کیا کہتے ہو بولے ہمارے لوگ سے کوئی انکا تابع نہ ہوا پوچھا کیا سبب بولے اسنے ایک تازہ دین
لایا ہے نہ وہ ہمارے آبا کا دین ہی اور نہ بادشاہ کا اور ہم ہمارے آبا کے دین پر ہین پوچھا انکی قوم کیا کہتی
بولے جو کہ کم عمر لوگ ہین انکے تابع ہوے اور بڑے لوگ عمدہ اور عرب کے دوسرے قبیلے والے انسے جنگ
کیے پوچھا غلبہ کسے ہوا بولے کبھی اسکو اور کبھی انھون کو پوچھا کیا دعوت کرتا ہے بولے کہتا ہے خدا کو ایک
ہی سمجھ کر اسکی عبادت کرو اور اس خدا کا شریک کسی کو نہ ٹہراؤ اور آبا تمہارے جن کی جو پرستش کرتے
تھے اسکو ترک کرو اور نماز پڑہو اور زکوۃ دیو پوچھا نماز اور زکوۃ کو کچھ وقت اور مقدار معین ہی بولے
رات دن مین پانچ نماز پڑہتے ہین اور انکے اوقات اور عدد معین ہین اور بیس مثقال مال ہوا اور
اونٹ پانچ رہین تو زکوۃ دیا کرتے ہین پوچھا اس زکوۃ کو لیکر کیا کرتا ہے بولے فقیر کو تقسیم کر دیتا ہے
اور صلہ رحم کا اور وعدہ وفا کرنیکا حکم کرتا ہے اور زنا اور شراب اور سود کی منع کرتا ہے اور جس جانور کو
اللہ کے نام سے ذبح نکرین تو اسکو کھاتا نہین مقوقس یہ سنکر بولا محمد بتحقیق خدا کے نبی ہین تمام جہان
کے لوگون طرف مبعوث اگر قبط مین یا روم مین مبعوث ہوتے تو وہ تمام انکے تابع ہوتے اور عیسی
بن مریم انکو ایسا ہی حکم کر چکے ہین اور انبیا کے یہی اوصاف ہوتے ہین جو تم انکے بیان کئے اور انہین کو
انجام غلبہ ہوگا اور انسے مقابلہ کرنیوالا کوئی نرہیگا گھوڑے اونٹ جہان تک پہنچ کرتے ہین وہان تک
انکا دین ظاہر ہوگا ہم بولے یکبارگی تمام لوگ انکے تابع ہون لیکن ہم انکے تابع نہوگے مقوقس جہڑک
کر بولا تم اسکو کھیل سمجھتے ہین بعد پوچھا انکا نسب انکے قوم مین کیسا ہی بولے عالی ہے ہی کہا انبیا ایسا ہی

عالی نسب ہو نے ہین پوچھا وہ بات مین کیسے ہین بولے نہایت راست گو ہین یہان تک قوم انکو
امین کہتے ہین کہا تم انصاف کیجو جس نے آپس مین کبھی جھوٹ بات نہ بولا ہو اللہ پر کیا واسطے جھوٹ
بولیگا پوچھا انکے تابع کون ہوتے ہین بولے فقیر لوگ کہا سابق کے انبیا کے بھی یہی لوگ تابع ہوا کرتے تھے
پوچھا نزدیک یہود کے پاس تو توریت ہی وہ کیا کہتے بولے مخالفت کئے سو انکو قتل کیا اور جو رہے سو انکو
انکے گھر لیا کہا ہم جیسا جانتے ہین ویسا ہی ہو وہی وہ نبی ہین سو جانتے ہین لیکن وہ قوم پر حسد ہو!
کرتے ہین حسد سے تابع نہین ہوتی مقوقس کہتے ہین یہ گفت وگو کر ہم وہان سے نکلے اور اس کا سخن سنکر محمد کے
سرنگون ہوا ور بولے عجم کے سلاطین باوجود قرابت نہ رکھنے کے انکی تصدیق کرتے ہین اور ان سے ڈرتے ہین اور
ہمکو انکے ساتھ قرابت اور ہمسایہ ہے اور ہمارے پاس گھر دیکھو اکر دعوت کرنے پر انکے دین مین داخل نہونا
عقل کا کام نہین پھر مین اسکندریہ مین رہا اور وہان کے کوئی گرجے مین جانا نہ چھوڑا اور قبط و روم
کے اُسقفان جتنے تھے سب سے محمد کا احوال دریافت کیا اور قبط کا ایک اُسقف تھا بڑا دانا بہت
عبادت گزار اس سے پوچھا کیا اب کوئی نبی آنے والے ہی تو بولا ہی اور وہ خاتم الانبیا ہی عیسی کے اور
انکے درمیان دوسرا نبی نہین اور انکی متابعت کرنا کر عیسی حکم دے ہین وہ نبی امی عربی احمد اسکا
نام قد نہ دراز نہ کوتاہ آنکھون مین سرخی ہی رنگ اجلا ہی نہ سانولا سر مین بال چھوڑتا ہی موٹے کپڑے
پہنتا ہی کھانا جو ملے اس پر قناعت کرتا ہی تلوار اسکی اسکے کاندھے پر رہا کرتی ہی کسی سے مقابلہ کرنے پروا
نہین رکھتا اپنی ذات سے آپ جنگ مین شریک رہتا ہی اس کے ساتھ اصحاب ہین اپنی جان کے
تئین اس پر سے فدا کرتے ہین اور اپنے باپ و فرزند سے اسکی محبت زیادہ رکھتے ہین ایک حرم مین
نکلیگا دوسرے حرم کو ہجرت کریگا وہ کہلی زمین جو رنگی ہی اور خرما بند اور دین ابراہیم پر ہوگا غیرہ کہتے ہین
مین اسکو بولا اور کچھ اوصاف بیان کرو کہا لنگ باندھتا ہی اور ہاتھ پانون دھویا کرتا ہی اور اس سبکے
چند خصوصیتین کردہ کسی نبی کو نہ تھی انبیا اپنی اپنی قوم طرف مبعوث ہوتے تھے اور وہ تمام لوگون طرف

مبعوث ہوگا تمام زمین اسکے لیے مسجد ہی اور پاک تیمم کرنا ہی اور نماز کا وقت ہووے تو جہان ہووے نماز پڑہے
اگلے لوگ بغیر کنیسے کے نماز پڑھنا روا نتھا مغیرہ کہتے ہیں یہ اسقفان کے زبانی احوال سنکر میں مدینے
کو آیا اور اسلام لایا روایت کئے ہیں ابن سعد نے زامل بن عمرو جذامی سے کہ فروہ بن عمرو جذامی روم
کے بادشاہ کی طرف سے بلقا کے علاقہ میں عمان کا حاکم تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لاکر حضرت کو لکھ بھیجا یہ کیفیت بادشاہ روم کو معلوم ہوئی اس نے فروہ کو طلب کیا اور اسکو بولا تو یہ دین
ترک کر اور اپنی حکومت اختیار کر فروہ نہ مانا اور بولا عیسی جو بشارت دیگئے ہیں سو تجھے بھی معلوم لیکن تو اپنی سلطنت
زایل ہوگی کرکر بخل کرتا ہی اور میں محمد کا دین ہرگز نہ چھوڑونگا بادشاہ روم اسکو قید کیا اور اسکا نہ پھرنا دیکھ
آخر اسکو قتل کیا روایت کئے ہیں مسلم نے فاطمہ بنت قیس سے کہی کہ تمیم داری نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آکر اسلام لائے اور خبر دے کہ ہم جہاز پر جاتے تھے راہ میں طوفان کہا کر جہاز ایک جزیرے پر جا کے لگا
لوگ پانی کے واسطے اترے اور اطراف میں ڈھونڈنے لگے وہان ایک عورت نظر پڑی اس کے سر کے بال اسقدر
دراز ہیں کہ زمین تک پہنچے ہیں ہم اسکو پوچھے تو کون ہی بولی میں جساسہ ہوں ہم کہے تیری کیفیت بیان کر کہی میں
نہ بولونگی لیکن تم فلانے مقام پر جاؤ معلوم ہوگا ہم اس جگہ گئے وہان ایک شخص مقید تھا اسکو پوچھا تم کون ہیں
بولے ہم عرب ہیں پوچھا تمہارے نبی نکلا سو کیا ہوا بولے سب لوگ اسکی تصدیق کئے اور تابع ہوے ہیں کہا
انکے حق میں یہی بہتر ہے بعد پوچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہی پانی ہی یا نہیں بولے پانی ہی پوچھا بیسان کا خرما
پھل دیتا ہی یا نہیں ہم کہے دیتا ہی بولا چند روز کے بعد نہ دیگا بعد بولا میں مسیح ہوں مجہے نکلنے کا حکم ہوگا
سو سب آگے اور طیبہ کے تمام بستیوں میں پھرونگا غرض تمیم نے مدینے کو آکر اسلام لائے اور یہ کیفیت بیان
کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ شخص دجال ہی اور طیبہ یہی ہی ان روایات سے ظاہر ہوا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو تمام اہل کتاب تحقیق نبی جانتے تھے اور حسد سے ایمان نہ لاے کاہنان خبر
دیے سو بیان روایت کئے ہیں ابن عساکر نے کہ ربیعہ بن نصر لخمی یمن کا بادشاہ خواب ڈراونا

دیکھا اور اپنے ملک کے کاہن اور عراف اور ساحر تمام کو جمع کیا اور بولا میں خواب دیکھے ہوں اسکی تعبیر کہو وہ
لوگ عرض کیے اگر خواب بیان ہو تو ہم تعبیر کہینگے بولا میں خواب کہونگا تو تمہاری تعبیر کا مجھے اعتماد نہیں جسنے
میرا خواب بولا تو تعبیر بھی وہی کہیگا ایک شخص بولا ایسا جاننا منظور ہو تو دو کاہن ہیں انکا نام سطیح اور شق ایسے
دریافت کریں تو البتہ وہ جواب دیگے بادشاہ دونوں کو طلب کیا اول سطیح آیا بادشاہ اس سے کہا میں ایک
خواب دیکھا ہوں وہ کہا ہی سطیح بولا رَأَیْتَ حُمَمَةً خَرَجَتْ مِنْ ظُلْمَةٍ فَوَقَعَتْ فِي أَرْضٍ تَهَمَةٍ فَأَكَلَتْ
مِنْهَا كُلَّ ذَاتِ جُمْجُمَةٍ یعنی تو دیکھا ایک کوئلا نکلا تاریکی سے اور پڑا ایسی زمین پر اونکھ پایا تمام سر والوں کو
ربیع بولا تو سچ کہا یہی خواب دیکھا اب تو اسکی تعبیر بول کہا اَحْلِفُ بِمَا بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ مِنْ حَنَشٍ لَتَهْبِطَنَّ
أَرْضَكُمُ الْحَبَشُ فَلَيَمْلِكُنَّ مَا بَيْنَ أَبْيَنَ إِلَى جُرَشَ یعنی دونوں حرّوں کے درمیان کے کیڑوں کی قسم
تمہاری زمین پر حبشیاں اترینگے اور ابین سے جرش تک مالک ہوجاینگے ربیع پوچھا کیا وہ میرے وقت میں ہوگا یا بعد
بولا لَا بَلْ بَعْدَهُ بِحِيْنٍ أَكْثَرَ مِنْ سِتِّيْنَ أَوْ سَبْعِيْنَ يَمْضِيْنَ مِنَ السِّنِيْنَ یعنی نہیں بلکہ بعد
ایک زمانیکے ساٹھ یا ستر برس سے زیادہ گذرے پیچھے پوچھا کیا انکو سدا ملک رہیگا یا منقطع ہوگا بولا لا
بَلْ يَنْقَطِعُ لِبِضْعٍ وَسَبْعِيْنَ مِنَ السِّنِيْنَ ثُمَّ يُقْتَلُوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ مِنْهَا هَارِبِيْنَ یعنی نہیں
بلکہ منقطع ہوگا ستر پر چند سال کے پیچھے پھر وہ مارے جاینگے اور وہ بھاگ نکل جاینگے پوچھا انکو کون نکالیگا بولا
يَلِيْهِ إِرَمُ ذِيْ يَزَنَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ مِنْ عَدَنَ فَلَا يَتْرُكُ مِنْهُمْ أَحَدًا بِالْيَمَنِ یعنی اسکو
کریگا ارم ذی یزن نکلیگا ان پر عدن سے اور انمیں سے چھوڑیگا کسی کو یمن میں پوچھا اسکی سلطنت سدا رہیگی
یا منقطع ہوگی بولا منقطع ہوگی پوچھا کون اسکو منقطع کریگا بولا يَقْطَعُهُ نَبِيٌّ زَكِيٌّ يَأْتِيْهِ الْوَحْيُ
مِنَ الْمَلِكِ الْعَلِيِّ یعنی منقطع کریگا اسکو نبی پاک آتی ہے اسکو وحی بڑے بادشاہ کی پوچھا وہ نبی
کسکے اولاد میں ہوگا بولا رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ يَكُوْنُ الْمُلْكُ فِيْ
قَوْمِهِ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ وہ ایک مرد ہی اولاد میں غالب کے بیٹا فہر کا بیٹا مالک کا بیٹا نضر کا رہیگا

ملک اسکی قوم میں زمانہ آخر ہوے لک پوچھا کیا زمانے کو انہا بھی ہی بولا نعم یوم یجمع فیہ الا
ولون والاٰخرون یسعد فیہ المحسنون ویشقی فیہ المسیئون یعنی ہو ایک روز
ہی کہ لوگ اول آخر کے تمام اسدن جمع ہونگے اس میں نیکی کرنے والے نیک بخت ہونگے اور بدی کرنے
والے بدبخت ہونگے پوچھا کیا سچ کہتا ہی بولا نعم والشفق والغسق والفلق اذا اتسق
ان ما انبأتک بہ الحق یعنی درست ہی قسم ہی شام کی سرخی کی اور اندھیرے کی اور صبح کی
جب پورا ہوا میں جو بولا ہوں بیشک حق ہی بعد دوسرا کاہن شق حاضر ہوا بادشاہ سطیح سے جیسا
نہ بولا تھا ویسا ہی اس سے بھی خواب بولکے پوچھا دیکھیں دونوں برابر کہتے ہیں یا کچھ اختلاف کرتے
ہیں پھر شق بولا رأیت حممۃ خرجت من ظلمۃ فوقعت بین روضۃ واکمۃ
واکلت منہا کل ذات نسمۃ یعنی تو دیکھا ایک کویلا نکلا تاریکی سے اور ہرا باغ کے اور ٹیلے کے بیچ اور
کھایا اس سے ہر جی والے کو بادشاہ بولا تو سچ بولا اسکی تعبیر کیا ہی بولا احلف بما بین الحرتین
من انسان لینزلن ارضکم السودان فلیغلبن علی کل طفلۃ البنان و
لیملکن ما بین ابین الی نجران یعنی قسم کہتا ہوں لوگوں کی جو ہیں دونوں حروں کے بیچ
البتہ اتریگے تمہاری زمین پر حبشیان پھر غالب آئیگے ہر نازک انگلی والوں پر اور ابین سے نجران
تک مالک ہونگے بادشاہ بولا یہ کب ہوگا میرے وقت یا میرے بعد بولا لا بل بعدہ بزمان ثم
یستنقذکم منہم عظیم ذو شان ویذیقہم اشد الھوان یعنی تیرے وقت نہیں
بلکہ تیرے بعد ایک زمانہ گذریگا پھر تمکو انکے ہاتھ سے چھڑائیگا ایک شخص بڑی شان والا چکھائیگا
انکو بڑی خواری پوچھا وہ کون شخص ہی بولا غلام لیس بدنی ولا مدن یخرج من
بیت ذی یزن یعنی وہ لڑکا ہی نہیں ہی کم ذات اور نہ شہری نکلیگا ذی یزن کے گھرانے سے پوچھا
کیا اسکی سلطنت رہیگی یا منقطع ہوگی بولا بل ینقطع برسول مرسل یاتی بالحق و

اَلعَدلِ بَیْنَ اَہلِ الدِّینِ وَالفَضلِ یَکُونُ المُلْکُ فِی قَومِہِ اِلٰی یَومِ الفَصلِ
یعنی ملک منقطع ہوگا ایک غیر سے بھیجے گیا خدا کی طرف سے آیگا حق اور انصاف کے واسطے اہل
دین وفضل کے لیے ہوگا ملک اسکی قوم مین فیصلے کے روز تک پوچھا فیصلے کا روز کیا ہی بولا یَومٌ
یُجزٰی فِیہِ الوُلَاۃُ وَیُدعٰی فِیہِ مِنَ السَّمَاءِ بِدَعَوَاتٍ یَسمَعُ مِنہَا الاَحیَاءُ وَالاَموَاتُ
وَیُجمَعُ فِیہِ بَینَ النَّاسِ لِیَومِ المِیقَاتِ یَکُونُ فِیہِ لِمَنِ اتَّقَی الفَوزُ وَالخَیرَاتُ
یعنی وہ ایک دن ہی جزا دے جاینگے اس مین والیا اور پکارے جاویگا اس مین آسمان سے پکار سنیگے
اسکو زندے اور مردے اور جمع کیے جاینگے اس مقرری دن مین لوگ ہوگا اس مین اسکو جو ڈرا جیتنا
اور خوبیان پوچھا کیا تو کہتا سو کہہ ری بولا اَی وَرَبِّ السَّمَاءِ وَالاَرضِ وَمَا بَینَہُمَا مِن
رَفعٍ وَخَفضٍ اِنَّمَا اَنبَأتُکَ بِہِ لَحَقٌّ مَا فِیہِ اَمضٌ یعنی درست ہی قسم ہی رب آسمان
وزمین کی اور جو اسکے بیچ ہی بلندی اور پستی مین جو خبر دیا ہون سو بیشک حق ہی اس مین شک
نہین **روایت** کیے ہین بیہقی نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ سواد بن قارب
سے پوچھے تمھارے اسلام لانیکا ابتدا کیا ہوا سواد بولے میرا ایک رئی تھا یعنی اخباری جن سو مین
سوتا تھا سو آکر ہوشیار کیا اور بولا اٹھ اور مین کہتا ہون سو اسکو سمجھ اللہ کا رسول لوی بن
غالب کی اولاد مین مبعوث ہوا بعد چند شب بولا انکا خلاصہ یہ ہی کہ جن اور شتر کجاوہ باندھے
باندھکر ہدایت لیکے جاتے ہین تو بھی چل اس کے پاس جو خلاصہ ہی ہاشم کی اولاد کا سو مین سورہا
بہت ہی گھبراہٹ سے مجھے ہوشیار کرکر بولا اللہ تعالی ایک نبی مبعوث کیا ای سواد بن قارب
تو اسکے پاس جا ہدایت پایگا پھر تیسرا اگر ویسا ہی ہوشیار کیا اور وہی ابیات کچھ عبارت کے
تغیر کیساتھ بولا بعد میری تشفی کر اسی مضمون کے ابیات بولا جب مین یہ اس سے مکرر سنا
میرے دل مین اسلام لانیکا حب پیدا ہوا سو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا

مجھے دیکھتے ہی فرمائے مرحبا ای سواد بن قارب تو کیا واسطے آیا سو ہم معلوم کرے بعد میں عرض کیا یا رسول اللہ میں چند بیت بولا ہوں آپ انکو سماعت فرمانا اور یہ ابیات پڑھا اَتَانِی رَئِی بَعْدَ لَیْلٍ وَ هَجْعَةٍ ؛ وَلَمْ یَکُ فِیْمَا بَلَوْتُ بِکَاذِبٍ ؛ میرا اخباری جن آدھی رات کو سوے بعد آیا اور میری آزمایش سے وہ کاذب نہیں ثَلٰثَ لَیَالٍ قَوْلُهٗ کُلَّ لَیْلَةٍ ؛ اَتَاکَ رَسُوْلٌ مِنْ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبٍ ؛ تین شب آیا سو ہر شب یہی کہتا تھا کہ آیا ہی رسول لوی بن غالب کی اولاد میں فَشَمَّرْتُ عَنْ سَاقِی الْاِزَارَ وَ وَسَّطَتْ ؛ بِیَ الذِّعْلِبُ الْوَجْنَاءُ عِنْدَ السَّبَاسِبِ ؛ پھر میں سمنا اپنی پنڈری پر سے لنگ اور واسطے ہوئی میرے لئے سانڈنی بیابان ہاں فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا شَیْءَ غَیْرُهٗ ؛ وَاَنَّکَ مَامُوْنٌ عَلٰی کُلِّ غَائِبٍ ؛ سو میں گواہی دیتا ہوں بیشک اللہ کوئی نہیں اسکے سوا اور معتبر تو ہاموں ہی ہر پوشیدہ پر وَاَنَّکَ اَدْنَی الْمُرْسَلِیْنَ شَفَاعَةً ؛ اِلَی اللّٰهِ یَا ابْنَ الْاَکْرَمِیْنَ الْاَطَایِبِ اور بیشک تم پیغمبروں سے سفارش میں قریب ہیں اللہ پاس ای فرزند بزرگ پاکوں کے فَمُرْنَا بِمَا یَاْتِیْکَ یَا خَیْرَ مَنْ مَشٰی ؛ وَاِنْ کَانَ فِیْمَا جَاءَ شَیْبُ الذَّوَائِبِ سو فرماؤ ہمکو جو تمکو آتا ہی ای بہتر چلنے والوں کے اگرچہ ہو اسمیں جو آتا ہی سفید ہو جاتا سر کے بال وَکُنْ لِیْ شَفِیْعًا یَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ ؛ سِوَاکَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبٍ اور ہو میرے سفارشی اس روز جو نہیں ہی صاحب شفاعت تمہارے سوا بے پروا سواد بن قارب سے روایت کئے ہیں ابن سعد و طبرانی اور ابو نعیم وغیرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ پہلے خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعث کی دے سو ایک عورت تھی اسکو جن رکھا تھا ایکدن پرندے کی شکل میں آکر دیوار پر بیٹھا اسکو وہ عورت بلائی تو بولا کہ میں نبی مبعوث ہوا اور ہم پر زنا حرام کیا اور ہمکو رہنے سے منع کیا روایت کئے ہیں ابو نعیم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ کہ پیش از نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعث کے ہم شام

طرف تجارت کو گئے وہاں ایک عورت تھی کاہنہ تم اسکے بیان گئے وہ بولی میرا جن اگر دروازے
پر کھڑے ہو امین اسکو بلائی بولا ہمکو اب تمھارے کچھ کام نہین احمد نکلے اور ایک امر آیا کہ
اسکی طاقت نہین جب ہم مکے کو آئے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوت کرتے ہین روایت
کیے ہین ابن شاہین اور ابن مندہ نے ذباب بن الحارث رضی اللہ عنہ سے کہے ابن وقشہ کے پاس ایک
اخباری جن تھا اکثر ہونہار چیزون کی خبر دیتا ایک روز مین بیٹھا تھا جن اگر اس سے کچھ بولا پھر امین نے
میرے طرف دیکھ کر بولا اے ذباب ایک نادر بات سن پوچھا وہ کیا بولا محمد مکے مین مبعوث ہوئے اور
کتاب طرف لوگون کو دعوت کرتے ہین اور لوگ قبول نہین کرتے مین پوچھا یہ کیا بات ہے بولا
مجھے بھی معلوم نہین مگر مین یہی بولا چند روز گذرے نہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے
خبر آئی پھر مین اسلام لایا روایت کیے ہین ابو سعد نے شرف المصطفی کتاب مین جبل بن
نعفلہ سے کہے کہ میرا اخباری جن ایک روز مین سوتا تھا سو آکر اٹھایا اور بولا ھب فقد لاح
سراج الدین پیدا ہوا روشن ہوا ہے دین کا چراغ بصادق مھذب اب اٹھ راست گو پاکذات
امانت دار پی فارحل علی ناجیۃ امون تو جا جلد رو سانڈنی پہ تمشی علی الصخر
والحزونت چلتی ہے ہموار زمین اور دشوار مین گھبراہٹ سے اٹھکر پوچھا کیا ہے تو بولا وساع
الارض قسم ہے زمین بن کرنے والے کی وفارض الفرض اور فرض مقرر کرنے والے کی لقد بعث
محمد فی الطول والعرض تحقیق محمد مبعوث ہوئے زمین کے طول وعرض مین نشا فی الحرمات
العظام وھاجر الی طیبۃ الامینۃ پیدا ہوے حرم مین اور ہجرت کی طیبہ امین طرف
یہ سنکر مین حضرت پاس آنے نکلا راہ مین سنا ہاتف سے آواز یا یا ایھا الراکب المزجی مطیۃ
نحو الرسول فقد وفقت للرشد اے سوار وہ جو ہانکتا ہے اپنی سواری رسول کی طرف
تحقیق تو توفیق پایا راہ راست کی پھر مین دیکھا کہ یہ کون کہتا ہے تو وہی میرا جن ہے خس

مدینے کو آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا روایت کی ہے ابن الکلبی نے عدی بن
حاتم سے کہ ایک شخص تھا میرے جانور چراتا اس کا نام حابس بن دغنہ ایکدن میرے پاس گھبراہٹ
سے آیا اور بولا تمھارے اونٹ لیو میں جاتا ہوں میں نے اسکا سبب پوچھا وہ بولا میں بیابان میں
تھا ایک بوڑھا سر اسکا نہایت سفید پہاڑ پر سے اترتا ہوا زمین پر اترا اور بولا یَا حَابِسُ بْنَ دُغْنَةَ
یَا حَابِسُ لَا یَعْرِضَنَّ اِلَیْکَ الْوَسَاوِسُ ای حابس بیٹا دغنہ کا ای حابس تجھے عارض ہو
وسواس هٰذَا سَنَا النُّوْرِ بِکَفِّ الْقَابِسِ ۞ فَارْجِعْ اِلَی الْحَقِّ وَلَا تُوَالِسْ ۞
یہ روشنی نور کی ہی ہاتھ میں فائدہ دینے والے کے تو پھر تو جھک حق کی طرف اور مت فریب کھا
یہ کہکر غایب ہوا میں اونٹونکو لیکر دوسری طرف گیا اور وہاں سو گیا ایک سوار آکر مجھے ہوشیار کیا اور کہا
تو ہی بوڑھا ہی کہا ہی یَا حَابِسُ اسْمَعْ مَا اَقُوْلُ تُرْشَدِ ۞ لَیْسَ ضَلُوْلٌ حَائِرٌ کَمُهْتَدِ
لَا تَتْرُکَنْ نَهْجَ الطَّرِیْقِ الْاَقْصَدِ ۞ قَدْ نُسِخَ الدِّیْنُ بِدِیْنِ اَحْمَدِ ای حابس میں کہتا ہوں سو سن
ہدایت پایگا نہیں ہی گمراہ حیران ہدایت پائے ہو شخص کے سا تو مت چھوڑ سیدھی سو راہ کو جو قریب ہے
بہ تحقیق دین منسوخ ہوا احمد کے دین سے یہ سنکر مجھے غش ہو گئی کئی وقت کے بعد ہوشیار ہوا اور میرے
دل میں اللہ تعالی اسلام کی محبت ڈالی غرض وہ شخص حضرت پاس آکر اسلام لایا روایت کی ہے ابن
عساکر نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہے ہیں ایک روز قریش کے ساتھ کعبے پاس بیٹھا تھا کسی نے آکر بولا
محمد اپنی بیٹی رقیہ کو ابی لہب کا بیٹا عتبہ کو بیاہ کر دے بی بی رقیہ نہایت حسین تھی اس لیے مجھے بہت
حسرت ہوئی کہ تو کیا واسطے اول ہی پیام نہ کیا بعد میں گھر کو گیا میری خالہ کہانت کرتی تھی مجھے دیکھکر
بولی اَبْشِرْ وَحُیِّیْتَ ثَلَاثًا تَتْرَا ۞ ثُمَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثًا اُخْرٰی ۞ ثُمَّ بِاُخْرٰی کَیْ تُتِمَّ عَشْرًا ۞
خوشی سن اور تجھے دعا دیتی ہوں تین بار لگتے تار پھر تین بار اور تین بار دوسرے پھر ایک بار دس پورے
ہوں اَتَاکَ خَیْرٌ وَّوُقِیْتَ شَرًّا تجھے آئی خوبی اور تو بچا بدی سے اَنْکَحْتَ وَاللّٰهِ حَصَانًا

نہ ٹھہرا تو بیاہ کیا خدا کی قسم عفیفہ اور خوب عورت کو وَاَنْتَ بِکْرٌ وَلَقِیْتَ بِکْرًا اور تو
کنوارہ ہی اور ملی تجھکو کنواری وَاَفَیْتَهَا بِنْتَ عَظِیْمٍ تونے حاصل کیا اسکو لڑکی بڑے مرتبے
والے کی عثمان کہتے ہیں اس بات سے مجھے تعجب ہوا سو بولا اے خالہ تم کیا فرماتے ہو بولی عُثْمَانُ لَكَ
الْجَمَالُ وَلَكَ اللِّسَانُ اے عثمان تجھے جمال ہی اور زبان هٰذَا نَبِیٌّ مَعَهُ الْبُرْهَانُ یہ نبی ہی اس کے
ساتھ دلیل اَرْسَلَهُ بِحَقِّهِ الدَّیَّانُ بھیجا اسکو اپنی راستی سے دیان نے وَجَاءَهُ التَّنْزِیْلُ وَالْفُرْقَانُ
اور لایا اسکو قرآن اور حکمتیں فَاتَّبِعْهُ لَا تَغْتَالُكَ الْاَوْثَانُ سو تو اس کا تابع ہو بلاک نہ کریں
تجھکو بتان میں بولا اے خالہ تم کہتی ہیں اس کا چرچا ہماری بستی میں نہیں وہ کیا بات ہی صاف بیان
کر بولی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ جَاءَ بِتَنْزِیْلِ اللّٰهِ یَدْعُوْا بِهٖ اِلَی
اللّٰهِ محمد بن عبد اللہ رسول ہی اللہ کے یہاں سے لایا اتارا ہوا اللہ کا بلاتا ہی ساتھ اسکے
اللہ کی طرف پھر بولی مِصْبَاحُهُ مِصْبَاحٌ وَدِیْنُهُ فَلَاحٌ وَاَمْرُهُ نَجَاحٌ وَقَرْنُهُ نَطَاحٌ ذَلَّتْ
لَهُ الْبِطَاحُ مَا یَنْفَعُ الصِّیَاحُ لَوْ وَقَعَ الذِّبَاحُ وَسُلَّتِ الصِّفَاحُ وَمُدَّتِ الرِّمَاحُ
چراغ انکا روشن ہی اور دین انکا چھٹکارا اور کام انکا بتر اور سینگ انکی دھکیلتی مکہ انکے اختیار میں آیا نفع
نہیں دیتا کارزار جب ان پر بعد اور تلواریں کھینچی گئے اور نیزے راست ہو چکے عثمان لیے اس کی یہ بات
میرے دل میں لگی اور میں اسی فکر میں لگا میری عادت تھی ابی بکر صدیق کے یہاں جانا ہم میں جو کہ دیکھا ابو
ابوبکر کہے اے عثمان تجھ کیا ہوا شخص حق بات کو نہ سمجھا بہت عجب ہی اور ہماری قوم یہ جو
بتوں کی پرستش کرتے ہیں کچھ بھی ہی وہ تو پتھر ہیں نہ سنتیں نہ دیکھتیں اور نہ نفع دیتے عثمان
کہتے واللہ وہ ایسے ہی ہیں ابوبکر کہے تمہاری خالہ سچ کہی محمد بن عبد اللہ کو اللہ تعالی اپنی پیام دیکے
بھیجا خلق طرف تمہاری مرضی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس [illegible] [illegible] پاس آیا
تجھے دیکھ کر فرمائے اے عثمان اللہ تعالی بہشت طرف بلاتا ہی سو تو جواب کر اور میں اللہ کا رسول

رسول ہیں خلق طرف عثمان کہے پس سنکر واللہ میں بے اختیار ہوا اور اسلام لایا پھر تھوڑی روز
نہین گذرے کہ عتبہ رقیہ کو طلاق دیا اور مین انکو نکاح کیا ہاتف سے آواز ان آئے سنجو
بیان روایت کئے ہیں خرائطی اور ابن عساکر نے عروہ سے کہتے قریش کی جماعت ایک بت
پاس آیا کرتی تھی انہین ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو بن نفیل اور عبداللہ بن جحش اور عثمان بن
الحویرث بھی تھے ایک روز اگر دیکھے تو بت اوندھا پڑا ہی سب ملکر اسکو اس کے مقام پر رکھے
تھوڑا وقت نہین گذرا کہ بت بدطوری کے ساتھ پھر وہ گر پڑا پھر کھڑے کئے تیسری بار بھی اوندھا
گرا عثمان بن حویرث بولا آج کوی حادثہ بنا ہوا ہی اور اسی شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے سو دہو کے اندر سے آواز آیا تردی لِمَوْلُوْدٍ اَنَارَتْ بِنُوْرِہٖ ؛ جَمِیْعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ
بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ ؛ بت گرے واسطے ایک لڑکے کہ روشن ہوا اس کے نور سے زمین
کے تمام راستے شرق اور غرب مین وَخَرَّتْ لَہُ الْاَوْثَانُ طُرًّا وَاَرْعَدَتْ ؛ قُلُوْبُ
مُلُوْکِ الْاَرْضِ طُرًّا مِنَ الرُّعْبِ اور اوندھے گرے اس کے واسطے بت تمام اور کانپ گئے دل
زمین کے بادشاہون کے رعب سے وَنَارُ جَمِیْعِ الْفُرْسِ بَاخَتْ وَاَظْلَمَتْ ؛ وَقَدْ بَاتَ
شَاہُ الْفُرْسِ فِیْ اَعْظَمِ الْکَرْبِ اور آتش تمام فارس کی بجھ گئی اور تاریک ہوی اور رہا شاہ فارس کا
بڑی سختی مین وَصُدَّتْ عَنِ الْکُہَّانِ بِالْغَیْبِ جِنُّہَا ؛ فَلَا مُخْبِرٌ مِنْہُمْ بِحَقٍّ وَلَا کِذْبٍ ؛
اور باز رہی کاہنوں کو غیب بولنے سے انکے جن پھر انسے خبر دینے والا نہ رہا سچ نہ جھوٹ فَیَالَ قُصَیٍّ
اِرْجِعُوْا عَنْ ضَلَالِکُمْ ؛ وَہُبُّوْا اِلَی الْاِسْلَامِ وَالْمَنْزِلِ الرَّحْبِ ؛ سو اے آل قصی کی تم پھر جاؤ
اپنی گمراہی سے اور ہوشیار ہو طرف اسلام کے اور فراغت کی طرف ضیافتوں کے روایت
کئے ہیں خرائطی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہے کہ زید مکے سے بہاگا جو حبش کو تھا
بادشاہ کے ہاں زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل ملکر گئے اسکی ملازمت حاصل ہوی بعد کہا ای

قریشیان میں ایک بات پوچھتا ہوں تم راست کہو کہے بہت بہتر بولا تمہارے یہاں کوئی لڑکا تھا کہ
اسکو اسکا باپ ذبح کرنا چاہتا تھا پھر قرعہ ڈالکر اس کے عوض بہت سے اونٹ ذبح کئے گئے درست
پھر پوچھا وہ لڑکا کیا ہوا کہے ایک بی بی تھی اسکا نام آمنہ اسکو اس سے نکاح کر دئے اس کو حمل ٹھہرا
اسی میں اسکا شوہر سفر کیا سو مر گیا پوچھا وہ حاملہ بھی سو جنی کیا نہیں کہے لڑکا پیدا ہوا پوچھا اسکی
پیدائش کی شب کچھ عجائب بھی نمود ہوئے ورقہ کہے میں اس شب کو بت پاس رہا تھا اس کے شکم سے
آواز آیا وُلِدَ النَّبِیُّ فَذَلَّتِ الْاَمْلَاکُ ؛ وَنَأَی الضَّلَالُ وَاَدْبَرَ الْاِشْرَاکُ
پیدا ہوا نبی اور لغزش پائے بادشاہان اور دور ہوئی گمراہی اور بھاگا شرک پھر وہ بت اوندھا گر پڑا
زید کہے میں بھی اس شب کو ابی قبیس پہاڑ طرف گیا دیکھا ایک شخص اسکو دو پکھوئے ہیں آسمان
پر سے اترے اور قبیس پر کھڑے ہوا بعد مکے طرف دیکھکر کہا شیطان ذلیل ہوا اور بت باطل ہوئے اور امین
پیدا ہوا بعد ایک کپڑا اس کے ساتھ تھا سو کھولا اور مشرق و مغرب طرف جھٹکا اور وہ کپڑا آسمان کے
نیچے ڈھانپ لیا اور ایک نور چمکا کہ اس سے آنکھ خیرہ ہوگئے اور مجھے گھبراہٹ ہوئی بعد ہاتف اپنے پکھوئے ہلا کر اڑا
اور کعبے پر گرا وہاں سے ایک نور روشن ہوا کہ اس سے تہامے کا ملک روشن ہوا اور بولا زمین پاک ہوئی
اور کعبے پاس کے بتوں طرف اشارہ کیا تمام بت گر گئے نجاشی بولا میں اس شب کو خلوتخانہ میں تھا زمین سے
ایک ہنڈی نکلی اور بولی اصحاب الفیل پر بلا اتری پرندے انکو کنکروں سے مارے اشرم جو حرم پر تعدی
کیا تھا سو ہلاک کیا گیا تھا سو ہلاک ہوا اور پیدا ہوا نبی امی حرمی مکی جس نے اس نبی کو مانا تو نیک بخت
ہوا اور جو کوئی اسکو نہ مانا تو ہلاک ہوگا اسکو دیکھ کر میں پکارنا چاہا تو زبان نہ اٹھی کھڑے ہونیکا قصد
کیا طاقت نہ ہوئی بعد جب وہ غیب ہوئی میں اپنی حالت پر آیا روایت کئے ہیں بخاری نے عمر رضی
عنہ سے کہے میں ایک روز بتوں پاس سوتا تھا ایک شخص گائے لا کر ذبح کیا اس میں سے ایک بڑی آواز
آئی ایسا آواز میں کبھی نہ سنا تھا یَا جَلِیحُ اَمْرٌ نَجِیحٌ رَجُلٌ فَصِیحٌ یَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ای جلیح

بہتر کام ہی جو نصیحت کرنے والا کہتا کہ لا الہ الا اللہ لوگ گھبراہٹ سے بھاگے میں اُسمین کیا ہی یہ جانتے نہ جاؤنگا
جبتک کہ نجاؤن کہ اس کے بعد کیا ہی پھر دوسرے بار ویسا ہی آواز آیا بعد تیسرے دفعہ بھی وہی آواز آیا پھر کچھ دیر نہ ہوئی
کہ محمد کہنے لگے میں نبی ہون روایت کی بیہقی نے کہ مازن طائی عمان مین بتون کا پوجاری تہا ایک
روز بت پاس جانور کاٹا بت مین سے آواز آیا کہ ای مازن تو ادھر آ سن جی مبعوث ہوا اور حق بات لایا
تو ایمان لا بچری آتش سے جسکی ایندھن پتھر ہین بچیگا مازن بولا یہ عجب بات ہی بعد چند روز کے بھی
جانور کاٹا اس مین سے بھی آواز اول کے آواز سے صاف آیا ای مازن تو سنکر خوش ہو نیکی ظاہر ہوئی
بدی پوشیدہ ہوی مضرین ایک نبی مبعوث ہو اللہ کے یہان سے بڑا دین لایا بتون سے تراشے
سوت کو چھوڑ اور دوزخ سے اپنے کو بچا یہ سنکر مین اپنے دل مین بولا اب میری خوبی کا وقت آیا ہی اور
اسکی دریافت مین تھا کہ ایک شخص حجاز سے آیا مین اس سے وہاں کی کیفیت دریافت کیا وہ بولا ایک
شخص نکلا ہے اس کا نام احمد لوگون کو کہتا ہی مین اللہ کے طرف تمکو دعوت کرتا ہون مین بولا اللہ
مجھے جو بشارت ہوی اس کا منشا یہی ہے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اسلام لایا اور عرض
کیا یا رسول اللہ مین گانے بجانے مین اور شراب اور رنڈیون مین گرفتار ہون میرا تمام مال انہون مین خرچ
ہوا اور مجھے اولاد نہین آپ دعا کرو تا اللہ تعالے یہ بدیان میرے سے دفع کرے اور مجھے شرم و حیا
دیوے اور اولاد ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ اسکو دعوض راگ کے قرآن کی
تلاوت نصیب کر اور حرام کے بدلے حلال دے اور اسکو حیا و شرم بخش اور فرزند دے مازن کہتا ہے
میرے تمام بد خصلتان دفع ہوے چار عورتون کو نکاح کیا اور نہایت شرم مجھے حاصل ہوی اور حیان لڑکا پیدا
ہوا روایت کئے ہین ابو نعیم اور خرائطی اور ابن عساکر نے کہ خثعم کے قبیلے والا ایک شخص بولا
ہم بتونکی پرستش کرتے اور قضیے کے فیصلے واسطے ان پاس جاتے ایکروز کوئی مقدمہ فیصلہ کرنے واسطے
لگئے ہاتف سے آواز آیا کہ تمھاری عقل کہان رہے گئی جو بتون سے فیصلے مانگتے ہین دیکھو تمام کا

سردار ہر سے عدل و انصاف کا نبی بلد حرام میں نور اسلام کا لایا ہی لوگوں کو گناہوں سے منع کرتا
یہ سنکر لوگ گھبراہٹ سے بھاگے بعد چند روز کے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے
میں نکلے اور مدینے کو ہجرت کی پھر میں آکر اسلام لایا روایت کی ہیں ابن سعد اور بزار اور
ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے کہ جب نبی صلی اللہ وسلم مبعوث ہونیکا ایک مہینے کے آگے ہم
ایک اونٹ ذبح کئے دیو کے پیٹ سے آواز آیا تم نادر بات سنو مکے میں نبی احمد نام مبعوث ہوا اب
یثرب کو ہجرت کریگا اس کے باعث جن آسمان پر جانے سے منع ہوگئے ہیں تو انپر انگارے پڑتے
ہیں ہمکو اس سے تعجب ہوا پھر بعد نبی صلی اللہ وسلم ظاہر ہوئے روایت کی ہیں ابو نعیم نے تمیم
داری سے کہ جب نبی صلے اللہ وسلم جن ایام میں مبعوث ہوئے میں شام کے ملک میں تھا ایک کام کے
واسطے کسی قرئیے کو گیا شب ہوئی سے ایک بیابان میں اترا اور جاہلیت کے دستور موافق بولا کہ
اس بیابانکے بڑے جنکی پناہ میں ہوں بعد میں لیٹا ہاتف سے آواز آیا کہ اب اللہ کی پناہ مانگ جن کسیکو
اپنی پناہ میں لے نہیں سکتے میں بولا تو کیا بات کہتا ہی وہ بولا رسول امین نکلے اور انکے پیچھے ہم
حجون میں نماز پڑھے اور اسلام لائے اور تابع ہوگئے جنوں کا فریب دیا جاتا رہا انپر انگاروں کا مار
ہوتا ہی تو جلد جا وہ رب العالمین کے رسول ہیں اور انپر اسلام لا صبح کو میں ایک راہب سے یہ قصہ بولا وہ
کہتا تھا سچ ہی کہ ایک نبی حرم میں نکلنا اور دوسرے حرم کو ہجرت کرتا ہی اور وہ سب انبیاء سے افضل ہی تو
اسمیں جانے سستی مت کر روایت کی ہیں ابو نعیم نے خویلد ضمری سے کہ ہم ایک بت پاس تھے اس کے اندر سے
آواز آیا جن کا سننا اخبار واسطے موقوف ہوا اگر جاوین تو انپر انگارے پڑتے ہیں سبب اسکا وحی آنے
سے ہی ایک نبی پر جو مکے میں مبعوث ہوا نام انکا احمد ہجرت گاہ یثرب حکم کرتے ہیں نماز روزہ اور نیکی
اور صلہ رحم کی ہم وہاں سے نکلکر دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ مکے میں ایک نبی مبعوث ہوئے ہیں انکا نام احمد
روایت کی ہیں ابو نعیم اور ابن جریر وغیرہ عباس بن مرداس سے کہتے ہیں ایک بت کی پرستش کرتا تھا

اسکا نام ضمار اکبروز اس کے پیٹ مین سے آواز آیا قُلْ لِلْقَبَائِلِ كُلِّهَا ؛ هَلَكَ الْأَنِيسُ
وَعَاشَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ؛ تو کہہ سلیم کے تمام قبیلے والون کو کہ انیس ہلاک ہوا اور جیے مسجد والے
أَوْدَى ضِمَارُ وَكَانَ يُعْبَدُ مُدَّةً ؛ قَبْلَ الْكِتَابِ إِلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدِ دہیت کیا ضمار اور تھا عبادت
کیے جاتا تہا ایک مدت پیش از کتاب اترنے کے نبی محمد پر إِنَّ الَّذِي وَرِثَ النُّبُوَّةَ وَالْهُدَى ؛ بَعْدَ
ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدِي ؛ بے شک وہ جو وارث ہوا نبوت اور ہدایت کا مریم کے فرزند کے پیچھے
قریش سے راہ نمائی عباس کہا یہ بات مین کسی سے ظاہر نہ کیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احزاب
سے پھرے ذات عرق مین عقیق پاس اپنے اونٹ چرا تا تہا ایک بڑا آواز سنا سر اٹھا کر دیکھا تو ایک شخص
شتر مرغ کے پکھو نپر کھڑا ہی اور کہتا وہ شب کے روز سے نکلنے کو نور جو پیدا ہوا اتھا عضبا اونٹنی کے
صاحب کے ساتھ ہی دوسری طرف سے ہاتف اسکو جواب دیا جن کو خبر ہو اسود دیکھا اونٹنی اپنے
اوپر کی جھول رکھی ہی اور آسمان پر جو کیبان بیٹھے ہین این گھبراہٹ سے اٹھا اور جانا کہ محمد رسول کیئے
ہین روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے عمرو بن سعید ہذلی سے کہے کہ مین سواع بت پاس
ذبح کیا اس کے اندر سے آواز آیا کہ عجب ہی بنی عبد المطلب مین نبی مبعوث ہوا اصنام زنا اور بت پر ذبح حرام
کیا ہم نے گمان جیسے ہو دیم پراگندہ ہے پرکر ہمکو متفرق کئے ہین وہان سے نکل کر مکے کو آیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا احوال کچھ معلوم نہ ہوا پھر مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کر پوچھا کہ کوئی
شخص اس کا نام احمد بیان کیا نکلا ہے اور لوگون کو اللہ کی طرف دعوت کرتا ہی ابوبکر کہے ہم کیا واسطے
دریافت کرتے ہین مین یہ قصہ بیان کیا ابو بکر کہے درست محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب اللہ کی طرف دعوت کئے ہیں
اور وہ مقرر اللہ کے رسول ہین روایت کئے ہین بیہقی ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہے کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس آکر ایمان لایا اور عرض کیا مین اپنا اونٹ بھاگا سو
ڈھونڈنے نکلا صبح کے وقت ایک آواز ہاتف سے آیا کہ اللہ تعالی حرم مین ایک نبی مبعوث کیا

ہاشم کی اولاد مین تاریکی دفع کر دی میں اطراف پھر کر دیکھا کوئی نظر نہ آیا مین بولا ای ہاتف دم کیا ہی سو بیان
کرو پھر آواز آیا کہ نور ظاہر ہوا اور جھوٹ باطل ہوا اور اللہ تعالے محمد کو خوشخبری دینے واسطے بھیجا اللہ کا شکر کہ
خلق کو عبث نہید کیا اور بہتر نبی احمد کو بھیجا جبتک کہ سوارج کیا کر گیے اس پر درود بھیجو جب روز روشن
ہوا اونٹ لاد روایت کئے ہین ابو سعید نے شرف المصطفے کتاب مین جعد بن قیس مرادی سے کہے کہ
جاہلیت مین ہم اور تین شخص حج واسطے نکلے مین کے ایک بابان میں اترے اور جانوروں کو باندھے اور
ایک جابل کے بر حس کی تنا ولے شب ہوی تمام لوگ سو گئے مین جاگتا تھا ہاتف سے آواز آیا الا ایھا
الرکب المعرس بلغوا اذا ما وقفتم بالحطیم وزمزما اے سواران جو شب باشی کرنے ہو
پہنچا دو جب تم اترے حطیم اور زمزم پاس محمد المبعوث منا تحیۃ تشیعہ من حیث سار
وتیمما محمد کو جو مبعوث ہوئے ہمارے طرف سے تحیت جو ساتھ رہے انکے جہان جاوے اور قصد کرے
وقولوا لہ انا لدینک شیعۃ بذلک اوصانا المسیح ابن مریما اور کہو انکو ہم تمہارے دین کے
تابع ہین ہمکو یہی وصیت کئے ہین مسیح بیٹے مریم کے روایت کئے ہین ابن عساکر نے زمل بن عمرو عذری
سے کہے کہ بنی عذرہ مین ایک بت تہا اس کا نام حمام ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو بعد اسمین سے
آواز آیا بنی ہند بن حرام ظاہر ہوا حق اور ہلاک ہوا حمام اور شرک کے تئین اسلام ہم یہ سنکر گھبرائے چند
روز کے بعد آواز آیا ای طارق ای طارق مبعوث ہوا نبی صادق وحی کا ناطق تہامے مین پکارنے والا پکارا
کہ اسکی مدد کرنے والوں کو ہی سلامت اور اس کے مخالفون کو ہی ندامت اب یہ اور مرحبا ابی بتا
بقیامت و رب اونہ ہا کر زمل کہے پہر ہم چند شخص بنی عذرہ کے قبیلے کے حضرت پاس اگر اسلام لائے اور جو
آواز سنے سو بیان کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہ بات جن کا روایت کئے ہیں
طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے اخرم بن فاتک کہتے تھے سبب اسلام کا
یہ تھا کہ مین اپنے اونٹوں کو ڈھونڈنے گیا اور شب ہوی سو مین پکار کر سردار سے ہولا اس جنگل کے

کے مین پناہ مین ہون ہاتف سے آواز آیا اس مضمون سے کہ تو خداے ذوالجلال کی پناہ میں آیا اور
سورۂ انفال کی آیتان پڑھ اور خدا کی توحید کر اور کسی سے مت ڈر یہ سنکر مجھے نہایت خوف ہوا
اور بے حواس بن گیا جب اپنے تئین حواس آئی بولا تو مجھے کچھ بات ارشاد کرتا ہی یا گمراہی بتاتا ہی
پھر آواز دیا یثرب مین اللہ کا رسول نجات کی دعوت کرتا ہی اور یٰس اور حٰم وغیرہ سورتان لایا ہی اسمین
حلال حرام کی تفصیل ہی اور نماز روزے کا حکم کرتا ہی اور بہت چیزون سے منع کرتا ہی ایک روایت مین آیا
پھر مین اسکو کہا تو کون شخص ہی سو بولا کہا مین عمرو بن اُثال ہون نجد کے جنون کا جمعدار مسلمان
ہوا ہون اور تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا کر آئے تک تیرے اونٹون کی نگاہبانی کرتا ہون خریم کہتے ہین یہ
سنکر مین مدینے کو آیا اور مسجد طرف چلا راہ مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملاقات کر کر کہتے تمھارے اسلام
کی خبر ہمکو معلوم ہوئی چلو میرے ساتھ پھر مسجد مین لیگئے حضرت خطبہ پڑھتے تھے مین جا کر اسلام لایا حضرت فرمائے
تیرے اونٹون کا جو شخص ضامن ہوا تھا محافظت سے اونکو تیری لوگون پاس پہنچا دیا اس کے سوائے اور بھی
روایتان اس مضمون کے ہین لیکن سخن بہت دراز ہونیکے اندیشے سے اسی پر اختصار کیا

فصل دوسرا

معجزون کے بیان مین معجزے کا معنی لغت مین عاجز کر دینے والا اور یہان مراد وہ ہی کہ جس نے
آپکے تئین رسول اللہ قرار دیتا ہی اور اپنی راستی پر دلیل جو لاتا ہی اسکا نام معجزہ ہی اور معجزے کے چند شروط
ہین پہلی شرط یہ کہ وہ معجزہ عادت کے برخلاف رہا اگر عادت کے مخالف نہووے مثلاً آفتاب ہر روز
نکلنا اور رُت کالے مین ٹھنڈ زیادہ ہوتا اسکو معجزہ نہ کہینگے دوسری شرط یہ کہ لوگ اسکا مقابلہ کرنیکے واسطے
عاجز ہونا نہین تو وہ معجزہ نہین تیسری شرط نبوت کا دعوی کرنیوالا اسکو ظاہر مین علانیہ کرنا چوتھی
شرط دعوی کے موافق ہونا اگر وہ کہے مین مردے کو زندہ کرتا ہون پھر وہ نکر بیمار کو بار کروایا تو اسکو معجزہ نہ کہینگے
پانچوین شرط اس سے جو ظاہر ہوا اسکو جھٹلانے والی نہونا مثلاً بولا مین اس مرغ کی زبان سے سخن کرواتا
ہون پھر مرغ بولا کہ یہ تو جھوٹا ہی تو وہ معجزہ نہین چھٹوین شرط وہ معجزہ دعوے سے مقدم نہونا اگر

ہو تو اسکو معجزہ نہ بولیں گے بلکہ وہ از قبیل کرامات ہی اسکو ارہاص کہتے ہیں اب سمجھئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نبوت کا دعوی کیئے اور معجزہ انکے ہاتھ پر ظاہر ہوا تو ثابت ہوا کہ وہ نبی ہیں حضرت کے معجزے دو طور کے
تھے حسی اور عقلی حسی معجزے تین قسم پر ہیں ایک تو وہ جو حضرت کی ذات کے باہر تھے جیسا چاند شق ہونا
او جانور اطاعت کرنا اور اسکے مانند دوسرا قسم وہ جو حضرت کی ذات مقدس میں احوال موجود تھے مثلاً
نور جو حضرت کے آبا کی پیشانی پر چلے آتا تھا اور دونوں شانوں میں مہر نبوت تھی اور صورت مقدس ایسی
جو فراست سے نبوت پر دلالت کرتی تھی تیسرا قسم حضرت میں چند صفات تھے اسکو جاننے سے معلوم ہوتا کہ
کہ وہ نبی تھے چنانچہ کسی سختی کے یا کوئی حاجت کے واسطے جھوٹ بات نہ بولے اور بد کام پر کبھی اقدام
نہ کیئے نہ پیش از نبوت نہ بعد از نبوت اور لڑائی کے مقابلے سے کبھی منہ نہ پھیرے اور خلق پر کمال شفقت اور
رحمت تھی اور سخاوت نہایت مرتبے میں اور دنیا کی محبت انکے دل میں بالکل نہ تھی یہاں تک قریش بولے تمکو
جو چاہیے سو ہم مہیا کر دیتے ہیں تم اپنے دعوی سے باز آؤ تو انھوں کی بات طرف التفات نہ کیئے اور سخن
حضرت کا جامع اور نہایت موثر دلو میں تھا اور دنیا داروں کے ساتھ نہایت بے پروا تھے اور فقرا مساکین
کے ساتھ بہت تواضع کرتے تھے اور اول عمر سے وفات تک ایک ہی پسندیدہ نیک طریقے پر تھے یہ اوصاف
تمام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں مجتمع رہا نبوت پر بڑا معجزہ ہی اما عقلی معجزے ایک تو یہ ہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نادانوں میں بڑے ہوئے اور کسی عالم یا حکیم پاس تربیت نہ پائے اور نبوت کا دعوی کر کر اللہ تعالے
کی ذات و صفات اور اس کے افعال اور احکام کو ایسے دلائل سے ثابت کیئے کہ اعدا کیں مجال دم مارنیکا نرہا
اب جس کو عقل سلیم اور طبع مستقیم ہی وہ سمجھتا ہے کہ یہ احوال میسر نہ ہوگے جب تک تعلیم ربانی اور ہدایت الٰہی نہ
دوسرا یہ ہیکہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیش از اظہار کرنے نبوت کے دعوے کے مسائل الٰہیہ کا ذکر کبھی زبان پر نہ
لائے اور دعوے نبوت کا بالکل زبان شریف پر جاری نہ ہوا جس کی عمر چالیس برس کی گذر چکی اور اس قسم کے
مسائل زبان پر جاری نہ ہوے اور یکایک اسکی تعلیم دینا شروع کیئے اور ایک کلام لائے کہ اس کے معارضے سے تمام جہان

کہ لوگ عاجز آئے اور اب بارا سو بچاس پر پانچ برس گذر گئے کسیکو معارضے کی طاقت نہین تو
بداہت عقل گواہی دیتی ہے کہ یہ اللہ کے بیان کی وحی ہی تیسرا وہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم رسالت کے
پہنچانے مین انجام کے مشقتان اور تعب کھینچے اور خویش و بیگانے بلکہ تمام جہانکو اپنا دشمن کر لئے لیکن حضرت
کے عزم مین کچھ قصور نہ آیا جب تمام دشمنون پر غالب آئے اور لشکر آراستہ ہوا اور کمال قوت و قدرت حاصل ہوئی
اور ہی الا صوکا بادشاہ ڈرنے لگی لیکن وہ حضرت اپنا زہد و تقوی نہ چھوڑے اور بچھونے کی ایک تاہ کو دو تاہ کرنا
ناسونے وقت گوارہ نہ کئے جو کوئی ذرا انصاف کر دیکھا تو معلوم ہوتا ہے کہ دغا باز سے یہ بناؤ نہین ہو سکتا اور
اسکی بناوٹ چھپتی نہین دغا باز اپنی دغا اور جھوٹ کو رواج نہین دیتا مگر دنیا حاصل کرنے دنیا ملے اور آپ اس سے
کچھ منفعت نہ حاصل کرے تو وہ اپنی دین و دنیا دونون ضایع کیا عقل مند ایسا نہ کریگا معلوم ہوا کہ تمام مشقتان
اٹھانا اللہ کی وحی سے تھا چوتھا حضرت کے دعا بان مقبول ہوتے تھے اگر جھوٹا ہوتا تو دعا مقبول نہ ہوتی
پانچوان غیب کی بہت چیزون کی خبر دینے بموجب حضرت کے مقولے کے وجود مین آیا ان دلایل سے یقین
معلوم ہوا کہ وہ حق رسول بھیجے اللہ تعالی کے طرف سے اور ان تمام معجزون سے بہت چیزون کا بیان سابق مذکور
ہوا اب جو معجزے سابق مین ذکر نہ ہوئے ہم بیان لکھتے ہین **قرآن شریف کا معجزہ** یہہ بڑا معجزہ
ہی جو اب تک باقی ہی اور یہہ معجزہ عیسی علیہ السلام کے معجزے سے بڑھکر ہی کیونکہ عیسی علیہ السلام مردونکو زندہ
کرتے تھے اور مادر زاد کے اندھے بوڑھے کو درست کرتے تھے دوسرے کسی کو یہہ کام کرنیکی طاقت نہ تھی اور یہ
درست کرنیکا علم انکو حاصل نہ تھا پھر لوگ اس سے عاجز ہونا تعجب نہین بخلاف اس معجزے کے کہ قریش سخن گوئی
کا لاف مارتے تھے اور فصاحت و بلاغت کا ڈنکا بجاتے تھے فی الواقع اس فن مین انکو کمال قدرت تھی باوجود اس
عاجز ہونا بڑی دلیل ہی کہ وہ معجز اللہ کا کلام ہی اور سب موافق و مخالف کا اتفاق ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پڑھے لکھے نہ تھے با این عقل عادیہ کہے کہ اس کلام کے مثل کوئی ہرگز بول نہ سکیگا اگر انکو یقین
نہ ہوتا کہ یہ اللہ تعالی کا کلام ہی تو پیش از انکے عاجز ظاہر ہونیکے ایسا نہ کہتے بیان نمک فرمائے قل لئن

اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ
کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا اگر جمع ہو وین آدمی اور جن اس پر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوینگے
ایسا قرآن اگرچہ ہوں ایک کی ایک مددگار بعد اس کے دس سوروں کے مقدار کہو کر فرمائے
اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ کیا کہتے ہیں باندھ لایا ہے اسکو محمد تو کہ تم لاؤ ایک دس سورتیں ایسی باندھکر اور پکارو جسکو
پکار سکو اللہ کے سوائے اگر ہو تم سچے بعد فرمائے ایک چھوٹے سورے کے مثل کہو وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ
مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اور اگر تم شک میں ہو اس کلام سے جو اتارا ہم نے اپنے بندے پر تو لاؤ ایک سورت
اس قسم کی اور بلاؤ جن کو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوائے اگر تم سچے ہو باوجود ایسا دعوی کرنے کوئی
شخص جواب میں نہ لایا اگر انکو طاقت ہوتی تو البتہ کہتے اور اس وقت کے بہت کاہنوں کو شیطان
تعلیم کیا کرتے تھے تو البتہ انسے اعانت چاہتے جب کوئی معارضہ نہ کر سکا تو معلوم ہوا کہ وہ کلام الٰہی ہے
دیکھئے بارہ سو پچپن سال ہجرت سے گذرے لاکھوں علما فصحا منشی شاعر ہوئے اور ہر ایک سخن کو تازے
طور کے رونق دئے پر قرآن کے مثل کلام کسی سے بن نہ آیا معلوم ہوا کہ وہ کلام الٰہی ہے اور قریش کے
دانا لوگ باوجود عداوت کے اسکو کلام الٰہی سمجھتے تھے روایت کیے ہیں حاکم اور بیہقی ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ولید بن مغیرہ آیا حضرت اسکو چند آیت
پڑھکے سنائے اسکو بہت رقت آئی بعد یہ کیفیت ابو جہل کو معلوم ہوئی سو ولید پاس گیا اور بولا ای
چچا ہماری قوم ارادہ کئے ہیں کہ تمکو کچھ مال سے اعانت کرنا پوچھا کس لئے بولا ہم سنتے ہیں کہ تم محمد کی
طرف مائل ہوئے ہو سو شاید تمکو کچھ مال ضروری ہو جو محمد سے طمع رکھتے ہیں ولید بولا قریش سب جانتے ہیں
کہ میں سب میں زیادہ مالدار ہوں مجھے کیا حاجت ہے کہ محمد پاس اس طمع سے جاؤں ابو جہل بولا اس صورت میں

کچھ بات محمد کے حق میں کہہ دیو تا لوگوں کو معلوم ہو کہ تم اس سے منکر ہو اور محمد کی باتاں تمکو پسند نہ آئیں ولید
بولا میں کیا کہوں واللہ تمھارے بیچ میں میرے سے کوئی زیادہ بڑے کے نہیں جانتا رجز اور قصیدہ اور جن کے اشعار اور
کاہنوں کی انشا سب جانتا ہوں لیکن محمد جو کہتے ہیں کسی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا اور محمد کے کلام
میں ایک شیرینی اور رونق اور حسن ہے کہ کسیکے کلام میں نہیں اس کلام کا اعلا پھلدار ہے اور اسفل خوشہ دار
اور وہ بلند ہی ہوتا پر گرتا نہیں اور وہ توڑتا ہے اپنے ماتحت کو ابوجہل بولا ان باتوں سے قوم راضی نہ ہوگی
ان کے لئے کچھ بات بناوٹ کی کر تا پھر تجویز کر کر بولا اس کو سحر کہا جو اس قدر تاثیر رکھتا ہے روایت کیے
ہیں بیہقی اور ابو نعیم عبد اللہ بن عباس سے کہے نضر بن حارث بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بولا اے
قریش تم پر ایسا وقت کدھی نہ آیا تھا محمد کم عمر تھا تو سب سے بہتر تھا اور سب سے زیادہ راست گو اور بڑا امانت
دار اب اس کے بنا گوش میں بال سفید نکلے اور آیا وہ جو لایا تم اسکو کہتے ہیں ساحر ہے واللہ وہ ساحر نہیں
ہم ساحروں کا منتر اور انکے گنڈے دیکھے ہیں اور کہتے ہیں وہ کاہن ہے واللہ وہ کاہن نہیں ہم کاہنوں کو دیکھے
اور انکے عبارتاں سجع کہتے ہیں وہ شاعر ہے واللہ وہ شاعر نہیں ہم شعر بولتے ہیں اور سب شاعروں کا
سخن سنتے ہیں اور شعر کا ہزج اور رجز جانتے ہیں کہتے ہیں اس پر شیطان ہے واللہ اس پر شیطان نہیں شیطان
لگا سو اسکو دیکھے ہیں اس کا گلا دابنا اور وسوسہ اور پریشانی اس میں نہیں واللہ بہت بڑا امر آیا ہے تم
اس کو تامل کرو اور خوب دریافت کرو روایت کیے ہیں ابن ابی شیبہ اور بیہقی جابر بن عبد اللہ سے کہے اکثر
ابوجہل قریش کی مجلس میں بیٹھ کر بولا محمد کا چرچا ہوتا چلا کسیکو جو سحر اور کہانت اور شعر سے خوب واقف ہو محمد پاس
بھیجکر اسکا حال دریافت کرنا عتبہ بن ربیعہ کہا میں شاعراں اور کاہناں اور ساحراں کا سخن سنا ہوں اور اس
فنوں میں مجھے خوب مہارت ہے اگر محمد کا کلام اس قبیل کا ہے تو مجھ پر مخفی نہ رہیگا پھر وہاں سے نکل کر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا اے محمد تم بہتر ہو یا ہاشم تم بہتر ہو یا عبد اللہ حضرت اسکا جواب کچھ نہ
فرمائے بعد بولا ہمارے خداؤں کو تم بد کیلو اسطے بولتے ہیں اور ہمارے باپ دادوں کو گمراہی کی نسبت کیا

کہتے ہین اگر تمکو بادشاہت منظور ہو تو سب ملکر اپنا رئیس کرتے ہین اور سب تمھاری متابعت کرتے
ہین اگر تمکو عورتان منظور ہو تو دس عورت خوبصورت تمکو نکاح کر دیتے ہین اگر مال حاصل ہونا غرض ہو تو
اتنا مال جمع کر دیتے ہین کہ تمھاری اولاد تک بھی کفایت کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے
جب ان اپنے باتون سے فراغت پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کیے بسم اللہ الرحمن الرحیم حم تنزیل من الرحمن
الرحیم کتاب فصلت آیاته قرآنا عربیا لقوم یعلمون   یہان تک کہ اس آیت کو
پہنچے فقل انذرتکم صاعقة مثل صاعقة عاد وثمود   یعنی پھر تو کہہ مین نے خبر سنادی تمکو ایک
کڑاکے کی جیسا کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر عتبہ یہ سنتے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ پکڑ کر رحم کے قسمین دیلا دو
بولا اب بس کرو اور وہان سے نکل کر اپنے مکان کو گیا قریش بہت دیر تک اسکی انتظاری کھینچے پر نہ آیا ابو جہل
بولا مین سمجھتا ہون کہ عتبہ صابی ہوا اور محمد کا کہنا اسکو خوب لگا شاید اسکو حاجت کچھ درپیش تھی سو
یہ حیلہ کیا اور ابو جہل اپنے ساتھ چند لوگ کو لیکر عتبہ کے گھر کو گیا اور اسکو بولا ہم سمجھے ہین کہ تو محمد کا تابع ہوا اگر
تجھے ضرورت درپیش ہو تو کہہ کہ ہم پیسے دیگے تا تجھے محمد کے کہانے کی احتیاج نہو عتبہ غصے سے قسم کیا کہ پھر
محمد سے کبھی بات نہ کرونگا بعد بولا مین بڑا مالدار ہون سو تمکو معلوم ہی لیکن مین نے محمد سے ایسا کہا تو وہ اسکا
جواب دیا سو واللہ نہ سحر ہے نہ شعر نہ کہانت جب اس نے بولا فقل انذرتکم صاعقة مثل صاعقة
عاد وثمود ۔ مین اس کا منہ پکڑ کر رحم کی قسم دیا تو وہ اسکو موقوف کیا کیونکہ محمد بات جھوٹی نہین
کہتا مجھے اندیشہ ہوا کہ تسپر عذاب اتر جاوے روایت کیے ہین ابن اسحق اور بیہقی نے زہری سے کہ
کہ ایک شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے سو سُن نے واسطے ابو جہل اور ابو سفیان اور اخنس بن
شریق نکلے لیکن ایک کی خبر دوسرے کو نہین تھی اور یہ ہر ایک علاحدہ علاحدہ جگہہ پر تھے صبح کو تینون وہان سے
پھرے راہ مین تینون کی ملاقات ہوئی سو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا اور کہنے لگے کہ اگر عوام الناس
ہمکو دیکھین تو ہم سے بدگمان ہو جاینگے پھر سب ملکر عہد کیے کہ دوسری بار ہمہ جا نہ جاینگے دوسرے شب کو ویسا ہی

تینون

تینوں بھی اگر سنے اور صبح کو پھرے سو بھی ملاقات ہوی ایک کو ایک ملامت کیا تیسری شب
بھی ویسا ہی اتفاق ہوا سو اس روز قسم کہاے کہ اب پھر ہم نہ آینگے غرض گھرون کو گئے بعد صبح ہونی تو
اخنس نے ہاتھ مین عصا لیکر ابوسفیان کے یہان گیا اور اس سے پوچھا ای ابوحنظلہ محمد کا کلام
تو جو سنا سو کیا کہتا ہی ابوسفیان بولا مین باتان جانتا سو بھی سنا اور اس سے غرض کیا ہی سو
بھی معلوم ہی اخنس بولا مین بھی یہ کہتا ہون اور اخنس وہان سے نکلکر ابوجہل کے گھر گیا اور اسکو بولا
ای ابوالحکم محمد کا سخن تو سنا سو کیا کہتا ہی ابوجہل بولا مین کیا کہون ہاشم اور عبدمناف کی اولاد شرافت اور
بزرگی کا جھگڑا کئے انہون نے لوگون کو کھلانے لگے تو ہم بھی کھلاے اور سواریان دینے لگے ہم بھی دینا کئے
اور انعامات دینا شروع کئے ہم بھی دئے یہان تک کہ ہم انکے گرگون سے گزرنے لگا کر بیٹھے اور شرط کے
دو گھوڑون کے سی برابر ہوے تو کہنے لگے ہمارے مین نبی ہی آسمان پر سے اسکو وحی آتی ہی یہ بزرگی ہمکو
ملنا کیا صورت واللہ ہم تو اس پر کبھی نہ ایمان لاینگے روایت کئے ہین بیہقی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے
کہ اول مین ابوجہل ملکر جاتے تھے راہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوی حضرت ابوجہل کو فرمایا ای ابوالحکم
مین تجھے دعوت کرتا ہون تو خدا کی اور اس کے رسول کی طرف آ ابوجہل بولا ای محمد تو کیا ہمارے خداؤن کو
بد بولنے سے باز نہین آتا واللہ تو کہتا سو اسکو مین حق جانون تو ایمان لاؤن پھر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لیگئے اور ابوجہل میری طرف متوجہ ہوکر بولا واللہ مین جانتا ہون محمد کہتے سو
حق ہی لیکن قصی کی اولاد بولے کعبے کی دربانی ہمکو ہی تو اسکو ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ کو
مجلس مین برتری ہی ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ نشان اٹھاتا ہی ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ
کعبے کا ابدار خانہ رکھتا ہی ہم قبول کئے پھر وہ کھانا کھلانے لگے تو ہم بھی کھلاے یہان تک کہ ہم انکی
برابری کئے اب کہنے لگے ہمارے مین نبی ہی واللہ ہم اسکو قبول نہین کرتے روایت کئے ہین مسلم
نے ابی ذرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میرا بھائی انیس مکے سے آکر بولا مین مکہ مین ایک شخص سے ملا وہ کہتا ہی اللہ

تعالی اپنے مین رسالت دیکر بھیجا ہی مین اپنے بھائی سے پوچھا لوگ اسکو کیا کہتے ہین بولا کہتے ہین شاعر
ساحر ہی کاہن ہی انیس بھی شاعر تھا کہا مین کاہنون کا سخن سنا ہون لیکن وہ انکا قول نہین اور
اسکو شعر کے اوزان پر تولکے دیکھا تو برابر نہین پڑھتا واللہ وہ بیشک سچا ہی اور یہ لوگ جھوٹے
ہین ابوذر کہتے ہین مین مکے کو جاکر تیس روز رہا وہان زمزم کے پانی کے سوا مجھے کھانیکو کچھ
نہ ملا مگر مین اس کے پینے سے خوب موٹا ہوا اور پیٹ پر جھریان پڑ گئین اور بھوک کی کچھ تکلیف
نہوی اور اسلام لایا روایت کیے ہین ابو نعیم نے زہری سے کہ عقبے کی بیعت کے روز اسعد
بن زرارہ نے عباس سے کہے کہ ہم اپنے قرابتون اور دوستون سے مخالفت کیے اور ہم گواہی دیتے ہین
کہ محمد اللہ کے رسول ہین مقرر اللہ تعالے انکو رسالت دیکے بھیجا ہی اور انہون جھوٹے نہین اور
کلام جو لائے ہین بشر کے کلام سے مشابہت نہین الغرض جسکو عربی زبان کا کچھ شعور ہوا تو اسکو
یقین معلوم ہوتا ہی کہ قرآن بشر کا کلام نہین اور ویسا کلام کہنے کی بشر کو طاقت نہین اور قرآن معجزہ
ہونیکا وجہ اسکی حسن تالیف ہے اور ایک عبارت دوسری عبارت کے ساتھ ملی رہنا فصاحت کے ساتھ اور اقسام کی
ایجاز بلاغت کی رعایت کے ساتھ اور اس کا نظم عجیب اور اسلوب غریب جو مخالف ہی عرب کے
اسلوب کے اور اسکی آیتون کا مقطع اور کلمات کے فواصل انکے نظم و نثر کے طریقے کے بار کہ کوئی فصیح
و بلیغ اس کے مثل نہ بولا اور غیب کے باتان اور آیندہ ہونہار چیزون کی خبر دینا اور اس کے مطابق ہونا موجود
ہین انمین سے ایک آیت ہین قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ
دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ تو کہ یہودیون کو کہ تمکو اہی گھر آخرت کا اللہ کے یہان الگ سوا اور لوگون
کے تو تم مرنیکی آرزو کرو اگر سچھ کہتے ہو اور یہ آرزو کبھی وہ یہود نہ کرینگے جس واسطے آگے بھیج چکے ہین ہاتھ
انکے اور اللہ خوب جانتا ہی گنہگارون کو یہود کو آرزو کی اختیار مین تھا وہ ایسی آرزو نہ کر لیے مرگئنا اور

آج تک کوئی یہودی رد اور نکرا اور لوگوں کے دلوں میں جو باتیں تھیں انسے اگلی دنیا اور اگلے لوگوں کا
احوال اور گذری باتیں بہتوں کی اخبار جو یہود اور نصاریٰ کے بڑے عالموں کے سوائے دوسرے لوگوں کو اطلاع نہ تھی
اور وہ ایک مدت محنت شاقہ کر کر جو حاصل کئے تھے اسکو درست بیان فرمایا حالانکہ وہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے لکھنے پڑھنے نہیں جانتے تھے اور کسی عالموں کی صحبت میں رہکر تربیت نہیں پائے تھے
یہ وجہان دلالت کرتے ہیں قرآن معجزہ ہونے پر **شق القمر کا معجزہ** یہ بڑا معجزہ ہے جس کی تاثیر افلاک پر ظاہر
ہوئی اور اس معجزہ کو ان اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس اور علی مرتضیٰ اور حذیفہ اور
جبیر بن مطعم اور انکے سوا بہت سے صحابہ روایت کئے ہیں اور انسے بھی بہت سے تابعین نقل کئے ہیں اور ان سے
ایک جماعت کثیر روایت کئے یہاں تک ہمکو تواتر معلوم ہوا اور قرآن میں بھی اس کے طرف اشارہ ہے کہ
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنے نزدیک آپہنچی گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور بعضے جو کہتے ہیں کہ اس
آیت میں شق القمر کا مذکور ہوا سو اشارہ آئندہ قیامت میں ہوگا ہے سو غلط ہے اور اس کی بعد کی آیت اس
قول کو رد کرتی ہے وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر دیکھیں تو کوئی نشانی ٹال دیں اور کہیں
یہ جادو ہے چلا آتا کیونکہ قیامت کے دن کفار ایسا نہ کہینگے اس معجزے کا حاصل قصہ یہ ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پیش از ہجرت حج کے ایام میں منیٰ میں تشریف رکھتے تھے ولید بن مغیرہ
اور ابو جہل بن ہشام اور عاص بن وائل اور اسود بن المطلب اور نضر بن الحارث اور انکے سوائے بہت
سے کافران نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے اگر تم نبوت کے دعوے میں صادق ہو تو چاند کو دو ٹکڑے
کرو وہ شب بدر کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگشت مبارک سے چاند کو اشارہ کئے چاند دو ٹکڑے ہوگئے
ایک ٹکڑا ابو قبیس پہاڑ طرف اور ایک ٹکڑا قعیقعان پہاڑ طرف گرا حضرت فرمائے اسکو خوب دیکھو بعد
ایک ساعت کے وہ ٹکڑے پھر ملگئے کفار کہنے لگے ابن ابی کبشہ ہمکو سحر کیا انمیں کے دانا لوگ کہے مسافر
آئے تو انسے دریافت کرنا اگر وہ بھی دیکھیں تو محمد سچے کہا تا قافلے آئے بعد دریافت کئے جو قافلہ آیا سو خبر دیا

تھا کہ فلانے وقت فلانے تاریخ میں چاند شق ہوا وہ راجہ اسکو دیکھ کر اسلام لایا سو ملیوار کے تاریخون
میں لکھا ہوا ہی آفتاب غروب ہوئے بعد نکلا سو معجزہ روایت کی ہیں ابن مندہ اور ابن
شاہین اور طبرانی نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہی ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک زانوی پر
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے رکھے تھے حضرت پر وحی اتری تھی اسمین آفتاب غروب ہوا اور علی مرتضی کرم اللہ وجہہ عصر کی
نماز نہین پڑہ سکے تھے جب حضرتکو افاقہ ہوا فرمائے یا اللہ علی تیری طاعت اور تیرے رسول کی طاعتمین تھا تو اسکے لیے
آفتاب کو پھیر سورج غروب ہوگیا تھا سو پھر نکلا علی مرتضی وضو کرکر نماز پڑہے بعد غروب ہوا اور یہ قصہ صہبا مین
واقع ہوا تھا مینہ برسا سو معجزہ روایت کیے ہیں حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہے ہم تبوک کو گئے
سو موسم سخت گرما کا تھا ایک منزل میں پانی نہ تھا لوگ تشنگی سے بیتاب ہوئے نوبت یہ ہوئی کہ اب ہم جانینگے
بعضے لوگ نایت لاکر اپنے اونٹونکو نحر کر کر انکے جھوتون کو نچوڑ کر پئے اور باقی رہا سو انکا پانی اپنے جگر پر ڈالے یہ حال
دیکھ کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ دعا کرو یا اللہ تعالی انکی دعامین خوبیان رکھا ہی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم ہاتان اٹھاکے دعا مانگے پھر ہاتان نہیں چھوڑے تھے کہ ابر نمود ہوکر برسنے لگا لوگ سیراب ہوئے اور اپنے
ساتھ کے ظروف بھر لئے بعد دیکھے تو مینہ لشکر میں برسا تھا اور لشکر کے باہر ایک قطرہ نہ پڑا تھا روایت کئے ہیں
ابن سعد اور بیہقی نے ابی وجزہ سعدی سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے بعد سنہ نو ہجری میں بنی فزارہ
کی وفد مین دس شخص حاضر آئے اور عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے ملک میں مینہ برسا نہیں مویشی جانور ضایع ہوئے اور باغان خشک ہوئے
اور اہل و عیال تباہ کیے خدا تعالی سے دعا مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سوار ہوکر فرمائے اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا
مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا طَبَقًا وَاسِعًا عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا سُقْيَا رَحْمَةٍ لَا سُقْيَا
عَذَابٍ وَلَا هَدْمٍ وَلَا غَرَقٍ وَلَا مَحْقٍ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَانْصُرْنَا عَلَى الْأَعْدَاءِ حضرت
دعا مانگے بعد ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ اٹھکر عرض کیے یا رسول اللہ خرما مربدون میں ہے مینہ پڑے تو ضایع ہوتا حضرت
فرمائی یا اللہ مینہ برسا یہاں تک کہ ابو لبابہ برہنہ ہوکر اپنی لنگ سے مربد کی موری بند کرے پھر مینہ شروع ہوا جمعے

تک آسمان نظر نہ آیا اور ابو لبابہ اپنے مربد کی موری لنگ سے بند کئے لوگ عرض کرنے لگے یا ہوا نہ مال ضائع
ہوا اور راہ چلنا الگ گیا دعا کرو مینہ موقوف ہووے حضرت دعا کئے اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا عَلَی الْاٰکَامِ
وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ یہ دعا مانگتے ہی مینہ برسنے ابر گرد گیا اور
اطراف میں برسنے لگا روایت کئے ہیں ابو نعیم نے کعب بن مرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مضر کے قوم پر
مینہ نہ برسنا کر دعا کئے سو قحط ہوا پھر بھی حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ انکو اللہ تعالے نے نصرت دیا اور کس
کیا انکی دعا مستجاب کیا انکی قوم ہلاک ہوتی ہی انکے لئے دعا مانگو حضرت دعا کئے پھر مینہ برسا روایت کئے
ہیں بخاری نے عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ جب لوگ ایمان نہ لائے سو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دعا کئے کہ یا اللہ ان پر سات سال ڈال ایسے جو یوسف علیہ السلام کے وقت آئے تھے سو ایسا قحط آیا تمام
اناج سٹیر گیا یہاں تک لوگ چمڑے اور مردار کھائے آسمان طرف دیکھیں تو بھوک سے دھواں دیکھتا ابو سفیان
آکر عرض کیا یا محمد تم حکم کرتے ہو اللہ کی طاعت اور صلہ رحم کا اور تمہاری قوم ہلاک ہوئی انکے لئے اللہ سے دعا
مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے اور برسات ہوئی روایت کئے ہیں ابن سعد اور ابو نعیم نے کہ بنی مرہ کی
وفد آئی سو بارش نہیں ہونے کر شکایت کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے بعد وہ لوگ اپنے ملک گئے دریافت
کئے تو معلوم ہوا جس روز حضرت دعا کئے اسی روز وہاں برسات ہوئی روایت کئے ہیں واقدی نے کہ سلامان
کی وفد آئی سو مینہ کی شکایت کئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر وہ لوگ اپنے ملک کو گئے جب معلوم ہوا کہ جس وقت
حضرت دعا کئے وہی وقت وہاں برسات ہوئی تھوڑا کھانا بہت لوگوں کو کفایت کیا سو معجزہ
روایت کئے ہیں ابن اسحق نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ جب آیت نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے امر فرمائے بکری کا ایک دست اور کھانا ایک صاع کا تیار کر اور ایک دودھ کا بادیہ لے اور جب حکم کے
موافق تیار کیا بنی عبد المطلب اولاد کو دعوت کئے چالیس آدمی تھے یا ایک کم یا زیادہ ہوا انمیں حضرت کے چچا یعنی ابو طالب
اور حمزہ اور عباس اور ابو لہب بھی تھے پس وہ کھانا حاضر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ... ایک ٹکڑا اپنے دانت

مبارک سے تھوڑا کر بھی اس میں ڈالے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ تمام لوگ پیٹ بھر کر فراغت سے کھائے
بعد دودھ لاکر پلائے سب سیر ہوئے ان میں کا ایک شخص ایسا خوراکی تھا کہ وہ تمام کھانا کھاجاوے اور دودھ
تمام پیجاوے غرض کھانے سے فراغت ہوئی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ فرمانا چاہے اس میں ابولہب جلدی کر کر
بولا دیکھو محمد کیا سحر کر دیا لوگ متفرق ہو گئے حضرت کو کچھ فرمانیکا اتفاق نہوا دوسرے روز بھی تاکید کیے کہ کل کے
موافق آج بھی تیار کرو اس روز بھی تیار کر کر لوگونکو دعوت کیے سب جمع ہو کر فراغت سے کہا بعد نبی صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے ای اولاد عبد المطلب کی میں ایسی بہتر چیز لایا ہوں کہ واللہ عرب کا کوئی شخص وہ نہ لایا
میں دنیا و آخرت کی خوبیاں لایا ہوں روایت کیے ہیں واقدی اور ابونعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ سے کہ کہ ذات الرقاع کے غزوے میں ایکروز علبہ بن زید حارثی تین انڈے لاکر عرض کیا یا رسول اللہ
یہ انڈے شترمرغ کے گھونسلے میں مجھے ملے سو لایا ہوں حضرت فرمائے ای جابر اسکو بریان کر کر لاؤ
میں اسکو تیار کیا اور روٹی ڈھونڈا تو نہ ملی پھر حضرت صحابہ کے ساتھ ملکر اس انڈونکو کھا کے سیر ہوے بعد
کھانیکے میں دیکھا تو انڈے جس قدر تھے سو اتنے ہی موجود ہیں بعد جتنے لوگ ہمراہ تھے سبھونکو وہ کھلایا
روایت کیے ہیں بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہ خندق کے جنگ میں جب خندق کھودا
کرتے تھے ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو نہایت گرسنہ ہیں میں گھر کو جا کر اپنی عورت سے
دریافت کیا ایک صاع جو تھے اسکو پیسوایا اور ایک بکری تھی خوب فربہ اسکو ذبح کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس حاضر ہو کر مخفی عرض کیا کہ تھوڑا کھانا تیار کروایا ہوں آپ ایک دو شخص کو ہمراہ لیکر تشریف لانا حضرت تمام
لشکر والونکو پکار کر فرمائے جابر ضیافت کی مجلس مچایا ہی تم سب جلد چلو اور جابر کو فرمائے تاکید کر دو میں آئے
تک چولہے پر دیگ اتارے اور آٹے کے روٹیاں نہ بناوے پھر حضرت تشریف لاکر آٹے پر اور دیگ میں دعا پڑھکر
پھونکے بعد کھانا تیار ہوا حضرت دس دس شخص کو بلاکر کھلانے لگے غرض ہزار آدمی اگر اسکو کھائے اور
دیگ میں گوشت ویسا ہی جوش کھا رہا تھا اور آٹے سے روٹیاں بن رہے تھے اور ایک روایت میں آیا ہی پھر وہ کھائے

بعد جو باقی رہا سو لوگوں کے گھروں کو بانٹے اور تمام روز کھلاتے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوئے وہ کھانا
سر گیا روایت کیے ہیں واقدی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن مغیث بن ابی بردہ انصاری سے کہ کہ
جنگ خندق میں ام عامر اشہلیہ عورت تھی ایک خوان میں حیس ڈال کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بھیجی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ڈیرہ میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پاس تشریف رکھتے تھے پھر ام سلمہ اس سے اپنی حاجت کا کھانا
کھا چکیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو لیکر باہر تشریف لائے اور لوگونکو دعوت کی کہ شب کا کھانا کھاویں
اور تمام لشکر کے لوگ حاضر ہو کر کھائے اور سب سیر ہوئے اور حیس قعب میں جس قدر تھا سو تھا روایت کی ہیں
بیہقی اور ابو نعیم نے کہ بشیر بن سعد کی عورت اپنے لڑکے کے پلے میں تھوڑا خرما ڈال کر اپنے مرد کے اور بھائی کے
واسطے بھیجی وے لوگ خندق کے کھودنے میں مشغول تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کو دیکھ کر بلائے اور
اپنا کپڑا بچھا کر اور اس کے پاس کا خرما لیکر کپڑے میں ڈالے تو وہ دانے کپڑے کے ایک کونے میں لگے پھر لشکر کے تمام لوگونکو
بلا کر کہا سب کھا کر چھک گئے اور خرما کپڑے میں سما کر باہر گر پڑتا تھا روایت کی ہیں مسلم نے سلمہ بن اکوع رضی
اللہ عنہ سے کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کو نکلے کھانا گھٹ گیا لوگونکو نہایت تصدیع ہوئی
ارادہ کیے اونٹ ذبح کر کر کھاویں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی سو فرمائے لوگوں پاس جسقدر توشہ باقی ہے
اسکو حاضر کرو اور ایک کملی بچھا کر جو لایا سو اس پر ڈالنے لگے سب جمع ہوا بعد میں اس کا اندازہ کیا تو بکری بیٹھی
اتنی ڈھیک ہوئی لوگونکو کھانیکا حکم کیے چودہ سو تھے سو سب کھا کر چھک گئے اور اپنے توشہ دان تمام بھر لئے
بیہقی وغیرہ کی روایت میں ہے کہ یہ قصہ حدیبیہ کے غزوے میں ہوا روایت کی ہیں ابن سعد اور حاکم اور
بیہقی اور ابو نعیم نے ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ
میں تھے لوگوں پر فاقہ کشی کی نوبت پہنچی بعضے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہے کہ سواری کے
اونٹونکو ذبح کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کیے یا رسول اللہ سبان دشمن سے مقابلہ ہوا اور ہم بھوکے
اور پیادہ رہیں تو کیسا ہوگا اگر مرضی شریف ہووے تو لوگونکو حکم فرمانا کہ جس کے پاس کچھ توشہ ہو اسکو حاضر کرے

اور آپ دعا کریں اپکی دعا کی برکت سے ہم اپنے مقصد کو پہنچیں گے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے خوب
پھر کوئی توشہ اپنے پاس کا ایک پیالا لیکر کوئی دو پیسو غرض بہت کسی نے لایا سو ایک صاع لایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
اٹھکر دعا کئے اور لشکر کے لوگونکو حکم کئے اپنے پاس بھر لیں لوگ جسقدر ظروف تھے بھر لیئے پھر وہاں جو جمع تھے
سو وہ اتنا ہی تھا روایت کئے ہیں مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے تبوک کے جنگ میں لوگونپر
کھانیکی تنگی ہوئی سو صحابہ عرض کئے حکم ہو تو اونٹونکو نحر کر کر گوشت کھائیں اور چربی بدن کو لگاتے ہیں
عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ اونٹونکو نحر کریں تو سواریکو اونٹ نہ رہینگی لیکن توشے منگوا کر آپ دعا کرے
تو یقین ہی کہ اللہ تعالے اسمیں برکت دیگا پھر حضرت حکم کئے سو جو ابچا کر توشے کچھ جو باقی تھے لائے کوئی ایک
مٹھی جوار لایا کوئی مٹھی خرما لایا کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا غرض جو تھے پر کچھ توشہ تھوڑا سا جمع ہوا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم دعا کر کر فرمائے اپنے ظروف اس سے بھر لیو لشکر میں جسقدر ظروف تھے اسمین وہ توشہ بھر لیئے بعد باقی رہا
اسکو تمام کھانے کھاتے تھک گئے اس پر بھی وہ توشہ کچھ ابر گیا روایت کئے ہیں ابو نعیم نے حمزہ بن عمرو
اسلمی سے کہے تبوک کے جنگ میں گھی کا بڑا ایک میری اختیار میں تھا سو گھی کم گیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم و واسطے
کھانا پکایا اور بڑے کو دھوپ میں رکھا تا بڑا گرم ہو کر کچھ اس سے نکلے اور میں سو گیا ہوشیار ہو کر دیکھا تو
بڑا گھی سے بھر کر گھی باہر نکل رہا ہے میں دوڑ کر اس کا منہ ہاتھ سے بند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھکر فرمائے اگر تم اس کا منہ نہ پکڑتے تو گھی کی نہر بہتی روایت کئے ہیں واقدی اور ابو نعیم اور ابن
عساکر نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے کہے تبوک کے جنگ میں میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک شب
حضرت نے بلال کو فرمائے کھانا کچھ ہو تو حاضر کرو بلال عرض کئے توشہ دان تمام خالی ہو گئے انمیں کچھ نہیں حضرت
فرمائے پھر دیکھو کچھ ملیگا بلال ایک ایک توشہ دان کو لیکر جھٹکنے لگے کس میں سے ایک دانہ کسمیں سے دو دو نے خرمے
ملے غرض سات دانے جمع ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان دانوں کو ایک بادیہ میں ڈالکر اپنا دست مبارک اس پر رکھے
اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ ہم تین شخص کھانے لگے میں کھا کر اس کے تخم بائیں ہاتھ میں جمع کرتا تھا شمار

کر دیں کتنا کھاتا ہوں سو بعد کھانے کے شمار کیا تو چوبیس دانے ہوئے اور تین سو دو شخص تھے سو ہر ایک نے ویسا ہی
شمار کیے غرض ہم تینسو شخص سیر ہو کر کھائے بعد میں دیکھا تو دانے وہیں باقی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بلال کو فرمائے انکو اٹھا لو اسکو جو کھائیگا تو سیر ہوگا بعد دوسرے روز بھی بلال کو فرمایا ان دانوں کو حاضر کرو
پھر اپنا دست مبارک اسپر رکھکر فرمایا کھاؤ ہم دس شخص سیر ہو کر کھائے اور جتنے تھے سو تسکین ہوئے حضرت
ہنسنے لگے فرمایا اگر خدا سے شرم نہ آتی تو ان دانوں کو ہم مدینے پہنچنے تک کھاتے بعد ایک کے کو بلوا کر وہ دانے
وہ کھاتا چلے گیا روایت کیے ہیں امام احمد اور طبرانی اور بیہقی نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے کہے
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چار سو آدمی مزینہ اور جہینہ کے لیکر حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو جو حکم کرنا تھا فرما کر
رخصت کیے اور عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا لوگوں کو توشہ کر دو عمر رضی اللہ عنہ عرض کیے یا رسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں
مگر تھوڑا خرما ہی حضرت نے فرمایا انہیں دو عمر جا کر خرما دیکھے تھوڑا تھا سو اونٹ بیٹھے اتنی ڈھیگ ہو گئی
انہیں چار سو سوار کو توشہ باندھکر دست بعد اس خرمے کو دیکھے تو جس قدر تھا اتنا ہی باقی ہے اس ڈھیگ میں کا
ایک دانہ بھی کم نہوا روایت کیے ہیں بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار ابو طلحے نے ام سلیم کو
کہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بھوک سے چہرہ مبارک پر ضعف معلوم ہوتا ہے تمہارے پاس کچھ ہو تو
دو ام سلیم جو کی روٹی کے ٹکڑے جتنے پاس تھے انس کے حوالے کر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھیجے انہوں
نے جا کر انسے حضرت سے عرض کیے حضرت اپنے ساتھ والوں کو فرمائے اٹھو چلو انس کہتے ہیں میں جلد آ کر ابو طلحے سے
بولا ابو طلحے نے ام سلیم کو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیکر تشریف لاتے ہیں ہمارے پاس ان تمام کو کھلانا
اتنا نہیں ام سلیم بولے اللہ اور اسکا رسول دانا ہے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر فرمائے ام سلیم تمہارے
پاس کیا ہے سو لاؤ جو وہ ٹکڑے حاضر کیے فرمائے اسکو توڑ کر چور کرو ام سلیم انکو چور کر کر سالن کے واسطے اسمیں
گھی ڈالے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا پڑھکر فرمائے دس دس آدمیوں کو بلوا کر کھلاؤ جب حکم کے بلوا کر کھلائے
ستر شخص تھے سب آسودہ کھا کر شکم جھک گئے روایت کیے ہیں ابو نعیم اور ابن عساکر نے

انس رضی اللہ عنہ سے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کو نکاح کیے سو میری والدہ ام سلیم کہی نبی صلے
اللہ علیہ وسلم آج نوشہ ہین ناشتے کو کچھ نہ ہوگا بیٹا تو جا کر ایک مد خرما لے آئیں خرما لایا اس کا حلوا بنا کر تھوڑے
کے کونڈے مین ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجے حضرت مجھے فرمائے اس کو یہان رکھو کر تم جاؤ اور ابوبکر اور
عمر اور عثمان اور علی اور فلانے فلانے کو بلواؤ ان کے سوا مسجد مین لوگ جو رہتے ہین اور راہ مین تمکو جو ملتے
ہین تمام کو بلاؤ مجھے تعجب لگا کھانا تھوڑا لوگ اتنے آوین تو کفایت کا ہوکر لگا غرض مین جا کر دعوت کیا
لوگ گھر بھر کر جمع ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے وہ باسن یہان لاؤ اور اس مین اپنے تین انگلیان ڈالے
وہ کھانا بڑھنے لگا پھر تمام لوگ پیٹان بھر کے کھائے اور باسن مین جو اجتنا تھا سو اتنا ہی تھا بعد فرمائے اسکو
زینب کے روبرو رکھو انس سے پوچھے یہ کھانے سو لوگ کتنے تھے بولے بہتر آدمی تھین روایت کیے ہین
طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے کہ مسجد نبوی مین ایک صفہ تھا اسمین
محتاج لوگ رہا کرتے ایک بار وہان کے بیس شخص بھوک سے بیتاب تھے کر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجے
حضرت انکا احوال سنکر محل سرا مین جا کر دیکھے تو روٹی کے کچھ ٹکڑے اور تھوڑا دودھ [illegible] سو اس ٹکڑون کو
چور کر ور بلو مین ڈالے اور مجھے فرمائے انہیں بیس شخص کو یہان بلوا پھر انکو فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ
اور باسن کے اطراف سے لیجیو بیچ مین ہاتھ نہ ڈالو کیونکہ بیچ مین سے برکت آتی وہ لوگ فراغت کھا کر گئے بعد باقی کے
دس شخص کو بلا کر ویسا ہی کہے سو وے بھی کھا کر گئے اور باسن مین کھانا ویسا ہی باقی تھا اور مین تعجب کر کر اٹھا
روایت کیے ہین دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سمرہ بن جندب
رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک کٹورا کھانا آیا اسکو لوگ صبح سے ظہر تک کھاتے تھے ایک
جماعت کھا کر جاتی پھر دوسری جماعت آتی روایت کیے ہین بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابی ایوب
رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کفایت کرے اتنا کھانا
لیکر آیا مجھے فرمائے تم جا کر انصار سے فلانے فلانے کو بلواؤ انصار کے تیس شخص کا نام لیے کھانا کم رہنے

سے ہین تغافل کیا بھی تاکید سے فرمائے کہ انکو بلواؤ مین لاچار انکو بلا لایا وہ اگر فراغت سے کھاتے اور بلواتے
دیتے کہ آپ بیشک خدا کے رسول ہین بعد فرمائے بھی ساٹھ شخص کو بلواؤ غرض ایک سو اسی مرد انصار کے
وہ کھانا کھائے **روایت** کئے ہین بخاری نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہے ایکبار ہم
ایک سو تیس آدمی نبی **صلی اللہ علیہ وسلم** کے ہمراہ تھے حضرت پوچھے کھانا کسی کے پاس کچھ ہی تو
ایک شخص ایک صاع کے قدر مین آٹا حاضر کیا حضرت اسکو گوندھنیکا حکم فرمائے اتنے مین کسی نے بکریان
ہکالتا آیا اس کے پاس سے ایک بکری خرید فرمائے اور تیار کرنے حکم کئے اور کہے اسکی کلیجی بھون لاؤ واللہ
کی قسم اسکو بھونے بعد ایک سو تیس آدمی کو ایک ایک ٹکڑا اس کلیجی کا دئے جسنے حاضر تہا اسکو دئے اور جو کوئی
حاضر نہ تہا اس کا حصہ رکھ چھوڑے بعد اس کھانیکو پکا کر دو کونڈون بہر کر حضور مین حضرت کے لائے پہر تمام لوگ
اسکو پیٹ بھر کے کھائے اس پر بھی وہ کونڈون مین کھانا بچ رہا اسکو اونٹ پر رکھ کر لیچلے روایت
کئے ہین ابن سعد نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم شب کو بھوکے رہگئے صبح کو مین تلاش کرنے سے
ایک درہم ملا اس کا کھانا گوشت خرید کرکے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا پاس لایا بی بی اسکے روٹیان تیار کئے
اور گوشت دیگچے مین ڈالکر چولہے پر چڑہائے اور کہے میرے باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤن تو بہتر ہی دونہین
اٹھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان آئے اور سنے کہ حضرت یہ فرماتے ہین اللہ کی پناہ مجھے بھوک سے اس لئے
کہ وہ بدترین ہی حضرت بی بی رضی اللہ عنہا عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے یہان کھانا تیار ہی آپ تشریف لاؤ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاکر دیکھے دیگچے چولہے پر جوش کہاتا ہی حضرت فرمائے اس مین سے عائشہ کے یہان
ایک حصہ بھیجو موجب حکم کے انکو حصہ بھیجے بعد فرمائے حفصہ کو بھیجو بعد دوسری بیبیون کو بھیجو غرض نوون محلون
حصے بھیجے بعد فرمائے علی کو نکالکر دیو بعد فرمائے تم اپنے واسطے لیو او تمام فراغت سے کھائے اور کھانا جون
تہا سو وہین تہا اسکو دیکھکر جبتک اللہ تعالی چاہا تہا کھائے **روایت** کئے ہین ابن سعد اور
ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابونعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک ... نبی **صلی اللہ علیہ وسلم**

نکلا دنیا

نکلکر فرمائے ابوہریرہ صفہ والونکو بلاؤ مین جاکر انکو بلوایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کٹورہ لائے
اسمین جو بچے ہوئے تھے ایک مد کے شمار حضرت اسپر اپنا دست مبارک رکھکر فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ ہم
اسّی آدمی کے قریب تھے بفراغت کھائے اور جسقدر تھا سو ویسا ہی تھا فقط انگلیون کے نشان دیستا تھے
روایت کئے ہین طبرانی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے میری والدہ کھانا پکا کے کہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو بلواؤ مین اگر حضرت سے آہستہ عرض کیا حضرت لوگون کو فرمائے چلو پچاس آدمی حضرت کے
ہمراہ ہوئے پھر حضرت دس دس شخص کو کھلا کر روانہ کئے تمام لوگ فراغت سے کھا کر گئے اس پر بھی باسن مین
جیسا تھا سو ویسا ہی تھا روایت کئے ہین ابو نعیم نے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مین نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے واسطے کھانا تیار کرو اگر حضرت پاس آیا حضرت ایک مجمع مین تشریف رکھے ہین مین سامنے جاکر
کھڑے رہا حضرت میری طرف نگاہ کئے مین اشارے سے بلایا فرمائے کیا یہ تمام لوگون کو لاؤن مین بولا نہ حضرت
خاموش رہے اور مین اسی جگہ کھڑے رہا میری طرف دیکھے پھر اشارہ کیا فرمائے ان تمام کو بھی لاؤن مین عرض
کیا مین تھوڑا کھانا آپ کے واسطے اتنا تیار کیا ہون آیندہ نیکی رضی حضرت اس مجلس کو ساتھ لیکر تشریف لائے اور
تمام لوگ فراغت سے کھا کر پھر گیا روایت کئے ہین احمد اور ابن اسعد اور ابو نعیم نے طلحہ غفاری
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس مہمان جمع ہوتے تو اپنے لوگون کو فرماتے ہر یک
آدمی ایک دو مہمان کو اپنے یہان لیجاتے غرض ایکبار شب کو مسجد مین مہمان بہت جمع آئے حضرت نے فرمائے
ہر شخص اپنے نزدیک کے مہمان کو لیجاؤ اور حضرت چند مہمان کو اپنے یہان لیگئے مین بھی انکے بیچ مین تھا حضرت
بی بی عائشہ کے گھر جاکر پوچھے کھانا ہے بی بی کہے تھوڑا حریرہ ہے آپکے افطار واسطے رکھی ہون اور چھوٹی
رکابی مین ڈالکر لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کچھ اسمین سے تناول کرکر باقی ہمارے روبرو رکھے اور فرمائے
اللہ کا نام لیکر کھاؤ ہم اسکو اتنا کھائے کہ پھر اسکی طرف نہ دیکھین بعد پوچھے ہین کچھ ہے بی بی تھوڑا دودھ
کٹورے مین لائے حضرت اسمین سے آپ کچھ پیکر باقی ہمکو دئے ہم بفراغت پیکر اسکی طرف نہ دیکھے روا

کئے ہیں ابو یعلی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چند روز کھانا نکھایا
یہانتک کہ علامت بھوک کی ہوکر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہان گئے اور پوچھے کھانیکو کچھ ہی حضرت بی بی
عرض کئے کچھ نہیں حضرت پھر کر گئے بعد کسی ہمسایہ کے یہان سے دو روٹیان اور گوشت کا ایک ٹکڑا آیا بی بی نے
اسکو ڈھانپ رکھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان گئے اور عرض کئے آپ تشریف لیجئے بعد نبی کے کسی نے کچھ کھانا
ہمکو بھیجا سو آپ کے لئے رکھی ہون حضرت فرمائے اسکو یہان لاؤ بی بی فاطمہ اسکو حضرت پاس لا کر کھولے تو باسن
بھر کر روٹیان گوشت ہی بی بی اسکو دیکھکر متعجب ہوئے اور معلوم کرے کہ اللہ تعالی کی طرف کی برکت ہے
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھکر پوچھے کہ اتنا کھانا کہان سے آیا بی بی کہے اللہ کے یہان سے ہی اللہ جسکو چاہے
اسکو بیشمار دیتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلوا لئے پھر اسکو آپ اور علی مرتضی اور فاطمہ اور
حسن اور حسین اور ازواج مطہرات اور گھر کے تمام لوگ پیٹ بھر کے کھائے بعد باسن میں جیسا تھا ویسا ہی
اتنا ہی تھا پھر تمام ہمسایے کے لوگونکو بھیجے **روایت** کئے ہین ابن سعد نے اسما بنت یزید رضی اللہ
عنہا سے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکر تمارے مسجد میں مغرب کی نماز پڑھے میں اپنے گھر جا کر بکری کے ہاڑ کا
ایک ٹکڑا اور چند روٹیان حاضر کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ والون کو فرمائے اللہ تعالی کا نام لیکر
کھاؤ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کے ساتھ والے اور گھر میں رہنے والے تمام ملکر چالیس آدمی اسکو کھائے
اور روٹیان اور گوشت جوں کا ویسا ہی باقی تھا روایت کئے ہین طبرانی نے مسعود بن خالد رضی اللہ
عنہ سے کہ ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک بکری بھیجا پھر میں کسی کام واسطے گیا حضرت آدھی بکری
آپ لیکر باقی ہمکو بھیج دیئے میں آ کر گوشت گھر میں دیکھا اور میری عورت ام خناس سے پوچھا یہ گوشت کہان کا ہی بولی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم بکری جو بھیجے تھے اس میں سے حضرت نے آدھی آپ لیکر باقی تمکو بھیجے ہین میں بولا تجکو کیا ہوا
کہ انکے گھر والون کو کھانا نہیں دئے بولی سب بچے کھا کر باقی بچا سو اور میت ایسا تھا اگر دو تین بکریان کا ہوتی تو کفایت نہیں کرتے تھین
روایت کئے ہین بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مجھے فرمائے تم گھر کو جا کر جو کھانا ہو سو

لے آؤ مین جا کر عصیدہ جسمین بھرا ہوا تھا ایک پیالے مین لیکر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مسجد والون کو
بلاؤ مین لین بولا میری خرابی آئی کھانا تھوڑا اتنے لوگ آوین تو مجھے ملنے کی کیا صورت غرض بلانے سے
کہ بہت صاحب کو بلایا لوگ حاضر ہو بعد جسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیان اسکے اطراف مین ڈالے اور فرمایا اللہ کا نام
لیکر کھاؤ تمام فراغت سے کھائے اور مین نے بھی پیٹ بھر کر کھایا بعد اسکے اسکو اٹھایا تو اسی قدر جس قدر رکھا تھا اتنا ہی
تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیان کا نشان تھا روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان مہمان جمع ہوئے تھے ان مین سے تین شخص کو میرے والد ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اپنے ہمراہ ضیافت کرنے لائے اور انکو کھانا کھلانے کی تاکید کر کے آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے اور ہم کھانا
تیار کر کے انصاحبونکو دئے وہ بولے گھر کا صاحب آئے تب ہم کھائینگے ہم انکی خاطر بہت کئے پر نہ مانے بعد ابو بکر رضی
اللہ عنہ آکر پوچھے مہمانان کو کھانا کھلائے تو بولے وہ نہ کھائے آپکی انتظاری مین ہین ابو بکر غصے ہوئے کر فرمائے قسم ہے اللہ
کی مین کھانا نہ کھاؤنگا مہمان بولے ہم کو بھی اللہ کی قسم تم نہ کھاؤ تو ہم بھی نہ کھائینگے ابو بکر لاچار ہو کر کھانیکو بیٹھے
نوالہ اٹھاتے تھے پیچھے اسکے پیالہ جس مین موجود ہوتا تھا بعد فراغت کہا بعد دیکھے اول سے زیادہ باقی ہے پھر اسکو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے حضرت نبی اسمین سے نوالہ لئے اور جنگ کو لوگ جانے والے تھے انکو بھی اسمین سے توشہ دئے وہ بارہ
جمعدار تھے ہر ایک کے ساتھ کتنی جمعیت تھی اللہ ہی جانتا ہے غرض وہ کھانا ان تمام کو کفایت کیا روایت کئے ہین بیہقی
اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے مین اسلام لا کر بعد مجھ پر تین مصیبت ہوئے جو ویسی کبھی
نہوئی تھی ایک وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا قتل عثمان کا تیسرا توشہ دان گم ہونا لوگ
پوچھے توشہ دان کیسا کہے مین ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین تھا حضرت
فرمائے ای ابو ہریرہ تیرے ساتھ کچھ کھانا ہی عرض کیا یا رسول اللہ خرمے کے چند
دانے ہین فرمائے لے آ مین اسکو حاضر کیا اکیس ۲۱ دانے تھے اسپر دعا پڑھکر فرمائے دس
شخص کو بلوا مین دس شخص کو دعوت کیا وہ آکر فراغت سے کھا کر بعد فرمائے پھر دس شخص کو دعوت کر غرض

اسی طرح لشکر کے تمام لوگوں کو بلا کر کھلا دئے اور جو باقی بچا تھا سو اتنا ہی تھا اسکو توشہ دان میں ڈالکر فرمائے اسی طرح رہنے دیجیو جب
احتیاج ہو تو اسمیں ہاتھ ڈالکر لیا کر سکی اسکو اوندھا کر کر جبتک ہر دو توشہ دان میں رکھا تھا اور جب احتیاج ہوتی تو اسمیں
سے نکال لیتا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک میرے پاس تھا اور سو وسق کے شمار میں اس میں سے لیا عثمان کا قتل جب ہوا
اور لوگ میرا گھر لوٹے توشہ دان بھی لوٹ گیا روایت کیے ہیں بخاری نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
وفات پائے تب میرے پاس گھر میں تھوڑے جو تھے اسمیں سے میں نکالکر کھایا کرتی تھی بہت روز ہوئے بعد اسکو نکالکر پیمایش کی سو جلد ختم ہوگئے
روایت کیے ہیں بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ میرے والد احد کی جنگ میں شہید ہوئے اور ان پر قرض تھا قرض خواہان کو بولا
میرے باغ کا خرما جس قدر ہے اسکو لیکر باقی قرض معاف کر دیو وہ نامانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا حضرت آپ تشریف لا کر
خرمیکے ڈھیگوں میں پھرے اور ایک ڈھیگ پر آپ تشریف رکھکر فرمائے تیرے باپ کے قرضخواہ کو بلا قرض ادا کر میں خرما ماپ کر دینا شروع
کیا تمام قرض ادا ہوا بعد دیکھا تو خرما جس قدر تھا سو اتنا ہی باقی ہے روایت کیے ہیں طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے بی بی رجا سے
کہے ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی انصاری کے باغمیں تشریف لیگئے اسنے درختوں کو پانی باندھتا تھا حضرت فرمائے تیرے باغ کے سب درختوں کو
میں پانی سینچا تو تجھے کیا دیگا بولا میں تمام روز محنت کرتا ہوں پر تمام درختوں کو پانی سینچا نہیں سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو سینچنے
دامنے میں تمام درختوں کو پانی پہنچا ہوں پھر اسنے قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈول لیکر چند ڈول ایسے کہ اسمیں تمام درختوں میں پانی پہنچ
گیا اور باغ والا کہنے لگا کہ اب تمہارا ہے اگر کچھ نہیں تو میرا باغ ڈوب جائیگا اور وہ یہودی تھا اور جاکر کہا حضرت انکو تناول کیجئے اور ہمراہ جو لوگ تھے
انکو بھی کھلائے اب فرمائے یا شمعون اسکے سوا اسکو تو دے دے روایت کیے ہیں مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ام مالک ایک
عورت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیتین ہدیہ میں گھی بھیجا کرتی اس کے بچے سالن مانگیں تو ہدیہ میں دیکھتی اس میں گھی موجود ہوتا بہت
روز تک ویسا ہی نکلتا ایک بار اسمیں کا تمام گھی نچوڑ لئی سو وہ پسر گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی فرمائے اگر اسکو نہ نچوڑتی
تو کبھی ویسا ہی رہتا روایت کیے ہیں طبرانی اور بیہقی نے ام اوس بہزیہ رضی اللہ عنہا سے کہے میں ایکبار گھی پکاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو بھیجی حضرت سب گھی لیکر تھوڑا سا میرے لئے چھوڑ دئے اور اسپر دعا برکت کیے اور میرا بچہ دیکھی اسمیں گھی بھر گیا سمجھی شاید حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم قبول نہ فرمائے کیچھ میں روتی حضرت پاس گئی حضرت فرمائے تو کیسی ہے اسنے کہا حال کہ دیا ہی تو اسکو کہا یا کرو یہ گھی

اگر اسی گھی کو کھایا کرتی تھی عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک اسی کو خرچ کرتی تھی احتیاج اور گھی لینے کی نہوی بعد علی
اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے جھگڑوں میں وہ بدلی چلی گئی روایت کئے ہیں ابو یعلی اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے
انس رضی اللہ عنہ سے کہ میری والدہ نے بکری کا مسکہ جمع کر کر اسکو گھی بنائی اور بدلی میں ڈالکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
بھیجی حضرت گھی خالی کر لیکر بدلی واپس دئے میں اسکو لا کر میخ سے لگا دیا بعد ام سلیم بدلی دیکھی تو بھر گئی تھی ٹپک رہا تھا
حضور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر تعجب سے عرض کئے حضرت فرمائے تعجب کیا کرتے ہو تم خدا تعالیٰ نے پیغمبر کو جیسا کھلائے
بھیجے ویسا ہی تمکو اللہ تعالیٰ کھلائے کھاؤ تم اسکو کھایا کرو اور لوگوں کو بھی کھلاؤ ام سلیم اگر گھی اسمیں سے نکال نکال کر تمام
اپنے دوستوں کو تقسیم کئے اور باقی رہا سو اسکو دو مہینے تک کھاتے تھے روایت کئے ہیں بیہقی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ انصار کا کوئی شخص ایکبار اپنے گھر میں آ کر دیکھا کہ بیوی کی نہایت تنگی ہے جنگل میں جا کر دعا کیا یا اللہ ہمکو روٹی دے پھر گھر
میں آ کر دیکھا طبق میں روٹیاں بھری ہیں اور چکی سے آٹا گر رہا ہے عورت سے پوچھا بولی اللہ تعالیٰ ہمکو رزق غیب سے بھیجا
چکی جھک کر آٹا جھاڑ لئے بعد حضور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر یہ قصہ عرض کیا حضرت فرمائے اگر اسکو تم نہ جھاڑتے تو
قیامت تک اسمیں سے آٹا نکلتا رہتا **تھوڑا پانی بہت ہوا اور پانی زمین سے نکلا سو معجزہ** روایت کیے ہیں
مسلم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ ذات الرقاع کے غزوے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح
بابا ہمیں اترے اور قضاء حاجت کر کر وضو کے واسطے پانی طلب کئے کسی کے پاس پانی نہ تھا جابر کو فرمائے فلانا انصاری میرے خاطر
پانی رکھا کرتا ہے اسکے پاس جا کر دیکھو مشک میں کچھ پانی ہو تو لے آؤ میں جا کر دیکھا اسکی مشک میں بجز ایک قطرہ اتنا
اگر انڈیلے تو مشک کی خشکی اسکو جذب کر لیگی میں حاضر ہو کر اطلاع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مشک کو منگوا کر اپنے دست
مبارک میں پکڑے اور کچھ آہستہ پڑھکر اسکو نچوڑنے لگے اور فرمائے بس بڑا کونڈا ہو تو لے آؤ لوگ کونڈا حاضر کئے حضرت
اپنا دست مبارک اسمیں رکھے اور جابر کو حکم کئے تم بسم اللہ بولکر پانی مرے ہاتھ پر ڈالو پھر پانی کا فوارہ حضرت کے انگلیوں سے
چھوٹنے لگا اور کونڈا بھر گیا فرمائے اے جابر لوگوں کو کہو اگر پانی کی احتیاج ہو تو لیویں لوگ پانی لئے اور مشکاں بھر لئے بعد
سب فراغت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک نکالے کونڈا ویسا ہی بھرا تھا روایت کئے ہیں بخاری نے

جابر رضی اللہ عنہ سے کہے حدیبیہ میں لوگوں کو تشنگی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمع ہوئے حضرت کے روبرو ایک ڈولچی تھی
آپ نے اس سے وضو کر کر پوچھے لوگ کیا واسطے جمع ہو گئے ہیں کہے اور وضو کرنے کو پانی نہیں مگر یہی ڈولچی جو حضور میں ہے پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اسمیں رکھے پانی جوش کھا کر چشمہ کے مانند نکلنے لگا لوگ اسکو پئے اور وضو بنائے جابر سے پوچھے تم
لوگ کتنے تھے کہے پندرہ سو آدمی تھے اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تو ہمکو کفایت کرتا روایت کئے ہیں واقدی اور ابو نعیم نے
ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم لشکر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تشنگی نہایت بہی ہوئی نوبت پہنچی کہ آدمی اور
گھوڑے اور اونٹ تشنگی سے مرجانے پر ہیں یہ حال دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھاگل منگوائے اسمیں پانی کچھ تھوڑا سا باقی تھا اپنے
انگلیان اسمیں ڈالے انگلیوں میں سے پانی کا چشمہ نکلنے لگا لوگ آپ پئے اور تمام جانوروں کو بھی پلائے وہ دس ہزار تھے اور
اونٹ بارہ ہزار اور گھوڑے بارہ ہزار اور بھی ایک روز پانی تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر کو پانی لینے روانہ کیے وہ
جا کر ایک عورت کو حاضر کیے جس کے پاس پانی کی ایک چھاگل تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگ کر لوگوں کو فرمائے اسمیں سے
پانی لیو لوگ تمام برتن اپنے بھر لیے اور گھوڑے اونٹوں کو پلائے اور مشکان بھر لیے اور اس چھاگل میں اتنے ہی پانی باقی تھا روایت
کئے ہیں بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانی منگوائے وہان پانی تھا نہیں تب ایک کٹورے میں
تھوڑا پانی لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اس پانی میں رکھے انگلیوں سے پانی ابلنے لگا اور جو لوگ حاضر تھے
تمام اس سے وضو کئے ہوئیں ہمارا گمان تو اسی شخص تھے جو اس سے وضو کئے بہتوں کی روایت میں آیا ہے کہ یہ معجزہ قبا میں واقع ہوا
روایت کئے ہیں بخاری و مسلم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ تھے لوگ پانی نہیں ہونے کر شکایت کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اور ایک شخص کو دیکر
فرمائے دونوں کہیں بھی پانی تلاش کر کر لاؤ دونوں چلے جاتے جاتے راہ میں دیکھے ایک عورت اونٹ پر رکھے مشک لٹکا کر لیکر
پھر جاتی ہے اسکو پوچھے پانی کہان ہے بولی میں کل کے روز اسی وقت پانی بھر کر نکلی ہوں اسکو ساتھ لیکر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس چلو بولی وہی شخص جسکو لوگ صابی کہا کرتے ہیں کہے ہاں غرض اسکو حضور میں حاضر کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس
کا برتن منگوائے اسمیں کلی کئے پھر فرمائے مشک کا منہ کھولو کہا اب پیو اور لوگوں میں منادی کر دو کہ پانی کی احتیاج جس کو ہو لیکر لیں

لوگ آئے اور کوئی تو آپ پیا اور کوئی جانور کو پلایا بعد تمام اپنے ساتھ کے مشکان بھر لیے اور وہ عورت کھڑی ہو کر دیکھ رہی تھی کہ اپنے پانی کو کیا کرتے ہیں غرض لوگ تمام فراغت پانے بعد دیکھی کہ پکھال سے اب زیادہ پانی ہی پایا ہوا سب متعجب ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکو کچھ توشہ دیو کھجور اور آٹا اور ستو بہت سا جمع کر کر اسکو دیے اور اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دیکھ تیرا پانی جس قدر تھا سو اتنا ہی ہے ہم لینے سے کچھ تیرا نقصان نہ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ ہمکو پلایا بعد وہ عورت اپنے گھر کو گئی اس سے لوگ پوچھے کیا تجھے آج دیر لگی بولی آج میں ایک عجب تماشا دیکھی دو شخص آکر میرے تئیں فلانے پاس لیگئے میں گئی بعد یہ کہ ایسا قصہ ہوا در تمام گذرا سو بیان کی اور بولی یا وہ آسمان و زمین کے درمیان کا بڑا ساحر ہی یا معتبر اللہ کا رسول ہے بعد صحابہ اسکے اطراف کے قبیلے والونکو غارت کرتے اور اس کے قبیلے کا قصد نہیں کرتے وہ لوگ اپنے لوگاں کو آکر بولی دیکھو وہ لوگ ہمیں پانی دینے کا خاطر کر کر ہمارا تاخت و تاراج نہیں کرتے ہیں تم اگر دین قبول کرنا بہتر ہی اسکی بات مانے وہ تمام قبیلے ایمان لایا روایت کیے ہیں مسلم نے ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کیے تھے ایکبار شب کو چل کر آخر شب اترے اور آرام کیے لوگ بھی تمام سو گئے ہوشیار نہیں ہوئے مگر جب آفتاب کی گرمی بدن کو لگی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میضاۃ میرے پاس سے لیکر وضو کیے اور فرمائے اس میں کا پانی جتن رکھو اسکا ایک شان ہوگا غرض وہاں سے کوچ کیے اور دن چڑھ آیا پانی میسر نا آیا لوگ کہنے لگے ہم تشنگی سے ہلاک ہوتے ہیں تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کاہکو ہلاک ہوتے پانی پینے کا کٹورہ لاؤ اور میرے پاس سے میضاۃ لیکر پانی کٹورے میں ڈالے اور ابو قتادہ کو کہے تمام کو پلاؤ پھر تمام لوگ فراغت سے پیے اور کوئی تشنہ نہیں رہا

روایت کیے ہیں احمد و بیہقی و بزار و طبرانی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک روز صبح کو لشکر میں پانی نہ تھا سو کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت فرمائے کچھ تھوڑا پانی بھی ہو تو لاؤ غرض کسی نے تھوڑا پانی ایک ظرف میں لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انگلیاں اسمیں ڈالے پھر میں دیکھا انگلیوں میں سے پانی کا چشمہ ابلتا تھا بلال کو فرمائے لوگوں میں منادی کر دیو آکر وضو کریں روایت کیے ہیں ابو نعیم نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایکبار آکر ایک جا میں جس کو عقبہ کہتے ہیں اترے وہاں پانی نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو پانی کے واسطے روانہ کیے غرض بیٹھا ایک بعد وہاں بیٹھے تھے سو لنگر کو نبی انگلی سے کھود رہے

تھے دیکھو تو مٹی میں کچھ تراوت معلوم ہوئی یعنی تھوڑی مٹی سرکانے کو کہا پانی نکلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کئے حضرت تشریف لا کر آپ بھی پیئے اور تمام لوگوں کو جو ساتھ تھے پلائے اور فرمائے سُقْیَا سَقَاکُمُوْهَا اللّٰهُ تَعَالٰی یعنی یہ پانی کا حصہ ہے جو تمکو اللہ تعالیٰ نے پلایا اور وہ چشمہ ہمیشہ جاری ہوا اور اسکا نام سقیا کر کے مشہور ہوا روایت کئے ہیں طبرانی اور ابونعیم نے ابی لیلیٰ انصاری رضی اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے لوگ تشنگی کی شکایت حضرت پاس لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک گڑھا کھودو اور اس گڑھے پر ایک کسنی بچھا کر اپنا دست مبارک اس پر رکھے اور فرمائے کسی پاس پانی کچھ ہو تو بسم اللہ بولکر میرے ہاتھ پر ڈالے ایک صاحب ڈولچی میں پانی تھوڑا تھا سو لاکر ڈالا میں دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے نکلنے لگے اور لوگاں اور جانوراں تمام پانی پیکر سیراب ہوئے روایت کئے ہیں ابن السکن نے تمام بن ثعلبہ سعدی سے کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایک کنواں کھودے لیکن اسکا پانی نہایت شور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں پانی ڈالکر میرے حوالے کئے اور فرمائے اس پانی کو لیجا کر اس کنوے میں ڈال جب میں وہ پانی لیجا کر کنوے میں ڈالا پھر کنویں کا پانی نہایت شیریں ہوا اور وہ کنواں ابتک بھی ہے روایت کئے ہیں حارث بن ابی اسامہ اور بیہقی اور ابونعیم نے زیاد بن حارث صدائی سے کہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا سفر میں ایک روز صبح صادق طلوع ہونیکے وقت سواری پر سے اتر کر قضائے حاجت سے فراغت پائے اور مجھے پوچھے وضو کو پانی ہے میں بولا تھوڑا پانی ہے وضو کو بس نہ ہوگا حضرت فرمائے اسکو باسن میں ڈال کر لے آ میں اسکو باسن میں ڈالکر حاضر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اسمیں رکھے حضرت کی انگلیوں میں سے پانی فوارہ نکلنے لگا حضرت فرمائے لوگوں میں منادی کر پانی کی ضرورت ہو تو آکر لیں تمام لوگ آکر اپنے مشکوں میں پانی بھر لئے بعد میں عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا ایک کنواں ہے اسکا پانی برسات میں بہت ہوتا اور تابستان میں خشک ہو جاتا ہماری قوم پانی رہنے کے وقت جمع ہوتے ہیں جب خشک ہوتا ہے

تو

تو سب متفرق ہو کر جہاں کہیں پانی ہی چلتے ہیں اب ہم اسلام لائے اطراف کے لوگ ہمارے دشمن ہوئے
آپ دعا کرو ناایسی ہمیشہ پانی رہے اور ہمارا قبیلہ متفرق نہ ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سات کنکر منگوا کر
اپنے دست شریف میں لئے اور دعا پڑھکر پھر انکو انکے حوالے کئے اور فرمائے انکو لیجا کر کنوے میں بسم اللہ بولکر ایک
ایک کنکر ڈال دیو پھر ہم ویساہی ڈالے کنوا اس قدر گہرا ہوا کہ اسکا تھاہ نہیں لگتا تھا اور کبھی اسکا پانی خشک نہ ہوا
روایت کئے ہیں بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ قبا میں ایک کنوا تھا یکھال پانی اس سے سینچتے تو
پانی اسمیں نہیں رہتا تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکا پانی ایک ڈولچی منگوا کر وضو کئے یا اپنا لعاب
شریف اسمیں ڈالے اور فرمائے اس پانیکو کنوے میں ڈالو پھر کبھی وہ کنوا خشک نہ ہوا روایت کئے
ابن سعد نے کہ ایک روز ابو طالب چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوالمجاز میں تشنگی سے بیتاب ہوئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو انکے ہمراہ تھے التجا کئے حضرت اپنی ایڑی زمین پر مارے زمین سے پانی جاری ہوا
اور انھوں نے ان حدیثوں کے سوا اور کئی بار پانی نکلا ہے چنانچہ سابق غزوات کے بیان میں مذکور ہوا دودھ
بہت ہوا سو اور بیان بکری دودھ دی سو معجزہ روایت کئے ہیں بخاری نے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہے قسم ہے اسکی جو اس کے سوا کوئی الہ نہیں میں بھوک سے اپنے جگر کو زمین سے لگاتا اور پیٹ پر
پتھر باندھتا ایکبار بیچ لوگوں کا گذر راستے پر جا بیٹھا ابو بکر رضی اللہ عنہ گئے انسے قرآن کی آیت پوچھا تا
مجھے اپنے ساتھ لیجا کر کھانا کھلاویں لیکن آیت پڑھکر چلے گئے بعد عمر رضی اللہ عنہ گذرے انسے بھی پوچھا وہ بھی آیت
پڑھکر گئے بعد ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے دیکھکر تبسم کئے اور میرے دل کا مطلب سمجھکر فرمائے میرے ساتھ آ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ میں تشریف لیگئے میں بھی جا کر اذن چاہا مجھے اذن دئے اور دیکھے قدح میں دودھ ہے
پوچھے یہ کہاں سے آیا گھر کے لوگ کہے فلانا شخص ہدیہ بھیجا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے ای ابوہر اہل صفہ کو بلا
وہ چند مسلمان تھے محتاج گھر اور ٹھکانا کچھ نہ تھا اور وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کے مہمان تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس کچھ صدقہ آتا تو آپ اسکو نہیں کھاتے انھیں کو دیتے اور کہیں سے ہدیہ آوے تو آپ بھی کھاتے اور انکو بھی کھلاتے

غرض انکو بلا لانیکا حکم کیے سو مجھے اچھا نہ لگا اور دل میں بولا صفہ والے لوگ ہیں تو یہ دودھ کیا ہوگا مجھے امید تھی کہ یہ دودھ تمام میں پیجاؤں تا مجھے قوت آوے اب وے لوگ آوینگے تو مجھے فرماوینگے انکو پلا پھر میرے لیے کیا بچیگا سو لیکن اطاعت اللہ تعالی کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مانے بن گزر نہیں آخر جاکر انکو بلوا لایا جب سب جمع ہوئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمانے لگے اے ابو ہریرہ قدح لیکر لوگوں کو پلا میں قدح ایک ایک پاس لیجاتا تھا وہ فراغت سے پیکر سیر ہوتا اور قدح پھر مجھے دیتا یوں سب لوگ جو جمع تھے تمام پی چکے تب قدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لیگیا آنحضرت قدح اپنے دست لطف میں لیکر میری طرف دیکھے اور تبسم کر فرمائے اے ابو ہریرہ اب تو اور میں رہے ہیں عرض کیا درست فرمایا فرمائے بیٹھکر پی میں بیٹھکر پیا خوب پیا پھر فرمائے اور بھی پی سو میں پیا پھر فرمائے اور پی پھر میں عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے اسکی جو آپکو رسول حق کر بھیجا اب جگہ نہیں تب حضرت قدح میرے پاس سے لیکر اللہ تعالی کا حمد کیے اور بسم اللہ کہکر باقی جو رہا تھا آپ پیے روایت کیے بیہقی اور ابو نعیم اور ابن السکن نے نافع بن حارث بن کلدہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام میں ہم اترے اور ہم چار سو آدمی تھے وہاں پانی نہ تھا لوگ سختی کی تاب کو نہ لا سکے ایک بکری جنگل سے آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھڑی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا دودھ نچوڑ کر تمام لوگوں کو پلائے پھر فرمائے اے نافع اسکو تو اپنے قبضہ میں سمجھتا ہوں تو اسکو رکھیگا غرض میں میخ زمین میں گاڑکر اسکو مضبوط باندھا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرام کیے اور لوگ بھی سب تھکے تھے سو گئے بعد اسکے اور تو دیکھے بکری رسی کھل گئی تھی اور بکری نہیں میں جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آنحضرت فرمائے اول جو اسکو لایا تھا تاکہ تم اسکو پیو اسی نے اسکو بھیجا تھا سو لے گیا روایت کیے ہیں طیالسی وغیرہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ میں لڑکا تھا عقبہ بن ابی معیط کے بکریاں چراتا سو ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کافروں کی اذیت سے نکل آئے اور مجھے فرمائے اے لڑکے دودھ ہمکو پلا دیگا میں بولا میں امین ہوں نکال نہیں سکتا حضرت فرمائے بکری جس پر نر نہیں گیا ہو تو ہمکو دے پس ویسی بکری لایا ابو بکر رضی اللہ عنہ اسکو پکڑے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے تھن کو ہاتھ لگا کر دعا مانگے تھن میں دودھ بھر آیا ابو بکر ایک پتھر لائے اس میں آنحضرت دودھ نچوڑ کر آپ بھی پیے اور ابو بکر کو پلائے بعد اسکے مجھے بھی پلائے اور تھن کو فرمائے سکڑ جا سو وہ سکڑ گیا روایت کیے ہیں بیہقی نے ابی العالیہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ جمع

بھیجی حضرت نے انکے واسطے کہانا منگوایا حضرت کے نوں محل سے کچھ نہ آیا جو گھر مین ایک پالت بکری تھی اسکی کاس پر دست
مبارک پھیرا تھن سے بہر گیا کونڈا منگوا کر دودھ کو دوہا اور محلات مین ایک کونڈا بھیجا پھر بھی خوب سیر ہوکر سبکو پلا دیا
روایت کی ہے احمد اور طیالسی اور ابن سعد اور بیہقی نے لڑکی سے خباب بن الارت رضی اللہ عنہما کے کہ خباب جنگ کو گئے
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر کو تشریف لاکر خبر لیا کرتے اور ہماری ایک بکری تھی اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
دودھ دوہنے لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تمہارا برتن بڑا سا جو کوئی بڑا ہو تو لاؤ پھر مین لائی آٹا گوندھنے کا سو کونڈا لائی
صلی اللہ علیہ وسلم دودھ دوہنے لگے سو وہ بھر گیا حضرت نے فرمایا تم بھی پیو اور اپنے ہمسایوں کو بھی پلاؤ پھر مین ہر روز اس بکری کو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجاتی وہ دوہتے دودھ پھر جب خباب آئے سو انھون نے دوہی تو ویسا ہوا اور سابق مین جس
قدر دیا کرتی تھی اتنا ہی دی میری والدہ نے کہا ہماری بکری کو تم نے بگاڑ دیا کہ وہ کیا بات ہے ہر روز یہ کونڈا بہر کے دودھ دیتی تھی ہم کو
سو کہا دودھ نکالا خباب نے پوچھے روز کون دودھ دوہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خباب نے واللہ وہ حضرت کے ہاتھ کی
برکت تھی کیا مجھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برابر کرتے ہو روایت کی ہے ابو نعیم نے ابی قرصافہ سے رضی اللہ عنہ
کہ میرے اسلام لانے کا سبب تھا مین یتیم ہوا میری والدہ تو خالہ مجھے پرورش کرتے اور مین بکریان چراتا خالہ بولتی تو محمد
پاس مت جا تجھے ورغلا دیگا مین بکریان لیکر جاتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتا اور حضرت کا سخن سنا کرتا اور شام کو
بکریان خالی گھر کو آتا چارہ نہ ہونیکے باعث بکریان دودھ نہین دیتی گھر مین پوچھتے بکریان کیا واسطے دودھ نہین
دیتی مین کہتا مجھے معلوم نہین غرض ایک روز مین جا کر اسلام لایا اور بکریان کا احوال عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا وہ
بکریان میرے پاس لانا پھر مین بکریان حضرت پاس لیگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے کاسون پر اور پیٹھ پر اپنا دست مبارک پھیرا اور
دعا کی بکریان فربہ ہوگئے دو کاسین دودھ سے بھر گئے گھر کو لیگیا خالہ بکریان دیکھ کر بولی ہان ایسا چرایا مین نے پھر ہر روز اسی طرح چرا
میری خالہ اور والدہ دونوں ایمان لائے روایت کی ہے مسلم نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہے مین اور میرے دو آشنا تھے
نہایت فاقہ کشی مین قریب تھا کہ سماعت اور بصارت جاتی رہیں ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوے حضرت ہمکو تین بکریان دیکر فرمایا انکا دودھ پیا کرو پھر ہم انکا

دودھ کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک حصہ رکھتے باقی ہم پیا کرتے بعد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر سلام ایسا کرتے جو ہوشیار ہو سو شخص سنتا اور سوتا سو شخص نہ جاگتا
ہوتا اور دودھ نوش فرماتے غرض ایک روز شیطان نے میرے دل میں ڈالا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تو انصار کے یہاں سے تحفے آیا کرتے ہیں اور اس دودھ کی احتیاج نہیں وہ بھی پیا
پھر میں اسکو پی گیا بعد مجھے بہت ندامت ہوئی میں اپنے تئیں کہنے لگا تو یہ کیا حرکت کیا اب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاینگے اور دودھ نہیں سو دیکھ کر تجھے بددعا کر دینگے اور تو ہلاک ہوگا اسی فکر
میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عادت پر تشریف لائے اور نماز جو پڑھنا تھا سو ادا کیے بعد
دیکھے دودھ نہیں سو ہاتھ آسمان اٹھائے میں سمجھا کہ اب بددعا کرتے ہیں اور میں ہلاک ہوتا ہوں اور
فرمائے یا اللہ مجھے جو کھلاوے تو اسکو کھلا اور جو پلاوے تو اسکو پلا یہ سنکے میں اٹھا اور چھری لیکر چلا ان
بکریوں نے ایک اچھی بکری ذبح کر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاؤں دیکھا تو سب بکریوں کے
تھن بہت بھرے ہیں میں برتن لیکر دودھ اتنا نچوڑا کہ کف اوپر آیا پھر حضرت کو لا کر پلایا روایت
کیے ہیں ... نے بنی قیس کے ایک شخص سے کہا ایک ہمارے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے ہم آپ کے یہاں ایک اونٹنی تھی بہت شریر لوگ اس کے نزدیک نہیں جاتے سو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اس کے پاس گئے اور اپنا دست شریف اس کے تھن کو لگائے تھن میں دودھ اترا اس کو نکال کر
پیے روایت کیے ہیں ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد سے کہ دو شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کسی کام کے واسطے روانہ کیے وہ عرض کیے یا رسول اللہ ہمکو کھانے کچھ نہیں سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ایک چھاگل لاؤ اور اس میں پانی ڈالو پھر چھاگل میں پانی بھر کر اس کا منہ بند
کیے اور فرمائے اسکو لیکر فلانے مقام پر جاؤ اللہ تعالے تمکو کھانا دیگا غرض
وہ دونوں شخص اس مقام پر پہنچ کر چھاگل کھولے تو اس میں دودھ اور مسکہ ہے وہ دونوں اسکو کھائے

حضرت

حضرت کی دعا سے بھوک پیاس گئی سو معجزہ۔ روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہوئے حضرت انکے چہرے طرف نظر کئے بھوک سے چہرہ زرد ہو گیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف انکے سینے پر رکھکر فرمائے اَللّٰھُمَّ مُشْبِعَ الْجَاعَۃِ وَرَافِعَ الْوَضِیْعَۃِ اِرْفَعْ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ عمران کہتے ہیں پھر میں بی بی کے چہرے پر دیکھا تو چہرے سے زردی جاتی رہی پھر بعد میں بی بی سے ملکر پوچھا تو فرمائے ای عمران اس دعا کے بعد مجھے بھوک نگی روایت کئے ہیں قطبہ بن ثابت نے مسور بن مخرمہ سے کہے حسن بن عقیل کے تئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ستو کھلائے سو انکو بھوک پیاس نہ لگی

جمادات اور حیوانات سخن کئے سو معجزہ۔ روایت کئے ہیں ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے بدر کے جنگ سے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرے تو بھوکے تھے راہ میں ایک یہودیہ طبق بھر کے لے آئی اسمیں گوشت بکرے کا بھونا ہوا تھا اور عرض کئی یا محمد میں خدا سے نذر کئی تھی کہ اگر تم جنگ سے بچکر آوگے تو یہ بکری بھونکے کھلاونگی حضرت اسکو کھانا چاہے اللہ تعالیٰ گوشت کو گویا کیا سو پکار اٹھا کہ یا رسول اللہ آپ تناول نفرمانا کہ اسنے زہر ملائی ہی روایت کئے ہیں بزار اور طبرانی اور ابو نعیم وغیرہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہے غزوہ ذات الرقاع سے جب ہم پھرے ایک اونٹ آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کودنے لگا حضرت فرمائے یہہ اونٹ اپنے صاحب کی شکایت کرتا ہی کہ سالہا اپنے سے محنت لیا اب کاٹنے کا ارادہ رکھتا ہی اے جابر کو فرمائے تم جاکر اسکے صاحب کو بلواؤ جابر کہے وہ کون ہی سو میں نہیں جانتا حضرت فرمائے تم اونٹ کے ساتھ جاؤ وہ اپنے صاحب کو بتاویگا پھر اونٹ میرے روبرو جلد چلنے لگا اور اپنے صاحب پاس لیجا کے کھڑے ہوا میں اسکو بلاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا حضرت پوچھے اس اونٹ کا قصہ کیا ہی بولا اس اونٹ کی عمر بیس سال کی ہوئی اب ہم اسکو نحر کرنا چاہے حضرت فرمائے اسکو بیچو میں خرید کرتا ہوں مالک عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو بخش دیا ہوں حضرت فرمائے ایسا ہی تو تم اسکی اچھی نگہ خبر لیا کرو روایت کئے ہیں خطیب نے جابر

بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز ہم راہ چلے تھے ایک شخص سبز رنگ آیا اور جا کر حضرت کے کان پاس
رکھکے کچھ پکارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دہن شریف اسکے کان پاس رکھکر کچھ فرمائے بعد اسکے غائب ہوا گویا زمین
نگل گئی میں عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو اس سے بہت اندیشہ ہوا کہ آپکو ایذا کچھ پہنچا یا ہی حضرت فرمائے وہ جن
کے یہاں سے ایلچی آیا تھا ایک سورہ بھول گئے سو پوچھنے بھیجے تھے پھر میں اسکو یاد دلوایا روایت کئے ہیں بزار
اور ابو نعیم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک اعرابی آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں اسلام لایا ہوں آپ کچھ معجزہ دکھاؤ
تا یقین مجھے زیادہ ہوے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو کیا چاہتا ہے کہا تو اس درخت کو آپ بلوانا حضرت
فرمائے تو جا کر اسکو بلا اعرابی اس درخت پاس جا کر کہا تیرے تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرمائے ہیں
درخت سیدھے اور بائیں طرف جھکے اکھڑا اور حضرت پاس آکے کہا السلام علیک یا رسول اللہ اعرابی بولا آپ
اسکو حکم کرنا تا اپنے مکان پر جاوے حضرت اس درخت کو کہا اب تو مکان پر جا وہ درخت پھر اپنے مکان گیا روایت
کئے ہیں طبرانی اور ابو نعیم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہے ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں تشریف لیجاتے تھے
پیچھے سے آواز آیا یا رسول اللہ حضرت پھر کر دیکھے تو کوئی نہیں مگر ایک ہرن بندھی تھی حضرت کو دیکھکر عرض
کی یا رسول اللہ یہاں تشریف لاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس جا کر بولے کیا کہتی ہے ہرنی عرض کی
یا رسول اللہ اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں آپ مجھے چھوڑیے تو میں انکو دودھ پلا کر آتی ہوں حضرت فرمائے اگر تو
نہ آوے تو کیا کرنا وہ عرض کی اگر میں نہ آوے تو اللہ تعالی مجھے عشار کا عذاب دیوے حضرت اسکو چھوڑ دیئے
وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر آئی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو باندھتے تھے کہ اتنے میں جو اسکو باندھا تھا
سو اعرابی بیدار ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کچھ حاجت ہے حضرت فرمائے ہاں اسکو چھوڑ دے
اعرابی ہرن کو چھوڑ دیا ہرن اچھلنے اور کہنے لگی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
روایت کئے ہیں احمد اور ابن سعد اور بزار اور حاکم اور بیہقی وغیرہ نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے
ایک چرواہہ پاس بکریوں کو چراتا تھا سو بھیڑیا لگا ایک بکری کو پکڑا چرواہا پہنچا کر اسکے منہ سے

جھڑا دسے لاندگا بولا اللہ تعالی مجھے دیا سو رزق کو کیا واسطے پھڑ آتا ہی جڑ دیہ بولا تعجب وہ ہی کہ
رسول اللہ دو حرف کہے بیچ لوگوں کو گذرے قصوں کی اور ہونہار چیزوں کی خبر دیتے ہیں اور تم ایمان
نہیں لاتے یہہ سنکر جڑ دیہ مدینے کو آیا اور ایمان لایا اور اپنے پر بیتا سو قصہ بیان کیا روایت کئے ہیں
ابن عساکر نے ابی منظور سے کہے خیبر کی غنیمت جو ہاتھ لگی اسمیں ایک سیاہ دراز گوش تھا اسکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لائے حضرت اس دراز گوش کو پوچھے تیرا نام کیا ہی بولا یزید
بن شہاب اور بولا میرے اجداد میں ساٹھ دراز گوش ہوے اُن تمام پر انبیا ہی سوار ہوتے آئے
اب میرے جد کی نسل میں میرے سوائے کوئی باقی نہیں اور انبیا میں آپکے سوائے کوئی نہیں مجھے
آرزو تھی کہ آپ مجھ پر سوار ہونا سو میں ایک یہودی کے یہاں تھا اسکو عمداً گرا تا تھا اور وہ مجھے چارا
پیٹ بھر کے نہیں دیتا تھا اور مجھے مارتا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنی سواری خاص میں
رکھے اور اسکو فرمائے تیرا نام یعفور ہی غرض وہ حضرت کی سواری میں تھا حضرت کسی کسیکو
بلوانا منظور ہوتا تو اس دراز گوش کو بھیجتے وہ جاکر اس شخص کے دروازے کو اپنے سر سے مارتا
جب وہ نکلے تو اپنے سر سے اسکو اشارہ کر لیجاتا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے وہ دراز گوش
غم سے جاکر ابو الہیثم بن التیہان کے کنوے میں پڑا اور اسمیں موا روایت کئے ہیں طبرانی وغیرہ نے
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف رکھے تھے
ایک عرابی گھور پھوڑ لایا اور بولا لات و عزی کی قسم میں تم پر ایمان نہ لاونگا جب تک یہہ جانور ایمان
نہ لاوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پکارے ای گھور پھوڑ اپنے زبان فصیح سے بولا لَبَّیْكَ وَ
سَعْدَیْكَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فرمائے تو کسکی بندگی کرتا ہی بولا اسکی بندگی کرتا ہوں کہ
آسمان پر اسکا عرش ہی اور زمین پر اسکی سلطنت اور دریا میں اسکی راہ اور جنت میں اسکی رحمت اور دوزخ میں اسکا عذاب
بعد فرمائے میں کون ہوں بولا رسول رب العالمین اور خاتم النبیین جسنے آپ کی تصدیق کیا تو فلاح پایا

اور جو کوئی تکذیب کیا تو ہلاک ہوا یہہ سنکر اعرابی ایمان لایا روایت کئے ہیں بزار اور طبرانی اور ابونعیم
اور بیہقی نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور حضرت بیٹھے تھے
سو میں آکر حضرت پاس بیٹھا بعد ابوبکر آئے بعد عمر بعد عثمان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس سات کنکر تھے
انکو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دئے وہ کنکر انکے ہاتھ میں تسبیح کرنے لگے شہد کی مکھیاں کے آواز کی سا
آتا تھا بعد زمین پر انکو رکھے تو وہ آواز بند ہوا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اٹھا کر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ
میں دئے انکے پاس بھی ویسا ہی تسبیح کہے بعد رکھے تو چپ ہو رہے انکو عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دئے تو انکے پاس
بھی آواز آیا بعد رکھ دئے اس کی روایت میں آیا ہے پھر بعد ان کنکروں کو دوسرے لوگوں کے ہاتھ میں دئے تو آواز
نہ آیا روایت کئے ہیں ابونعیم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ حضرموت سے جند لوگ آئے اشعث
بن قیس بھی انھیں میں تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے ہم دل میں کچھ رکھے ہیں آپ نبی ہو تو بیان
کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سبحان اللہ ایسا تو کاہن سے پوچھتے ہیں کاہن اور کہانت دوزخ میں
ہیں پھر انھوں نے کہے آپ نبی ہیں کر کر ہم کیسا سمجھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی میں کنکر اٹھا کر فرمائے یہہ کنکر
گواہی دیتے ہیں سو کنکر دست شریف میں تسبیح کرنے لگے اور وہ لوگ ایمان لائے روایت کئے ہیں
ابوالشیخ کتاب العظمۃ میں انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ لائے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ کھانا تسبیح کرتا ہے لوگ عرض کئے یا رسول اللہ کیا آپ آواز سنتے ہیں
فرمائے ہاں بعد فرمائے اس پاس کو فلانے پاس لیجاؤ انھو بھی آواز سنے بعد کہے فلانے پاس لیجاؤ
وہ بھی آواز سنے وہاں سے کہ فلانے پاس لیجاؤ وہ بھی آواز سنے بعد فرمائے اب یہاں لے آؤ ایک
شخص عرض کیا یا رسول اللہ اگر تمام لوگوں پاس لیجاویں ویسہ ہی حضرت فرمائے اگر کسیکے پاس آواز
نہ کرنا تو کہینگے کہ اس سے کچھ گناہ صادر ہوئی ہے جو اس پاس آواز نہ آیا اور وہ ظرف اپنے پاس
منگوائے روایت کئے ہیں بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ مسجد نبوی میں خرمے کا ایک تنہ تھا

اس پاس کھڑے رہکر حضرت خطبہ پڑھا کرتے جب منبر تیار ہوا حضرت اسپر کھڑے ہوئے وہ ٹنڈ
رونے لگا بچہ روئے سا نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر کر اسکو اپنے گلے سے لگائے وہ سسکتا چپ ہوا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکے پاس ذکر الٰہی جو موقوف ہوا اسکے فراق پر وہ رویا دارمی کی روایت میں
آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس تشریف لیجا کر اپنا دست مبارک اسپر رکھے اور فرمائے
اگر تو چاہتا ہی تو قدیم مکان پر تجھے رکھتا ہوں جانے میں جیسا تھا ویسا ہی رہ ہیں تو تجھے بہشت میں بوؤنگا
وہاں کے نہروں کا پانی پیکر تو اگیگا بار آور ہوگا اور اللہ تعالی کے دوستان تیرے پھلوں کو کھائنگے پھر وہ
بہشت میں رہنا اختیار کیا روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے ابی اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہے
ایکروز عباس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے تم سے کچھ کام ہی سبان تم اور تمھارے بچے کہیں
مت جاؤ غرض علی الصباح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر کو تشریف لیگئے اور اپنی چادر عباس
پر اور انکی اولاد پر اڑھا کر فرمائے ای رب انھوں میرے چچا ہیں اور یہ میرے اہل بیت ہیں انکو تو آتش سے چھپا
جیسا میں چادر سے چھپایا ہوں پھر دہلیز اور دیواروں سے آواز آیا آمین آمین آمین روایت کئے ہیں ابن عساکر
نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کوئی شخص پوچھا آپ ایمان لانے کے قبل کوئی دلیل نبوت پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھے تھے فرمائے قریش اور انکے غیر سے کوئی شخص باقی نہ رہا مگر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت پر دلیل دیکھا اور میں جاہلیت میں ایکروز درخت کے نیچے بیٹھا تھا ڈالی یکایک
جھک کر میرے سر پر آئی میں تعجب سے اسکو دیکھنے لگا پھر وہ ڈالی سے آواز آیا فلانے روز نبی نکلیگا تو
تو اسکے پاس سب سے زیادہ سعادت حاصل کر **جمادات اور حیوانات اطاعت کئے سو معجزہ**
روایت کئے ہیں مسلم و بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے ذات الرقاع کے غزوے
میں ہم ایک وسیع بیابان میں اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت واسطے تشریف
لیگئے تو واسطے کچھ ملا دیکھے بیابان کے آخر دو درخت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

درخت پاس جاکر اسکی ڈالی کھینچے اور فرمائے اللہ تعالی کے اذن سے اونٹ کی مہار کھینچے تو جیسا چلتا ہی
درخت ویسا چلا اسکو دوسرے درخت پاس لاکر اسکی ڈالی کھینچے اور فرمائے اللہ تعالی کے اذن سے
مل جاؤ وہ دونوں درخت باہم پیوست ہوے حضرت انکے آڑ سے بیٹھکر قضاء حاجت سے فراغت پائے
جب وہان سے نکلے پھر وہ دونوں جدا ہوکر اپنی حالت اصلی پر آئے روایت کئے ہیں ابو نعیم نے عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے غزوۂ خیبر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے ای عبد اللہ
دیکھ قضاء حاجت کرنے کہین گوشے کی جگہہ ہی سو مین دیکھکر عرض کیا ایکدرخت ہی فرمائے
اور بھی کچھہ ہی کیا دیکھہ مین عرض کیا تھوڑے فاصلے پر اور ایکدرخت ہی فرمائے ان دونون درخت
کو جاکر بول رسول اللہ کہتا ہی تم دونون مل جاؤ پھر مین کہہ دیا کہتے ہی دونون درخت اپنے جگہہ سے
جدا ہوے اور باہمدیگر پیوست ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے آڑ سے بیٹھکر قضاء حاجت
سے فراغت پائے بعد وہ درخت اپنے مقام پر پھر گئے روایت کئے ہین امام احمد وغیرہ نے
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے ایک اعرابی بنی عامر کے قبیلے والا آیا اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا تم اللہ کے رسول ہین سو مین کیون سمجھون حضرت فرمائے یہہ درخت پر سے خرمے
کا خوشہ بلوانے سے آوے تو تو مجھے رسول اللہ ہون کر کر سمجھیگا بولا البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس
خوشے کو بلوائے خوشہ جھاڑ پر سے جدا ہوکر حضرت پاس آیا حضرت فرمائے اب جا پھر درخت پر گیا اعرابی
بولا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہو اور ایمان لایا روایت کئے ہین ابو یعلی و بیہقی
نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کو نکلے جب ایکجا مین اترے حضرت
مجھے فرمائے آڑ کے واسطے درخت یا پتھر ہو تو دیکھو مین عرض کیا متفرق چند درخت خرمے کے اور پتھرون
کی کچھہ ڈھیگا ہی حضرت فرمائے انکو جاکر کہو رسول اللہ فرماتے ہین قضاء حاجت کے واسطے آتا ہون تم آپس میں
ملجاؤ اور پتھرون کو بھی ایسا ہی بول مین جاکر انکو کہا درخت اپنی جگہہ سے اکھڑ کر باہم چسپیدہ ہوے اور پتھر بھی

گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لیجا کر قضاء حاجت سے فراغت پائے اور مجھے فرمائے انکو کہہ
اپنے مقام پر جاویں میں جا کر پیغام دیا تمام اپنے مقاموں پر گئے روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے
انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر سوار ہوئے حضرت کے ہمراہ ابو بکر اور عمر
اور عثمان تھے پہاڑ حرکت کرنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاؤں سے اسکو مار کر فرمائے ثابت رہ تیرے پر
نبی ہی اور صدیق اور دو شہید روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار جنگ سے
فراغت پا کر آتے تھیں میرا اونٹ چلنے سے رہگیا میں لاچار ہوا تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
اور میرا حال سنکر دست مبارک میں لکڑی تھی سو اس سے اونٹ کو مارے اور مجھے فرمائے اب سوار ہو سو
ایسا جلد ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے بھی بڑھنے جاتا پھر میں اسکو تھامنے لگا روایت
کئے ہیں بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے خیبر میں ایک چرواہا بکریاں چراتا تھا اسکو پکڑ کے وہ
یہاں لائے اور عرض کیا یہ بکریاں لوگوں کی امانت ہیں اسکو میں پہنچانا ضروری نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
کنکر ایکمشت لیکر اس بکروں کے منہ پر مار اپنے مالکوں پاس جاوینگے اُسنے ایکمشت کنکر لیکر بکریوں کے منہ پر مارا
بکریاں بھاگ کر اپنے مالکوں کے یہاں چلے گئے روایت کئے ہیں بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
کہے بنی سلمہ میں کسی کا اونٹ پالی باندھا تھا سو بگڑ گیا لوگوں پہ حملے کرنے لگا لوگ لاچار ہو کر خدمت میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کئے حضرت باغ کے دیوار سے پر تشریف لیگئے لوگ عرض کرنے لگے کہ آپ اندر تشریف
لیجانا آپ پر چوٹ کریگا حضرت فرمائے چلو کچھ اندیشہ نہیں سو اونٹ حضرت کو بمجرد دیکھتے ہی سر جھکا کر آیا اور حضرت کو
سجدہ کیا حضرت فرمائے مہار اوسکو پکڑ لیو اور اسکو مہار ڈالو ایک روایت میں آیا ہے حضرت اسکے مالک کو بلوا کر فرمائے تو چارہ نہیں ڈالتا کر
اونٹ شکایت کرتا ہے تاکید کئے چارہ برابر دیا کر روایت کئے ہیں ابو نعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف فرمائے وہاں دو اونٹ پکارتے اور لوگوں پر حملے کرتے
تھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اپنی گردنوں کو زمین پر رکھ دئے روایت

کئے ہیں ابن حبان کتاب الصحابہ میں اور طبرانی حکم بن ایوب سلمی سے کہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھا میری ساندنی ماندی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو زجر کئے پھر تمام روز آگی رہی روایت کئے ہیں
ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار کسی انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے
حضرت کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور چند انصار تھے رضی اللہ عنہم اس باغ میں بکریاں چرتے تھے سو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو سجدہ کئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ ہم آپ کو سجدہ کرنا لائق ہیں حضرت فرمائے
میری امت کو روا نہیں کوئی کسی کو سجدہ کرے اگر سجدہ کرنا روا ہوتا تو میں نے حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد
کو سجدہ کرے روایت کئے ہیں ابو نعیم اور ابن سعد وغیرہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے کہے ایک روز
نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں بیٹھے تھے لانڈگا آیا اور حضرت کے روبرو کھڑے ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے یہہ درندوں کا پیغام لایا ہے کی تم اگر سالانہ کچھ مقرر کریں تو تمہارے جانوروں کے متعرض نہوں نہیں
تو تمہارے جانور پکڑا کرینگے اور تم کو جانوروں کی حفاظت کرنا ضرور ہوگا لوگ پوچھے کسقدر مقرر کرنا فرمائے
منڈے میں سے سال کو ایک بکری لوگ عرض کئے ہم راضی نہیں حضرت اسکو اشارہ کئے فرمائے تمکو سالانہ
مقرر کرنے کی مرضی نہیں تم کو جب قابو پڑے تو لیا کرو پھر وہ لانڈگا جھپٹتا گیا روایت کئے ہیں بیہقی نے جعیل
رضی اللہ عنہ سے کہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کو گیا میری سواری میں گھوڑا تھا بہت
سست نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کوڑا مارے اور فرمائے یا اللہ اسکو گھوڑے میں برکت دے پھر وہ
گھوڑا تمام سے جلد ہوا ایسا تک میں اسکو سنبھالنا دشوار ہوا روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے
انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مدینے میں دشمن آیا کر غل ہوا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابی طلحہ کے
گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور وہ غل جدھر مچا تھا ادھر جا کر آئے اور لوگوں کو فرمائے
کچھ نہیں تم اندیشہ نہ کرو اور فرمائے یہہ گھوڑا دریا کی سی تھا وہ گھوڑا نہایت سست تھا پھر اتنا جلد ہوا
کہ اسپر کوئی گھوڑا بڑھ نہیں سکتا تھا روایت کئے ہیں ابن سعد نے کہ یکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد

رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے تشریف فرماتے اور دوپہر کو انکے یہان آرام فرماکر تھوڑے سے وقت نکلا چاہے
سو انہے دراز گوش پر زین باندھکے حاضر کئے وہ دراز گوش نہایت سست تھا سو حضرت سوار ہوتے
ہی بہت جلد رو ہوا روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو یعلی اور بزار اور ابن مندہ اور حاکم اور بیہقی
اور ابو نعیم نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے مین جہاز پر سوار
تھا جہاز ٹوٹ گیا میرے ہاتھ ایک تختہ لگا سو اس پر بیٹھ کے ساحل کو پہنچا دیکھا وہان گوی مین
آگے سے مجھے دیکھکر میری طرف چلا مین اسکو بولا ای ابو الحارث مین سفینہ ہون مولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا باگ سر جھکا کر دم ہلاتا میری بازو سے کھڑے ہوا اور میرے ساتھ چلکر راہ پر مجھے چھوڑا
اور جاتے وقت کچھ باریک آواز نکالا مین سمجھا کہ وہ میرے سے رخصت مانگا اعیان متغیر ہوے سو معجزہ
روایت کئے ہین بخاری نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے جنگ خندق مین عین خندق کھودتے
سو موقع مین پتھر سخت آیا کہ اسپر کسی کا کام نہ کر سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترکر آپ پھاوڑا مارے بالو
کے سا پھوٹ گیا روایت کئے ہین بیہقی وغیرہ نے کہ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی تلوار
بدر کے جنگ مین ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرما کی چھڑی دئے وہ بہتر براق تلوار ہوئی فتح
ہو گئی اسی سے جنگ کئے پھر عکاشہ مرنے تک اپنے پاس وہی تلوار رکھے تھے روایت کئے ہین عبد
الرزاق کہ عبد اللہ بن جحش کی تلوار احد کے روز ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرمے کی چھڑی
دئے سو وہ انکے ہاتھ مین تلوار ہو گئی روایت کئے ہین زبیر بن بکار کہ ذی قرد کے غزوے مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چشمے پر پہنچے لوگ عرض کئے یا رسول اللہ اس چشمے کا نام بیسان ہے ملح یعنی
کھارا ہی حضرت فرمائے ایسا نہین بلکہ اسکا نام نعمان ہے اور وہ شیرین ہی غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اسکا نام بدل دئے اور اللہ تعالی اس پانی کو بدل دیا سو نہایت شیرین ہوا تب اسکو طلحہ رضی اللہ عنہ خرید کر لوگون
پر وقف کئے روایت کئے ہین بیہقی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ڈھال لائے اُپر عقاب کی تصویر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر اپنا دست مبارک پھیرے سو وہ تصویر
جاتی رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست شریف کی برکت کا معجزہ روایت کی ہے بخاری نے
تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ نے کہ بشر بن معاویہ اپنے والد معاویہ بن ثور کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر کے منہ پر دست شریف پھیرا اور دعا دی پھر اسکے
منہ پر وہ جگہ روشن تھا اور کسی بیمار پر ہاتھ پھیرے تو وہ بیمار صحت پاتا روایت کی ہے
ابن سعد کہ خزیمہ بن ابی حارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے
منہ پر اپنا دست شریف پھیرا تب وہ موضع انکے منہ پر روشن تھا روایت کی ہے ابن سعد
اور ابن مندہ اور بغوی اور بیہقی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لیجاتے تھے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیلتا تھا مجھے پوچھے تو کون ہے میں عرض کیا سائب ہوں
یزید کا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر ہاتھ پھیرائے اور فرمائے بارک اللہ بعد سائب
بوڑھے ہوئے اور انکا سر تمام سفید ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دست شریف لگائے سو جگہ کے بال سیاہ رہے
روایت کی ہے بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی نے محمد بن انس سے رضی اللہ عنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مدینے کو آئے سو وقت میں دو ہفتوں کا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے حضرت نے
سر پر ہاتھ رکھے اور دعا دئے پھر بعد بوڑھے ہوئے تو انکا تمام سر سفید ہوا مگر دست شریف لگی ہو
جگہ کے بال سیاہ تھے روایت کی ہے ابن عساکر نے بشیر بن عقربہ جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ میرے والد احد کے
جنگ میں شہید ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا آیا فرمائے کیا تو راضی نہیں ہے
اس بات کہ باپ تیرا میں ہوں اور ماں تیری عائشہ ہے اور میرے سر پر ہاتھ رکھے انھوں بوڑھے ہوئے تو تمام
سفید ہوا مگر دست شریف لگا سو جگہ کے بال سیاہ تھے اور انکی زبان میں لکنت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنا لعاب مبارک ڈالے سو انکی لکنت جاتی رہی اور ان سے پوچھے تیرا نام کیا ہے کہا بحیر فرمائے نہیں تیرا نام بشیر ہے

روایت کئے ہیں بغوی اور بیہقی نے عمرو بن ثعلب جہنی سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر ہاتھ
رکھے سو انکی عمر سو برس کی ہوئی اور حضرت کا دست مبارک لگا سو جگہ کے بال سفید نہیں ہوئے تھے روایت
کئے ہیں ترمذی اور بیہقی نے ابی زید انصاری سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر اور منہ پر ہاتھ پھیر کر
فرمائے اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ سو ایک سو برس سے زیادہ انکی عمر ہوئی اور انکی داڑھی میں سفیدی نہ آئی اور منہ پر
جھریاں نہیں پڑے روایت کئے ہیں بیہقی نے ابی العلاء سے کہے قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ کے منہ
پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف پھیر لئے تھے سو انکا منہ اتنا چمکتا تھا گویا تیل لگائے ہیں انکی
عیادت کو ایکبار گیا تھا کوئی راستے سے گذرا تو اسکا عکس قتادہ کے چہرے میں نمایاں ہوا روایت کئے ہیں
ابن ست ہیں نے حرمہ بن عاصم عکلی سے کہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت میرے منہ پر ہاتھ
پھرائے سو ہمیشہ منہ انکا تازہ تھا روایت کئے ہیں ابن سعد نے اپنے طبقات میں کہ محنک بن یزید بن عدی
کے سر میں بال نہ تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سر پر اپنا دست شریف پھرائے تو انکے سر میں بال نکلے
روایت کئے ہیں مدائنی نے کہ اُسید ابن ابی ایاس کے منہ اور چھاتی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف پھرائے
سو انکا منہ اتنا روشن تھا کہ اگر تاریکی میں جاوے تو مکان روشن ہو کر تا حیران روشن ہوتے سو معجزہ
روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی عبس بن جبر رضی اللہ عنہ سے کہے میں بنی حارثہ میں رہتا تھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھکر وہاں جاتا سو ایک شب بہت تاریک تھی اور مینہ برستا تھا
میں نکلا میرے ہاتھ میں عصا تھا سو روشن ہو گیا اُسی کی روشنائی میں اپنے گھر کو گیا روایت کئے ہیں
بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے دو صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے جب وہاں سے رخصت
ہوئے تو شب تاریک تھی سو انکے روبرو دو چراغ کی روشنی نمود ہوئی اسکی روشنی میں چلے جب دونوں جدا
ہوئے روشنی بھی جدا ہوئی اور ہر ایک کے ساتھ ایک ایک روشنی ہوئی ابن سعد اور حاکم کی روایت میں
ان صاحبان کا نام عباد بن بشر اور اُسید بن حضیر کر آیا ہے روایت کئے ہیں ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ

سے کہے ایک شب ابی بکر رضی اللہ عنہ کے یہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر رضی اللہ عنہ باتان کرتے
رہے جب وہان سے نکلے ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہوے شب تاریک تھی سو دونو صاحبون کے ہاتھون مین عصے
روشن ہوے اوسی روشنائی مین اپنے گھرونکو پہنچے روایت کیے ہین بخاری اپنے تاریخ مین اور بیہقی اور
ابونعیم نے حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھے ایک شب
تمام لوگ متفرق ہو گئے شب نہایت تاریک تھی سو میری انگلیان روشن ہوے یہان تک پھر تمام
لوگ جمع ہوے روایت کیے ہین ابونعیم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب مینہ برستا
تھا اور نہایت تاریکی تھی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز واسطے نکلتے تھے ایک برق چمکی تب
ہوا بعد قتادہ بن نعمان کو دیکھکر فرمائے تم نماز سے فراغت پا کر جانے وقت مجھے اطلاع کرو پھر اونہون
اطلاع کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرمے کی چھڑی دیکر فرمائے تم اسکو ہمراہ لیجاؤ اوسکی روشنائی
آگے دس ہاتھ پیچھے دس ہاتھ رہیگی پھر انھون گئے تو ویسا ہی روشنی ہوا روایت کیے ہین حاکم اور
بیہقی اور ابونعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایکشب حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس تھے جب دونو صاحبزادے جانا چاہے بجلی کی سی ایک روشنائی ہوئی اور دونو صاحبزادے
اپنے والدہ کے یہان گئے تک وہ نہین باقی رہی روایت کیے ہین ابن سعد حمزہ بن عمرو اسلمی رضی
اللہ عنہ سے کہے تبوک کی راہ مین منافقون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کو لٹھ سے بھڑکا دیے اسپر کا اسباب
گر گیا وہ وقت شب کا تھا سو میرے پانچو انگلیان روشن ہوے تمام اسباب گرا سو اوسی روشنائی
مین اٹھا لیا بیان کوڑا اور رسی حضرت کے دعا مین مقبول ہونے سے معجزہ روایت کیے ہین
بیہقی نے کہ طفیل بن عمرو دوسی ایمان لائے بعد اپنے شہر کو جانا چاہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیے کہ مجھے کچھ نشان ہو تو میری قوم کو ایمان کی دعوت کرتا ہون حضرت دعا کیے کہ
یا اللہ اس کو کچھ نشان دے انکی پیشانی پر چراغ کی سا ایک نور چمکنے لگا طفیل کہے

یا اللہ یہ نور پیشانی پر نہ ہو تو بہتر ہے کیا واسطے کفار بولیگے اسکو پیشانی پر داغ دئیے ہین پھر وہ نور انکے کوڑے پر قندیل کی سا روشن ہوا اور طفیل اپنی قوم کو جاکر دعوت کیے انکی قوم نمانی پھر آکر عرض کیے یا رسول اللہ دوس کی قوم مری بات نمانی آپ انپر بد دعا کرو حضرت فرماے یا اللہ دوس کو نیک راہ بتا اور طفیل کو فرماے اب جاؤ اور دوس کو ایمان کی دعوت کرو پھر طفیل جاکر دعوت کیے ستر اسّی گھر والے ایمان لاے روایت کیے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے کہ ابی لہب کا لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں بے ادبیان کرتا تھا ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بد دعا کیے اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ یعنے یا اللہ اس پر تیرے درندون مین سے ایک درندونکو مسلط کر جب ان تجارت کو شام طرف نکلا تو ابو لہب لوگون کو تاکید کیا اسکی محافظت بہت کرو مجھے اندیشہ ہے محمد کی دعا کا پھر راہ مین اسکی محافظت کرتے اور سوتے وقت گھیرے اور اگر بیچ مین سلاتے غرض ایک منزل مین باگ آکر لوگونکو سونگنے لگا اور اس کے پاس جاکر پھاڑ ڈالا روایت کیے ہین بخاری اور مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے قریش اسلام لانے مین تاخیر کیے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم . دعا کیے کہ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ یعنے یا اللہ مجھے اعانت کر انپر سات برس یوسف کے سات برس کی سی پھر ایسا قحط ہوا کہ قریش مردار کھاے اگر کوئی آسمان طرف اٹھا کر دیکھتے تو دھوان دستا قریش عاجز ہوکر عرض کیے اگر عذاب اٹھ جاوے تو ہم ایمان لاوینگے جب قحط گیا بھی اپنے کفر پر قائم ہوے تب اللہ تعالی یہ آیت نازل کیا يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ یعنے جس دن پکڑینگے ہم بری پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین سو یہ بدلا جنگ بدر مین لیا روایت کیے ہین عبد الرزاق نے کہ ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا دودھ نچوڑا حضرت اسکو دعا دیے کہ اَللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ یعنے یا اللہ اسکو جمال دے سو اسکی داڑی سفید تھی سو سیاہ ہوگئی اور نود برس کا ہوا پر بوڑھا نہین دستا تھا روایت کیے ہین بیہقی اور ابن سعد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے جنگ

کو نکلنے وقت دعا کیے کہ یا اللہ مسلمان برہنہ ہیں انکو لباس دے بھوکے ہیں انکو سیر کر سو بدر کا
فتح ہوا ہر آدمی کو ایک اونٹ دو اونٹ کا ہوتا غنیمت ملی لباس پہنے سیر ہوئے روایت کیے ہیں
واقدی اور بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے روز فرمائے یا اللہ نوفل بن خویلد کو
تو کافی ہو بعد اسکا حال دریافت فرمائے تو علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہے یا رسول اللہ میں اسکو قتل
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہے اور فرمائے خدا کا شکر میری بددعا اسکے حق میں قبول
کیا روایت کیے ہیں عبد الرزاق نے مقسم رضی اللہ عنہ سے کہ احد کے جنگ میں عتبہ بن ابی وقاص نے
مار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان توڑ دیا تو اسکو حضرت اسکے حق میں فرمائے یا اللہ ایک
سال گذرنے کے قبل کفر پر مار ڈال برس کے اندر وہ کفر پر مرا روایت کیے ہیں واقدی اور بیہقی اور ابن عساکر
نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک زمین کری کا مول چکاتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور فرمائے یا اللہ اسکو معاملے میں برکت دے اس روز سے میں جب کچھ بیچتا ہوں یا
خرید کرتا ہوں تو مجھے نفع ملتا ہے روایت کیے ہیں ابو نعیم نے جریر رضی اللہ عنہ سے کہ میں گھوڑے پر
بیٹھ نہیں سکتا تھا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا
دست مبارک میرے سینے پر ایسا مارے کہ دست مبارک کا نشان میرے سینے پر تھا اور حضرت فرمائے
یا اللہ اسکو مضبوط کر اور اسکو اپنا بنا پھر میں گھوڑے پر سے کبھی نہ گرا روایت کیے ہیں ابن عدی
اور بیہقی اور ابو نعیم نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہ ایک زمین صبح کی اذان دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
باہر تشریف لائے دیکھے مسجد میں لوگ جمع نہیں میرے سے پوچھے لوگ کہاں ہیں بولا ایام سرما کے تھے
سو ہمنے عرض کیا ٹھنڈ کے لئے نہیں آئے حضرت فرمائے یا اللہ انکی ٹھنڈ دور کر پھر میں دیکھا لوگ حضرت
سے پنکھا کرنے لگے روایت کیے ہیں امام احمد نے حنظلہ بن حذیم سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم
میرے سر پر دست مبارک پھیر کر فرمائے بورک فیک جنے ترے میں برکت ہو سو میں اس پاس کا سبحکہ

ہوئی بکری وغیرہ اور سہ یا درم والا آدمی آوے تو اسپر نظر پھیرتے وہ درست ہو جاتا روایت
کئے ہیں ترمذی اور حاکم نے قیس بن سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز سعد کے حق میں دعا کئے یا اللہ
سعد جب دعا مانگے تو اسکو تو قبول کر پھر سعد جو دعا مانگتے سو وہ مستجاب ہی ہوتی تھی روایت کئے ہیں ابن مندہ اور
ابن عساکر نے مالک بن ربیعہ سلولی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکی اولاد
میں برکت دے پھر انکو اسی فرزند ہوئے روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے روبرو نابغہ جعدی نے اپنی اشعار پڑھے سو حضرت فرمائے تو خوب بولا اللہ تعالی تیرے منھ کے دانت نہ گراوے
سو نابغہ کی عمر سو برس کی اور پر ہوئی پر انکا کوئی دانت نہ گرا روایت کئے ہیں ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم اور
ابن عساکر نے عمرو بن الحمق سے کہ ایکبار میں دودھ لاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا حضرت فرمائے یا اللہ
اسکو جوانی سے برخوردار کر سو انکی عمر اسی برس کی ہوئی سفید بال اسکو نہ نکلے اور جوان ہی دستے تھے
روایت کئے ہیں طبرانی نے کہ ضمرہ بن ثعلبہ بہزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض کئے یا رسول اللہ آپ
دعا کرو یا اللہ تعالی مجھے شہادت نصیب کرے حضرت فرمائے یا اللہ اسکا خون مشرکوں پر حرام کر
سو انکی عمر دراز ہوئی اور جنگوں میں کافروں پر حملہ کیا کرتے اور [illegible] پھر گئے
روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکو
مال و اولاد بہت دے اور جو دیا اس میں برکت رکھ انس کہتے ہیں میرا بیٹا اور بیٹے [illegible] سو کے
قریب ہیں روایت کئے ہیں مسلم نے ابی ہریرہ رضی [illegible] کہتے ہیں میری ماں [illegible] عورت تھی مسلمان نہیں
مجھے دوست رکھتی تھی اپنے [illegible] اسلام کی عرض کرتا تو
قبول نہیں کرتی لاچار ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض [illegible] ابوہریرہ کی ماں ایمان
نہیں لاتی ہے آپ دعا کرو حضرت [illegible] گھر کو [illegible]
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا [illegible] مجھے رونا آیا [illegible]

انکی دعا اللہ تعالے نے قبول کیا اور ابوہریرہ کی والدہ اسلام لائی حضرت سے دعا کرائی کہ اللہ تعالی مجھے
اور میری والدہ کو اپنے مومن بندون پاس اور مومن بندون کو ہمارے پاس دوست رکھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دعا کئے کہ یا اللہ تیرا اس بندہ کو اور اسکی والدہ کو مومنون پاس اور مومنوں کو انکے پاس دوست کر سو کوئی مومن
مرد یا عورت نہیں جو مجھے دوست نہیں رکھتا روایت کئے ہین بیہقی اور ابونعیم نے عروہ بارقی
رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ اللہ تعالی میری خرید مین برکت دیوے سو انہون اگر مٹی
بھی خرید کرتے تو انکو فائدہ ملتا ایک روایت مین آیا ہی عروہ کہے مین اگر کھوڑا ہو کر جا کر کھڑے
رہون پھر گھر کو نہ آون تک چالیس ہزار درم کا فائدہ مل جاتا ہے روایت کئے ہین بخاری نے
ابن ابی عقیل سے کہے کہ اپنے دادا عبداللہ بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے تھے اور عبداللہ کی والدہ زینب
بنت حمید انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجا کر کہی یا رسول اللہ اس سے بیعت لیو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
وہ ہنوز لڑکا ہی پھر انکے سر پر ہاتھ پھرائے اور انکو دعا دئے ابو عقیل کہتے ہین میرا اپنے دادا عبداللہ
بن ہشام کے ساتھ بازار کو جاتا پھر اناج خرید کرتے تو انسے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر ملاقات
کر کر کہتے ہمکو بھی تمہارے ساتھ شریک رکھو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو برکت ہونا کر کر دعا فرمائے ہین
پھر انہون کو شریک کرتے سو بعضے اوقات مین انکو فائدے مین پورا اونٹ ملجاتا تو اسکے تئین اپنے
گھر کو بھیجتے روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم بن حزام کو اضحیہ
خرید کرنے واسطے ایک دینار دیکر بھیجے انہون ایک دینار کو بکری خرید کر کر دو دینار سے بیچے پھر جا کر ایک دینار
سے ایک بکرا خرید کئے اور بکرا اور دینار لا کر حضرت کو دئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم - دعا دئے
کہ اللہ تعالے انکی تجارت مین برکت دیوے یہ انہون جب کچھ خرید کرتے انکو فائدہ ملتا روایت کئے ہین
بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر اپنے مرد کی شکایت کئی سو
حضرت اسکا اور اسکے مرد کا سر ملا کر فرمائے یا اللہ ان دونون مین الفت دیوے سو دونون مین

نہایت الفت ہوئی روایت کیے ہیں مسلم نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھاتا تھا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرمائے سیدھے ہاتھ سے کھا اسنے تکبر کی راہ سے بولا کہ میں سیدھے ہاتھ سے کھا نہیں سکتا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو نا ہی کھے سو اسکا ہاتھ پھر منہ پاس کبھی نہ آیا روایت کیے ہیں
مسلم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے مجھے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے معاویہ کو
بلاؤ میں بلوایا تو وہ کھانا کھاتے تھے میں آکر عرض کیا بعد فرمائے انکو بلاؤ پھر وہ کھانا کھاتے تھے تیسرے بار بھی
بلوائے تو وہ کھانا ہی کھاتے تھے حضرت فرمائے اللہ تعالی اسکا پیٹ نہ بھرے سو انکا پیٹ کبھی نہ بھرا روایت
کیے ہیں ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو دیکھے بالوں کو تیل لگا کر سجدہ کے
وقت اٹھاتا ہی حضرت فرمائے یا اللہ اسکے بالوں کو تباہ کر سو اسکے بال جھڑ گئے روایت کیے ہیں حاکم اور بیہقی نے
علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یمن کو بھیجنے کا ارادہ کیے ہیں عرض کیا یا رسول اللہ میں
ہنوز جوان ہوں قضیہ چکانا جانتا نہیں سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر فرمائے
اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسَانَهُ پھر کبھی مجھے قضیہ چکانے میں تردد نہ ہوا روایت کیے ہیں بیہقی اور
طبرانی نے اوسط میں اور ابو نعیم نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ گرمی کے ایام میں قبا دار
جبہ دار پہنتے اور سردی میں کھیر کپڑا باریک پہنتے گرمی اور سردی سے کچھ پروا نہیں کرتے تھے ان حضرت رضی اللہ عنہ سے
اسکا سبب کسی نے پوچھا تو فرمائے خیبر کے جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاتھ میں نشان دیتے
وقت فرمائے یا اللہ اسکو گرمی اور سردی سے بچا رکھ سو اس دن سے مجھے نہ ٹھنڈ ہوتی ہے اور نہ گرمی حضرت
کی دعا سے بیماران درست ہوے سو معجزہ ۔ روایت کیے ہیں ابن عدی اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے کیا
ابو طالب بیمار ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت واسطے تشریف لیگئے ابو طالب کہے میں درست ہونے تمہارے
خدا سے جسکی تم عبادت کرتے ہیں دعا مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیے کہ یا اللہ میرے چچا کو شفا دے سو
ابو طالب اسی وقت درست ہوئے گویا پاؤں سے بندھن کھل گئے ابو طالب کہے تم جس رب کی عبادت کرتے ہیں

وہ تمہاری بات سنتا ہی حضرت فرمائے جیا تم اگر خدا تعالی کی اطاعت کرو گے تمہاری بات بھی سنیگا روایت
کئے ہیں ابن عدی وغیرہ قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے کہے بدر کے جنگ میں میری آنکھ کا حدقہ مارا گیا نکل کر
لگ جاتے اسکو قطع کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے آنکھ کو لگا دیئے سو اول
سے بہتر آنکھ ہوئی بعضے روایتوں میں آیا ہی کہ یہ قصہ جنگ احد میں ہوا روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی
اور ابو نعیم رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہے بدر کے جنگ میں تیر لگ کر میری آنکھ پھوٹ گئی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اپنا لعاب شریف لگائے آنکھ درست ہوگئی روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ کعب الاشرف یہودی کی قتل
کرنے کے واسطے لوگ جو گئے تھے ان میں سے حارث بن اوس کو تلوار کی زخم لگی پھر انکو اٹھا لیکر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس لائے حضرت نے زخم پر اپنا لعاب شریف لگائے زخم درست ہوئی کبھی نہیں دکھا روایت کئے ہیں ابو یعلی نے کہ احد کے
جنگ میں ابو ذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ ضایع ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب شریف لگائے آنکھ درست ہو گئی
روایت کئے ہیں بغوی نے معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے کہ خندق کے جنگ میں میرے بھائی کا پاؤں خندق
کا گھیر الگ کر لہو جاری ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بسم اللہ بولکر مسح کئے سو زخم درست ہوئی
اور نہیں پھر کچھ درد و ایذا ہوئی روایت کئے ہیں بخاری نے کہ عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ابو رافع
یہودی کو مار کر اترتے وقت گر کر انکا پاؤں ٹوٹ گیا پھر انکو اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت انکے
پاؤں پر اپنا دست شریف پھراتے ہی پاؤں درست ہوا گویا کچھ شکایت نہی روایت کئے ہیں ابن سعد نے
ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے کہ ذی قرد کے جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکے
بال میں اور پوست میں برکت دے اور میری پیشانی پر تیر کی زخم لگی سو خطر ہو گئے [illegible] ہی میں عرض
کیا کہ دشمنی کی زخم لگی پھر مجھے اپنے نزدیک بلوا کر اپنا لعاب شریف لگائے دعا سب ہوئی [illegible]
ہوا اور [illegible] اور ابو قتادہ مرتے وقت ستر برس کی عمر بھی [illegible] روایت
کئے ہیں بخاری نے کہ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی [illegible]

ہی کہے خیبر کے جنگ میں مجھے زخم لگی لوگ کہے سلمہ مارے گیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا
حضرت اس پر دم کئے زخم درست ہوگئی اور آج تک مین کچھ شکایت نہ ہوئی روایت کئے ہیں بیہقی اور
ابونعیم کہ جب بسیر بن رزام یہودی کو مارنے لوگ گئے تو عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو سر پر زخم لگی
دماغ کے پردے تک پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا لعاب شریف لگائے اسی وقت درست ہوا
اور آج تک مین کچھ شکایت نہوئی روایت کئے ہیں حاکم اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عائذ بن عمرو سے
کہے حنین کے جنگ مین میری پیشانی پر تیر لگی اور خون جاری ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسکو اپنے دست مبارک سے پونچھکر دعا کئے سو زخم درست ہوئی اور دست مبارک جو لگا تھا سو
وہ جگہہ روشن تھا روایت کئے ہیں ابن عساکر کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حنین کے جنگ مین زخم لگی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا لعاب شریف لگائے سو زخم درست ہوئی روایت
کئے ہیں بیہقی اور ابونعیم نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مین بہت بیمار ہوا
مرنیکا حال قریب پہنچا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضرت فرمائے
تو اپنا سیدھا ہاتھ اپنے بدن پر سات بار پھیر اور ہر بار یہہ دعا پڑھ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ
اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ پھر مین وہی کیا میری شکایت رفع ہوئی روایت
کئے ہیں ابن سعد نے کہ ابو سبرہ رضی اللہ عنہ کہا تھے مین رسولی ابھری ہوئی کہ اونٹ کی مہار
پکڑنے سے عاجز ہوئے سو یہہ شکایت حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قدح میں پانی منگواکر اس پیالے نے اور دست شریف پھرانے لگے پھر وہ گھلگئی روایت
کئے ہیں ابن سعد نے کہ حضرموت کی وفد آکر ایمان لائی سو ان میں مخرس بن معدی کرب تھے عرض کئے یا رسول
اللہ میری زبان میں لکنت ہی آپ دعا کرنا تا وہ رفع ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر انکی زبان
درست ہوئی روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی

اور عرض کی یا رسول اللہ یہ لڑکا جوان ہوا پر ہنوز بات نہیں کرتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس
لڑکے کو پوچھے میں کون ہوں تو فصیح زبان سے بولا آپ رسول اللہ ہو روایت کیے ہیں ابن ابی شیبہ
اور ابن السکن اور بغوی اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے حبیب بن فدیک سے کہ میرے والد مجھے
لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے میرے والد کے آنکھوں کو کچھ دکھتا نہ تھا سفید ہو گئے
تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے آنکھوں کو کیا ہی عرض کیا یا رسول اللہ میرا پانوں سانپ کے انڈوں
پر پڑا اسو آنکھیں جاتے رہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آنکی آنکھوں میں اپنا لعاب شریف لگائے وہ آنکھیں درست
ہوئیں اور اسی برس کی عمر ہوئی تھی سوئی میں تاگا پروتے تھے روایت کیے ہیں بیہقی نے محمد بن ابراہیم
سے کہ ایک شخص کے پانوں میں زخم تھی اطبا اسکے علاج سے عاجز آئے پھر اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
لائے حضرت اپنا لعاب شریف انگلی سے لئے اور اسے مٹی پر لگائے پھر وہ مٹی زخم پر رکھکر فرمائے اَللّٰھُمَّ رِیْقُ
بَعْضِنَا تُرْبَۃُ اَرْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا پھر اسکی زخم درست ہوی روایت کیے ہیں
بیہقی نے محمد بن حاطب سے کہ ایکبار میں دیک پر گر کر ہاتھ جلگیا میری والدہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
لیگئے حضرت اپنا لعاب شریف اسپر لگائے اور فرمائے اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ پھر اسی
وقت درست ہو گیا روایت کیے ہیں طبرانی اور ابن سکن اور ابن مندہ اور بیہقی نے شرجیل جعفی سے کہے
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ہاتھ میں سلعہ ابھرا ہو گئی ہی تلوار
پکڑ نہیں سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف اسپر پھرائے پھر وہ گل گیا اور اسکا اثر کچھ نہ
رہا روایت کیے ہیں ابن سعد اور بیہقی نے کہ کوئی عرب اپنے لڑکے کو حضور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے لاکر عرض کی یا رسول اللہ اس لڑکے کی عمر اتنی ہوئی اور اسکا حال آپ ملاحظہ کرتے ہیں دعا کرو تا وہ مر
جاوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تا اسکو شفا حاصل ہووے اور نیک بخت
جوان ہو کر راہ خدا میں شہید ہووے اور بہشت میں جاوے دعا کیے پھر وہ لڑکا شفا پایا اور جوان صالح ہو کر

راہ خدا میں شہید ہوا روایت کئے ہیں ابن عدی اور ابن ابی الدنیا اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ
ایک جوان بیمار تھا ہم اسکو دیکھنے گئے ہم وہاں سے ہنوز اٹھے نہیں تھے کہ اسکا روح قبض ہوا ہم اسکے آنکھ بند کر کر
چادر اڑھائے اور اسکی ماں ایک بڑھی بوڑھی اسکے سرہانے بیٹھی تھی ہم اسکو تسلی دینے لگے وہ پوچھی کیا وہ لڑکا مر گیا
ہم بولے ہاں پھر وہ بوڑھی ہاتھ اٹھا کر کہی یا اللہ تو جانتا ہی کہ میں تیرے اور تیرے نبی کے واسطے ہجرت کی
تاسختی کے وقت تو میرے فریاد کو پہنچے اور اس مصیبت کا غم مجھے مت دکھا ہنوز ہم وہاں سے نکلے نہیں تھے کہ وہ
زندہ ہو کر ہمارے ساتھ کھانا کھایا اور ایک مدت زندہ رہا روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ ایکبار عبد اللہ بن ولید کے دانتوں
کا درد شدت سے ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف انکے رخسار پر رکھکر سات بار فرمائے

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ سُوْءَ مَا يَجِدُ وَفُحْشَهُ بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الْمُبَارَكِ الْمَكِيْنِ عِنْدَكَ

پھر انکا درد اسی وقت رہگیا روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہے میں ایکبار
چربی کا ٹکڑا کھایا سو میرے پیٹ میں درد شروع ہوا ایک برس تک وہ شکایت رہی آخر میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیٹ پر دست شریف پھرائے وہ سبز
ہو کے پیٹ سے نکلا پھر میرے پیٹ میں کبھی شکایت نہوئی روایت کئے ہیں واقدی اور ابو نعیم نے
عروہ سے کہے ملاعب الاسنہ آکر شکایت کیا کہ اپنے تئیں ناسور ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے
تھوڑی مٹی اٹھا کر اسمیں تھوکے اور فرمائے اسکو پانی میں گھول کر پی سو پیتے ہی درست ہو گئے روایت
کئے ہیں ابن سعد نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ پاس تشریف لاکر ڈول
میں وضو کئے اور وہ پانی کنوین میں ڈال دئے اور کنوین میں تھوک کر بعد وہ پانی پئے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں کوئی شخص بیمار ہوتا تو حضرت فرماتے بضاعہ کے پانی سے اسکو غسل دو پھر غسل دیتے ہی درست
ہوتا گویا بندسے چھوٹا ہی روایت کئے ہیں طبرانی اور ابن مندہ اور باوردی کہ ثابت بن یزید آکر عرض کیا یا رسول اللہ
میرے پاؤں میں لنگ ہی پاؤں زمین پر لگ نہیں سکتا سو حضرت دعا کئے پانؤں درست ہو کر زمین پر لگنے لگا

روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی نے ام طارق سے باندی سعد کی کہ ایکبار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان بیٹھی
تھی دروازے پر بات کرنیکا آواز آیا لیکن کوئی نہ دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے تو کون ہی کہا مین ام ملدم
ہون یعنی تپ حضرت فرمائے لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا بعد فرمائے کہ قبا کے لوگون پاس جاتی ہی کہا تپ بولی بہت سو
وہان گئی لوگون کو تپ آنے لگے وہ لوگ آکر شکایت کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر تم چاہو تو مین
دعا مانگتا ہون اور تم کو صحت ہوگی اگر صبر کروگے تو تمہارے حق مین پاکی ہی پھر وہ لوگ پاکی اختیار کئے بعضے
روایتون مین آیا ہی کہ چند روز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر وہ لوگ صحت پائے روایت کئے ہین بیہقی نے ابی الطفیل
سے کہ ایک شخص کو بنی لیث کے اسکا نام فراس بن عمرو درد سر تھا اسکا باپ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا
حضرت اسکی پیشانی کا چمڑا پکڑ کر کھینچے سو درد جاتا رہا اور حضرت کا دست شریف لگا سو جگہ بال اُگے بعد اسنے
خوارج کے ساتھ شریک ہونا چاہا اسکا باپ اسکو قید کیا اور وہ بال جھڑ گئے اور لوگ اسکو ملامت کرنے لگے پھر
وہ توبہ کیا سو بال نکلے جیسا کہ تھے وہی واقع ہوئے سو معجزہ. روایت کئے ہین بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے جابر رضی اللہ
عنہ سے کہ ذات الرقاع کے غزوے مین ہم واقم کے حرے کو پہنچے تو ایک عورت بدویہ ایک لڑکا لائی اور
عرض کی یا رسول اللہ اسپر سایہ جن کا ہی یہ سنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم لڑکے کا منہ کھولکر اپنا لعاب شریف ڈالے
اور تین بار فرمائے اِخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰهِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بعد اسکو دیئے اب تیرے لڑکے کو لیجا کبھی اسکو
سایہ دکھائی نہ دیگا سو اسکو کبھی وہ حالت نہ ہوئی. روایت کئے ہین ابو نعیم نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے طائف کو روانہ کئے سو وہان جانے کے بعد میرا حال ہوا کہ نماز پڑھتا تو معلوم نہیں
ہوتا کہ کیا پڑھتا ہون پھر مین آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا احوال بیان کیا حضرت فرمائے یہ شیطان ہی میرے
نزدیک آ پھر مین نزدیک ہوا میرا منہ کھولکر اپنا لعاب شریف ڈالے اور میرے سینے پر مار کر فرمائے اخرج عدو اللہ کلمہ
تین بار کہکر مجھے فرمائے اب جا اپنے کام پر جا پھر کبھی مجھے وہ نہ ہوا. روایت کئے ہین احمد اور طبرانی نے
رضی اللہ عنہ سے کہے ہین ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ہمارے ساتھ ایک شخص تھا اسکو

شیطان لگا تھا سو انہیں سکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا حضرت اپنی چادر کا پلو تھا کر اس شخص کی پیٹ پر مارے اور فرمائے
ای عدو اللہ نکل پھر اسپر کا شیطان اتر گیا روایت کئے ہیں خطیب نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ سفر میں ایک قبیلے میں اترے وہاں کے لوگ ایک لڑکی لائے نہایت حسین گویا بادل میں کا چاند اور عرض کئے یا رسول اللہ اسپر
آسیب ہے واسطے اسکو دعا کرو حضرت اس لڑکی کو بلا کر فرمائے میں رسول اللہ ہوں تو اسکو چھوڑ دے شیطان اسی وقت دفع ہوا لڑکی
نے اپنے منہ پر چادر اوڑھی روایت کئے ہیں ابو یعلی اور بیہقی نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ حج کو نکلے جب روحا کو پہنچے دیکھے ایک عورت حضرت پاس آتی ہے حضرت اسکے لئے اپنی سواری کھڑے
کئے وہ آکر عرض کی یا رسول اللہ میرا لڑکا پیدا ہوا سو روز سے آج تک ہوشیار نہیں ہوا حضرت لڑکے کو اسکے پاس
سے لیکر اپنی سواری پر رکھے اور اپنا لعاب شریف اسکے منہ میں ڈالے اور فرمائے ای عدو اللہ نکل میں رسول اللہ ہوں
لڑکے کو اسکی ماں کے حوالے کر کر فرمائے اب اسکو کچھ اندیشہ نہیں پھر وہ لڑکا درست ہوا روایت کئے ہیں حاکم نے
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا کوئی اعرابی آکر عرض کیا یا رسول اللہ
میرا بھائی بیمار ہے حضرت پوچھے کیا بیماری ہے عرض کیا اسکو شیطان لگا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بھائی کو
بلوا کر اپنے روبرو بٹھلائے اور چند آیتاں اسپر پڑھے تھا وہ درست ہوا گویا کچھ اسکا تھا ہی نہیں آیندہ کی خبروں کی
خبر دینے کا معجزہ روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ
وسلم خطبہ پڑھے سو قیامت تک جو جو کام ہونے والے تھے بیان کئے کوئی یاد رکھا اور کوئی بھول گیا روایت
کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے خسرو کا خزانہ میرے روبرو
امت لیکر آیا اور تم عنقریب فتح کروگے ایک شخص کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر خسرو فتح ہوگا تو نفیلہ
کی بیٹی مجھے دینا حضرت فرمائے میں اسکو تجھے دیا غرض جب فتح ہوا اس شخص کو نفیلہ کی بیٹی دئے بعد اسکے اس لڑکی کا باپ
ہزار درم دیکر اپنی لڑکی خرید کیا طبرانی وغیرہ کی روایت میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے آنے کے بعد فرمائے حیرہ سفید جو کہ ملا
مجھے دکھلائے ہیں اور شیماء بنت نفیلہ کی سفید خچر پر تھی اور سیاہ دامنی اوڑھ کر جاتی ہے خریم بن اوس بن حارثہ

رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ ہم اگر حیرہ میں داخل ہوے اور حضرت فرمائے کے بموجب میں پاؤں تو وہ
عورت مجھے عنایت فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے بہتر خریم کہتے ہیں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسیلمہ کے
جنگ سے ہم فراغت پائے بعد حیرہ کو تسخیر کرنے واسطے متوجہ ہوئے ہم جاتے ہی اول شیما بنت نفیلہ کی حضرت کے
فرمائے مطابق ہمکو ملی پھر میں اسکو پکڑ لیا اور بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجکو بخش دئے ہیں لیکن بعد
خالد بن ولید رضی اللہ عنہ میرے سے شاہدان مانگے پھر محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشیر کی میں شاہدی گذرانا سو مجھے دئے پھر اسکا
بھائی آکر اسکو مانگا میں بولا دس سو درہم سے کم کو نہ بیچونگا پھر مجھے ہزار درہم دیا اور بولا اگر لاکھ درہم کہتا تو میں دیتا
خریم کہتے ہیں میں دس سو سے بڑھکر کوئی عدد نہ ہوگا سمجھکر میں اتنا ہی بولا روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی نے عبد بن حوالہ
سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عنقریب تمہارا یہ حال ہوگا کہ فوجیں جمع ہونگی ایک فوج شام میں اور ایک فوج عراق میں اور
ایک فوج یمن میں سو اسی موجب جمع ہوئی روایت کئے ہیں مسلم ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فرمائے تم ایک ملک عنقریب فتح کروگے جو وہاں قیراط کی چلاوی ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ ملک کا نام مصر ہے تم وہاں کے لوگوں کے
ساتھ بہتری کیجیو اسلئے کہ انکو ذمہ اور قرابت ہے یعنی اسمعیل علیہ السلام کی والدہ ہاجرہ انہیں قوم سے تھے سو اسلئے قرابت جیسا کہ فرمائے ویسا ہی ہوا روایت
کئے ہیں بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام کے گھر تشریف لیجا کر آرام فرمائے سو ہنستے ہوے ہشیار
ہوے ام حرام پوچھے یا رسول اللہ کیا واسطے آپ تبسم کرتے ہیں کہے مجھے دکھائے ایک جماعت کو میری امت سے جو دریا پر جہاد واسطے
سوار ہونگے بادشاہوں کی ساتھ تخت پر ام حرام عرض کئے یا رسول اللہ دعا کرو کہ میں بھی انھوں میں رہوں حضرت فرمائے تو انہیں میں ہے
بعد آپ آرام فرماکر ہنستے جاگے اور فرمائے میری امت سے چند لوگ دریا پر سوار ہونگے بادشاہ کی ساتھ تخت پر ام حرام عرض کئے یا رسول اللہ دعا کرو میں بھی انہوں میں
رہوں حضرت فرمائے تو اول کے لوگوں میں ہے بعد ام حرام اپنے شوہر عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاز پر سوار ہوکر معاویہ
رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ کو گئے جنگ سے جب پھرے ام حرام کی سواری کے واسطے جانور لائے وہیں اسپر سے گر کر وفات پائے روایت کئے ہیں بخاری
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم خوز و کرمان میں
عجم کی ایک قوم سے جنگ کروگے جنکے رنگ سرخ ہیں ناک چپٹی ہے اور چھوٹی آنکھیں ہیں منہ گویا ڈھال تہ بہ تہ

اور قیامت نہ ہوگی جبتک تم جنگ کروگے ایک قوم کے ساتھہ جو چپل بالون کی پہنیگی دیکھئے یہہ معجزہ وقوع مین آیا اور
خوروکرمان مین کون سے مسلمانون نے جہاد کئے اور بابک خرمی کہ ایک زندیق تھا بڑی شوکت بہم پہنچایا تھا اور اسکے
لوگ بالون کی چپل پہنا کرتے تھے اس سے جنگ کرے اور معتصم باللہ خلیفہ کے وقت مارا گیا روایت کیئے ہین
بیہقی اور ابو نعیم نے عبداللہ بن بسر سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہے اسکی کہ جی محمد کا اسکے دست قدرت
مین ہے تم فارس اور روم کو فتح کروگے دیکھئے فارس اور روم کا فتح ہوا اور سلاطین فارس کا نام ونشان باقی نرہا اور روم کا
پایہ تخت قسطنطنیہ مسلمانون کے ہاتھ آیا اور بہت سی مملکت انکے اختیار سے نکل گئی روایت کیئے ہین بخاری اور مسلم نے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کسریٰ ہلاک ہوے تو بعد کسریٰ نہین اور قیصر ہلاک ہوے تو بعد کوئی قیصر
نہین قسم ہے اسکی کہ جی میرا اسکی دست قدرت مین ہے انکے خزانون کو خدا کی راہ مین تم خرچ کروگے سنئے فارس کے بادشاہ
کو کسریٰ کہتے ہین پھر وہ کسریٰ ہلاک ہوے تو بعد کوئی بادشاہ نہوا اور دمشق الا قسطنطنیہ جسکے اختیار مین ہوا اسکو قیصر
کہتے تھے پھر یہہ ملک مسلمانون کے ہاتھہ آئی بعد کوئی ایسے یہہ دونون کا مالک ہوا روایت کیئے ہین بیہقی نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سراقہ بن مالک کو فرمائے تو کیسا دیسیگا جب کسریٰ کے کرتے پہنیگا سو جب کسریٰ کا ملک فتح ہوا
کسریٰ کے کرتے عمر رضی اللہ عنہ پاس آئے پھر سراقہ کو بلوا کر وہ کرتے پہنائے اور کہے الحمد للہ کسریٰ بن ہرمز کے کرتے سراقہ
بن مالک اعرابی کے ہاتھہ مین ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کسریٰ کے کرتے اور حمایل اور تاج سب انکو پہنائے
روایت کیئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے مین سے
بارہ خلیفے ہونگے اور ابوبکر صدیق میرے بعد تھوڑے دن جیئنگے اور عمر بستان کی چکی کا صاحب خوبی سے جیگا اور شہید
مرینگا کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہے تو فرمائے عمر بن الخطاب بعد عثمان طرف دیکھکر فرمائے اللہ تعالیٰ تمھارا یا کسو
پیرہن کو اوڑھاوینگے نکالنا قسم ہے اسکی کہ جو مجھے بھیجا ہے حق اگر تم اسکو نکالوگے تو بہشت مین جاوگے جبتک کی اونٹ سوئی
کے ناکے سے نکلے روایت کیئے ہین ابو یعلی اور حارث بن ابی اسامہ اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ رضی اللہ عنہ
سے کہے جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنا شروع کیئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لا کر رکھے اسکے بعد عمر رضی اللہ عنہ رکھے بعد

عثمان رضی اللہ عنہ رکھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے بعد کام کے والی یہی لوگ ہیں ایک روایت میں آیا ہے پہلا
پتھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھے بعد ابوبکر بعد عمر بعد عثمان سو حضرت فرمائے میرے خلیفے یہی ہیں روایت
کئے ہیں احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ کو فرماتے تھے لوگوں کے کام کا والی ہوگا اگر
تو اللہ تعالی سے ڈر اور عدل کر سو معاویہ کہے اس روز سے مجھے خیال تھا کہ میں والی ہوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالی
مجھے اس کام میں مبتلا کیا روایت کئے ہیں حاکم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
جب چالیس ہوں گے تو اللہ تعالی کے بندوں کو اپنے غلام سمجھیں گے اور کتاب اللہ کو دغا روایت کئے ہیں ترمذی
اور حاکم اور بیہقی نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواب دیکھے کہ بنی امیہ اپنے منبر پر خطبہ
پڑھتے ہیں ایک کے بعد ایک سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برا لگا تب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ
الْكَوْثَرَ اور بھی یہ آیت اتری اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ
الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ یعنے ہم اسکو اتارے شب قدر میں تجھکو کیا معلوم
کہ شب قدر کیا ہے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے حضرت فرمائے ہزار مہینے تک بنی امیہ مالک رہینگے سو قاسم بن فضیل
کہتے ہیں ہم بنی امیہ کے سلطنت کے ایام کا حساب کئے تو ہزار مہینے ہوئے نہ ایک مہینا زیادہ نہ کم روایت
کئے ہیں حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
تھا سو فرمائے آسمان پر کوئی ستارہ دستے ہیں تو میں کہا ثریا دستا ہے حضرت فرمائے اسکے ستاروں کے موافق
تمہاری اولاد میں خلیفے ہوں گے روایت کئے ہیں ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم بولے خلفا کے نزد ہم میں سفاح ہوگا روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے ابو موسی
اشعری رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی مقام میں تشریف رکھے تھے سو عثمان رضی اللہ عنہ
آنے کا اذن چاہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اذن دیو اور بشارت دیو بہشت کا بلوے پر جو انپر ہووے گا روایت
کئے ہیں حاکم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کنپٹی طرف اشارہ کرکر فرمائے تم دو

ایک زخم اور اوپر ایک زخم کھاؤ گے اور تمہاری داڑھی خون میں تر ہوگی روایت کیے ہیں مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر سوار ہوئے حضرت کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم تھیں پتھر حرکت کرنے لگا حضرت اسکو فرمائے ثابت رہ تیری پر نبی ہی یا صدیق یا شہید روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے ای ثابت تم اسکی خوشی نہیں رکھتے کہ خوبی سے زندگانی کرے اور شہید مرے اور بہشت میں جاوے میں عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ثابت خوبی سے زندگانی کئے اور مسیلمہ کذاب کے جنگ میں شہید ہوئے روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے کہے ہیں حسین کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی اور حضرت کے گود میں بٹھلائی دیکھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سے آنسو جاری ہیں فرمائے جبرئیل خبر دئے کہ میری امت اسکو قتل کریگی اور قتل گاہ کی سرخ مٹی میرے تئیں دکھائے بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ فرمائے اس زمین کا نام کربلا ہے روایت کئے ہیں مسلم نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت آنے کے قبل میں شخص نکلینگے جھوٹے دغاباز ہر ایک دعوی کریگا کہ میں نبی ہوں اور اس حدیث کو بخاری بھی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے اور اس حدیث کا مصداق ظاہر ہوا چند شخص نبوت کا دعوی کئے اور انکو شوکت و قوت ہوئی اور اللہ تعالی انکو ہلاک کیا چنانچہ اسود عنسی یمن میں دعوی کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل مارا گیا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسیلمہ کذاب یمامہ میں نکلا اور مارا گیا اور طلیحہ بن خویلد بنی اسد میں نکلا پھر بعد توبہ کیا اور بنی تمیم میں ایک عورت سجاح نام نکلی پھر بعد توبہ کی اور ابن الزبیر کی خلافت میں مختار بن ابی عبید ثقفی نکلا اور عبد الملک بن مروان کی خلافت میں حارث کذاب نکلا اور بنی العباس کی خلافت میں بھی چند شخص نکلے اور سب کے آخر مسیح الدجال نکلیگا اور عیسی علیہ السلام آسمان سے اتر کر اسکو قتل کرینگے روایت کئے ہیں مسلم نے اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ انھوں نے حجاج بن یوسف کو کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں ثقیف میں دو شخص ہونگے ایک کذاب دوسرا مبیر یعنے لوگوں کو قتل کرنیوالا کذاب تو دیکھی سو مختار بن ابی عبید اور میں تجھی کو مبیر سمجھتی

روایت ہے بخاری نے ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن رضی اللہ عنہ کیطرف لیکر فرمائے میرا
یہ لڑکا سید ہی امید ہی کہ اللہ تعالی اسکے سبب مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں مصالحت کروادیگا سو ایسا
ہی ہوا کے مرتب بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے باعث سے مسلمانان میں صلح ہوا اور خلافت معاویہ کیلئے چھوڑ دئیے روایت
ہے بخاری اور مسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہے یک روز ہم عمر رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے تھے سو پوچھنے لگے کہ مقدمے میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمائے ہیں کسکو یاد ہی میں بولا مجھے یاد ہی کہے بیان کرو میں بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
فتنہ آدمی کا اسکے اہل اور مال اور اولاد اور ہمسائے میں ہی اسکا کفارہ نماز اور صدقہ ہی عمر کہے یہ نہیں پوچھتا ہوں تب
اس فتنے کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی سی موج ماریگا میں بولا یا امیر المومنین اس فتنے سے آپکو کچھ اندیشہ نہیں تمہارے اور اسکے
درمیان کا دروازہ بند ہی عمر پوچھے وہ دروازہ کھل جائیگا یا ٹوٹیگا میں بولا ٹوٹ جائیگا عمر کہے پس اس صورت
میں وہ کبھی بند ہوگا حذیفہ بولے ہاں بعد حذیفہ سے پوچھے دروازے سے مراد کون ہی کہے عمر پوچھے کیا اسکو عمر
رضی اللہ عنہ جانتے تھے تو کہے البتہ جیسا سانجھ کے دن کے پہلے رات آتا یقین ہی کیونکہ میں اسکو غلط حدیث بولا روایت کئے
ہیں بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو فرمائے یہ قفل
ہی فتنے پر جب تک وہ زندہ رہیگا فتنے کا دروازہ بند رہیگا روایت کئے ہیں بزار اور ابو نعیم نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہے یکروز امہات المومنین سب جمع تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمہارے میں کونسی ہوگی جو سرخ اونٹ
پر بیٹھکے نکلیگی اسکو دیکھکر حوأب کے کتے بھونکینگے اور اسکے گرد میں بہت لوگ مارے جائینگے مرتے مرتے بچیگی حاکم اور بیہقی
کی روایت میں آیا ہی کہ بی بی عائشہ یہ سنکر ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اے حمیرا دیکھ کہیں تو ہی نہ ہو بعد
علی مرتضی رضی اللہ عنہ طرف دیکھکر حضرت فرمائے ای علی اگر تم اس امر کے والی ہوگے تو عائشہ کے ساتھ نرمی کرو احمد اور ابو یعلی
اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم روایت کئے ہیں کہ جب عثمان شہید ہوئے بی بی عائشہ انکے قاتلوں کا بدلا لینے نکلے ہوئے عامر
کے گھروں پاس گئے تو کتے انکو بھونکنے لگے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھے اس پانی کا نام کیا ہی لوگ بولے حوأب عائشہ
اپنے ساتھ والوں کو کہے یہاں سے پھر جانا بہتر ہی زبیر رضی اللہ عنہ کہے اور تھوڑا آگے جانا کیونکہ تم آئے سو دیکھکر لوگ صلح کرینگے

بی بی عائشہ کہے پھر کر جانا بہتر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو آپکے کتے بھونکینگے سو وقت کیسا ہوگا
روایت کئے ہیں حاکم نے کہ جمل کے جنگ میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ کو کہے کیا تم کو یاد نہیں ایکروز میں اور تم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے سو تم کو فرمائے ای زبیر علی کو دوست رکھتے ہو تو تم کہے علی کی دوستی سے مجھے کیا مانع ہے
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایکروز ہوگا کہ تم ناحق علی پر نکلنگے اور اس سے جنگ کروگے پھر یہ سنکر زبیر یاد کئے
اور جنگ سے باز آئے روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری
امت کا ہلاک قریش کے چھوکروں کے ہاتھ پر ہوگا یہ سنکر مروان بولا انپر اللہ کی لعنت چھوکرے ہیں ابوہریرہ بولے
اگر تو چاہتا ہے تو میں ایک ایک کا نام لیکر بیان کرتا ہوں فلانے کی اولاد اور فلانی کی اولاد روایت کئے ہیں احمد
اور بزار نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں پناہ مانگو اللہ کی سات سال
کے شروع سے اور چھوکروں کی امارت سے بیہقی روایت کئے ہیں کہ ابوہریرہ دعا مانگا کرتے کہ یا اللہ سات سال کے
سرے پر مجھے مت رکھ دیکھئے سنہ ساٹھ ہجری شروع ہوئے تو بعد یزید خلیفہ ہوا اور اقسام کے فساد شروع ہوئے اور اللہ تعالے نے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا قبول کیا سو انکا وفات سنہ اٹھاون یا انسٹھ ہجری میں ہوا روایت کئے ہیں
بخاری اور مسلم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمار کو فرمائے تجھے
باغیوں کی جماعت قتل کریگی سو عمار رضی اللہ عنہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے صفین کے جنگ میں مخالفوں
کے ہاتھ سے شہید ہوئے روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے وفات کے ایام میں ایک شب عشا کی نماز پڑھکر فرمائے آجکی شب جو لوگ ہیں زمین پر انمیں سے سو برس کے سرے پر
کوئی باقی نرہیگا دیکھئے اسوقت کے لوگوں سے سو برس کے بعد کوئی روئے زمین پر نرہا حضرت غیب کے
چیزوں سے خبر دئے سو معجزہ روایت کئے ہیں بخاری نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے ہجرت کے
بعد یکبار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عمرے کے ارادے سے مکے کو گئے سعد میں اور امیہ بن خلف میں نہایت دوستی تھی سو
امیہ کے یہاں اترے اور کعبے کے طواف کا ارادہ کئے تو امیہ بولا تھوڑا انتظار کرو دوپہر کے وقت

لوگ غافل ہوگئے تو میرے ساتھ چلکر طواف کرو غرض سعد طواف کرتے تھے کہ ابوجہل آیا اور بولا تم محمد اور اسکے صحابہ کو
پناہ دیتے ہو اور طواف کعبے کا پھر چین سے کرتے ہو پس سعد کا اور ابوجہل کا قصہ ہوا اُمیہ نے سعد کو بولا ابوالحکم اس
بیابان کا سردار ہے اس سے مت لڑو سعد بولے اگر تم کعبے کے طواف سے ہم کو منع کرو گے ہم تمکو شام طرف تجارت سے
جانے سے منع کرینگے اُمیہ سعد کو روکنے لگا سعد اسکو بولے تو کیا کہتا ہے محمد فرماتے ہیں تجھے تم قتل کرینگے اُمیہ بولا
کیا مجھے قتل کرینگے کہا ہاں تجھے قتل کرینگے کر کر فرماتے ہیں اُمیہ بولا محمد جھوٹ نہیں کہتے پھر اُمیہ جا کر اپنی عورت سے بولا اسکی
عورت بھی بولی واللہ محمد جھوٹ نہیں کہتے القصہ جب کفار بدر کے جنگ کو جانے کا ہیہ کئے اُمیہ کی عورت بولی تو کیا
سعد کی سو بات بھول گیا امیہ نے جواب دیا میں جاتا نہیں ابوجہل آکر کہا ای امیہ تو اس بیابان کا سردار ہے نہ نکلیگا
تو لوگ کوئی نہ آئینگے ہمارے ساتھ ایک دو منزل آ پھر اسکو چھوڑنے لگیا اور جنگ میں مارا پڑا روایت ہے مسلم
اور ابوداؤد اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کا جنگ ہونیکے قبل ایک روز فرمائے
اللہ چاہے تو صباح فلانا کافر اس مقام پر اور فلانا اس مقام پر مریگا اور زمین پر ہاتھ رکھ رکھکر اشارہ کئے
واللہ جس کا جو مقام بتلائے تھے اُسی مقام پر گرے روایت ہے ابن اسحٰق اور بیہقی وغیرہ نے کہ بدر کے
جنگ میں عباس اسیر ہوئے سو چھوٹنے کے وقت انسے فدیہ مانگے عباس کہے میرے پاس کچھ نہیں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے جنگ کو نکلتے وقت تم مال گاڑ کر ام الفضل کو کہے اگر میں جنگ میں مارے جاؤں تو یہ مال اکبر بیٹوں کو
دیو پھر وہ مال کیا ہوا عباس کہے وہ مال گاڑا سو سوائے میرا اور ام الفضل کے کسی کو اطلاع نہیں میں گواہی دیتا ہوں تم
بیشک اللہ کے رسول ہیں یہ روایت کئے ہیں ابن سعد اور بیہقی نے کہ نوفل بن حارث بدر کے جنگ میں اسیر ہوئے چھوڑنے کے
واسطے اس سے فدیہ مانگے بولا میرے پاس کچھ مال نہیں حضرت فرمائے جدے میں مال تھا سو کیا ہوا اور وہ مال
وہاں تھا کسیکو اطلاع نہیں تھی پھر نوفل بولا میں گواہی دیتا ہوں تم بیشک اللہ کے رسول ہو اور وہی مال سے فدیہ دیا
روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ قباث بن اشیم کنانی بدر کے جنگ میں کافروں کے ساتھ تھا اسکے نظروں میں مسلمان
بہت کم دسنے تھے اور کافروں کے سو زیادہ بہت جب کافروں کو ہزیمت ہوئی اور کافراں چاروں طرف منتشر ہوئے

اور

اور قباث بھی بھاگا اور اسوقت اپنے دل میں بولا ایسا میں نے دیکھا کہ یوں نہیں بھاگتے مگر عورتان پھر خندق کا
جنگ ہوئی بعد قباث نے اسلام لانیکے ارادے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت اسکو دیکھکر فرمائے ای قباث بدر
کے بعد تو ہی کہا تھا ایسا میں نے دیکھا کہ یوں نہیں بھاگتے مگر عورتان قباث بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم بیشک خدا
کے رسول ہو یہ بات اس روز میرے دل میں گذری پر میں نے اسکو کسی سے نہ کہا تھا اگر تم نبی نہ ہوتے تو اللہ تعالی آپکو اسپر مطلع
نہ کرتا روایت کی ہے بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے کہ کافران بدر میں ہزیمت پاکے گھر کو گئے سو ایکروز صفوان
بن امیہ نے حجر میں بیٹھا تھا وہاں عمیر بن وہب جمحی بھی آکر بیٹھا صفوان بولا بدر میں جتنے لوگ مارے گئے بعد انکی زندگی میں
کچھ خوبی نہیں عمیر بولا میرے پر قرضداری ہے اور اسکو ادا کرنے کی طاقت نہیں اور عیال و اطفال کی پرورش کی فکر ورنہ ہی
نہیں تو میں جاکر محمد کو قتل کرتا اور میرا لڑکا انکے یہاں اسیری ہو سو اسکو چھڑانے کا بہانہ مجھے ہاں جانے کا ہے تب صفوان خوش
ہوکر بولا تیرا قرض میرے ذمے ہے اور تیرے عیال و اطفال میرے عیال و اطفال کے برابر ہیں انکو پرورش کرونگا تو
جا کر سب کا بدلا لے پھر صفوان نے اسکے لئے سفر کا اسباب مہیا کر دیا اور عمیر کی تلوار کو مانجکر اسکو زہر پلایا اور
تاکید کیا کہ یہ کیفیت کسی سے ظاہر نہ کرنا پھر عمیر روانہ ہوا اور مدینے میں پہنچا اور مسجد کے دروازے پر اپنا اونٹ باندھا
اور تلوار لیکر حضرت کا قصد کیا عمر رضی اللہ عنہ اسکو دیکھکر تلوار پکڑ لئے اور حضور میں حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے اسکو چھوڑ دو پھر اسکو پوچھے ای عمیر تو کس واسطے آیا بولا میرا لڑکا تمہارے یہاں قید ہے سو اسکو چھڑانے آیا ہوں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سچ بول کہ کس واسطے آیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حجر میں بیٹھکر تو اور صفوان نے کیا شرط
کیا تھا عمیر گھبرا کر بولا میں نے کیا شرط کیا حضرت فرمائے تو نے یہ بولا ہے کہ محمد کو قتل کیا ہوتا اور تیرے قرض کا اور عیال و اطفال کی پرورش کا ذمہ
صفوان لیا تھا ای عمیر تیرے اور تیرے اس ارادے کے درمیان اللہ تعالی حائل ہے عمیر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم بیشک رسول
خدا کے ہو یہ شرط جو ہوا سو میرا اور صفوان کے سوا کسی کو معلوم نہیں تھا اللہ تعالی آپکو اسپر مطلع کیا پھر عمیر ایمان
لایا اور مکے کو جاکر لوگوں کو اسلام کی دعوت کیا بہت لوگ انکی دعوت سے مسلمان ہوئے روایت ہے بن بخاری نے سلیمان
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں خزاب جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمائے اب سے ہم قریش پر جنگ کو جاوینگے وہ ہم پر نہ آوینگے سو ویسا ہی قریش جنگ کو نہ آئے روایت کی ہے بیہقی نے کہ
بنی قریظہ کے بندی وانون مین ریحانہ تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پسند کئے اور اسکو اسلام لانے پر رغبت
دئے وہ اسلام نہ لائی حضرت اسکو نکالدئے اور اُن اسلام نہ لانے سے حضرت کے دل کو بُرا لگا غرض حضرت صحابہ
مین تشریف رکھے تھے پیچھے سے نعلین کا آواز آیا حضرت فرمائے یہ آواز ابن شعبہ کے نعلین کا ہی ہمارا ایمان لانیکی
بشارت دینے آیا ہی سو اُن آکر وہی بشارت دیا روایت کئے ہین مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سفر جاکر آتے تھے سو مدینے کے قریب پہنچے کہ آندھی ایسی چلی کہ سوار گرد جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک منافق مرا ہو اسکے
واسطے یہ آندھی چلی جب مدینے کو پہنچے تو معلوم ہوا ایسی ہی ایک منافق بڑا مرا تھا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے کہ
بنی المصطلق کے جنگ سے پھر آنے وقت اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گم ہوا لوگ اسکی تلاش مین نکلے اسوقت ایک
منافق اپنی مجلس مین لوگون سے بولا محمد تمہے آسمان کی خبران دیا کرتے سو کیا اپنا اونٹ کہان ہی سو اللہ خبر نہ دیا پھر
لیکر حضرت کیا فرماتے سو سنئے آیا اللہ تعالی اسکے سخن پر حضرت کو مطلع کیا اسکو دیکھکر حضرت فرمائے اونٹ میرا
گم گیا سو ایک منافق خوش ہوا اور بولا کیا اونٹ کہان ہی سو اللہ تعالی مطلع نہین کرتا سو سنئے غیب کی بات
سو اللہ تعالی کے کسی کو معلوم نہین اب اللہ تعالی مجھے مطلع کیا کہ وہ اونٹ فلانے مقام مین ہی کی مہار درخت
مین اٹکی ہی لوگ وہان جاکر اسکو لائے اور وہ منافق حضرت پاس سے جلد اپنی مجلس مین آیا دیکھا سب لوگ بیٹھے مین سب کو
قسم دیکر پوچھا مین بولا سو بات کوئی یہان سے جاکر کسی سے بولا کہے واللہ ہنوز کوئی یہان سے گیا نہین منافق بولا مین نے یہان
بولا سو بات کی اطلاع محمد کو دئے اور مجھے انکے احوال مین اٹک شک تھا اب مین گواہی دیتا ہون کہ محمد بیشک اللہ کے رسول ہین روایت کئے
ہین ابن عساکر نے عبد اللہ بن زیاد سے کہ مریسیع جنگ مین جویریہ بنت حارث بند مین آئی حارث انکا باپ اپنی بیٹی کو چھڑانے
واسطے اونٹان لایا او وادی عقیق کو پہنچا سو دو اونٹ بہتر دیکھکر پہاڑ کے درّے مین چھپا دیا باقی اونٹ لاکر حضرت سے عرض کیا کی
محمد یہ اونٹ لیکر اپنی لڑکی کو دیو حضرت فرمائے دو اونٹ جو تو فلانے مقام مین چھپایا سو کہان ہین یہ حارث
بولا مین دونون اونٹ جو چھپایا تھا اللہ تعالی کے سوائے کسی کو معلوم نہ تھا مین گواہی دیتا ہون تم بیشک

گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط کسریٰ کو پہنچے بعد کسریٰ نے صنعا کے حاکم کو لکھا کہ تیری زمین طرف ایک شخص
نکلکر مجھے اپنے دین طرف بلاتا ہی اسکو تنبیہ کر نہیں تو میں تجھے سزا دونگا صنعا کا حاکم یہہ کیفیت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو لکھ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قاصدوں کو پندرہ روز رکھکر بعد فرمائے تمہارے صاحب
کو جاکر بولو میرا رب تمہارے رب کو آجکی شب قتل کیا پھر وہ لوگ گئے بعد معلوم ہوا کہ اسی شب کسریٰ
مارے گیا ابن سعد کے روایت میں آیا ہی کہ کسریٰ کا نائب جو صنعا میں تھا اسکا نام باذان ہور
اسی روایت میں آیا ہی کہ حضرت فرمائے آجکی شب کو سات گھنٹے گذرے بعد کسریٰ پر اسکے
فرزند شیرویہ کو مسلط کیا سو اسکو قتل کیا پھر باذان اسلام لایا روایت کئے ہیں ابو یعلیٰ اور بیہقی نے کہ ایکروز نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لوگوں سے سخن کہتے کرتے فرمائے ابتو تھوڑے عرصے میں اسطرف سے ایک جماعت آئیگی کہ وہ بہترین اہل
مشرق ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ اٹھکر اس جانب میں گئے دیکھے کہ عبد القیس کی وفد آتی ہی روایت کئے حاکم نے انس
رضی اللہ عنہ سے کہے عبد القیس کی وفد ہجر سے آئی سو حضرت پاس تھی حضرت اُنسے انکی بستی کا احوال بیان فرمانے لگے
اور کہے تمہارے ملک میں ایک قسم کا خرما ہی اسکا یہہ نام اور ایک قسم کا خرما ہی اسکا یہہ نام غرض انکے ملک میں
جتنے قسم خرمے کے تھے سب کے نام بیان کئے اُن قوم سے ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ ماں باپ میرے آپ پر فدا ہوئے
واللہ آپ ہجر میں پیدا ہوئے ہوتے تو بھی اس سے زیادہ نہ جانتے میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے
رسول ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم میرے پاس بیٹھتے ہی تمہاری زمین مجھے نمود ہوئی میں اول سے
آخر تک اسکو دیکھا اور خرمے کے اقسام میں تمہارے یہاں برنی بہتر ہی کہ کھانے کے بعد دفع ہوتا ہی اسمیں
کچھ مضرت نہیں روایت کئے ہیں بیہقی نے جریر بجلی رضی اللہ عنہ سے کہے پہلے بار میں مدینے کو آیا سو باہر بیٹھکر
دُہرا پہنا پھر مسجد میں داخل ہوتے ہی لوگ مجھے دیکھنے لگے میری بازو سے ایک شخص تھا اسکو پوچھا لوگ مجھے
دیکھتے ہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرا کچھ ذکر فرمائے اُنے بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا
ذکر خوب کئے خطبہ پڑھتے تھے کہ اسمیں وحی کے آثار ظاہر ہوئے بعد فرمایا ایک شخص اس دروازے سے آتا ہی یمن والوں میں

میں منبر بچھا اسکے منہ پر رست سے اسپر پھر بچھی روایت کیگئی ہیں بیہقی اور بخاری اپنی تاریخ میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا سو سنکر میں حاضر ہوا میرے آنیکے قبل تین روز کے حضرت اپنے نزدیک والوں کو فرمائے
کر فلانا آتا ہے روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس مسجد الخیف میں بیٹھے تھا
دو شخص ایک انصاری اور ایک ثقفی حضرت پاس آئے حضرت انکو فرمائے تم کسواسطے آئے سو میں کہوں یا تم کہتے ہو وہ
دونوں عرض کئے یا رسول اللہ آپ ہی فرمانا ہمکو یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثقفی کو فرمائے تم آئے ہو
اپنی شب کی نماز اور اپنا رکوع و سجود اور روزہ غسل جنابت سے پوچھنے اور انصاری کو فرمائے تم آئے ہو پوچھنے اپنا
نکلنا گھر سے حج کے ارادے اور اسکا کیا ثواب ہے اور عرفات میں کھڑے ہونا اور سر مونڈنا اور بیت اللہ کا
طواف کرنا اور جمروں پر کنکر مارنا یہ سنکر وہ دونوں شخص کہے قسم ہے اسکی جو آپکو برحق رسول کر بھیجا ہم یہی چیزونکا
سوال کہنے آئے تھے روایت کئے ہیں احمد اور بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کو یمن طرف روانہ کئے
سو وصیت کرتے اسکے ساتھ چلے وصیت تمام ہوئی بعد فرمائے ای معاذ شاید تم مجھے سال آئندہ نہ دیکھو میری قبر
اور مسجد پر گذر ہوگے یہ سنکر معاذ روئے اور حضرت کی وفات بعد یمن سے آئے روایت کئے ہیں بیہقی نے ام کلثوم سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ کو نکاح کئے بعد فرمائے میں مشک اور لباس نجاشی کو بھیجا تھا اسنے مرگیا
وہ ہدیہ لب پھر آئیگا سو ویسا ہی پھر کر آیا روایت کئے ہیں حاکم اور طبرانی نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے کہ ایکروز میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا کسی نے آکر پوچھا تم کون ہو حضرت فرمائے میں نبی ہوں پوچھا نبی کون فرمائے اللہ تعالی کے
طرف سے پیغام لانیوالا پوچھا قیامت کب آویگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی نہیں
جانتا پوچھا تمہاری تلوار مجھے دکھاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تلوار اسکے ہاتھ میں دئے اسنے تلوار کھینچ کر بھی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جو ارادہ کیا تھا نہ ہوسکیگا بعد فرمائے یہ شخص
آتے وقت ارادہ کیا تھا تلوار میرے ہاتھ کی لیکر مجھے قتل کرنیکا روایت کئے ہیں احمد و بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم
نے وابصہ اسدی رضی اللہ عنہ سے کہے میں بر اور اثم کا معنی پوچھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں آگے کہنے کے

اللہ تعالیٰ مجھکو بچا لیگا لوگون سے سو لوگون کو جو محافظت واسطے تھے کہدیئے تم جاؤ اب اللہ تعالیٰ لوگون سے مجھ
مجھے نگاہ رکھے روایت کیا مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار ابوجہل بولا محمد تمہارے روبرو اگر
اپنا منہہ مٹی پر رکھتا ہی لات و عزیٰ کی قسم ایسا کرتے دیکھونگا تو اسکی گردن کھوندلون غرض نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت کھوندنا کو چلا پھر بچاتا ہاتھون سے اپنے نہیں بچاتا ہو پوچھا یارون لوگونے تو یہہ
یہہ کہا ہی بولا میرے اور محمد کے درمیان آتش کی خندق ہی اور بھوتے دیکھتے مین بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر وہ
میرے نزدیک ہوتا تو فرشتے اسکی ایک ایک بوٹی جدا کرتے روایت کیا ہی ابن اسحق اور بیہقی نے کہ ایک شخص
کے مین آکر اپنے اونٹان ابوجہل پاس بیچا ابوجہل اسکو قیمت دیکر ستانے لگا وہ بیچارہ ایک مجلس مین کہ جہان
قریش جمع تھے آکر بولا ابوالحکم میرا حق نہیں دیتا اور مین غریب مسافر ہون ایسے پاس سے کون حق دلوایگا قریش نے اشارہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف کرکے کہا جا وہ تیرا حق دلوادیگے پھر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر التجا کیا حضرت اسکے ساتھ جاکر ابوجہل کے دروازہ
پر مارے پوچھا کون ہی کہے محمد ہون ابوجہل باہر نکلا اور رنگ اسکا متغیر ہوا حضرت فرمائے اسکا حق دے بولا بہتر سو گھر مین جاکر
اسکا حق لا دیا لوگ کہے ای ابا الحکم تجہسے بہت تعجب کیا تو نے ڈرکر حق دیا بولا مین کیا کرون اور آواز پر مارے نبی میرے دل
مین اسکا رعب ہوا اور باہر نکلکر دیکھا تو انکے پاس ایک اونٹ بڑا سر ہو رہتے دانتون کا کھڑا ہی ایسا اونٹ
مین کبھی دیکھا نتھا اگر مین اسکا حق نہ دیتا تو وہ مجھے کھاجاتا روایت کیا ہی بیہقی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے کہ ابوجہل اور ولید بن مغیرہ وغیرہ چند شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنیکی تجویز کئے ایکدن نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے [illegible] سو جگہ آیا دیکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نظر نہیں آئے جاکر دوسرون کو خبر دیا کہ سب جمع ہوکر آئے اور حضرت جس جگہہ نماز پڑھتے تھے وہان آئے تو
آواز دوسری جانب سے آنے لگا پھر وہان گئے تو دوسری جہت سے آیا آخر ناچار ہوا چلے گئے روایت کیا ابونعیم
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام مین پکار کر قرآن پڑھا کرتے قریش کو اس سے ایذا
ایک دن چاہے حضرت کو پکڑنا سو نہ انکے ہاتھ گئے اور آنکھان اندھے ہوئے پھر حضرت پاس آکر خدا کی

اور رحم کی سوگند دینے لگے حضرت دعا کئے سب درست ہو گئے روایت کی ہے واقدی اور ابو نعیم نے نضر بن حارث نے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتا اور متعرض ہوا کرتا ایک روز دوپہر کا وقت تھا حضرت قضاء حاجت
واسطے تشریف لے گئے عادت شریف تھی قضاء حاجت کے واسطے دور جاتے ثنیۃ الحجون پاس پہنچے کہ نضر بن حارث نے حضرت کو
دیکھا دل میں بولا اب ہی فرصت کا وقت نہ ملیگا کسی سے محمد کو آج مارنا الغرض ارادہ سے حضرت کے نزدیک ہوا پھر
یکایک ڈر کر بھاگا راہ میں اسکو ابو جہل ملکر پوچھا کہاں گیا تھا بولا میں محمد کو دھوکے سے مارنے گیا اسکے ساتھ دیکھا تو
بڑا کالا منہ کھولکر میرے پر حملہ کرنے لگے میں ڈر کر بھاگا ابو جہل بولا محمد کا یہ سحر ہی روایت کئے ہیں واقدی و بیہقی کہ جنگ
جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ میں تھے چاروں طرف سے تیر آن لگتے تھے اور اللہ تعالیٰ اسکو پھیر دیتا تھا اور
عبد اللہ بن شہاب پکارا نکلا محمد کہاں ہے مجھے بتاؤ اگر وہ بچے تو میں نہیں بچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بازو سے
کھڑے تھے پر وہ ملعون حضرت کو نہ دیکھا صفوان اسکو ملامت کرنے لگا کہ محمد تیرے بازو سے تھے کیوں نہیں مارا تو بولا
واللہ میں انکو نہیں دیکھا میں خدا کی قسم کھا کر بولتا ہوں محمد ہم سے محفوظ ہیں ہم چار شخص قسم کھا کر انکو مارنے نکلے پر کوئی ان
تک نہ پہنچ سکا وحی کے وقت علامات ظاہر ہوتے تھے سو معجزہ ۔ روایت کئے ہیں ابن ابی الدنیا نے ابی جعفر سے
کہ جبرئیل نے باتاں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے سو آواز ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آتی پر انکو نہ دیکھتے
روایت کئے ہیں احمد اور ترمذی وغیرہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی تو
چہرہ شریف پاس شہد کی مکھی کی آواز کی سی آتی روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ
میں دیکھی ہوں نہایت سردی کے ایام میں جب وحی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتی تھی پیشانی شریف سے عرق جاری ہوتا
روایت کئے ہیں ابن سعد ابی اروی دوسی رضی اللہ عنہ سے کہ میں دیکھا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار
رہتے اور وحی اترتی تو اونٹ کے منہ سے کف نکلنے لگتا اور پیر خم جاتے ایسا معلوم ہوتا کہ اب پاؤں ٹوٹ جاوینگے
اکثر اوقات اونٹنی بیٹھ جاتی روایت کئے ہیں امام احمد اور بخاری اور طبرانی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ میں
آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لکھنے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم لکھاتے تھے ابن ام مکتوم اندھے تھے سو آکر عرض کئے یا رسول اللہ مجھے طاقت ہوتی تو البتہ جہاد کرتا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر وحی اتری سو وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی سو ایسی بھاری ہوئی کہ مجھے میری ران ٹوٹ جانے
کا اندیشہ ہوا پھر جاتا رہا اور غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ نازل ہوا **متفرق معجزوں کا بیان** روایت
کئے ہیں بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ سے احادیث بہت سنتا ہوں پھر بھول جاتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی چادر بچھاؤ سو میں چادر
بچھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے کچھ ڈال سا دئے اور فرمائے اسکو اپنے سے لگا سو میں اسکو اپنے سے لگا لیا
پھر بعد میں کوئی حدیث نہیں بھولا روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی اور طبرانی نے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما
سے کہ حکم بن عاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا اور حضرت پر ناک کے تئیں چڑھاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تو ویسا ہی ہو سو اسکا منہ ٹیڑھا ہوا اور مرتے تک وہیں تھا روایت کئے ہیں حاکم نے کہ عبداللہ بن عامر بن
کریز کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت نے اسپر لعاب شریف ڈالے اور دعا
پڑھے وہ لڑکا لعاب شریف چاٹنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ یہ سیراب کرنے والا ہوگا سو عبداللہ
جہاں کہیں زمین کھودتے تو وہاں سے پانی نکلتا روایت کئے ہیں ابن عساکر نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمائے اس انگوٹھی پر محمد بن عبداللہ کا نقش کندہ
کروا وہ انگوٹھی دیکے کی تھی مہر کنندے کے پاس گئے اس نے نقش محمد رسول اللہ کا کھود کر لا دیا علی مرتضی
فرماتے ہیں مجھے یہ کھودنے کا حکم کیا تھا مہر کنندہ بولا میں وہی نقش کھودتا تھا لیکن اللہ تعالی میرا ہاتھ پھیر دیا
اور مجھے یہ اطلاع ہوئی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کر کر فرمائے میں رسول اللہ ہوں روایت
کئے ہیں بخاری اپنی تاریخ میں اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن مردویہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ مسجد شریف میں آیا وہاں چند شخص ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انکے ہاتوں
میں جو دیکھتا ہوں سو تم دیکھتے ہو تو میں عرض کیا آپ کیا دیکھتے ہیں فرمائے انکے ہاتوں میں نور ہے میں عرض

کہا یا رسول اللہ آپ دعا مانگو تو وہ تو مجھے بھی ہے سو دعا کئے اور وہ تو مجھے ڈسنے لگا روایت کئے ہیں
امام احمد اور نسائی اور حاکم نے عبداللہ بن مغفل سے کہ حدیبیہ میں صلح نامہ لکھتے تھے کہ تیس جوان ہتھیار باندھے
ہوئے دغا کے ارادہ سے دوڑ پڑے انکو دیکھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے اللہ تعالیٰ انکی آنکھ لیا
ہم انکو پکڑ لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھے تم کو کون امان دیا ہی یا کسی کے امان میں آئے
ہیں کہے کوئی نہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو چھوڑ دئے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی هُوَ
الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الآیہ یعنی وہی ہی جسنے روک رکھا ان کے ہاتھ تم سے روایت کئے ہیں بیہقی و
ابو نعیم نے کہ بدر کی جنگ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی بھر بالو لیکر پھینکے کافروں کی طرف کوئی باقی نہ رہا
مگر اسکی آنکھ میں بالو پڑی سب کی آنکھیں دکھنے لگیں اور کدھر جانا نہ سوجھا روایت کئے ہیں بیہقی نے حذیفہ بن الیمان
رضی اللہ عنہ سے کہ احزاب کی جنگ میں ایک رات سردی بہت تھی اور ٹھنڈ نہایت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے کون جاکر کافروں کی خبر لاسکتا تو وہ قیامت میں میرے ہمراہ رہیگا کوئی جواب نہ دیا دوسری بار بھی فرمائے
کوئی جواب نہ دیا بعد حضرت نے حذیفہ کا نام لیکر پکارے حذیفہ جواب دئے حضرت فرمائے کیا واسطے اول ہی
جواب نہ دئے عرض کئے یا رسول اللہ ٹھنڈ کے لئے جواب نہ دیا فرمائے تم جاکر کافروں کی خبر لاؤ اور وہاں
جاکر آنے تک تمکو ٹھنڈ نہ ہوگی پھر حذیفہ جاکر خبر لائے تو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا حمام میں ہیں پھر آنے کے بعد
ٹھنڈ ہونے لگی بعضے روایتوں میں آیا ہی حذیفہ جاتے وقت عرض کئے یا رسول اللہ مجھے مر جانے کا اندیشہ نہیں
مگر اسیر ہونیکا اندیشہ ہی حضرت فرمائے تو اسیر نہ ہوگا روایت کئے ہیں ابو نعیم نے عمرو بن عبد نعیم سے کہ حدیبیہ
کی صلح میں ہم ثَنِيَّةُ الْحَنْظَلِ پاس پہنچے وہاں کی راہ نہایت تنگ تھی گویا نعل کی دوال کیسا گذرنا مجھے وہاں سے
دشوار معلوم ہوتا تھا پھر وہ راہ ایسی کشادہ ہوئی کہ لوگ سب کے سب عفان باندھ کر گذرے اور اللہ تعالیٰ اُس شب
کو ایسا روشن کیا گویا چاندنی رات ہی جب صبح ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آج کی رات جتنے گذرے
سب کے گناہ اللہ تعالیٰ بخشا مگر سرخ اونٹ کے سوار کو پھر وہ کون ہی سو ڈھونڈھنے گئے

معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص بنی ضمرہ کا ہی سیف البحر میں رہنے والوں سے لوگ اسکو کہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس چل تیرے لئے مغفرت مانگینگے بولا میرا اونٹ گم گیا سو ملنا میرے پاس اہم ہی مغفرت
مانگنے سے غرض وہ اونٹ ڈھونڈنے گیا اور پہاڑ پر سے پھسل کر گر مرا اور جانور اسکو کھائے روایت
کئے ہیں احمد اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہے میرے تئیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفینہ یعنے کشتی کر کر نام رکھے اسکا سبب یہہ ہی کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے
ساتھ نکلے سامان کان پر بوجھا ہوا سو حضرت مجھے فرمائے تیری چادر بچھا میں چادر بچھایا سامان تمام
لوگوں کا اس میں ڈالکر میرے سر پر دھرے اور فرمائے تو سفینہ ہی اسکو اٹھا سو اسی روز سے میں اگر سات
اونٹ کا بوجھا اٹھاؤں تو مجھے گراں نہیں دستا روایت کئے ہیں ابن ابی شیبہ نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار شخص کو چار جہت بھیجے ایک کو کسری طرف اور ایک کو قیصر طرف اور ایک کو
مقوقس طرف اور عمرو بن امیہ کو نجاشی طرف یہہ لوگ سو کر ہشیار ہوئے تو جو شخص جسطرف جانے مقرر
ہوا تھا سو اس ملک کی بولی اسنے بولنے لگا روایت کئے ہیں بیہقی اور ابن عساکر نے معیقیب یمامی سے کہے
حجۃ الوداع میں حج سے فراغت پاکر میں ایک گھر میں گیا وہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھے
تھے اور یمامی کے لوگوں سے ایک شخص کو کہ اسی روز پیدا ہوا تھا سو حضور میں لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اس لڑکے سے پوچھے ای لڑکے میں کون ہوں بولا آپ اللہ کے رسول ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بارک اللہ
تو تجھ بولا بعد وہ لڑکا بات نہ کیا یہاں تک کہ جوان ہوا اس لڑکے کو ہم مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے

باب چوتھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب اور حقوق وغیرہ میں جو امت پر لازم ہیں

اس باب میں چار فصل ہیں فصل پہلا آداب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا اور آداب
کی رعایت کرنا امت پر فرض ہی جو شخص آداب میں قصور کرے اور اس جناب شریف میں کلمہ بے ادبی کا کہے تو
کافر ہوتا ہی ازجملہ آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ ہی کہ حضرت کے حضور میں سخن پکار کر یا گرگر

نہ کرنا اللہ تعالی فرماتا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ
إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ
قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ اى ایمان والو نچی کرو اپنی آوازین نبی کے
آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو کھلکر جیسے کھلتے ہو ایک دوسرے پر کہین اکارت نہو جاوین تمھارے کیے
اور تم کو خبر نہو مقرر جو لوگ دبی آواز بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہی ہین جنکے دل جانچے ہین اللہ نے ادب
کے واسطے انکو معافی ہی اور نیک بدلہ دیکھئے اللہ تعالی کس تاکید سے فرماتا ہی پھر اگر کوئی انکے روبرو بلکہ پس پشت بھی
سے اس ادب کا خلاف کرے تو کافر ہوگا اور یہ آیت نازل ہوئی بعد صحابہ رضی اللہ عنہم بات بہت دیر کر
کرتے تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سخن اتنا آہستہ کرتے تھے گویا خلوت کرتے ہین اور عمر رضی اللہ عنہ اس قدر
آہستہ کہتے تھے بدون دہرائے کے معلوم نہین ہوتا تھا اور ثابت بن قیس انصاری ہمیشہ بات پکار کر کیا کرتے
تھے سو یہ آیت نازل ہوئی بعد اپنا عمل اکارت گیا کر گھر مین بیٹھ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انھون نہین آنے کا سبب دریافت فرمائے تو معلوم ہوا اس آیت کے نازل ہونے سے وہ گھبرائے ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکو بلوا کر فرمائے تمھارا عمل اکارت نہوا اور تم بہشت مین جاؤگے سو ثابت یمامہ کے
جنگ مین شہید ہوئے اور یہ ادب جیسا حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے تھے ویسا ہی اب
بھی قبر شریف پاس اور مسجد نبوی مین اور احادیث پڑھتے وقت بات پکار کر نہ کرنا حرمت اور عزت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی حالت زندگی مین تھی وفات کے بعد بھی ویسی ہی باقی ہی از انجملہ کسی بات مین
امر یا نہی یا اجازت یا تصرف حضرت کے روبرو سبقت کرنا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امر فرماوین یا نہی
کرے یا اذن دیوے اللہ سبحانہ فرماتا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ
اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ای ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اسکے

رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ سنتا ہی اور جانتا یہ حکم جیسا حیات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے تھا بعد وفات کے بھی وہ حکم قیامت تلک باقی ہی منسوخ نہین ہوا احکام و سنن جو اس جناب سے ہی
اس پر جھکر اپنی عقل سے نہ کہنا یہان سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی حکم خلاف عقل ہی گرکر ظاہر مین معلوم ہو تو
اس پر اشکال نہ کرنا اور قیاس سے حضرت کے قول پر اعتراض نہ کرنا اور عقل کے مطابق اسکو کرنے کی
تاویل کرنا ازانجملہ حضرت محل سرا مین تشریف رکھے تو باہر سے نہ پکارنا آنے تک صبر کرنا اللہ تعالی
فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ
وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جو لوگ
پکارتے ہین تجھکو حجرے کے باہر سے وے اکثر عقل نہین رکھتے اور اگر صبر کرتے جب تک تو نکلتا انکی طرف تو
انکو بہتر تھا اور اللہ بخشتا ہی مہربان ازانجملہ حضرت کا نام شریف لیکر جیسا آپس مین پکارتے ہین پکارنا
بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ ادب کے ساتھ کہنا اللہ تعالی فرماتا ہی لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ
بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا مت ٹھہراؤ رسول کو پکارنا اپنے اندر اسکے برابر جو پکارتے ہین
تم مین ایک کو ایک ازانجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو پکارے تو جواب دینا فرض ہی اگرچہ نماز مین
رہین اور حضرت کو جواب دینے سے نماز باطل نہین ہوتی اللہ تعالی فرماتا ہی يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ای ایمان والو مانو حکم اللہ کا اور رسول کا
جسوقت بلاوے تم کو ایک کام پر جس مین تمھاری زندگی ہی ازانجملہ کسی مہم کام پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ہو تو بدون اجازت لیے کے حضرت سے نہ جانا اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا
حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ یعنے ایمان والے وے ہین جو یقین لائے ہین اللہ پر اور اسکے رسول پر اور جب ہوتے ہین

اسکے ساتھ کسی جمع ہونیکے کام مین تو چلے نہین جاتے جبتک اس سے نہ لین مقرر جو لوگ تجھسے پروانگی لے لیتے ہین وہی ہین جو مانتے ہین اللہ کو اور اسکے رسول کو آزانجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راعنا نہ کہنا انظرنا بولنا اللہ تعالی فرماتا ہی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ای ایمان والو تم نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا اور سنتے رہو اور کافرون کو دُکھ کی مار ہی قصہ اسکا یہہ ہی کہ صحابہ مجلس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے اور حضرت کا سخن سنتے جہان کہین انکو مطلب معلوم نہ ہوتا کہتے یا رسول اللہ راعنا یعنے ہماری طرف متوجہ ہو اور مطلب سمجھاؤ یہود اس لفظ کو سنکر حضرت کو کسی بات پر راعنا زبان دبا کر کہتے اور وہ لفظ عبرانی زبان مین گالی تھی سو اللہ تعالی مسلمانون کو ادب سکھایا کہ راعنا مت کہو اگر کہنا ہو تو انظرنا کہو کہ اسکا معنی بھی وہی ہی ازانجملہ حضرت کے گھر مین بدون بلوائے کے کھانے نہ جاوین اور کھانے بعد باتان کرنے نہ بیٹھین اللہ تعالی فرماتا ہی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ یعنی ای ایمان والو مت جاؤ گھرون مین نبی کے مگر جو تم کو حکم ہو کھانیکے واسطے نہ راہ دیکھنے اسکے پکنے کی لیکن جب بلاؤ تب جاؤ لو نہ آپس مین جی لگاکر باتون مین تمھاری اس حرکت سے تکلیف تھی پیغمبر کو پھر شرم کرتا تھا تم سے اور اللہ شرم نہین کرتا ٹھیک بات ماننے مین اس آیت کا شان نزول یہہ ہی چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانیکا وقت تاککر حضرت کے محل مین آبیٹھے اسوقت پردہ ان چھپنے کا حکم نہ تھا اور کھانا تیار ہونیکا انتظار کرتے سو اللہ صاحب نے مسلمانونکو ادب سکھایا اور کھانیکا وقت تاککر جو جایا کرتے ہین جانا مگر تم کو بلائے تو جاؤ اور کھانا پکنے تک انتظار کرتے نہ رہو تمھاری کی طرح بین آیا ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی زینب کا ولیمہ کرتے سو لوگون کو دعوت کئے لوگ آکر کھانے لگے تمام لوگ کھاکر چلے گئے مگر تین

یہ شخص بازار میں گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا کر تشریف لائے تو جو وہیں بیٹھے تھے حضرت کی مزاج مبارک
شرم و لحاظ بہت تھا انکو کچھ نہ فرما کر پھر گئے پھر وہ بہتوں شخص چلے گئے حضرت کو معلوم ہوا تو تشریف لائے منورہ بغیر
میں پاؤں نہیں کھینچے تھے کہ یہہ اور اسکے بعد کی آیت عورتوں کو چھپانیکے حکم میں اتری ازانجملہ حدیث کی روایت تعظیم سے کرنا
عبدالرحمن بن مہدی جو بڑے عالم محدث تھے حدیث روایت کرتے وقت لوگوں کو تاکید کرتے تھے کہ خموش
رہو اور کہتے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات سنتے وقت آواز بلند کرنا روا نتھا ویسا ہی حضرت کی
حدیث کہتے وقت پکار کر بات کرنا روا نہیں اور ایکبار سعید بن المسیب لیٹے تھے کوئی آکر ان سے
حدیث پوچھا انھوں نے بیٹھکر جواب دیئے اسنے بولا تم کاہی کو اٹھے کہ تم کو مشقت ہوئی تو بولے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث کو لیٹکر بولنا میں مکروہ جانتا ہوں اور محمد بن سیرین ہنستے رہتے اسوقت ذکر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آجاوے تو نہایت خشوع اور فروتنی کرتے اور سلف کے علما سے منقول ہی کہ بے وضو
حدیث کو روایت کرنا مکروہ ہی اور ابو مصعب کہتے ہیں امام مالک حدیث کی روایت کرنا چاہتے تو کپڑے پاک
پہنتے اور باوضو رہتے کوئی مالک سے اسکا سبب پوچھا تو کہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخن ہی
اسکو آسان سمجھنا اور مطرف سے روایت ہی کہ امام مالک کے یہاں لوگ آتے تو باندی کو بھیجکر دریافت
کرواتے کہ تم مسئلہ پوچھنے آئے ہو یا حدیث سننے اگر مسئلہ پوچھنے آئے رہے تو جلد نکلکر آتے اور ان کے
مسئلے کا جواب دیتے اگر کہتے ہم حدیث سننے آئے ہیں تو غسل کرتے خوشبوئی لگاتے پاک کپڑے پہنتے
سبز دستار باندھتے طیلسان سبز یا سیاہ اوڑکر نکلتے اور تخت تھا اس پر بیٹھتے اور بہت خشوع خضوع سے
حدیث بولتے اور فراغت پانے تک بخور جلایا کرتے اور عبداللہ بن المبارک سے روایت ہی کہ ایک روز
امام مالک حدیث روایت کرتے تھے بچھو انکو سولہہ بار کاٹا چہرہ متغیر ہوا اور رنگ زرد پڑا پر حدیث کو
قطع نکئے میں بولا آج آپ کی حالت دیکھکر میں بہت تعجب کیا تو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم
اجلال واسطے میں نے صبر کیا اور امام مالک حدیث کی روایت چلتے وقت یا کھڑے ہوکر کرنا مکروہ جانتے تھے

ایکبار ہشام بن عمار نے مالک سے ایک حدیث کھڑے کھڑے پوچھے مالک انکو بیس دُرّے مارے پھر مہربان ہوکر
انکو بیس حدیثیں بتلائیں ہشام کہے کہ دُرّون سے زیادہ مارتے تو بہتر تھا تا میں اس سے زیادہ حدیثیں سنتا فصل دوسرا
حضرت کے حقوق میں حقوق اس حضرت کے امت پر بہت ہیں ازانجملہ یہہ ہی کہ حضرت پر ایمان لانا اور نبوت کا
اقرار کرنا کہ یہہ ایمان کا جزو ہی بدون اسکے ایمان صحیح نہیں جب ایمان لانا فرض ہوا تو حضرت کی اطاعت اور
پیروی کرنا بھی فرض ہوا اللہ تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنے ای ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا شاید تم پر رحم ہو اور اطاعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اطاعت اللہ تعالی کی قرآن میں فرماتا ہی وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے جس نے حکم مانا رسول کا اُسنے حکم مانا اللہ کا غرض اس بیان میں بہت سی آیتان
آئی ہیں انکا ذکر کرنا طول ہی فصل تیسرا حضرت سے محبت رکھنے کے بیان میں محبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض ہی صحیح حدیث میں آیا ہی ایمان نہ لائیگا کوئی جب تک نہ رہوں میں اسکے پاس دوست زیادہ
اسکے باپ اور بچے سے روایت کئے بخاری وغیرہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے میں حضور
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے پاس سب سے زیادہ دوست ہیں مگر
میرے جی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایمان نہ لائیگا کوئی جب تک میں اسکے پاس زیادہ دوست و
محبوب رہوں اسکے جی سے تب عمر رضی اللہ عنہ کہے قسم ہی اُس خدا کی جو آپ پر کتاب نازل کیا اب آپ
میرے پاس زیادہ محبوب ہیں میرے جی سے حضرت فرمائے الآن یا عمر یعنے اب تو پہچانا حقیقت حال
کو معلوم کریں کہ انسان اپنے جی کو محبت رکھنا جبلی ہی سو اسلئے عمر رضی اللہ عنہ فرمائے مگر میرا جی جب انکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائے میری محبت چاہئے کہ اپنے جی سے بھی زیادہ ہووے تو انکی
جبلی تغیر پائی اور محبت حضرت کی انکے پاس اپنے جی سے زیادہ ہوئی اور بعضے روایتوں میں آیا ہی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہہ ارشاد فرماتے وقت اپنا دست مبارک عمر کے سینے پر مارے اس مار کی برکت

سے انکے دل مین محبت بڑھگئی معلوم کرین کہ محبت کا نتیجہ یہہ ہی کہ محب کو محبوب کے ساتھہ روحانی اتصال ہو
اگرچہ جسم کے دیکھنے جدائی رہے پھر جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی رکھیگا تو حضرت کے
ساتھہ ہوگا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکشخص حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے آکر عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماے تو قیامت کے لئے کیا تیاری کیا ہی
اُسنے بولا مین کچھہ بہت سی نمازان اور روزہ اور صدقہ مہیا کیا نہین مگر مین اللہ کو اور اسکے رسول کو
دوست رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جسکو دوست رکھتا ہی اسکے ساتھہ ہورہیگا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بہت علامتان ہین منجملہ حضرت کی اقتدا کرنا ہی یہہ محبت کی بڑی علامت ہی
جسنے حضرت کی اقتدا کریگا اور حضرت کی سنت پر قایم رہیگا اور حضرت کے طریقے پر چلیگا اور ہدی اور سیرت
پر مضبوط ہوگا اور شریعت کے حدود پر توقف کریگا اور ملت کے احکام سے قدم باہر نہ ڈالیگا تو اس شخص کی
محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کامل ہی اور جس قدر اُن چیزون مین نقصان آویگا تو اُسقدر
محبت کم رہیگی اللہ تعالی فرماتا ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنے
ای محمد کہہ اگر ہوگے تم دوست رکھنے والے اللہ کے تو پیروی کرو میری دوست رکھیگا تم کو اللہ دیکھئے
اللہ تعالی اپنی محبت کی دلیل و علامت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کو اور اللہ تعالی
کی محبت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دونون ایک ہی ہین اور ایک دوسری کو لازم پڑی ہی
منجملہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بہت کرنا علامت محبت کی ہی کیونکہ جس نے کسی چیز کو دوست
رکھتا ہی تو اسکا یاد بہت کرتا ہی بعضے محبت کا معنی یہی لکھتے ہین کہ محبوب کا یاد بہت کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ذکر کرنیکی سعادت علم حدیث کی خدمت اور سیر کے کتب کو
مطالعہ کرنیوالون کو حاصل ہی اور علم حدیث والون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک
نسبت خاص و مخصوص ایک آشنائی ہی کہ دوسرون کو نہین اسلئے کہ احوال و صفات شریف حضرت کے

ہمیشہ انکے ذکر زبان اور ورد جان ہیں اور احوال متبرکہ کی دریافت اور صفاتِ مقدسہ کی شناخت انکو
خوب حاصل ہیں اور جمالِ باکمال کی مثال گویا انکے آنکھوں کے روبرو کھڑی ہیں جب وے لوگ نام شریف لیتے ہیں تو
انکے باطن میں ایک لذت حاصل ہوتی ہے اور اس جناب کی عظمت انکے دلوں میں مشاہدہ ہوتی ہے الحاصل
صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایکطور کی مشارکت ہے اگرچہ ظاہر کی صحبت سے محروم رہیں منہا جب ذکر
شریف آوے تو تعظیم توقیر کرنا اور خشوع و خضوع ظاہر کرنا محبت کی علامت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم پاس
جب ذکر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو روتے اور خشوع خضوع انسے ظاہر ہوتا اور حضرت
کی ہیبت و تعظیم سے انکے بدن پر بال کھڑے ہوتے تابعین سے اور انکے بعد کے علما سے بھی ایسا ہی ہوتا
آیا ہے ابو ابراہیم تجیبی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آوے تو مومن پر واجب ہے خشوع خضوع کرنا
اور حرکات سے باز رہنا اور حضور مقدس میں ہوتے تو جیسا ادب اور ہیبت اور اجلال کرتے ویسا ہی ادب
اور اجلال کرنا اور ابو ایوب سختیانی پاس جب ذکر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو اتنا روتے
کہ لوگ انپر رحم کھاتے اور جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی مزاج میں ہنسی بہت تھی پھر جب ذکر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا آتا تو رنگ انکا زرد ہوتا اور عبد الرحمن بن قاسم کے پاس جب ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا آتا تو انکا رنگ بدل جاتا اور بیت خم ہوتی لوگ انسے پوچھتے تمہاری یہ حالت کسواسطے ہوتی ہے تو کہتے
میں دیکھا ہوں سو تم دیکھے تو انکار نہ کرے پوچھے وہ کیا تو کہے میں محمد بن المنکدر کو دیکھا ہوں وہ
قاریوں کے پیشوا تھے انسے ہم جب احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھتے تو انکو رونا آتا اور جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انکے پاس آتا تو سبب سے انکے منہ پر خون کی ایک جھلک رہتی اور زبان
خشک ہوتی اس قسم کے بہت سے احوال تابعین اور انکے بعد کے علما سے منقول ہیں منہا حضرت کی لقا کا
شوق کرنا بھی محبت کی علامتوں سے ہے کیونکہ محب کو سوائے اپنے حبیب کے دیکھنے کے چین نہیں منہا خالد
بن معدان رضی اللہ عنہ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنا شوق بیان کرتے

اور انصار و مہاجرین تھے ان میں سے ہر ایک کا نام لیکر یاد کرتے اور کہتے میرا دل انکی یاد میں ہے اور شوق بہت ہوا یا رب تو جلد
مجھے انکی طرف بھیج اور ہنوز انکی بھی بیقراری الکو تھی اور بلال رضی اللہ عنہ کو موت کا وقت پہنچا انکی بی بی
واحزناہ کرکر رونے لگی بلال کہتے واطرباہ صباح ملینگے ہم دوستوں سے محمد اور انکے اصحاب منہا اہل
بیت کی محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل کو اور قرابت والونکو
اور عترت کو اور ازواج مطہرات کو دوست رکھنا فرض ہے انکی محبت میں احادیث بہت وارد ہیں حضرت
نے فرمایا ہیں حقیقت میں مجھے خدا تعالیٰ کے پاس سے بلاوا آوے گا تو میں جاؤنگا اور میں تمھارے پاس دو بھاری چیزیں چھوڑتا
ہوں ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب وہ حق کی رسی دراز آسمان سے زمین تک یعنی ہدایت کا وسیلہ وہ نور ہے آسمان سے زمین
تک پہنچا اور دوسری میری عترت میرے اہل بیت اور اللہ لطیف خبیر نے مجھے خبر دیا کہ وہ دونوں حوض پر جدا
ہونگے سو دیکھو تم میرے بعد انکی ساتھ کیا سلوک کروگے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو تم محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی محافظت کرو اور ایذا مت دو اور اہل بیت وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ
لینا حرام ہے انکے نام ونکی تفصیل بڑی کتابوں میں ہے اس مختصر میں بیان تفصیل ازواج مطہرات کی اور فضل کی اولاد
کی مختصر لکھتا ہوں تیسری میں پہلا ازواج مطہرات کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلنَّبِیُّ
اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ یعنی نبی نزدیک تر ہے ایمان والوں
کو زیادہ انکی جان سے اور اسکی عورتیں انکی مائیں ہیں اور یہ حکم انکا حرمت میں ہے انکے نکاح کرنے اور انکی تعظیم
و توقیر کرنے میں ہے انکو دیکھنا اور خلوت کرنا اس باب میں یہ حکم نہیں حضرت کی بیبیان میں اختلاف نہیں ہم
ازواج مشہور میں سے انکا ذکر کرتے ہیں خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ
بن کعب بن لوی انکا نسب ملتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کے ساتھ قصی پر نانا
انکا نکاح ابی ہالہ بن نباش تمیمی کے تھے بعد انکے عتیق بن عابد مخزومی نے نکاح کیا اسکے
بعد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از نبوت کے نکاح کیا اس وقت خدیجہ کی عمر چالیس برس کی تھی اور نبی

اللہ علیہ وسلم کو پچیسواں سال اور وہ بی بی بہت عقلمند ہوشیار تھیں عالی نسب تونگر انکے شوہر کی وفات
ہو چکی تھی قریش کے اکثر اشراف پیام کیے وہ قبول نہ کیں بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نبوت کے نشانیاں
دیکھ کر حضرت سے نکاح کے راغب ہوئیں انکے باپ خویلد بن اسد نے مہر حضرت سے انکا بیس اونٹ
مقرر کی اور بی بی خدیجہ پیشتر حضرت کے نکاح کے خواب دیکھی تھیں کہ آفتاب آسمان سے انکے گھر میں آیا اور
اسکا نور وہاں منتشر ہوا اور مکے کے گھر تمام اس سے روشن ہوئے یہ خواب ورقہ بن نوفل سے کہے ورقہ اسکی
تعبیر کیے کہ پیغمبر آخر الزمان تجھے نکاح کرینگے سو ویسا ہی ہوا بعثت کے بعد تمام نے اول حضرت کی تصدیق
کیے اور اپنے اموال حضرت کی رضاجوئی میں صرف کیے انکی زندگی بھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بی بی
کو بیاہ نہ کیے اور حضرت کی اولاد تمام انہیں سے ہوئی مگر ابراہیم کہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہوئے بخاری نے ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہ ایکبار جبرئیل علیہ السلام آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے خدیجہ آپ کے لیے کھانا
لاتے ہیں انکو اللہ تعالی اپنا سلام کہا ہے اور بشارت دیا ہے ایک گھر کی بہشت میں موتی کا کہ جسمیں
رنج و تعب نہیں اور امام احمد روایت کیے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
بہشت کے عورتوں میں افضل خدیجہ بی بی خویلد کی بیٹی ہور فاطمہ محمد کی بیٹی اور مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون
کی عورت اس کے سوا بہت سے احادیث فضائل میں ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں یہ
افضل سب سے انہیں میں بعثت کے دسویں سال رمضان میں وفات ہوا حجون میں دفن کیے ہیں ۶۵
برس کی عمر ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پچیس سال رہیں سودہ بنت زمعہ بن قیس بن
عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب قرشیہ عامریہ انکا نسب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوی میں ملتا ہے اول نکاح میں سکران بن عمرو بن عبد شمس کے تھے ابتداء
بعثت میں ایمان لاکر اپنے شوہر کے ساتھ حبش کی دوسری ہجرت کی پھر مکے کو آئے بعد انکے شوہر کا
وفات ہوا بعد چند روز دو مہینے ہور بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وفات کے بعد بعثت کے دسویں

سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار سو درم کے مہر سے نکاح کیے مروی ہی کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے
انکے بعد خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس آگئے اور انکی گردن پر پاؤں رکھے یہ خواب اپنے شوہر سے
ذکر کیا انہوں نے کہا اگر تو سچ کہتی ہی تو میں مرونگا اور محمد تجھے بیاہ لینگے پھر ایک روز خواب دیکھی کہ آپ تکیہ لگا کر بیٹھی
ہیں اور آسمان سے چاند اس پر آپڑا یہ خواب بھی شوہر کو کہی انہوں نے کہا عنقریب میں مرونگا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تجھے نکاح کر لینگے انہیں چند روز نہیں گذرے تھے کہ بیمار ہو کر انتقال پائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکو نکاح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو ہجرت کیے بعد حضرت سودہ وغیرہ اپنے متعلقان کو وہاں سے بلا اور انکی
عمر زیادہ ہونے سے ہجرت کے آٹھویں سال حضرت چاہے طلاق دینا سو بی بی سودہ یہ سنکر ایک شب بی بی
عائشہ سے ملکر جانے کی راہ میں بیٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس راہ سے گذرے تو عرض کیے یا رسول اللہ
مجھے آپ سے کچھ طمع نہیں اور مردوں کی خواہش باقی نہیں مگر چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپکی بیبیوں
میں میرا حشر ہو اور میری باری کا دن بی بی عائشہ کو بخشی ہوں تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکا طلاق سے درگذر کیے اور انکا
روز بی بی عائشہ کو دیے شوال سنہ چوبن ہجری میں انکی وفات ہوئی بقیع میں دفن کیے عائشہ صدیقہ
بنت ابی بکر صدیق عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشیہ
زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ میں نسب انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملتا ہی شوال میں بعثت کے
دسویں سال نکاح کیے بی بی کی عمر اس وقت چھ سال کی تھی ہجرت کے دوسرے سال مدینے میں انکا زفاف
ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے وقت انکی عمر اٹھارہ برس کی تھی انکے سوا کسی کنواری عورت کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نکاح نہ کیے بخاری وغیرہ روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے آپکو سب سے کون آدمی
بہت دوست ہی تو فرمایا عائشہ پوچھا مردوں سے کون تو فرمایا انکا باپ بخاری وغیرہ روایت کیے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عائشہ کی فضیلت بیبیوں پر ایسی ہی جیسے ثرید کی فضیلت کل کھانوں پر اسکے
سوا بہت سی حدیثیں انکی فضیلت میں آئے ہیں اور انکی روایتیں بہت ہیں آپ امت کے بڑے فقیہ عالم فصیح

تھے اور قرآن کی معانی اور حلال و حرام کے احکام اور عرب کے اشعار سے خوب ماہر تھے اور اپنے
وقتوں میں فتویٰ دیا کرتے تھے بسبب کثرت فہم کے سخن کرنے پر حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑی
جرأت تھی اور حضور مقدس میں انکو ناز و نیاز تھا جیسا محبان اور محبوبان میں تھا سن ستاون ہجری
میں وفات ہوا بقیع میں دفن کیے گئے چھیاسٹھ برس کی عمر ہوئی حفصہ بنت عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد
العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب قرشیہ عدویہ بعثت
کے قبل پانچ سال کے پیدا ہوئیں اور خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں آئی اور اسلام لائے اور انکے ساتھ مدینہ کو
ہجرت کی بدر کے جنگ کے بعد خنیس کی وفات ہوئی پھر حفصہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کیے ایک بار کسی خفگی
سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہو کر ایک طلاق رجعی دیئے عمر رضی اللہ عنہ کو اس سے نہایت رنج ہوا پس جبرئیل
لائے اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے حفصہ سے رجوع کرنا کیونکہ وہ بہت روزہ رکھتی ہیں اور شب کو نماز بہت پڑھتی ہیں اور
تمہاری عورت ہے بہشت میں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے رجعت کیے سن اکتالیس ہجری میں وفات ہوا عمر ساٹھ
برس کی تھی زینب بنت خزیمہ بن حارث بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر
بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن قیس عیلان ہلالیہ عامریہ انہوں نے فقراء کو بہت کھلایا کرتی تھیں انکو ام المساکین
کہتے ہیں طفیل بن حارث کے نکاح میں تھیں اس نے طلاق دیا بعد اس کا بھائی عبیدہ بن حارث نے نکاح کیا بعد
اسکے جنگ میں شہید ہوا پھر اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تیسرے سال ہجری نکاح کیے بعضے بولے وہ بی بی
عبد اللہ بن جحش کے نکاح میں تھی احد میں عبد اللہ شہید ہوئے بعد حضرت نکاح کیے چند مہینوں کے بعد وہ بی بی کا
وفات ہوا بقیع میں ازواج مطہرات کے نزدیک دفن کیے انکی عمر تیس برس کی تھی ام سلمہ انکا نام ہند بنت ابی امیہ
بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قرشیہ مخزومیہ نکاح
میں ابو سلمہ بن عبد الاسد کے تھی حبش کی دونوں ہجرت اپنے شوہر کے ساتھ کی تھی پھر مدینے کو ہجرت کیا ابو سلمہ
احد جنگ میں زخم لگے تھے سو خوب درست ہو کر جمادی الاخری کی آٹھویں سنہ چار ہجری میں انکے

فوت کر گئے تب انکے عدت کے ایام تمام ہوئے بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیام کیے بی بی عرض کیے یا رسول
اللہ میری عمر بڑی ہوئی ہے اور سابق کے شوہر کے بچے یتیم میرے پاس ہیں اور میری مزاج میں رشک و غیرت بہت ہے
اور اکثر عورتاں بہت ہیں پھر کیا صورت ہوگا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیے میری عمر تمہاری عمر سے
بڑی ہے اور تمہارے بچے سو میرے بچے ہیں میں انکی پرورش کرونگا اور رشک بہت جو کہے سو میں اللہ تعالی کے پاس
دعا کرتا ہوں تا اللہ تعالی اس رشک کو تمہارے دل سے نکال دیگا سو دعا مانگے سو انکی دل سے جاتا رہا اور شوال سنہ چار ہجری
میں حضرت انکو نکاح کیے مہر دس درہم کا اسباب تخت مشک یا باسٹھ برس میں انکا وفات ہوا بقیع میں دفن کیے
ہو وہ بی بی سب کی پیچھی امہات المومنین میں سب کے بعد موئے زینب بنت جحش [illegible]
حضرت ہیں مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ مدینہ قریش کے انکی والدہ امیمہ پھوپھی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی حضرت نے انکو اپنے متبنی زید کے لیے خواستگاری کیے تو زینب اور انکے بھائی عبداللہ قبول نکیے
اور بولے آزادی غلام کو ہم نکاح نکر دیگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے البتہ قبول کرنا ہو ہوں ارشاد کی
لئے تب یہ آیت اتری وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًا مُّبِيْنًا یعنی کام نہیں کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور اسکا رسول کچھ کام کہ
انکو رہے اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح تب عبداللہ اور زینب
اور انکے بھی بولے ہم قبول کیا مخالف اللہ کے اور رسول کے حکم کو نہ مانیں اور گنہگار نہیں غرض زید کے ساتھ انکا
نکاح کر دئے انکا نکاح [illegible] سال رہے بعد حق تعالی اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں مطلع کیا کہ تمہارے
نکاح میں آئے گی زینب [illegible] داخل ہونا جو ایسا ہوا کہ زید میں اور زینب میں ناموافقت
ہوئی زینب نے اعتقاد لسان ظاہر ہونے لگے زید تنگ ہو کر حضور میں عرض کیے کہ میں اسکو طلاق دیتا ہوں چنانچہ
اللہ علیہ وسلم فرمائے طلاق مت دو اور خدا سے ڈرو زید چند روز رہ گئے آخر بیزار ہو کر حضور میں عرض کیے یا رسول

اللہ میں زینب کو طلاق دے چکا پھر جب انکا عدہ تمام ہوا تو حکم الہی ہوا کہ زینب کو نکاح کرا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم زید کے ہی زبانی انکو پیام دیئے زینب کہے جناب باری سے جب تک مین اسکی مشورت نہ لون
جواب نہ دونگی پھر نماز پڑھکر مسجد مین گئے اور مناجات کئے کہ الہی یا رسول مجھے خواستگار ہیں اگر مین
انکی جناب کے لائق ہون تو مجھے انکا محرم کر فی الحال انکی دعا مستجاب ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری
فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ
أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا یعنی جب زید تمام
کر چکا اس عورت سے اپنی غرض ہمنے نکاح کر دیا تجھے اسکو تا نہ رہے مومنوں کو گناہ نکاح کر لینا جورون اپنے لے پالک
لڑکون کے جب وے تمام کر لین انسے اپنی غرض اور ہے اللہ کا حکم کرنا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب کے گھر تشریف
لیگئے زینب سر کھولے بیٹھی تھی سو عرض کئے یا رسول اللہ بدون نکاح کے اور گواہ کے آپ تشریف
لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ نکاح باندھا اور گواہ جبرئیل ہیں یہ بات سنکر بیٹھی شاکر ہوئی اپنی
کی عزت و فخر سب سے کرتی تھی بی بی عائشہ کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جورون میں یہ بڑے مرتبہ کی زینب
ہی تھی زینب کو تقیا تھی انکا وفات سنہ بیس ہجری مین ہوا البقیع مین دفن کئے اور عمر تریپن برس کی تھی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج مطہرات سے اول وفات انہی کا ہوا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کو فرمائے تمہارے مین جسکے ہاتھ دراز ہین وہ مجھسے اول ملیگی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوئے بعد سب بی بیان اپنے ہاتھ ناپ کر دیکھے تو بی بی سودہ
رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے دراز تھے جب زینب کا وفات ہوا تو سمجھے ہاتھ دراز رہنے سے مراد
سخاوت تھی کہ زینب بہت بڑے ہاتھ کی بی بی تھی صدقہ بہت سا کرتی تھی جویریہ بنت
الحارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن جذیمة المصطلق بن سعد بن کعب بن
عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو بن مزیقیا بن عامر ماء السماء مصطلقیہ سابق انکی مسافع بن صفوان

مصطلق کے تھے سنہ پانچ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مصطلق سے جنگ کئے تو جویریہ قید ہوا انکی
میں آئی سو حصے میں ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے گئی انہوں نے لکھدیا کہ تو نو اوقیہ دیدی تو آزاد ہے
کو بسبب مال بعانت اور مدد کے پاس ثابت سے تا بنی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ مانگنے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غنیمت کرا کے چشمے پر اترے تھے اور بی بی عائشہ پاس تشریف رکھتے تھے سو بی بی عائشہ کو اسکے دیکھنے
سے ہا رشک ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کہاں کرتے ہیں غرض جویریہ آکر عرض کی یا رسول اللہ
میں ایمان لائی اور میں بیٹی ہوں حارث بن ابی ضرار کی جو پیشوا ہے اپنے قبیلے کا اور میں اسیر ہو کر حصے میں
ثابت بن قیس کے پڑی اس نے آزادی واسطے اتنا مال مقرر کیا کہ اسکو ادا کرنا میری مقدور نہیں آپ کچھ اعانت
فرماویں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تیرے ساتھ اس سے بہتر سلوک کروں تو کیا فرماتے تیری کتابت کا
مال میں ادا کر دیتا ہوں اور میں تجھے نکاح کر لیتا ہوں پھر وہ ثابت کا مال دیکر آزاد ہوئی حضرت اسکو نکاح کئے اور
مہر چار سو درم دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے سو سنکر ان بی بی کی قوم کے تمام اسیر ان لوگوں نے چھوڑ دیے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے قبیلے پر نہ اختلاط نہ رہنے کے قبل جویریہ خواب دیکھے تھے چاند یثرب سے سرکتا آکے گود میں
آیا ہے پھر خواب اسی سے ظاہر نہ کر امیدوار تھی کہ پردہ غیب سے اسکی تعبیر کیا ظاہر ہوتی ہے سو انکو اللہ تعالی یہ دولت
نصیب کیا نکاح کے وقت انکی عمر ۲۰ سال کی تھی نہایت زہد و تقوی پر اتنا عبادت بہت کرتے تھے انکا وفات
سنہ ۵۰ ہجری میں ہوا پینسٹھ سال کی تھی بقیع میں مدفون ہوئے ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب
امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف یعنی نسب انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد مناف پر ملتا ہے بعثت کے قبل
بیاہ کے یہ ہوا اور نکاح میں عبد اللہ بن جحش کے تھی دونو مسلمان ہو کر حبش کی دوسری ہجرت گئے وہاں جاکر عبید
اللہ مرتد ہوا اور دین نصرانی قبول کیا اور شراب پینا اختیار کیا چند روز میں وہ وہیں مر گیا بعد نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی پاس بھیجے تا ام حبیبہ کو اپنے لئے نکاح کرے ام حبیبہ راضی ہو کر اپنی طرف سے خالد بن
العاص بن امیہ کو وکیل کی نجاشی تمام مسلمانوں کو جمع کر کر چار سو دینار کے مہر سے نکاح کر دیا اور مہر بھی اسی وقت اپنے

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کئے بعد طلاق دئیے سبب طلاق کا بعضے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنے
دولت سرا میں طلب کئے تو بولی تم میرے گھر آؤ تو حضرت خفا ہو کر طلاق دئیے بعضے کہتے ہیں کہ وہ حضرت سے پناہ مانگی اس
لئے طلاق دئیے بعد اسکے وہ عورت بہت ندامت سے ہوا کرتی تھی ہیں شقیہ ہوں بعضے کہتے ہیں وہ نہایت حسین
تھی سو دوسری عورتاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رشک سے اسکو تعلیم کئے کہ وہ آوے تو اُنسے پناہ لے تجھے حمایت کریگی
اُمیمہ بنت النعمان بن شراحیل جونیہ اسکو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے پھر اسکو وہاں جاکر تخلیہ کئے
تو وہاں سخت تند کہنے لگی دست شریف اسپر رکھنا چاہے تا اسکو تسکین ہو تو بولی اللہ کی پناہ تمھارے سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو پناہ لی پناہ کی جگہ اب اپنے لوگوں پاس جا پھر اسکو طلاق دئے بعضے اسکو اور اسما
جو سابق مذکور ہوئی ایک ہی سمجھتے ہیں بنت صلت بنت یزید کلابیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اسکے باپ سے
خواستگاری کئے تو بولا اسکو کوڑ ہے حالانکہ اسکو کوڑ نہ تھا جاکر دیکھا تو کوڑ ہو گیا ہی اور بعضے عمرہ کا نام بتلا کہتے
ہیں خولہ بنت المنذر بن ہبیرہ بن ثعلبہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے تو شام میں تھی لے آتے وقت راہ
میں مرگئی اور اسکے باپ کا نام بعضے ہذیل کہے ہیں اور اسکے ماں کا نام خرنق بنت خلیفہ بہن دحیہ بن خلیفہ کلبی کی
سنا بنت اسماء بن الصلت سلمیہ کہتے ہیں کہ انکو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے پیش از زفاف کے اسکا انتقال
ہوا اور بعضے کہتے ہیں حضرت نکاح کئے سو سنکر خوشی سے شادی مرگ ہوئی اور اسکے نام کو بعضے وسنا اور بعضے
سبا کہتے ہیں سنا بنت سفیان کلابیہ کہتے ہیں کہ اسکو بھی حضرت نکاح کئے تھے لیکن پیش از زفاف کے
موئی شراف بنت خلیفہ کلبیہ ہمشیرہ دحیہ کلبی کی کہتے ہیں کہ خولہ جو اسکے بیٹے کی بھتیجی تھی اور حضرت اسکو
نکاح کئے بعد راہ میں وفات پائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراف کو نکاح کئے وہ بھی راہ میں پیش از زفاف کے
وفات پائی صفیہ بنت بشامہ تمیمیہ کہتے ہیں کہ یہ عورت بند میں آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے اگر تیرے
رضی ہو تو تجھے یا نکاح کرتا ہوں نہیں تو اپنے لوگوں پاس جا اس نے اپنے شوہر پاس جانا اختیار کی حضرت اسکو
چھوڑ دئے جب اپنی قوم میں گئی تو تمام لوگ اسپے لعنت کئے ضباعہ بنت عامر بن قرط اسکو نبی

صلی اللہ علیہ وسلم خواستگاری کیے اس کا لڑکا سلمہ بن ہاشم پیام لے گیا ان نے راضی ہوئی سوا کر حضرت سے
عرض کیا حضرت سکوت کیے کہتے ہیں کہ اس کا لڑکا گئے بعد حضرت کو معلوم ہوا کہ ضباعہ بوڑھی ہوئی ہے منہ پر جھلڈیاں
پڑی ہیں اور دانت گر گئے ہیں حضرت اس لئے اس کا خیال چھوڑ دئے عالیہ بنت ظبیان بن عمرو کلابیہ کہتے
ہیں کہ اسکو حضرت نکاح کیے حضرت کے پاس چند روز تھی بعد طلاق دئے عمرہ بنت معاویہ الکندیہ کہتے
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کیے پر زفاف نہ ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوئے بعد
وہ مدینہ کو پہنچی عمرہ بنت یزید کلابیہ کہتے ہیں کہ اسکو فضل بن العباس رضی اللہ عنہما نکاح کر کر طلاق دئے بعد نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کر کر قبل از زفاف کے طلاق دئے عمرہ بنت یزید بن الجون کہتے ہیں کہ اسکو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کیے بعد معلوم ہوا کہ اسکو برص ہے پھر اسکو طلاق دئے اور بعضے کہتے ہیں ان پناہ مانگی اسلئے اسکو
طلاق دئے فاطمہ بنت شریح کلابیہ اسکو بعضوں نے ازواج مطہرات میں شمار کرتے ہیں فاطمہ بنت الضحاک
بن سفیان کلابیہ کہتے ہیں کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کیے جب آیت تخییر کی اتری وہ دنیا اختیار کی پھر حضرت
اس سے فراق کیے بعد عورت جانوروں کی مینگنیاں جمع کرتی تھی اور کہتی تھی میں بدبخت ہوں جو دنیا کو اختیار
کی اور بعضے کہتے ہیں پناہ مانگی ہوئی تھی قتیلہ بنت قیس بن معدیکرب ہمشیرہ اشعث بن قیس کی کہتے ہیں کہ وہ
یمن میں تھی حضرت اسکو نکاح کیے مدینہ پہنچنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا بعضے کہتے ہیں حضرت
مرض الموت میں اسکو نکاح کیے اور فرمائے وے اس بعد اسکی مرضی دریافت کرو اگر چاہی تو امہات المومنین میں داخل
ہووے اور پردہ نشینی اختیار کرے نہیں تو مختار ہے جسکو چاہے اسکو نکاح کرے سو انے بعد عکرمہ کو نکاح کی ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ سنکے اسکو سیاست کرنا چاہے تو عمر رضی اللہ عنہ فرمائے وہ امہات المومنین میں داخل نہیں اسکو سیاست
کیا واسطے کریں ملیکہ بنت کعب کنانیہ کہتے ہیں کہ اسکا حسن شہرہ آفاق تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کیے
پیچھے عایشہ رضی اللہ عنہا اس سے جا کر بولے تیرے باپ کو قتل کیا سو اسکو نکاح کرتی تجھے غیرت نہیں آئی پھر اس نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگی حضرت اسکو طلاق دئے اس کے قرابتیان سنکے حضرت سے عرض کیے کہ وہ کم عقل تھی لوگوں کی

اور حیات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پایا بلوغیت کے قریب پہنچا تھا اور ایک لڑکی تھی امامہ نام
جسے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وفات کے بعد امامہ کے بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ بیاہ کئے علی مرتضے کے وفات کے
بعد امامہ نے مغیرہ بن نوفل بن حارث کو نکاح کئے انھین کے پاس بی بی کا انتقال ہوا اور انکو مغیرہ سے ایک
فرزند ہوا اس کا نام یحیی تھا اور بعضے کہتے ہین یا دونون سے انکو اولاد نہ ہوئی رقیہ بعثت کے قبل سات برس پہلے
تولد ہوا عتبہ بن ابی لہب کے نکاح مین دیے اور ام کلثوم کو عتیبہ بن ابی لہب سے نکاح کروئے تبت کا سورہ
نازل ہونے کے بعد ابو لہب اپنے لڑکون کو کہا کہ انھون کو طلاق دین پیشتر از دخول کے وہ دونون طلاق
دیے بعد رقیہ کو مکہ مین عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کروئے عثمان کے ساتھ انھون ہجرت حبش کی
اور مدینے کو بھی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے جنگ کو گئے سو ایام مین انکی وفات ہوا بقیع مین دفن کئے انکو
عثمان سے ایک لڑکا حبش مین پیدا ہوا عبد اللہ نام اپنی والدہ سے قبل ایک سال کے وفات پایا ام کلثوم
بعثت کے قبل انکی ولادت ہوئی ابی لہب کے بیٹے سے نکاح کردئے تھے ان نے طلاق دیا بعد سنہ تین ہجری مین
رقیہ کے وفات کے بعد عثمان سے بیاہ کردئے سنہ نو ہجری مین وفات ہوا انکو اولاد نہین ہوا فاطمہ
زہرا بقول بعثت کے قبل پانچ سال کے تولد ہوا قریش اس ایام مین کعبے کی مرمت کرتے تھے اور بعضے
کہتے ہین بعثت کے قبل ایک سال کے ولادت ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یا [illegible] فاطمہ زہرا سے
فرمایا فاطمہ میرا گوشت ہین کی ٹکڑا ہے اسکو جو ایذا دیوے تو وہ مجھے ایذا دیا اور بھی فرمایا فاطمہ تو جس سے خوش رہتی
تو اللہ بھی اس سے خوش رہتا ہے اور تو جس پر ناخوش ہوتی تو اللہ بھی ناخوش ہوتا ہے اور فرمایا فاطمہ بہشت کے [illegible]
کی سردار ہے ہجرت کے دوسرے سال بی بی کو حکم الہی سے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیاہ کئے [illegible] بی بی کی عمر
اس وقت پندرہ برس کی تھی اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو اکیس سال تھی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات سے چھے مہینے
کے بعد خاتون کا وفات ہوا زینب کی [illegible] کی [illegible]
[illegible]

ہوئے حسن حسین محسن ام کلثوم زینب سب سے بڑے فرزند حسن رضی اللہ عنہ سنہ تین ہجری میں رمضان
میں تولد ہوا بعد شہادت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اہل عراق حضرت سے بیعت کئے اور معاویہ کی تنبیہ کو روانہ ہوئے
معاویہ بھی شام کی فوج لیکر آئے امام حسن دیکھے کہ جنگ میں مسلمانوں کی تباہی ہے صلح کئے اور معاویہ سے بیعت کئے
امام کا وفات سنہ انچاس ۴۹ ہجری میں ہوا اور فرمائے مجھے زہر دئے ہیں سو میرا کلیجہ ٹوٹ کر گرا ہے یہ زہر کون
دیا سو اس کا نام نہ بولے کہتے ہیں کہ یزید نے حضرت کی عورت جعدہ کو ورغلا کر زہر دلایا اور حسین رضی اللہ
عنہ کا تولد سنہ چار ۴ ہجری میں تھا یزید جب خلیفہ ہوا حضرت اسکی بیعت نہ کر کر مکے کو تشریف لیگئے کوفیکے
لوگ حضرت کو خطوط لکھکر طلب کئے حضرت اپنے چچیرے بھائی مسلم بن عقیل کو روانہ کئے کوفیاں بچاس
ہزار آدمی تک انسے بیعت کئے یزید نے کوفے کا احوال سنکر عبید اللہ بن زیاد کو کوفیکے بندوبست واسطے روانہ کیا
مسلم سے بیعت کئے سو لوگ تتر بتر ہوگئے وہ شقی نے مسلم کو شہید کیا اس عرصے میں امام حسین رضی اللہ عنہ بھی کوفے کو
روانہ ہوئے اور کربلا میں جب پہنچے وہ بدبخت نے فوج بھیجا پانی بند کئے اور عاشورے کے روز جمعہ کا دن سنہ ۶۱ اکسٹھ
ہجری حضرت کو اور حضرت کے عمراہوں کو شہید کئے ان میں اہل بیت سے اٹھارہ ۱۸ آدمی تھے اور محسن امام طفلی میں
وفات پائے اور ام کلثوم کو عمر رضی اللہ عنہ چالیس ہزار درہم کے مہر سے نکاح کئے انکے پیٹ سے ایک لڑکا زید اور
ایک لڑکی رقیہ پیدا ہوئی پر دونوں کی نسل باقی نہ رہی عمر کے وفات کے بعد ام کلثوم نے عون بن جعفر بن ابی
طالب کو نکاح کئے انکے بعد انکے بھائی محمد بن جعفر کو نکاح کئے انسے ایک لڑکی ہوکر وفات پائی پھر محمد کے وفات
کے بعد عبد اللہ بن جعفر کو نکاح کئے انہیں کے پاس بی بی کا انتقال ہوا اور یہ جو مورخان لکھے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفر
کو نکاح کئے اس میں شک ہے کیونکہ جعفر کے نکاح میں تو انکی بہن زینب تھے پھر ام کلثوم کو کیسا نکاح میں
لائے اور زینب کو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر سے نکاح کئے انسے دو بیٹے ہوئے اور نسل باقی ہے
القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد جو لکھے ان سبھوں میں اتفاق ہے مگر بعضے قاسم اور ابراہیم کے سوائے دو ہی
فرزند ذکر کئے ہیں طیب اور طاہر اصح یہ ہیں حضرت کو چار فرزند ہوئے اور بعضے کہے ہیں طیب اور طاہر لقب ایک ہی فرزند کا

ہی اور انکا نام عبداللہ تھا اس تقدیر میں تین فرزند ہوئے اور بعضے کہتے ہیں عبداللہ کے سوا دو فرزند
طیب اور طاہر اس وقت پانچ فرزند ہوئے ہیں اور بعضے انکے سوا بھی دو فرزند ذکر کرتے ہیں مطیب اور مطہر
توامین تھے
اور پانچ ساتھ فرزند ہوا اور بعضے کہتے ہیں جیسا کہ زمعجت کے بھی ایک فرزند ہوا انکا نام عبد مناف انکے فرزند
ہوئے اصح قول یہی ہی کہ فرزند تین ہوئے قاسم عبداللہ ابراہیم اور عبداللہ کا لقب طیب طاہر تھا اور لڑکیاں چار تین
اس میں سب کا اتفاق ہی مگر کسی نے حافظ عبد الغنی کی کتاب عمدۃ الاحکام کی اسامی رجال جمع کیا ہی
اس نے لکھا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ایک لڑکی تھی اس کا نام بَرَکہ حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب
اصابہ فی احوال الصحابہ میں لکھے ہیں کہ یہ جو ہوا سو غلط ہی غلطی کا سبب یہ ہے کہ برکہ باندی تھی بی بی خدیجہ کے
بچونکو کھلایا کرتی قاسم پیدا ہوئے سو انکی خدمت کرنے لگی کاتب نے غلطی سے باندیکو بیٹی لکھدیا اسکو دیکھکر
وہ اسماء الرجال والا غلطی کیا منہا محبت کی علامتوں سے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت
رکھنا اور انسے عداوت رکھنے والوں سے آپ بھی دشمنی رکھنا اور انکی دوستی رکھنا کہ سب حدیثوں
میں حکم آیا ہی سلف وخلف کے اکثر علما کا اتفاق ہی کہ انبیا اور ملائکہ مقربین کے بعد افضل صحابہ
ہیں اور تمام صحابہ میں افضل ابوبکر ہیں اور انکے بعد عمر اس بات پر سنت جماعت کے تمام علما کا
اتفاق ہی انکے بعد عثمان اور انکے بعد علی اور بعضی علی کو عثمان پر مقدم رکھتے ہیں انکے بعد طلحہ اور زبیر اور سعد
اور سعید اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح غرض محبت اہل بیت کی اور صحابہ کی واجبات
سے ہی انکی محبت یہ ہی کہ انکی تعظیم و توقیر کرنا اور انکے حقوق ادا کرنا اور انکی اقتدا کرنا اور انکے آداب
اخلاق اختیار کرنا اور انکے کہے پر عمل کرنا اور انکا ذکر خوبی کے ساتھ کرنا اور انکو اوصاف جمیلہ سے یاد
کرنا اور انکی درمیان جو جنگ ہوئے سو اسکی تاویل کرنا مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہے چنانچہ امام نووی
شرح مسلم میں لکھے ہیں کہ اہل حق اور سنت جماعت کا مذہب یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں نیک گمان
رکھنا اور انکے درمیان جھگڑے جو ہوئے اس سے باز رہنا اور انکے درمیان جو جنگ ہوئے سو اسکی تاویل کرنا

کیونکہ وہ لوگ مجتہد تھے اور جنگ تاویل سے کرتے تھے اس جنگ سے انکو معصیت کا قصد
نہ تھا اور محض دنیا منظور نہ تھی بلکہ ہر فرقے کو گمان تھا کہ ہمیں حق پر ہیں اور مخالف باغی اس سے
جنگ کرنا واجب ہے تا خدا کے امر کی طرف رجوع لاویں لیکن ان میں بعضی تو صواب پر تھے اور بعضی
خطا پر مگر وہ خطا اجتہاد کے باعث تھی اسواسطے وہ معذور ہیں اور مجتہد کو اجتہاد میں خطا
ہو تو اس پر گناہ نہیں اور ان جنگوں میں یعنی جنگ جمل و جنگ صفین میں علی مرتضی رضی
اللہ عنہ حق پر تھے اور ہم کہتے ہیں سو یہ مذہب اہل سنت کا ہی تمام ہوا اور امام نووی کا اور دوسرے
علما مثل حافظ ابن حجر عسقلانی اور شیخ جلال الدین سیوطی اور قسطلانی اور شیخ ابن حجر
ہیتمی تحقیق اجماع اہل سنت کا اسبات پر نقل کیے ہیں اور بعضی بزرگان اپنی ہندی کتاب میں اسطرح پر
لکھے ہیں انکی عبارت ظاہر نہیں سو انکے کلام کا حاصل یہ ہے کہ معاویہ سے جو لڑائی سرزد ہو
سو اس میں اہل سنت وجماعت کو دو قول ہیں اکثر لوگ صحابہ کے وقت سے اپنے زمانہ تک
یہ کہتے ہیں کہ معاویہ جو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کئے سو باغی تھے بڑی خطا اور
اس خطا میں اسکو کوئی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مجتہد نہیں کہتے تھے وہ صحابی تھا اس لئے
زبان کو نگاہ رکھنا میرا مذہب بھی یہی ہے تبع تابعین کے بعد علما جو ہوئے
کہنے لگے کہ وہ خطا معاویہ کی اجتہادی تھی اور مجھے اس قول سے بہت حیرت ہوتی ہے
کیونکہ تین قرن کے لوگ یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اسکو
مجتہد خطا کر نہ بولے جب قرون ثلاثہ والے اسکو مجتہد کر کر نہ بولے ہوں تو
لوگ بعد کے اسکو مجتہد بولنا کہاں سے آیا اور معاویہ کے حق میں سلف جو بولے
سو میں کہتا ہوں کہ ایک روز کسی نے معاویہ کو یہ بولا کہ تاں ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ تجھ سے نہ سید بجھے ہے اور ہمیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کم دیا گئے وہ چند لوگ

اسواسطے سوا اور ایسے کہیں نہیں ہوا سو یہ بات بھی مقبول نہیں اجتہاد کے شروط میں کوئی لکھتا کہ مجتہد اپنی
سلی بدعت ہو کر ایسی بہت ہے اور وہ جو لکھے کہ اسمیں اجتہاد کے شروط کہاں تھے سو کوئی بھی شرط نہیں تھی سو بیان کرنا
ضرور رہا اصول فقہ کی کتب میں مجتہد کے شروط جو لکھے ہیں سو یہ ہی کہ قرآن کی آیات جو احکام میں آئے ہیں انکی معانی
کا سمجھ سکے اور باب الاحکام کے احادیث و حدیث مشہور یا متواتر یا احاد اور اسکے روات کا احوال اور
مواقع اجماع اور قواعد علم اصول کے اور صرف نحو لغت و معانی بیان جاننا اور یہ تمام شروط قرون ثلاثہ کے بعد مجتہد ہونے
کیلئے ضروری اور سلف کے مجتہدوں کو صرف نحو لغت معانی بیان جاننے کی حاجت نہ تھی انکو اپنی زبان دانی
و اعمال سلیقہ یا علی الخصوص معاویہ کہ جسکو کمال معرفت تھی اس ہی لیاقت کے نظر کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے کاتب تھے اگر علوم ادبیہ میں مہارت نہوتی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہ
خدمت نہ فرماتے اور احادیث کے اقسام اور سند کے رجال کا احوال بھی جاننا اسوقت احتیاج نہیں رکھتا تھا
وہ لوگ جو ہیں زبان وحی بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتے تھے انکے بارے وہ احادیث
اندر ملی تھے اور جرح و تعدیل نہیں ہوتا تھا اور فتوی نہیں دیتا مگر مجتہد معاویہ کی فقہ دانی اور فتوی دینی
سے ہر مسلمان ہے بخاری روایت کئے ہیں ابن عباس سے کہ کہے معاویہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے
ہیں تو ابن عباس کہے کہ دعہ فانہ فقیہ یعنے اسکو چھوڑ دے اور انکار مت کر کیونکہ وہ فقیہ جانتا ہے سو وہ دون
دلیل ہے اسبارے ابن حزم لکھا ہے کہ صحابہ میں سات شخص بہت فتوی دیا کرتے تھے عمر علی ابن مسعود
ابن عمر ابن عباس زید بن ثابت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اگر انہوں میں ایک ایک شخص کے فتویں جمع
کریں تو ہر ایک کے فتووں کی بڑی ایک کتاب ہوگی انکے سوای بیس شخص میں وہ بھی فتوی دیا کرتے تھے انہوں
کے فتویں علیحدہ جمع کریں تو ہر ایک کا ایک جزو ہوگا وہ لوگ یہ ہیں ابو بکر صدیق عثمان ذی النورین
ابو موسی اشعری معاذ بن جبل سعد بن ابی وقاص ابو ہریرہ انس عبد اللہ بن عمرو بن العاص جابر
ابو سعید خدری طلحہ زبیر عبد الرحمن بن عوف عمران بن حصین ابو بکرہ عبادہ بن الصامت معاویہ بن ابی سفیان

بھائیوں حسن ظن کی خرابی برادروں کے فساد پر منتہا محبت کی علامتوں سے ہی دنیا کو ترک کرنا اور فقر اختیار کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب مجھے دوست رکھتا ہی تو اُس سے فقر بہت نزدیک ہے سیل سے زیادہ
جاری ہو کر گرتی ہی اور ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکو دوست رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا فقر کا لباس تیار کر دوسرے
کہا یا رسول اللہ میں اللہ کو دوست رکھتا ہوں تو فرمایا بلا کا لباس تیار کر منتہا محبت کی علامتوں سے حدیث کا علم
شوق ہے تربیا جسکے دلمین ایمان کی حلاوت ہوتی ہی جو کوئی حدیث سنے تو اسکا دل قبول کر لیتا ہی اور اسکی لذت
اسکو حاصل ہوتی ہی حق تعالیٰ العالمین ہمکو تیرے رسول کی محبت دے اور ہمکو ایمان کی حلاوت چکھا اور سنت پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنا توفیق دے

فصل چوتھا درود کے بیان مین

اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں رسول پر اے ایمان والو درود بھیجو اسپر اور سلام
سلام کہکر اللہ تعالیٰ درود بھیجنے سے مراد اللہ تعالیٰ حضرت کی ثنا کرتا ہی اور رحم کرتا ہی اور عطا اور انکی تعظیم
کرتا ہی سے مائل تشریف اور ترجیحین حضرت کے زیادتی ہی اور فرشتے درود بھیجنے سے مراد حضرت کی تعظیم کی
زیادتی مانگنا اور دعا کرنا اور مغفرت مانگنا اور مومنون کو درود بھیجو کر امر کیا سو اس سے غرض ہماری تقرب ہے جناب
باری مین اور اسکی منفعت ہماری طرف ہی رجوع کرتی ہی دوگے ہمکو لیاقت جو حضور مین رب العزت کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے لئے سفارش کرین الغرض آیت مین درود بھیجنے کا امر ہی اور امر کا صیغہ وجوب پر دلالت کرتا ہے
اکثر علماء [illegible] کہ درود بھیجنا [illegible] ابن جریر طبری اور بعض فقہا کہتے ہیں کہ درود بھیجنا مستحب ہے
اور جو لوگ کہتے [illegible] امام شافعی کا یہ ہی کہ ہر نماز کے تشہد اخیر مین درود بھیجنا
فرض ہی [illegible] اسطرح جو رکعتی نماز مین [illegible] دونوں جلسوں [illegible]
درود بھیجنا فرض ہی امام احمد بن حنبل کا مذہب بھی یہی ہی اور [illegible] تمام عمر مین ایکبار درود بھیجنا فرض

دوسرے اوقات میں سنت یا مستحب ہے اور حلیمی اور ایک جماعت شافعیہ کی اور طحاوی اور ایک جماعت حنفیہ کی
اور لخمی سوا اور ایک جماعت مالکیہ کی اور بعضی حنابلہ کہتے ہیں کہ جب نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لیوے تو
درود کہنا واجب ہے ابن عربی مالکی کہتے ہیں کہ اس قول میں احتیاط خوب ہی ہے اور ابو بکر مالکی اور بعضی فقہا
مالکی کہتے ہیں کہ درود بہت بھیجنا واجب ہے اسکی کچھ تعداد نہیں اور بعضے کہتے ہیں ہر مجلس میں ایکبار درود بھیجنا واجب ہے
درود کے فضائل بہت سے ہیں روایت کیے ہیں مسلم نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہیں جو درود بھیجے میرے پر ایکبار تو درود بھیجتا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اور روایت کیے ہیں نسائی نے
انس رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو درود بھیجتا میرے پر ایکبار تو اللہ تعالیٰ درود
بھیجیگا اس پر دس بار اور کم کریگا اسکے دس گناہ اور بلند کریگا اسکے دس درجے روایت کیے ہیں ترمذی اور بزار نے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو درود بہت زیادہ بھیجتا تو قیامت کے
دن اتنا ہی میرے نزدیک ہوگا روایت کیے ہیں ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اوس رضی اللہ عنہ سے
کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تمہارے افضل دنوں میں جمعہ کا دن ہے سو اوس روز درود بہت بھیجو
کیونکہ تمہارے درود کو میرے پر عرض کرتے ہیں اسکے سوا بہت سی حدیث درود فضائل میں آئے ہیں مینے
تھوڑے بطور نمونے کے لکھا اور درود کے فوائد و خواص بہی بہت ہیں مجمل انکی بیان کرتا ہوں ۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ کے
حکم کا امتثال ہے ۲۔ اللہ تعالیٰ کی موافقت درود بھیجنے میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بہی درود بھیجتا ہے ۳۔ فرشتوں
کی موافقت ۔ ۴۔ ایکبار درود بھیجنے والے کو اللہ تعالیٰ دس اتنا ثواب عطا کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے
اور دس نیکیاں اسکے لیے لکھتا ہے اور اسکے دس گناہ محو کرتا ہے ۵۔ کوئی دعا کے درود بھیجے تو دعا مقبول ہونیکی
امید ہے ۶۔ سبب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شفاعت کا قیامت کے دن ۔ ۷۔ سبب ہے گناہوں کے بخشش کا
۸۔ سبب ہے مہمات کے آسانی کا ۔ ۹۔ سبب ہے قرب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن ۱۰۔ قائم
مقام ہوتا ہے صدقہ کا محتاج کو ۔ ۱۱۔ سبب ہے مرادیں برآنیکا ۔ ۱۲۔ سبب ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتے اسپر درود بھیجنے کا

۱۳ بہیجنے والیکے منہ میں وہ باکی اور نہ ہوتی ہی ۱۴ سبب ہے جنت کی بشارت ملنے کا پیش از موت کے ۱۵ سبب ہے جان کا قیامت کی سختیوں سے ۱۶ سبب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو درود بہیجنے کا جواب دینگے ۱۷ سبب ہے مجلس کے پاکی کا اور حسرت نہو نیکا قیامت کے دن ۱۸ جو بہول گئے تو درود بہیجنا سبب ہے وہ یاد آنیکا ۱۹ سبب ہے فقیری دفع ہونا اور فقیری نہ آنیکا ۲۰ درود بہیجنا جنت کی راہ بتاتا ہی اور نہ بہیجنا راہ بہولا تا ہی ۲۱ سبب ہے پلصراط پر گذر نیکا ۲۲ سبب ہے برکت کا عمر میں اور ذات میں ۲۳ سبب ہے اللہ تعالی کی رحمت ملنے کا ۲۴ سبب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ۲۵ سبب ہے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاد کرینگا ۲۶ سبب ہے دلکی حیات کا ۲۷ سبب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا ۲۸ سبب ہے اللہ تعالی کو پہنچنے کا اگر پیر کامل نہ ملے ۲۹ سبب ہے بلا دفع ہونیکا اور بدن دور ہونیکا اور دنیا و آخرت کی تمام سختیاں آسان ہونیکا ۳۰ سبب ہے توبہ کی توفیق کا اور توبہ پر ثابت رہنیکا ۳۱ سبب ہے خوف سے امان کا ۳۲ سبب ہے اللہ تعالی سایہ کریگا قیامت کے دن جو اسکے سایے کے سوا کہیں سایہ نہیں ۳۳ سبب ہے مستجاب الدعوۃ ہونیکا ۳۴ سبب ہے دریچہ ہونیکا اسکی قبر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ۳۵ سبب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مصافحہ کرینگا ۔ بیان ان مواضع کا کہ درود بہیجنا وہاں مشروع ہی مواضع کہ درود بہیجنا وہاں فرض تھا ہم سابق ذکر کر آئے باقی مواضع جو درود سنت و مستحب ہے اسکو یہاں لکہتے ہیں ۱ وضو اور غسل اور تیمم سے فراغت پانیکے بعد ۲ نمازیں آیت پڑہنے کے بعد کہ جس میں نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا ہی قاری ہو یا سامع اسکو شافعی فقہ کی کتاب انوار میں لکہا ہی لیکن امام نووی کہتے ہیں اس موضع میں درود بہیجنا مندوب نہیں ۳ پہلے تشہد میں شافعی کے یہاں ۴ دعاء قنوت کے بعد ۵ نماز سے فراغت پانیکے بعد ۶ اذان کے بعد ۷ اقامت کے بعد ۸ تہجد کی نماز کے قبل ۹ تہجد کی نماز کے بعد ۱۰ مسجد میں گذرتے وقت ۱۱ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلنے وقت ۱۲ جمعہ کی شب کو اور دن کو ۱۳ عید کی نماز کے تکبیروں کے درمیان ۱۴ حج میں تلبیہ کہنے کے بعد اور صفا مروہ پر

اور حجر اسود کے استلام کے وقت اور طواف میں اور موقف میں اور ملتزم میں اور طواف وداع کے بعد ۰ ۱۵ مدینہ منورہ
کی راہ میں اور قبر شریف پاس اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے نشانیوں کو اور آثار کو دیکھتے تو علی الخصوص حضرت
کے گھروں کو دیکھیں ۰ ۱۶ ذبح کے وقت امام شافعی پاس یوں کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لیکن
ابو حنیفہ پاس مکروہ ہے امام مالک اور امام احمد کے اصحاب بھی اس طرف گئے ہیں ۰ ۱۷ خرید و فروخت کے وقت ۰ ۱۸ وصیت
نامہ لکھتے وقت ۰ ۱۹ صبح و شام اور سوتے وقت اور جسکو بیخوابی ہو تو ۰ ۲۰ سفر جاتے وقت ۰ ۲۱ جانور پر سوار ہوتے
وقت ۰ ۲۲ بازار طرف جاتے وقت ۰ ۲۳ دعوت کو گئے تو ۰ ۲۴ گھر میں جاتے وقت ۰ ۲۵ خطوں کے شروع میں
۲۶ شدت اور کرب اور غم کے وقت ۰ ۲۷ طاعون ہوئی سو ایام میں ۰ ۲۸ غرق کے اندیشے کے وقت ۰ ۲۹
دعا کے شروع اور وسط اور آخر میں ۰ ۳۰ مرادیں بر آنے واسطے ۰ ۳۱ کان میں طنین ہوئی سو وقت ۰ ۳۲
پاؤں میں جو سنسان ہو رہی تو سو ایسا کہے یا محمد صلی اللہ علیک ۰ ۳۳ چھینکنے کے بعد یوں کہے
الحمد للہ علی کل حال ما کان من حال وصلی اللہ علی محمد وعلی اہل بیتہ ۰ ۳۴ کچھ بھولے
سو چیز کو یاد آنے واسطے ۰ ۳۵ گناہ کے بعد اسکا کفارہ ہونے ۰ ۳۶ اپنے دوست سے ملتے وقت ۰ ۳۷ لوگ
جمع تھے سو متفرق ہوتے وقت ۰ ۳۸ قرآن کو ختم کرتے وقت ۰ ۳۹ کوئی کتاب یا سخن بشان والا شروع کرتے وقت
۴۰ نام مبارک جب زبان پر گذرے یا لکھے ۰ ۴۱ فتوی دیتے کے وقت اور فتوی لکھتے وقت اور سبق پڑھانے کے اول
اور وعظ شروع کرتے وقت اور حدیث کا درس شروع کرتے وقت اور آخر ہوتے وقت ۰ **درود** کی کیفیت احادیث میں اور صحابہ اور
تابعین اور انکے بعد کے لوگوں سے مختلف الفاظ وارد ہوئے ہیں ان تمام کو لکھنا سو بہت طول کا تھا اس لئے اسکو ترک کیا
اور چند درود جنکے پڑھنے سے بہت برکت ہے اور رویت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میسر ہوتی ہے اون کو بیان کیا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ
فِي الْقُبُوْرِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اس درود کو شب جمعہ میں سو تیرہ بار پڑھے تو رویت سے
رسول اللہ علیہ وسلم کے مشرف ہووے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

علی محمد کما ہو اہلہ اللہم صل علی محمد کما تحب وترضی لہ جزء امین اور ودکو بہت پڑہے
عدد دلہان پڑہے رویت سے مشرف ہووی اللہم صل علی محمد وعلی آلہ وسلم کما تحب وترضی لہ دائم بدوام
طاعت کرے تو رویت سے مشرف ہووی اللہم صل علی محمد ن النبی الامی وعلی آل محمد شب جمعہ
اسکو ہزار بار پڑہے تو رویت سے مشرف ہووی اور اگر شب جمعہ دو رکعت پڑہے اور ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے
بعد آیت الکرسی گیارہ بار اور سورہ اخلاص گیارہ بار پڑہے اور نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ درود سو بار پڑہے
اللہم صل علی سیدنا محمد ن النبی الامی وعلی آلہ وسلم تو رویت سے مشرف ہووی اور
بزرگان اسکو تجربہ کئے ہین کہ تین جمعہ نہین گذرے کہ رویت حاصل ہوئی ہے اسکو شیخ عبدالحق دہلوی اپنی کتاب
جذب القلوب مین لکہے ہین ۔ اور حافظ اسعد بن محمد سعید مکی انصاری محدث سے ہمارے بزرگون کو یون
روایت پہنچی ہی کہ شب جمعہ دو رکعت پڑہنا سو ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور سورہ اخلاص
پندرہ بار پڑہنا بعد درود ہزار بار پڑہنا کوئی ورد دوہے ۔ اور بعضی بزرگون سے مروی ہی کہ جو کوئی شب جمعہ دو رکعت
پڑہے اور ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچیس بار پڑہے اور سلام پھیر کر یہ درود صلی اللہ
علی محمد ن النبی الامی ہزار بار پڑہے تو رویت سے مشرف ہووی ۔ اللہم اجعل افضل صلواتک
ابدا وانمی برکاتک سرمدا وازکی تحیاتک فضلا وعددا علی اشرف الخلائق
الانسانیۃ ومجمع الحقائق الایمانیۃ وطور التجلیات الاحسانیۃ ومہبط الاسرار
الرحمانیۃ وعروس المملکۃ الربانیۃ وامام الحضرۃ القدسیۃ واسطۃ عقد النبیین
ومقدم جیش المرسلین وقائد رکب الانبیاء المکرمین وافضل الخلق اجمعین حامل
لواء العز الاعلی ومالک ازمۃ المجد الاسنی شاہد اسرار الازل وترجمان لسان القدم
ومنبع العلم والحلم والحکم ومظہر سر الجود الجزئی والکلی وانسان عین الوجود العلوی
والسفلی وروح جسد الکونین وعین حیوۃ الدارین المتحقق باعلی رتب العبودیۃ المتخلق

باخلاق المقامات الاصطفائیۃ الخلیل الاعظم والحبیب الاکرم سیدنا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب وعلی آلہ وصحبہ اجمعین عدد معلوماتک ومداد کلماتک کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون

یہہ درود قطب ربانی محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ہے اور حافظ محمد اسعد مکی سے اجازت ہی ہے کہ اس درود کو سوتے وقت ستر بار پڑھے تو رویت جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرف ہووہی بشرطیکہ اس روز روزہ رکھنا اور غسل کرنا اور کپڑے پاک پہننا اور خوشبوی استعمال کرنا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ یہہ درود رویت اور برآمد حاجات ومقاصد واسطے بہت مجرب ہی ظہر کی نماز کے بعد ایک بار ایک سو تینتیس بار پڑہنا اور تصور یہہ کرنا کہ حجرہ شریف پاس کھڑا ہوں اور پڑہتے وقت آنکہ کی لکڑی چلانا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

یہہ درود پڑہنے سے مرادات دنیا اور آخرت کے برآتے ہیں اور کشتی اور دریا کی آفت سے اور طوفان وغیرہ بلا سے نجات واسطے اسکو پڑہنا بہت مجرب ہی اقل تین سو بار پڑہنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ن السابق للخلق نورہ الرحمۃ للعالمین ظہورہ عدد ما مضی من خلقک ومابقی ومن سعد منہم ومن شقی صلوۃ تستغرق العد وتحیط بالحد صلاۃ لا غایۃ لہا ولا انتہاء ولا امد لہا ولا انقضا وصلاۃ دائمۃ بدوامک وعلی آلہ وصحبہ کذلک والحمد للہ علی ذلک اس کتاب کے مسودہ سے ہکو شنبے کے روز پانچویں رجب سنہ ۱۲۵۰ ہجری میں فراغت ہوی اور مبیضے سے پانچویں کو شعبان کے سنہ ۱۲۵۵ مذکورہ سے

بفراغت ملی جناب باری سے التجا یہ ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو خوبی دارین کی نصیب کرے

اور بارگاہ رب العزت کا مقبول کرے

اور اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے دین پر قایم

رکھے آمین آمین

آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب برکت انتساب کثیر الفوائد والصلوٰۃ العوائد ملو بسیر خیر البریہ مسمّیٰ فوائد بدریہ نخبۂ از تالیفات
افضل العلما اکمل الفضلا حامی شرع متین وارث دین مبین جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول کشاف دقایق
مسیر معانی حلال مغلق غوامض مرموز نہانی حاجی الحرمین جناب مولانا مولوی محمد صبغۃ اللہ قاضی الاسلام امام العلما قاضی
الملک بہادر رحمہ اللہ و جعل الجنۃ مثواہ بہ فرط خواہش شایقین و طالبین برای افادہ عوام و نفع انام
بخط محمد جلال الدین متخلص باعجاز بتصحیح تمام و حسن اہتمام بتاریخ نوزدہم (۱۹) شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۲ ہجری
یکہزار و دو صد و نود و دو ہجری مقدسہ مطابق سیم (۳۰) ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ عیسویہ در مطبع نجیبیہ واقع
بتی رود تریپلکینی مدراس نمبر یکصد و نود و سہ (۱۹۳) از زیور طبع مزین گردید

تمت